وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

دیوان نعت صدر آرائے بزم رسالت بالاشتین مسند نبوت
حضرت خاتم النبیین رحمت للعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف

جناب حافظ محمد حسین صاحب خلف اصغر فارس مضمار سخندانی یکہ تاز میدان بیان و معانی
جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی حنفی قادری رئیس میرٹھ مرید خاص حضرت
قبلہ مولانا حاجی سید غوث علیشاہ صاحب قادری بغدادی پانی پتی
نور اللہ اسرارہ مسمیٰ بہ ظہور رسالت

المعروف بہ

شانِ ظہور

حسب فرمایش والاشان
عالیخاندان امیر ابن امیر جناب غلام محی الدین خانصاحب آزاد
رئیس بمبئی تلمیذ حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

در مطبع نول الانوار پریس میرٹھ بزیور طبع جلوہ آگردید

جہانِ مثلِ زلیخا مشتری جن مضامین کا | رہبرِ تصوف ریاض الفقر کیلئے | تماشا ہے کہ یوسف بنکے جو بازار مین آئے

ظہور ولایت

حضرت اسد اللہ الغالب علیہ السلام ابن ابیطالب کی
مدحت کی غزلیات کا مجموعہ ظہور ولایت
نام شاعری کی خوبی اور مضامین کی ندرت
فصاحت و بلاغت کی اسلوبی مین اپنی نظیر
آپ ہے شعر ہے نازک کلام کا تعویذ بازو
صوفیان عالی المقام کا حرز جان کہنا ہر کو
بجا ہے ۴ جزو کا حجم اور ۲ قیمت
صفت یہ گوہر بے بہا ہے - عاشقان
مرتضوی اور مشتاقان مصطفوی
دیکھین و کیف اُٹھائین قیمت ۲

ظہور کرامت

ظہور کرامت نام ۱۲ جزو کے حجم کا مجموعہ
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مدحت
کی غزلیات کا رسالہ شعرای نامدار اور
فصحای عالی الاقتدار کو سرمہ دیدہ بصیرت
اور مشتاقان طریقت اور شایقان معرفت
کے لئے گل تاج ارادت اور گلگونہ
رخسار عقیدت ہے - یہ جوہر فرد اور
گوہر بیش بہا مفت ہے خریداران کامل اور
دیدہ دران واصل دیکھین قیمت ۱

ریاض الفقر

کتاب ریاض الفقر المعروف بہ دفتر حقیقت ۱۳۲۲
یعنی سوانح عمری حضرت مولانا مولوی سید
غوث علیشاہ صاحب قادری چشتی
نقشبندی سہروردی بغدادی پانی پتی
رحمۃ اللہ علیہ بیالیس سال کی سیاحی
اقلیم ہندوستان و بلاد عرب و شام کی
کاشف حالات - و متبرک مقامات کی
زیارت و ملاقات اہل کمال کا آئینہ
اظہار کیفیات علم تصوف و عموماً تعلیمی
طریقت کا بحر ذخار و خصوصاً توحید و
تفرید کے اسرار کا ابر گوہر بار - ذکر کرامت
و اعجاز و تذکرہ اولیائے و صلحائے کرام کا جام جہان نما - و تحقیق و تفصیل چار پیر و چودہ خانوادہ کا آئینہ صورت نما کہنا ہر شان سے
اس کتاب کی شان مین زیبا ہے - اور ہر طرز و ہر انداز سے تعویذ بازوے اہل عرفان اس تذکرہ کو جاننا اور ماننا بجا ہے -
مصدر فیوضات سبحانی جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہوری عرفانی رئیس میرٹھ نے جو مولانا ہی قدسی منزلت کے مرید
خاص اور تعلیم یافتہ باختصاص ہین بڑی جانفشانی اور محنت سے ۱۳۲۲ھ مین تالیف کرکے زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ کیا
ازان بعد دوبارہ طبع ہونیکی اتفاق وقت سے نوبت نہ آئی طالبان تحقیق و شایقان تدقیق سرمستان خمخانہ طریقت و مدہوشان مصطبہ معرفت
کا شوق روز بہ ترقی لاتا رہا اور تقاضا
ارادتمندان صفا کیش و مشتاقان طریقت و
حقیقت اندیش طوفان خیز ہوا - اب حضرت
مؤلف سلمہ اللہ تعالے نے بتحریک احباب و اصرار
اصحاب بعد نظر ثانی و اضافہ اکثر مضامین
مفیدہ اشغال و اذکار ہر سلسلہ و طریقہ و اوراد
و اذکار معمولہ طریقت نکات عرفان و حقیقت
ارادہ طبع ثانی فرمایا ہے پہلی مرتبہ قیمتی کاغذ
پر بتقطیع ۲۰×۳۰ پچاس جزو کے حجم سے یہ کتاب
طبع ہو کر مفت تقسیم کی گئی تھی - اب عار
قیمت علاوہ محصولڈاک پیشگی خریداران سے
اور تین روپیہ علاوہ محصولڈاک مابعد کے

ظہور رحمت

اولیائے کامل و مکمل کے مناقب کی غزلیات
کا ۴ جزو کا مجموعہ ۲ قیمت پر ارزان ہے
ارادتمندان واثق اور طالبان راسخ
کیلئے ذوق کا سرمایا اور شوق کا پیرایہ
ہے آسمان شاعری کا ماہ تمام ہے
ظہور رحمت نام ہے - قیمت ۲
بولتا - حضرت عبدالصمد عرف رحمت خان
کا توحیدی کلام بولتا نام - قیمت پر مفت ہے

ظہور وحدت

عرفان لجہ معرفت اور آشنایان دریای
ذخار حقیقت کے لئے جام خمخانہ کمال
اور ساغر مصطبہ وصال آئینہ اسرار احدیت
مسمی بہ ظہور وحدت توحیدی کلام غزلیات
وحدت انضمام کا مجموعہ فنا فی اللہی کے شاہد رعنا
کا پردہ کشا اور وحدت الوجود کے مضامین
فرحت فزا کا جلوہ نما ۲ جزو کا حجم ۲ قیمت
زیر طبع ہے - قیمت ۲

خواستگاروں سے قرار دیکر اشتہار دیا جاتا ہے کہ ارادتمندان و مریدان و معتقدان مولانائے ممدوح و دیگر آرزومندان و قدردانان
کتب تصوف و سوانح اعانت پر آمادہ ہون اور اپنا اپنا نام درج رجسٹر خریداران کرائین اور قیمت سے مشرف کرین - بر رسولان بلاغ باشد و بس

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
المنۃ للہ کہ آفتاب آسمان اول ما خلق اللہ نوری نیر تابندہ اوج انا افصح العرب والعجم لمعہ ریز ایوان انشا المسمی
ظہور رسالت
المعروف
شان ظہور
نتیجہ طبع روشن حافظ محمد حسین صاحب ضیا خلف جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب خطیب فرقانی رئیس میرٹھ
در مطبع نور الانوار میرٹھ جلوہ انطباع فرمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ اللہ تیرا کیا رتبہ ہے ارفع اعلیٰ | بارک اللہ تیری کیا شان ہے سب سے بالا
عز لولاک ترا خطبۂ شان شاہی | لا الٰہ سکہ ہے اور انا فتحنا ہے لوا
جاہ و ثروت تری اتممت علیکم نعمت | شان عظمت تری ماکان محمد شاہا
ہے لقد جاء ترا مژدۂ آمد آمد | قاب قوسین ترے قرب کا نکتہ ادنیٰ
سرو قامت ہیں تیری جلوۂ سدر مخضود | ظل ممدود ترا سایۂ سعد دوام ادا
والضحیٰ جلوۂ رخ عارض تابان والشمس | زلف واللیل ہے والنجم ہے خال زیبا
ذات پر تیری فدا وقعت لوح محفوظ | تیری طٰہٰ ہے صفت اور تری یٰسین ہے ثنا
شان توقیر تری نعمت ما ارسلنا | عز و وقعت ہے تیری مژدۂ وحی یوحیٰ
ازلی شان تیری کنت نبیاً سے عیاں | صدق اللہ سے مبرہن ابدی صدق و صفا
لی مع اللہ سے تری رمز شناسی ظاہر | ما عرفنا سے ترا حلم و حیا جلوہ فزا

کیف رحمت سے ہو سرشار نہ کس طرح ضیا
ساقئ جام سقٰہم کا کرم ہے دریا

کونین مین دولت نہین اس سے کوئی اعلیٰ
ہون تیرے فدا بادشہ یثرب و بطحا

جس سینہ مین ہے نور تری شمع کرم کا
لاریب ہے وہ رشک وہ طور تجلّیٰ

جس خلوت دل مین ترے انوار ہین شاہا
تکریم و کرامت مین ہے وہ عرش معلّیٰ

والنجم ترے خال رخ جاہ کی تابش
والشمس ترے عارض پُر نور کا جلوہ

واللیل ترے گیسوئے مشکین کی ہے تفسیر
اور والضحیٰ رخسار کی ہے شمع دل آرا

طغرا ترا یٰسین ہے فرمان ہے مدثر
توقیع الم نشرح ہے القاب ہے طٰہٰ

خُم ہے دستار تو جامہ ہے مزّمل
اخلاص قبا اور لوا انا فتحنا

تو شاہ رسل اور ہے تو راہبر کل
مسند تری شوکت کا دنیٰ اور فتدلیٰ

دو شمع تری بزم کی ہین یہ مہ و خورشید
توسن ترا گردون ہے اُفق ذروہ علیا

توصیف ہے ماکان شنا ہے تری لولاک
خادم ہین ترے یوشع و ذوالکفل و مسیحا

تیرا ہی کرشمہ تھا بہار رخ یوسف
تیری ہی محبت سے ہوا شور زلیخا

رحمت سے تری آتش نمرود گلستان
عزت سے تری شان براہیم کا شہرہ

عاشق ترے اسحاق ہین شیدا تری یعقوب
آشفتۂ الفت ترے یحییٰ و زکریا

تیری ہی سبب شان شعیب اوج کا سامان
تیرے ہی لئے خلق ہوئے آدم و حوّا

موسےٰ تری الطاف سے اور تیرے کرم سے
دنیا مین بنے مرد عصا و ید بیضا

تھا تیرے لئے رشک وہ روضۂ رضوان
بیشک شب معراج سراپردۂ خضرا

قائل تری اکرام کے انسان ہین تو کیا ہے
شاہد ترے انعام کے ہین آہوئے صحرا

ہیبت سے تری ہل گئے اور گر گئے کتنے
ایک زلزلہ مین کنگرۂ قلعہ کسریٰ

کیا مدح لکھے تیری ضیا اے شہ کونین
مدا[illegible]

عجب ہے بخت یاور شانِ رحمت کی قسم میرا
کہ نعتِ سرورِ کونین لکھتا ہے قلم میرا

لکھے ہے کیف نفیٔ غیر جب دل مین قلم میرا
نہ ہووے ساقیٔ اثبات کیون فیضِ رقم میرا

پسند ہے فرشتون کو نہ کیون رنگِ رقم میرا
زبان ہے موجِ کوثر اور رطوبا ہے قلم میرا

عجب [illegible]ھایا تو نے اسے سوزِ الم میرا
جگر مین داغِ حسرت رکھتی ہے شمعِ حرم میرا

طوافِ روضۂ اقدس ہو جب حاصل تصور مین
ترے گلگشت سے کیا خوش ہو دلِ باغِ ارم میرا

کسی صورت سے اُسکے آستانِ پاک پر چل
یہی ارمان ہے تجھ سے اے نسیمِ صبحدم میرا

برنگِ شوق پہنچون آستان پر کاش جلدی سے
وہان ہند کی وحشت سے اب گھٹتا ہے دم میرا

قلم کہتا ہے مین مداحِ سرکارِ محمدؐ ہون
پرِ روح الامین سے کسطرح رتبہ ہے کم میرا

تجلیٔ جمالِ پاک پر غش ہین تمنائین
فروزان داغِ دل اس غم سے ہے شمعِ حرم میرا

رسول اللہ کے روضہ کی طوفِ پاک کی ہردم
مجھے حسرت ہے اور بڑھتا ہے سودا دمبدم میرا

تصور آگیا تو عالمِ امکان مین آیا
ہوئی گر بیخودی تو ہوگیا رنگِ عدم میرا

بہا دے خون کرکے دل کو اسکے پائے اقدس پر
ہر اک قطرہ ہے لعلِ بے بہا اے چشمِ نم میرا

جگر مین دل مین جان مین داغِ الفت کے تماشے ہین
یہی دولت ہے میری یہ ہے دینار و درم میرا

تسلیٔ دلِ بیتاب کیجے لطف و رحمت سے
سوا سرکار کے ہے کون اے شاہِ امم میرا

کہان ممکن ہے لغزش الفتِ میلادِ سرور سے
ہے ثابت روزِ اول سے ارادت پر قدم میرا

نہ کیون شہرت ہو مضمونون کی میری نعتِ عالی مین
کہ میدانِ عقیدت مین فلک سا ہے قلم میرا

مدینہ کا مین شیدائی ضیا ہون روزِ اول سے
قیامت کو سپاہِ عشاق مین ہوگا علم میرا

قلقِ جان ستم دیدہ جو افشا ہوگا
عالمِ قدس میں کیا کیا مرا چرچا ہوگا

غمزۂ ناز اگر معجزہ آرا ہوگا
فیض یابِ ازلی نام مسیحا ہوگا

تپشِ دل نے تو ناچار بنایا اے شوق
تھی خبر کس کو کہ یوں صرف تمنا ہوگا

دل ہے قربان ادا جان ہے محوِ انداز
جوشِ حیرت سے ابھی دیکھئے کیا کیا ہوگا

ہے جنونِ دل کو تو سودا ہے مری ارمان کو
ولولہ دیکھئے کیا کیا ستم آرا ہوگا

سجدہ ریزی طلب کے ہیں قیامت نیرنگ
دیکھنے والوں کو کسطرح نہ سودا ہوگا

ای شہِ کون و مکان بادشہِ ہر دو جہان
ایک نظر ہوگی عنایت کی تو اچھا ہوگا

شوق رگ رگ مین اسیطرح رہا گر ساری
ہر تنِ مو سے نیا دل مرے پیدا ہو

روشِ بندہ نوازی کا اگر راز کھلا
ہے یقین سارے زمانہ کو اچنبا ہوگا

ابر رحمت کیطرح گر ہے یہی جوشِ سرشک
نخل امید نہ کیونکر چمن آرا ہوگا

ہے ضیا مجھکو یقین لطف و کرم سے حق کے
جب جھکی گردنِ جاں سامنے روضہ ہوگا

مکین خلوتِ دل ہے خیالِ آستان تیرا
ازل سے سر مین سودا ہے مرے ایجانِ جاں تیرا

فدائے غمزۂ شوکت ہے شاہِ دین جہاں تیرا
زمیں تیری ہے فرمان بر ہے محکوم آسماں تیرا

جگر دل روح تن امید حسرت شوق و ارمان
کرون کیا کیا فدا دیکھوں جو شاہا آستاں تیرا

تپش دل کی خلش جاں کی تو حشِ اپنے ارماں کا
اثر ہے تیری الفت کا عیان سب ہے نشاں تیرا

ترا مدفن ترا حجرہ ترا بقعہ ترا روضہ
دکھائے کاش مجھکو بھی خدائے لامکاں تیرا

کرم ہو لطف ہو یا فضل و رحمت مجھپہ جو کچھ ہو
یہاں ہو یا وہاں صدقہ ہے بیشک بیگماں تیرا

پریشانی ہے جوشِ شوق سے ورنہ الم کیا ہے
مکین دل ہے تو بیشک دلِ عالم مکاں تیرا

نہ جلوت مین نہ خلوت مین نہ عزلت مین نہ صحبت مین
عیان ہے چھپ نہیں سکتا ہے یہ دردِ نہاں تیرا

تڑپ جاتا ہی دل اور جاں سے شورِ حشر اٹھتا ہی
ہر ایک دم زمزمہ سنج ثنائے شاہ عالم ہو

خیال آتا ہے تنہائی مین جسدم ناگہاں تیرا
نہ جائے وقت ہرگز جان محزوں رائگاں تیرا

ضیا اللہ اکبر اب تو کچھ ہے اور ہی حالت
فسوں ہے سحر ہے جادو ہے آفت ہی بیاں تیرا

حُسن و خوبی مین بنے کون مقابل تیرا ‌‌ ‌ باغبانِ چمنِ دھر ہے مایل تیرا
ذرّۂ خاکِ قدم تیرے ستارے سارے ‌ ‌ ‌ اشعۂ جلوۂ رخ سے ہے مہِ کامل تیرا
گُل ترے جلوۂ رخسار کے شیدائے قدیم ‌ ‌ ‌ زمزمہ گاتے ہین گلشن مین عنادل تیرا
جسمین مرضی ہو تری عشقِ شہِ دین تورہ ‌ ‌ ‌ جان تیری ہے جگر تیرا ہے اور دل تیرا
تیرے قربان مین اے غمزۂ نازِ لولاک ‌ ‌ ‌ تیر از خمی ہے جگر دل میر ابسمل تیرا
جب تری رُخ کی تجلی ہے ظہورِ وحدت ‌ ‌ ‌ کیون نہ بندہ بنے مہر اور مہِ کامل تیرا
خوں ہی دل اور ہی حسرت مین مٹی ہین اراں ‌ ‌ ‌ شرفِ سجدۂ در ہو کبھی حاصل تیرا
آرزو ناصیہ سا ہے ترے در پہ دزات ‌ ‌ ‌ آستاں بوس تمنا کو ہے حاصل تیرا
تجھ سے پُر نور شریعت ہی طریقت پُر کیف ‌ ‌ ‌ مشرقِ فیض ہے ہر خارج و داخل تیرا
دل ترے جلوۂ انوار سے ہے مشرقِ نور ‌ ‌ ‌ روح مین پردۂ اسرار ہے حایل تیرا
مہِ کنعان پہ زلیخا تھی فدا تجھ پہ جہان ‌ ‌ ‌ دعوئے حُسن ہی بس ناز کی قابل تیرا
کسکو یہ عظمت و توقیر خدا نے بخشی ‌ ‌ ‌ نام مین اپنے کیا نام بھی شامل تیرا
تجھ پہ قربان ہوں نہ کیون احمد لیسم مدام ‌ ‌ ‌ واصلِ ذات ہی جو دل سے ہے واصل تیرا
ہین ثنا سنج بشر مدح سرا ہیں جنّات ‌ ‌ ‌ عام انعام و کرم ہے شہِ بادل تیرا

نظرِ لطف و کرم ہووے ضیا پر شاہا

کسی برنگِ شمع قلم کہتا

قابلِ رحم ہے یہ بندۂ کاہل تیرا

[illegible] نے دیکھا ہے کیا نور کا جلوہ تیرا — روزِ اوّل سے ہون مین محوِ تماشا تیرا

[illegible] رمان ہے طرب جوش تمنا ہر دم — للہ الحمد بنایا مجھے شیدا تیرا

[illegible] و ابدی کیف فراموش ہوئے — تیرا مدہوش ہون اور محوِ تماشا تیرا

جلوۂ نور سے آنکھین ہین تجلی گہِ طور — نظر آتا ہے ہر ایک سمت سے روضہ تیرا

آستانِ شہِ والا سے مقابل ہووے — شان و رتبہ نہین یہ گنبدِ خضرا تیرا

خاک یثرب تیرے ہر ذرہ پہ دارین نثار — دل کونین مین ہے شورش و سودا تیرا

تیرے ہی نور سے پرنور تھا حسنِ یوسف — فیضیابِ ازلی نازِ مسیحا تیرا

نعمتِ سرمدی و دولتِ فیضِ صمدی — تیرے ہی واسطہ ہے اور ہے حصہ تیرا

تو خدا کا ہے خدا تیرا ہی باقی سب ہیچ — ذات سچی ہے تیری فیض ہے سچا تیرا

تیرے ہی نام سے ہی نغمۂ کن سازِ نشاط — نفخۂ صور بھی ہو زمزمہ پیرا تیرا

یاورِ بیکسی و یارِ شفاعت تو ہے — تو توانا ہے اور اسد توانا تیرا

لکھ سکے کون تری وصف و ثنا غیرِ خدا — مدح خوان گو کہ ازل سے ہی زمانہ تیرا

ہے ضیا طالبِ انوارِ کرم اے شہِ دین
جلوہ آرا ہو کہین نورِ تجلی تیرا

دل مین جلوہ ہے خداوندا کہیں کے نور کا — ہے عیان رگ رگ سے غمزہ نازِ برقِ طور کا

شیفتہ جب سے ہوا تیرے رخِ پرنور کا — ہر گھڑی آنکھون مین ہے میری کرشمہ طور کا

تیرے انوارِ تجلی کے تصور مین شہا — اور ہی رتبہ ہے کچھ میری شبِ دیجور کا

جو ترے شیدائے الفت ہین انھین کیا چاہیے — عاشقانِ خلد کو بیشک ہے سودا حور کا

نالۂ شام جدائی سے خدا بخشے پناہ — سامنے شورش کے اسکی بند ہو دم صور کا
تیری رحمت ہو تو ہان ہو جائین سب سامان نصیب — ورنہ یثرب کیلئے کیا منہ ہے بے مقدور کا
شافع عالم نظر رحمت کی ہو بہر خدا — کچھ برا نقشہ ہے ان روزون دل رنجور کا
دیکھ لے بہر خدا اب حالت زار اے کریم — داغہائے دل سے ہے عالم عیان ناسور کا
نرگسی آنکھون کا کس کی کیف ہے مستی فزا — حسرت و ارمان میں بھی انداز ہے مخمور کا
روز اوّل سے ہون شیدائی ادائے ذات پاک — میرا سودائے قدیمی بھی ہے مضمون دور کا

کیون نہ ہو شیدا جہان سنکر کلام اپنا ضیا
کیف ہے ہر لفظ سے اسکے عیان انگور کا

نام کسکا مرے اللہ مجھے یاد آیا — برق بن کر جو لبون تک دل ناشاد آیا
نسل آدم پہ بھی اللہ کو رحمت منظور — آپ کا سرو کرم ازپئے امداد آیا
جز خدا تم سے نہین شان کسی کی اعلیٰ — فہم عشاق مین کیا نکتۂ ارشاد آیا
ایسی رحمت کی نظر ہو کہ تسلّی ہو جائے — نالہ کرنے سے ہے تنگ اب لب فریاد آیا
روضۂ پاک کا ہر دم مرے دل مین ہے خیال — اب مرا طالع ناکام سر داد آیا
نظر لطف ہو اے سرور کون و مکان — بر سر جور ہے نفس ستم ایجاد آیا
روز اوّل ہی سے ہون طالب کیف پیدا — غم اغیار سے ہے دل مرا آزاد آیا
غلغل صلّ علیٰ عالم تقدیس میں تھا — عالم آرائی پہ جب حسن خداداد آیا

مجلس نعت مین جسوقت کہ جاتا ہے ضیا
در و دیوار بھی کہتے ہین کہ استاد آیا

تیرے انتظار مین جان جان شب ہجر کیا مرا حال تھا — کبھی سوز و ساز فراق تھا کبھی شوق و ذوق وصال تھا

مری خلوتِ دلِ زار مین شبِ ہجر کسکا خیال تھا ق کہ جمال ماہِ جمال تھا تو جلال مہرِ جلال تھا

کبھی نازِ سحر حلال تھا کبھی جلوہ بدرِ کمال تھا کبھی غمزہ رشکِ ہلال تھا کبھی عشوہ مہرِ جلال تھا

مری باغِ داغِ دل و جگر مین ہوای کیف مُراد تھی مرا نخل حسرت و درد و غم مری چشم تر سے نہال تھا

کبھی حشر ولولہ جنون کبھی جوش قلزم اشکِ خون کبھی آہ دردِ بلا نمون مری جی پہ کیا کیا وبال تھا

دلِ مضطرب مین ستم تپش رگِ جانِ زار مین تھی خلش سو کشش طبیعتِ جذبہ تھا او کشش ہی لطف خاص بیچ دال تھا

مرا جوشِ شوق مین طاق تھا مجھے سانس لینا بھی شاق تھا مری دلمین داغِ فراق تھا تری رخ پہ نقطۂ خال تھا

ترا ناز اور رخ مہ جبین تھا نشاط خاطر و کیف دین تری زلف و گیسو عنبرین مری مرغ شوق کو جال تھا

نہ زبان مین طاقتِ گفتگو نہ خیال کوشش و جستجو تفِ برق جلوہ تھی روبرو و لبِ نطق بستہ ملال تھا

نہ تھی مجھکو طاقتِ دم زنی کہ ستم تھی کاوش و جانکنی کبھی عشوہ برچھی کی تھی انی کبھی غمزہ تیر کی بھال تھا

ترا ناز روح شکار تھا مری پاس ایک دلِ زار تھا سو ترے قدم پہ نثار تھا نہ گرہ مین نقد نہ مال تھا

یہ منزلِ کرمِ اتم شہِ ذی کرامت و ذی حشم تجھے لطف خاص کی ہی قسم مرا کچھ تجھے بھی خیال تھا

مرا سینہ مخزنِ نور تھا مرے دلمین جلوہ طور تھا وہ عروجِ شانِ ظہور تھا کہ عدم ہی فکرِ زوال تھا

کبھی اے نسیمِ طرب اثر نہ ہوئی ضیا پہ ذرا نظر
نہ سنائی روضہ کی کچھ خبر یہی ایک ذرا سا سوال تھا

نہ طور تھا نہ ذکر تجلی طور تھا
نور محمدی کا نہ جب تک ظہور تھا

آدمؑ نے بار عشق کا سر پر اٹھا لیا
دیوا نہ ادائے جمال حضور تھا

عرش برین ہوا شبِ معراج سربلند
اعزاز آسمان کا زمین پر ضرور تھا

جبتک نہ ذات پاک کا جلوہ تھا خاک پر
کیا کیا نہ کچھ وبال نہ کیا کیا فتور تھا

چشمک سی جس کی حضرتِ موسیٰ نے غش کیا
وہ آپ ہی کے ناز تجلّی کا نور تھا

پیدا کیا اِس امت مغفور میں ہمیں — سرگرم التفات خدائے غفور تھا

جب لب پہ آیا نام محمد بہ ذوق و شوق
کیا اے ضیا سناؤں کہ میں کتنی دور تھا

میں سن چکا ہوں کہ حامی ہیں مصطفےٰ میرا — بہت بلند ہے اقبال اے خدا میرا

ہے روز حشر وسیلہ جناب کا کافی — نہ کوئی یار وہاں ہے نہ آشنا میرا

ٹپک پڑے نہ اِن آنکھوں سے حسرت دیدار — پیام روضہ پہ لیجا تو اے صبا میرا

تمھارے سایۂ رحمت کا ہوں تمنائی — نہ اور کوئی امید اور نہ مدعا میرا

تری کرم سے ہی کیا چیز دولت دارین — قسم ہے ذات خدا کی کہ ہے خدا میرا

علی کا عشق ہے ایمان اُلفت حسنین — یہی عقیدہ ہے اے شاہ دوسرا میرا

ضیا میں امت احمد ہوں قادری مشرب
نہ کیونکہ نام ہو مشہور جابجا میرا

تصور میں جن آنکھوں نے جمال مصطفےٰ دیکھا — بظاہر نور نازو جلوہ شان خدا دیکھا

ہوا ہے اپنی ہستی پر گمان کچھ اور ہی مجھکو — الٰہی میں نے کس کا نور و حسن جلوہ زا دیکھا

ہوائے باغ جنت سی عبث دل کب پریشان ہے — نسیم کوئے سرور کا تصور جان فزا دیکھا

تصور پر فدا دل ہے تو آنکھیں محو حیرت ہیں — کسی نے مدعا پایا کسی نے مدعا دیکھا

مقدر میں ہے جس کے سجدہ ریزی آستانہ کی — اُسی نے دونو عالم میں درِ اُمید وا دیکھا

ازل کیا اور ابد کیا دونو عالم میں شہ عالم — تمھیں مشکل کشا پایا تمھیں مشکل کشا دیکھا

جب آیا روئے روشن کا تصور خلوت دل میں — تجلی ریز رحمت ہم نے حسن و الضحیٰ دیکھا

مٹایا عشق کامل نے دوئی کا وسوسہ دل سے — خدا دیکھا تمھیں دیکھا تمھیں دیکھا خدا دیکھا

نگین دل پہ جس کے نقش پایا نام اطہر کو　　اُسے طاہر مطہر پاک اقدس باصفا دیکھا
تمھیں دل اور جان نے اور یقین نے اور ایمان نے　　امام الاصفیا پایا امام الانبیا دیکھا

ظہورِ شانِ رحمت ہے ضیا طرزِ ثنا خوانی
جزاک اللہ اب تو نے رہِ صدق و صفا دیکھا

نہ شعلہ میں ایسی بیقراری نہ برق میں اضطراب دیکھا　　شعاعِ خورشید کیوں ہی مضطر یہ کِسکا نازِ نقاب دیکھا
نہ ماہ میں یہ فروغ دیکھا نہ اشعۂ آفتاب دیکھا　　یہ کِسکا عارض ہے نور افشاں یہ کِسکا رخ بے نقاب دیکھا
کرم میں اخلاق میں حیا میں وفا میں کیا انتخاب دیکھا　　ہر ایک ادا میں ہر ایک صفت میں شہا تمھیں لاجواب دیکھا
ادائے کیفِ ثواب دیکھا دوائے دردِ عذاب دیکھا　　عزیز اہلِ کتاب دیکھا شفیع روزِ حساب دیکھا
تمھارے خاکِ قدم کے ذرہ میں جو تجلی کی تاب دیکھی　　نہ ماہ کا وہ جمال دیکھا نہ جلوۂ آفتاب دیکھا
جلیس عرشِ برین پایا انیس کرسی نشین پایا　　خدا سے تمکو قرین پایا عجیب رفعت مآب دیکھا
حلیم پایا کریم پایا رؤف پایا رحیم پایا　　صفات ذات خدائے عالم سے بہرہ ور بہرہ یاب دیکھا
تمھیں بشیر و نذیر پایا رفیق برنا و پیر پایا　　شفیق شاہ و وزیر پایا کریم رحمت مآب دیکھا
تمھاری توقیر جاودانی تمھاری تمکین ہے لامکانی　　تمھارا ہی کون مثل و ثانی عجب ہی تمکو جناب دیکھا
کرامت اولیا تمھین ہو شرافتِ انبیا تمھین ہو　　قبول خاصِ خدا تمھین ہو کہ فخرِ اہل کتاب دیکھا
انیس خلوت جلیس جلوت رفیق امت شفیق عالم　　حبیب خالق قریب مولا شفیع روزِ حساب دیکھا
یہ آپ ہی کا تھا پاک رتبہ یہ آپ ہی کی تھی شان عالی　　مقام قربت میں جا ہی پہنچے جمال حق بے حجاب دیکھا
جسنے ہدایت کے وہ فسانے مزے دیے کیفِ اتقا نے　　عطا کو الطاف جوش پایا کرم کو رحمت قباب دیکھا
طلسم قدرت روا روی تھی نگاہ کیطرح دم کے دم مین　　گئے اور آئے اور اپنی نسبت سا گرم ہی فرشِ خواب دیکھا
تمھارا غمزہ ہی برق خرمن اور آتش دل ہی باد دامن　　فراق شعلہ جگر ہے گلخن عذاب جان اضطراب دیکھا

فراقِ روضہ مین غرق غم ہون غریق طوفانِ صد الم ہون
غضب پریشان ہون اور بہم ہون کہ بحر سمجھا سراب دیکھا

وہ سر پھرا یا غمِ سفر نے وہ خون بہایا ہے چشم تر نے
وہ خون کیا کاوشِ جگر نے کہ ہوش کو غرق آب دیکھا

تمھاری یہ مہر کی نظر ہی کہ کان یاقوت چشم تر ہے
مژہ پہ جو پارۂ جگر ہے ہر ایک کو لعل مذاب دیکھا

ہی آج سینہ مین روشنی سی ہی دل مین کچھ جلوہ فگنی سی
ہی جاگنے کی بات کچھ بنی سی مین جاگتا ہون کہ خواب دیکھا

یہ اپنی ہی بخت کی بلندی ہی اپنے طالع کی ارجمندی
ظہورِ حق مصطفا کو پایا تو نورِ حق بو تراب دیکھا

ضیا عجب لاین ہمارے مضمون ہی عالم انکی ادا پہ مفتون
ہر ایک لفظ فسون ادا مین مذاق شے عجاب دیکھا

جو خلش فروشِ وحشت نہ یہ انتظار رہوتا
تو نہ خون ہوتی حسرت نہ جگر فگار رہوتا

میرا بخت رہن حسرت جو معین و یار رہوتا
میرا شوق آستان پر کبھی تو نثار رہوتا

رگِ سنگ بھی دل و جان سی فدائے ناز ہوتی
خطِ نقش پا کا تیرے جو کبھی گذار رہوتا

ترے روضۂ مطہر کی شمیم عطر افشان
جو مشامِ جان مین آتی تو طرب نثار رہوتا

نہ یہ طیبہ نام پاتا نہ ارم یہ سر جھکاتا
شہ دو جہان جو تیرا نہ یہان مزار رہوتا

نہ یہ ہوتی دل مین حسرت نہ یہ جانگنی جوشِ وحشت
جو ترے حضورِ اقدس مین حصول بار ہوتا

میرا ارجمند طالع جو عروج کیف پاتا
ترے آستان پہ جا کے کبھی اشکبار ہوتا

تہ دل سے آستان پر جو ترے فدا نہ ہوتا
تو ذلیل ایک جہان مین فلک اور خوار ہوتا

تری خاک آستانہ جو ضیائی چشم بنتی
تو نہ دل فگار رہوتا نہ یہ اضطرار رہوتا

تیرے آستانہ کے شوق نے مری حسرتون کو مٹا دیا
تیرے دید روضہ کے ذوق نے غم دو جہان سے چھڑا دیا

مجھے نفحہ طیبہ کا لا دیا مرے مغز جان کو بسا دیا
مجھے لخلخہ سا سنگھا دیا صبا تو نے غم سے چھڑا دیا

ترے دید روضہ کی آرزو بنی باغ خلد کی رنگ و بو
مرے دلکا غنچہ کھلا دیا مری جانکو پھول بنا دیا

غم عشق ہی تجھے آفرین تری سب ادائین ہین دلنشین
مرے دلکو فکر رضا دیا مرے لب کو شغل ثنا دیا

کبھی روضہ پیش نظر نہین کبھی جلوہ مہر اثر نہین
اسی سوز غم نے جلا دیا اسی جوش غم نے مٹا دیا

تری خاک بوسی کی آرزو ہوئی گرم کوشش جستجو
مری حسرتون کو مٹا دیا مجھے نقش خاک بنا دیا

مری بد نشان ہین حسرتین ستم اور وبال ہین وحشتین
مری جان نے حشر اٹھا دیا مری دل نے عرش ہلا دیا

ترے نام پر شہ دو جہان ہے مرا دل نثار فدا ہے جان
غم و درد ہی کہین ہو امان یہی نکتہ دل نے سمجھا دیا

غزل اور بھی لکھون تازہ اب کہ ہے جوش رحمت و فضل رب
ہے ضیا یہ شکر کی جا مجھے مرے حق نے ذہن رسا دیا

شب ہجر شورش عشق نے مجھے کس مزے کا مزہ دیا
جو تپش نے حشر اٹھا دیا تو خلش نے دلکو بٹھا دیا

شب ہجر دل نے ستم کیا مجھے رنگ حشر دکھا دیا
کبھی حسرتون کو گھٹا دیا کبھی شورشون کو بڑھا دیا

کبھی ناز جلوہ نے برق سان جو تبسم اپنا دکھا دیا
مرے دل کو غم سے جلا دیا مری جان کو خاک بنا دیا

تری ناز غمزہ فروش نے مجھے رنگ حشر دکھا دیا
مرے خرمن دل زار پر اثر شرار قضا دیا

ترے ناز غمزہ طراز نے اثر صفات جتا دیا
ترے نور جلوہ فروز نے رخ حسن ذات دکھا دیا

مرا سینہ خلوت ناز ہے مری شرح شوق دراز ہے
مجھے کس نے جلوہ دکھا دیا کہ بلائے غم مین پھنسا دیا

ترا حسن حسن جمال ہے تیری جاہ جاہ جلال ہے
تری شان شان کمال ہے تجھے حق نے رتبہ بڑا دیا

یہ تیرے ہی لطف کا تھا اثر تری ہی کرم کی یہ تھی نظر
کہ ہمارا نام ہوا البشر ہمین حق نے سب سے بڑھا دیا

کہین کنت کنز کی ہے ندا کہین لی مع اللہ کی ہے صدا
کہین من رآنی ہے برملا یہ تماشا کس نے دکھا دیا

ہے فروغ نور محمدی دل و جان ہے صرفہ بیخودی
ملا کیف ساغر سرمدی یہ کرشمہ کس نے دکھا دیا

بنے طور سینہ و جان و تن مٹی ساری قصہ ما و من
دل داغدار مین ہے جلن یہ نظر نے کس کی جلا دیا

یہ ظہورِ رحمتِ عام ہی پہ ضیائے فیضِ کلام ہے
ہمین فنِ شعر سکھا دیا ہمین مردِ عشق بنا دیا

یہ کیا قیامت ہی جان مضطر پہ حشر زا ہی خیال کسکا
شرار پیراہن تمنّا ہے نازِ برق جمال کس کا

جمالِ حسنِ رُخ مہ و خورِ یہ رات دن ہی جمال کسکا
جلال شانِ ظہورِ قدرت ہر ایکدم ہی جلال کس کا

تجلی آرائے طورِ وحدت بنا ہے نازِ جمال کس کا
یہ شوق کسکا ہی جلوہ آرا یہ کیف زا ہی خیال کسکا

ہر ایکدم محوِ بیخودی ہون خبر ہی تن کی نہ ہوش جانکا
ادائے شانِ ظہورِ رحمت ہوا ہی کیف خیال کسکا

تجلیٔ ذات کے تماشے ہر ایکدم دلمین جلوہ گر ہین
بہار پیرا ہی رنگ حیرت بنا ہی شوقِ وصال کسکا

ہر ایکدم ایک خلش نئی ہی ہر ایک لمحہ تپش نئی ہے
یہ کس کی شوخی ہی کسکا غمزہ ہی برقِ آفت جلال کسکا

کبھی تپش ہی کبھی خلش ہی کبھی ہی کاوش کبھی ہی کاہش
اسیرِ دامِ بلا بنا ہے مری طرح بال بال کسکا

یہ کس کے نازِ کرشمہ زا کا جہان اسیر ادا بنا ہی
ہی غرق دریائے دردِ عالم ستم ہی جوشِ ملال کسکا

مری اُمید اور مری تمنّا ہر ایک طرح سی ہی تجھ پہ روشن
ہو عرض کیسی بیان ہو کیسے حضور عالی سوال کسکا

تمھاری رُخ اور تمھاری ابرو کی سب تماشی ہین لنگ آرا
عبارت آرائیان ہین ناحق ہی بدر کس کا ہلال کسکا

ضیا ہوا آستان پہ حاضر شہنشہِ شافعِ دو عالم
نگاہ رحمت کا ہی یہ خواہان خیال مال و منال کسکا

تجلی ریز ہے عالم مین جلوہ حق کی رحمت کا ✓
کہ ہے طورِ تماشا نورِ احمدؐ کی شفاعت کا

ہوا معلوم سب کو رمزِ آدم کی خلافت کا ✓
جب آیا جوش پر دریا ترے آثارِ رحمت کا

ترے باعث سے پایا لطف طاعت کا عبادت کا ✓
عجب ہے مرتبہ اعلیٰ شہا تیری اطاعت کا

نتیجہ ہے تیرے الطاف و رحمت کا ہدایت کا ✓
کہ ہے پُر نور ایوان اپنی جان و دل کی خلوت کا

تصور ہے ازل سے میرے دل مین تیری صورت کا ✓
اُٹھا ہے روزِ اوّل ہی سے یان پردہ حقیقت کا

تمھاری ذات پر ہی ناز اور تم سے تفاخر ہے
شرافت کا کرامت کا نبوت کا رسالت کا

اثر پایا مزہ پایا جو کچھ پانا تھا سو پایا
ترے صدقے شریعت کا طریقت کا حقیقت کا

نہ طاعت پر بھروسا ہے نہ تقویٰ کا سہارا ہے
قوی امید ہے اپنی وسیلہ ہے شفاعت کا

نہ ہو پُر نور کیون میرا سویدائے دلِ روشن
کہ ہر دم عکس ہے آئینہ تری مہرِ نبوت کا

مجھے ہے ناز بس تیری غلامی پر شہِ عالم
نہ کچھ علم و عمل کافی نہ کچھ دعویٰ ہی طاعت کا

مجھے کونین کے افکار کا کیا غم ضیا ہووے
کہ ہر دم سر پہ سایہ ہے مرے شاہِ ولایت کا

ہے دل پر الم یا شفیع الورا
ہے جان پر ستم یا شفیع الورا

شب و روز طوفان ہے اندوہ کا
ہر ایک دم ہے غم یا شفیع الورا

نہین چین ایک لحظہ دل کو نصیب
ہے آرام رم یا شفیع الورا

نہ وحشت سے تسکین نہ حسرت سے چین
نہ دقت ہے کم یا شفیع الورا

ترے در پہ ہو کاش جلدی نثار
دلِ پُر الم یا شفیع الورا

کہان تک رہون ہند مین زار و خوار
کرو اب کرم یا شفیع الورا

پذیرا ہو تسلیم و عجز و نیاز
کہ گردن ہے خم یا شفیع الورا

کرو ایک چشمک اگر لطف کی
ہو غم کالعدم یا شفیع الورا

ملین بال و پر طائرِ شوق کو
ہے شوقِ حرم یا شفیع الورا

تیرا آستانہ ازل سے مجھے
ہے رشکِ ارم یا شفیع الورا

خیالات دنیا سے دل رات دن
ہے بیت الصنم یا شفیع الورا

قدم سے ترے رشکِ جنت ہوئے
عرب اور عجم یا شفیع الورا

سوا تیرے کس کو ہوا ہے نصیب
یہ جاہ و حشم یا شفیع الورا

ضیا پر ہو ایک چشم لطف و کرم
شفیع الامم یا شفیع الورا

کرو ایک نظر یا شفیع الورا
ہوں شوریدہ سر یا شفیع الورا

صبا دوست بجائے دم کیلئے
تو پاؤں خبر یا شفیع الورا

مری آہ میں اور فریاد میں
نہیں کیوں اثر یا شفیع الورا

تصور تمھارے رُخِ پاک کا
ہے رشک قمر یا شفیع الورا

سویدا ہے تاریک و تیرہ تمام
ق
کرو ایک نظر یا شفیع الورا

کہ انوار رحمت کا ہووے ظہور
ہو دل جلوہ گر یا شفیع الورا

ضیا پر بھی ہو ایک کرم کی نگاہ
ہو رنگِ سحر یا شفیع الورا

کرم ہو عیاں یا شفیع الورا
کہ ہے دل تپاں یا شفیع الورا

نہیں ذرہ اب تاب دردِ فراق
ہے جان نیم جان یا شفیع الورا

مرا نالۂ شام حسرت بنا
قیامت نشان یا شفیع الورا

جگر میں ہے سوز اور دل میں ہے داغ
ہے لب پر فغاں یا شفیع الورا

غم دردِ دوری میں ساری ہی عمر
گئی رائیگاں یا شفیع الورا

شبِ ہجر میں نالۂ عرش رس
ہے محشر نشاں یا شفیع الورا

نشاطِ دل و فرحتِ جان زار
ق
بنے بے نشاں یا شفیع الورا

ہے تسکین دل اور تسلی روح
تیری داستان یا شفیع الورا

ترے جلوۂ رخ سے ہے جلوہ ریز گل گن فکان یا شفیع الورا
قدومِ کرم کی ہے شان بہار مکان لا مکان یا شفیع الورا
کسی طرح سے دیکھ لون دیکھ لون ترا آستان یا شفیع الورا
تمنائے دل حسرت جان زار کرون کیا بیان یا شفیع الورا
ترا لطف ہو کاش جلوہ فروز ملے عز و شان یا شفیع الورا
پریشانی درد دوری ہو دور ہو غم سے امان یا شفیع الورا

ضیا ہووے مسرور اور شاد کام
تیرا مدح خوان یا شفیع الورا

حالتِ دِل کیا کرون اظہار یا خیر الورا کسقدر ہون مضطر و ناچار یا خیر الورا
ایک چشمک ہو نگاہِ لطف کی بہرِ خدا دِل ہے آنکھون کیطرح بیمار یا خیر الورا
سجدہ ریز شوق آون آستانِ پاک پر طالع میمون اگر ہو یار یا خیر الورا
شغل دِل ذکر زبان ہم روح اب دن رات ہے اے مرے مولا مرے سرکار یا خیر الورا
خلوتِ دل کو بنا دو طور انوار کمال ہو تجلیٔ کرم آثار یا خیر الورا
خون ہو جاؤن ٹپک جاؤن درِ اقدس کا پاش اشک کی صورت سے ہون تیار یا خیر الورا

ہے کفایت آپ کا ہر دم یہی ذکر جمیل
ہین ضیا کے آپ ہی غمخوار یا خیر الورا

نذر حیرت صرفۂ وحشت ہے یا خیر الورا دل اسیر حلقۂ دقت ہے یا خیر الورا
صبر سے مایوس ہے تسکین سے محروم ہے جان محزون کی بُری حالت ہے یا خیر الورا
خواب مین بھی نام راحت کا نہین سنتا کبھی محشر آرا شورش الفت ہے یا خیر الورا

آستان سے دور ہون مجبور ہون معذور ہون
جوش ویران کاری وحشت ہے یا خیر الورا

کیا کہون کس سے کہون بیتابی جانِ حزین
کچھ عجب حالت عجب صورت ہے یا خیر الورا

شوق مضطر ذوق درماندہ طپش ناکام و زار
صرف حیرت مری حالت ہے یا خیر الورا

کون ہے غمخوار جس سے دردِ دل اپنا کہون
نذر خاموشی مری حیرت ہے یا خیر الورا

شوق طیبہ ذوق یثرب آرزوے خاکبوس
عالم اُمید کی دولت ہے یا خیر الورا

عاشقانِ خاص مین ہووے ضیا شاہا شمار
یہ بڑی دولت بڑی قسمت ہے یا خیر الورا

ہے وردِ لب صبح و مسا یا مرتضا یا مصطفا
کیا شغل ہے نامِ خدا یا مرتضا یا مصطفا

راحت ادا و جان فزا عشرت فروش و دلکشا
ہے روح و دل کا زمزمہ یا مرتضا یا مصطفا

اب یارِ دل کوئی نہین غمخوار دل کوئی نہین
کوئی نہین ہے آشنا یا مرتضا یا مصطفا

حسرت سے ہون خون در جگر اندوہ سے ہون چشم تر
غم کی نہین ہے انتہا یا مرتضا یا مصطفا

اب لطف کی ہووے نظر اور چشمک رحمت اثر
دکھلاؤ کیف جانفزا یا مرتضا یا مصطفا

ہووے کرم رحمت ادا رحمت بنے فرحت فزا
حاصل ہو دل کا مدعا یا مرتضا یا مصطفا

اب رحمتِ سرکار ہو جلدی سے بیڑا پار ہو
ہون بحرِ غم مین آشنا یا مرتضا یا مصطفا

بیمار دردِ ہجر ہون ہین جان و دل ازبس زبون
کسطرح حاصل ہو شفا یا مرتضا یا مصطفا

جانِ ضیا اب زار ہے اس درد سے ناچار ہے
اعجاز سے ہووے دوا یا مرتضا یا مصطفا

تم مرے دل کی دوا ہو یا محمد مصطفا
اور ہر غم کی شفا ہو یا محمد مصطفا

آپ کے صدقے سے ہے دنیا و دین کی آبرو
سب کے تم حاجت روا ہو یا محمد مصطفا

آپ کی توقیر اور عزت کا کیا ہووے بیان
خاص محبوب خدا ہو یا محمد مصطفا

لطف سے مجھکو ملے دیدار یا شاہ عرب
جلوۂ حسن بقا ہو یا محمد مصطفا

یہ ضیا ناچیز اور کمتر غلام ذات پاک
چاہتا ہے دل صفا ہو یا محمد مصطفا

تم شہ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفا
تم امام المرسلین ہو یا محمد مصطفا

لامکان کے تم مکین ہو یا محمد مصطفا
راز قدرت کے امین ہو یا محمد مصطفا

رمز کن آئی سمجھ مین آپ کے ارشاد سے
کاشف علم الیقین ہو یا محمد مصطفا

یان بھی اور وان بھی تمھارا ہی سہارا ہے مجھے
قبلۂ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفا

آپ کے صدقے سے ہم پائینگے جنت مین مقام
رحمت للعالمین ہو یا محمد مصطفا

حضرت آدم سے تا این دم کوئی تم سا نہین
خاص ختم المرسلین ہو یا محمد مصطفا

ہو صفوف انبیا کے سرور عالی مقام
خلد کے مسند نشین ہو یا محمد مصطفا

جلوۂ مولا تمھارے لطف سے ہوگا نصیب
عینک عین الیقین ہو یا محمد مصطفا

مقتدائے اولیا ہو پیشوائے انبیا
ہادی حق الیقین ہو یا محمد مصطفا

لب پہ ذکر اور دل مین ہے ہر دم محبت آپکی
جان کے تم نقش نگین ہو یا محمد مصطفا

کشور اعجاز و اقلیم کرامت کے ہو شاہ
مالک تاج و نگین ہو یا محمد مصطفا

دم کے دم مین دیتے ہو بندہ کو مولا سے ملا
جلوۂ رحمت کہین ہو یا محمد مصطفا

آپ کی ہی ذات مظہر ہے خدائے پاک کی
تم ہی نور اولین ہو یا محمد مصطفا

آپ کے جلوے سے خالی ہے نہ زمین و آسمان
نور افشان ہر کہین ہو یا محمد مصطفا

رات دن دل مین مرے ہے نور رحمت جلوہ ریز
دور کب ہو تم یہین ہو یا محمد مصطفا

خاک کو تم سے ملی توقیر و شان و آبرو   عزتِ عرشِ برین ہو یا محمد مصطفا

کیون ضیا کے لب پہ ہو ہر دم نہ ذکرِ ذاتِ پاک
تم ازل سے دل نشین ہو یا محمد مصطفا

اسے خدا دکھلا جمالِ پر بہارِ مصطفا   دل فدا جان سے ہی جان و دل سے نثارِ مصطفا
آنکھ مین ہے اشک دل مین جوش جا نمین ہنگ یاس   ہے عجب نیرنگ دردِ انتظارِ مصطفا
سینۂ پر داغ سے دل کیون نہ ہووے باغ باغ   انبساط آرا ہے رنگِ لالہ زارِ مصطفا
حسرتِ باغِ ارم نذرِ فراموشی ہوئی   حشر انگیزی پہ ہے عشقِ مزارِ مصطفا
کیون نہ ہوتا محو کیفِ غمزۂ نازِ الست   طایرِ ارمان ازل سے ہے شکارِ مصطفا
نام سے آدم کے بی بہرہ تھا جبتک گوشِ خاک   ذرہ ذرہ تھا گواہِ اشتہارِ مصطفا
ہے وہی جانِ ازل اور وہ ہے ایمانِ ابد   کیون نہ ہو عالی نسب شانِ تبارِ مصطفا
ہے زرِ خالص محبت کی محک پر ہر طرح   دل سے ہے جو طالب کامل عیارِ مصطفا
عالمِ اجسام ہے دل سے نثارِ خاکپا   عالمِ ارواح ہے نذرِ غبارِ مصطفا
ہے فسردہ غنچۂ دل خشک ہے شاخِ امل   گلشنِ سینہ مین ہر دم خلفشارِ مصطفا
عارض و گیسو سے اسکے جلوہ شام و پگاہ   شہرتِ شمس و قمر لیل و نہارِ مصطفا
ہے یہی علم الیقین عین الیقین حق الیقین   خواستگارِ ذاتِ حق ہے خواستگارِ مصطفا

کیون ضیا ہووے نہ دل جلوہ گہ نازِ کمال
سینۂ پر داغ ہے فصلِ بہارِ مصطفا

کون ہے جس سے بیان ہو عز و شانِ مصطفا   لامکان سے دور ہے اوجِ مکانِ مصطفا
جس نے پایا آپ کو اس نے خدا کو پا لیا   ہے نشانِ بے نشان بیشک نشانِ مصطفا

لی مع اللہ تا بسری انا احمد ہین یاد — ہین عیان کیا کیا نہ کچھ رمز نہان مصطفا

مصطفا اسرار دان راز حق ہین بالیقین — اور ذات کبریا ہے رازدان مصطفا

ہے ضیا دن رات محو فضل وفیض کبریا
کیف زا ہے شان لطف و امتنان مصطفا

کاش ان آنکھون سے مین دیکھون لقائے مصطفا — ہو میرا نور بصر نور ضیائے مصطفا

لب ثنا گو ہے زبان مدحت سرائے مصطفا — دل ہے قربان روح ہے جان سے فدائے مصطفا

ابتدائے فضل حق ہے ابتدائے مصطفا — انتہائے شان رحمت انتہائے مصطفا

طرۂ تاج اجابت ہے دعائے مصطفا — ہے رضائے کبریا ہر مدعائے مصطفا

ہو سکے کس سے ادا وصف و ثنائے مصطفا — جب کہ خود مدحت سرا ہی کبریائے مصطفا

حضرت آدم کی یہ وقعت نہ ہوتی بالیقین — آب و گل مین گر نہ ہوتی خاکپائے مصطفا

قلب پاک مصطفا جائے خدائے پاک ہے — اور لطف کبریا ہے متکائے مصطفا

ہے ازل کا جلوۂ نور اور ابد کا ہے ظہور — ابتدائے مصطفا اور انتہائے مصطفا

ہان سلیمان بھی بناتا سرمۂ چشم امید — ہاتھ آجاتی جو ذرہ خاکپائے مصطفا

حضرت یوسف ملا حسن و جمال بے مثال — تھی مگر کچھ اور ہی ناز و ادائے مصطفا

پہلے ہی اللہ سے امت کی بخشش کیلئے — کرلیا اقرار کیا کچھ تھی وفائے مصطفا

روح مین ہے زمزمہ صل علی کا رات دن — ہے تجلی گاہ ذات پاک جائے مصطفا

کھل گئی قسمت جہان کی مل گیا کعبہ کو ناز — عالم ایجاد مین جس روز آئے مصطفا

بے تکلف بات ہے ہمین نہین کچھ قیل و قال — آشنائے ذات حق ہے آشنائے مصطفا

عرش اور کرسی کو کیا معلوم ہے اسکا وقار — خود ہی جانے ہے خدا شان علائے مصطفا

جامۂ تطہیر ہے زیب تنِ رحمت پناہ
اور فضلِ کبریائی ہے قبائے مصطفا

بس ضیا بہتر یہی ہے پڑھئے ہر لحظہ درود
ہے یہی کافی ہر ایک دم ہو ثنائے مصطفا

اللہ اللہ کیسی عظمت پر ہے شانِ مصطفا
ذاتِ پاکِ کبریا ہے مدح خوانِ مصطفا

واقفِ رمزِ ازل اسرار دانِ جزو کل
ذاتِ پاک و اقدس و رحمت نشانِ مصطفا

سورۂ یٰسین ہے تفسیرِ کمالِ احمدی
اور طٰہٰ شرح رمزِ عزّ و شانِ مصطفا

ذاتِ پاکِ احمدی ہے رمزدانِ کبریا
اور ذاتِ کبریا اسراردانِ مصطفا

محشر آفت نہ ہو کیوں نالۂ حسرت فزا
شعلہ افشانی پہ ہے سوزِ نہانِ مصطفا

ہو رخِ امید کو غازۂ ترحم کا نصیب
کاش جلدی سے طفیلِ خاندانِ مصطفا

کاش وہ دن بھی ہوا ئے شانِ کرم جلوہ فروز
دیکھ لوں میں روضۂ مینو نشانِ مصطفا

معنئ لولاک و رمزِ کنتُ کنزاً ہیں عیاں
مظہرِ اسرارِ حق ہے جسم و جانِ مصطفا

حضرتِ آدمؑ سے تا ایندم جہاں پُرنور ہے
ہیں جہاں فروز انوارِ عیانِ مصطفا

اے چمن آرائے کن شاخِ امل سرسبز کر
ہو مجھے حاصل طوافِ آستانِ مصطفا

اب ضیا پر ہو کہیں فضلِ الٰہی کا ظہور
دیکھ لے یہ جلوۂ رحمت فشانِ مصطفا

ہو کہیں رحمت کا سامان یا محمد مصطفا
دردِ دوری کا ہو درمان یا محمدؐ مصطفا

ہو تجلّیٔ جمالِ رحمت آرا جلوہ ریز
آئینہ وش ہوں میں حیران یا محمدؐ مصطفا

داغ ہائے سینۂ پُر داغ سوزِ عشق سے
بن گئی رشکِ گلستان یا محمد مصطفا

دیکھئے کب تک رہے خانہ بر اندازِ نشاط
درد و ناکامی و حرمان یا محمد مصطفا

وہ جمالِ مظہرِ ذاتِ جنابِ کبریا — میرے گھر کب ہوگا مہمان یا محمدؐ مصطفا

بن گیا ہے ابتو برقِ خرمنِ صبر و قرار — جوشِ غم اور سوزِ پنہان یا محمدؐ مصطفا

کب مشام افروز ہوگا نفحۂ باغِ مُراد — ہوگا دل کب عنبر افشان یا محمدؐ مصطفا

وہ ہلالِ عید اُمیدِ دلِ حسرت زدہ — تا بکے ہوگا نمایان یا محمدؐ مصطفا

گوش بر آواز ہون اور چشم بر راہِ امید — کب اجازت کا ہو سامان یا محمدؐ مصطفا

چشم دریا بار کب ہوگی گہر پاشِ نشاط — غنچۂ دل کب ہو خندان یا محمدؐ مصطفا

نخلِ امیدِ دلِ ناکام و جانِ نامراد — دیکھیے کب ہو گل افشان یا محمدؐ مصطفا

اضطرابِ دل ہے برق اور جوشِ وحشت شورِ رعد — چشم گریان ابرِ باران یا محمدؐ مصطفا

ہو کہین لطف و ترحم کی ضیا پر بھی نظر
ہے بہت زار و پریشان یا محمدؐ مصطفا

اب نہین تسکین کا یارا یا محمدؐ مصطفا — درد نے دوری کے مارا یا محمدؐ مصطفا

ہو نظر لطف و عنایت کی خدا کیواسطے — مین ہون شیدائی تمھارا یا محمدؐ مصطفا

ہے جمالِ پاک کا دل مین تصور رات دن — ہے بلندی پر ستارا یا محمدؐ مصطفا

جب سے شیدائی بنا حسن و جمالِ پاک کا — لے لیا غم کا اجارا یا محمدؐ مصطفا

دونو عالم مین تمھارا ہی مجھے لطف و کرم — ہے وسیلہ اور سہارا یا محمدؐ مصطفا

ہند سے نفرت ہے یثرب کا سفر دور و دراز — کس طرح ہوگا گذارا یا محمدؐ مصطفا

صرف محرومی ہے جان رہین اندوہ و ملال — دل ہے غم سے پارا پارا یا محمدؐ مصطفا

عرض کیا کیا کیجئے پاسِ ادب کا ہی خیال — حالِ دل ہے آشکارا یا محمدؐ مصطفا

کیون نہ ہو یان وردِ لب روزِ بخشتین روح نے — ہو کے دیوانہ پکارا یا محمدؐ مصطفا

ہے ضیا دردِ جدائی سے پریشان رات دن
ہو عنایت کا اشارا یا محمد مصطفا

اے سرورِ کون و مکان مشتاق ہون دیدار کا
اے شمع بزمِ کن فکان مشتاق ہون دیدار کا

دِل مضطرب جان رہین غم خاطر پریشان جی بگم
سوزِ جگر محشر نشان مشتاق ہون دیدار کا

تسکین ہو دِل کو کسطرح آرام پائی کیسے جان
ہے رنگ آسایش کہان مشتاق ہون دیدار کا

ارمان ہین نذرِ اشکِ خون اور صبر ہی مضطر جنون
سیماب سان دل ہی تپان مشتاق ہون دیدار کا

دِل مٹگیا جان مٹ گئی حسرت مٹی ارمان مٹے
نام و نشان ہین بے نشان مشتاق ہون دیدار کا

ہمت ضعیف و ناتوان تاب و توان ہی خستہ جان
جانِ حزین ہی نیم جان مشتاق ہون دیدار کا

ہو چشم الطاف و کرم ہو جوش فیضِ محترم
اور لعل لب ہو در فشان مشتاق ہون دیدار کا

حکمِ حضوری ہو شہا اور دور دوری ہو شہا
دیکھون وہ سنگِ آستان مشتاق ہون دیدار کا

تعظیم سے تکریم سے آداب سے تسلیم سے
دیکھون در رحمت نشان مشتاق ہون دیدار کا

دل مین ہون آثارِ طرب ہو دور سب شور و شغب
ارمان جان ہون نغمہ خوان مشتاق ہون دیدار کا

شاہا ضیائے خستہ دل محوِ طرب اِیکاش ہو
ہر دم رہے یون نغمہ خوان مشتاق ہون دیدار کا

اے حضرتِ خیر البشر مشتاق ہون دیدار کا
تسکین نہین ہی لمحہ بھر مشتاق ہون دیدار کا

ہر دم بسوئے در رہے نظر مشتاق ہون دیدار کا
دل مضطرب سوزان جگر مشتاق ہون دیدار کا

بیتاب ہون بیخواب ہون با دیدۂ پر آب ہون
لب خشک ہین اور چشم تر مشتاق ہون دیدار کا

وحشت ہی ہر دم ہر نفس حیرت عدو جان ہی بس
اور دل مین ہے ذوقِ سفر مشتاق ہون دیدار کا

مارا تپش نے الامان آئی خلش سے تنگ جان
آہ الم ہے نیشتر مشتاق ہون دیدار کا

ہستِ ضعیف و ناتوان و دل بیدل اور جان نیم جان	ناکام کیف زور روز مشتاق ہون دیدار کا

سرکار تم سے کیا لکھے اب حال زار اپنا ضیا
گذرے ہے کیا شام و سحر مشتاق ہون دیدار کا

جب سے جہان مین تیری نبوت کا غل ہوا	نام خدا یہود و نصارا کا قتل ہوا
پژمردہ تھا جو غنچۂ سربستہ کی طرح	مدت کے بعد دین براہیم گل ہوا
اے ساقی کرم تری نارنگہ کا کیف	دردی کشان غم کے لیے جام مل ہوا
ڈوبے ہوؤن کو بحر گنہ کی ہزار شکر	روز جزا مین فیض شفاعت کا پل ہوا

سچ ہے ضیا جو دین محمد مین آگیا
پورا خدا کے فضل سے کام اسکا کل ہوا

ای حامی و یاور ہر دوسرا ای شافع و مالک روز جزا	ای مایۂ رحمت و فضل خدا ای صل علی ای صل علی
دل درد و الم سی ہی بن بلا جان صرف نالۂ و وقف بکا	بیتابی ہجر سے حشر ادا وحشت ہی نئی ہر صبح و مسا
رگ رگ مین ہی نبض الم کا اثر صدخستہ ہی ناوک غم سی جگر	ہر وقت ہے تیرے کرم پہ نظر ای رحم اثر ای لطف ادا
غمخوار نہی دلدار نہی تسکین دل ناچار نہی	درمان غم و آزار نہی ہے کون جہان مین تیری سوا
دل شعلۂ عشق سی خاک ہوا غم سی جگر صد چاک ہوا	آرام کا قصہ پاک ہوا تسکین کا خرمن جل ہی چکا
ہے آہ مری ہمرنگ شرر آفت ہی غضب ہے سوز جگر	طوفان بلا ہی دیدۂ تر شعلون نے جگر کے پھونک دیا
اب صبر کی ہرگز تاب نہین تسکین دل بیتاب نہین	آنکھون مین نشان خواب نہین رخسار سی بس قطع دیکھ اٹھا
ای جلوۂ نور بہار قدم ای مظہر رحمت فیض و کرم	ای لطف اعم ای فیض اتم للہ مجھے دیدار دکھا
وحشت ہے رخ حسرت سے عیان آفت ہی وبال دل و جان	اندوہ ہے کب ملتی ہی امان چلتی ہی نہین راحت کی ہوا
تسکین نہین آرام نہین اور صبر سے کچھ کام نہین	وہ صبح نہین وہ شام نہین ہو لب پہ نہین شور بکا

ہی تیرا ضیا بس مضطر و زار آشفتہ دل و با جان شزار
غمخوار ہی ہر دم درد و الم کچھ چارہ ہی اسکا جلد بتا

ہے ولولہ دل مین غمِ محبوب خدا کا
اور زمزمہ ہر سانس مین ہے صلّ علیٰ کا

مدہوش کیا ہے مئے عشقِ نبوی نے
آتا نہین اندیشہ غمِ ہر دو سرا کا

اے شافعِ عالم تری رحمت کے تصدق
کیا غم مجھے بندہ ہون ترے لطف و وفا کا

جلوہ ترا آنکھون مین ہے دل مین ہے تصوّر
اب ہووے اشارہ نگہِ لطف فزا کا

ہر دم ہے ترے نام سے پُر کیف مناجات
کیون رنگ نہ مقبول بنے طرزِ دعا کا

رکھو مجھے تم ہند مین یا طیبہ مین مولا
کچھ عذر نہین بندہ ہون تسلیم و رضا کا

لاتی ہے ہر ایک وقت یہ بو روضہ کی صد شکر
ممنون ہے ہر طرح سے دل بادِ صبا کا

ہمراز ہے گر شوق تو ہے ذوق بھی ہمدرد
دن رات ہے احسان مرے سچے رفقا کا

کیا ہو غمِ گور اور المِ حشر یہ سب ہیچ
ہے اور ہی عالم ترے مفتونِ لقا کا

پھر شمس و قمر کی نہ ہو جلوون کی تمنّا
بوسہ مجھے ملجائے جو خاکِ کفِ پا کا

ہر وقت ترے روضہ کے انوار کا ہے غم
اقبال ترقی پہ ہے کچھ بخت رسا کا

اے جذبِ محبت مجھے لیچل سوئے یثرب
سالک بنون ایکاش رہِ صدق و صفا کا

کونین مین کیون اپنی ضیا ہووے نہ شہرت
شیدائے نبی اور مین بندہ ہون خدا کا

شنو جان سے مین بندۂ فرمان ہون تمھارا
شیدائے قدیمی بدل و جان ہون تمھارا

آئینۂ انوار جمال ابدی کو
دیکھا ہی ازل ہی سے مین حیران ہون تمھارا

جلوات جمالِ شہِ کونین ہمیشہ
شنو جان سے مین عاشقِ بے جان ہون تمھارا

آشفتگی شوق سے آزاد بناؤ — وارفتہ دل اور زار و پریشان ہون تمھارا

آزاد ہون اور کون و مکان سے نہین مطلب — ہر طرح مگر طالب احسان ہون تمھارا

للہ نظر لطف کی ہووے شہ عالم — وحشت زدہ بے سر و سامان ہون تمھارا

کیف نگہ ناز سے مدہوش بنا ہون — گم گشتہ و آشفتہ و قربان ہون تمھارا

سوز تپ الفت سے اگر خاک ہون کیا غم — مشہور جہان سوختہ سامان ہون تمھارا

کب تک غم دوری سے ضیا ہووے پریشان
الطاف ہو وا ماندہ حرمان ہون تمھارا

دیوانہ ہون اے سید ابرار تمھارا — مشتاق ہون اے احمد مختار تمھارا

سینہ ہے اگر مخزن اسرار تمھارا — ہے جلوۂ رخ مطلع انوار تمھارا

اعجاز مسیحا کی تمنا اُسے کیا ہے — جو روز نخستین سے ہے بیمار تمھارا

ملکوت مین ہے غلغلہ جبروت مین شہرت — لاہوت مین بھی نام ہے سرکار تمھارا

کس سے ہو ثنا اور صفت آپ کی شاہا — مداح خدا اور خدا یار تمھارا

میرے دل دیوانہ کا کچھ حال نہ پوچھو — سنو جان سے ہے طالب دیدار تمھارا

اس حلقۂ گیسو پہ مین سو جان سے صدقہ — ہے راحت دل نافۂ تاتار تمھارا

نقش قدم پاک پہ سنو جان سے فدا ہو — دیوانہ بنے طالب دیدار تمھارا

ہے کون و مکان آپ کے انوار کا جلوہ — روشن ہے یہ آئینۂ اظہار تمھارا

للہ نظر لطف و کرم کی ہو شتابی — ناچار ہے یہ بندۂ ناچار تمھارا

خاموش رہو حضرت دل جائے ادب ہے — بس طول امل بن گیا طومار تمھارا

اے شوق طلب جوش تپش کچھ تو بتاؤ — ان روزون ہے کس رنگ پہ آثار تمھارا

کیا کہنے ہین واللہ ضیا خوب لکھا ہے
ہے رنگ پہ گلدستۂ اشعار تمھارا

اے کاش مدینہ مین گذر ہووے ہمارا — آجائے بلندی پہ ترقی کا ستارا
دیکھون در و منظر سے تجلّی کے تماشے — انوار کرامت کا ہو ہر سمت نظارا
حسرت دلِ حسرت زدہ کی اب تو نکلجائے — تسکین کا سامان ہو کسی طرح خدارا
یہ تیرے ہی اعجاز کے انداز عجب تھے — اُنگلی کے اشارہ سے کیا ماہ دو پارا
کیا کیا تری اُمّت پہ خدا نے کئے احسان — تجھکو دیا ہر ایک کی شفاعت کا اجارا
سرکار خدا کے لئے رحمت کی نظر ہو — وردِ لب ارمان ہے سب مجھے نام تمھارا
کب تک رہون اس طرح مین آوارۂ ناکام — اس دردِ جدائی نے تو شاہا مجھے مارا
سینہ مین جلن رہتی ہے ہر وقت الم کی — ہر داغ مین سوزش کا تماشا ہے شرارا
کب آئیگا وہ دن کہ مراد اپنی ملے گی — کب ہوئیگا وہ وقت کہ ہوئے گا اشارا
بلوایئے بلوایئے بیتاب ہون از حد — دریائے الم کا ملے کس روز کنارا
اس غم کے اُٹھانے کی نہین ہے مجھے ہمّت — بنتا ہی نہین ہے دلِ غمناک کرارا
تسکین نہین ہے دلِ آشفتہ کو دم بھر — چلتا ہے جگر پہ مرے اندوہ کا آرا

شیدا ہے ضیا اُس پہ کرم کیجئے سرکار
اب دردِ جدائی کا نہین ہے اُسے یارا

خوف کیا اُس کو روز محشر کا — مدح خوان ہووے جو پیمبر کا
کیون معطّر نہ ہو مشامِ مُراد — عشق ہے گیسوئے معنبر کا
کیون نہ ہو خُلد مین مرا مسکن — ہو چکا ہون مین آپ کے در کا

کردیا آہ نے جگر رخنہ
سانس کرتا ہے کام نشتر کا

تیرے غمزے کا دل بنا ہے شہید
ہے تصور مین کیف خنجر کا

ہوتی سنو طرح سے غشی طاری
رخ سے لیکن نقاب کب سرکا

ہون سبکدوشیون کے پھر تو مزے
نہ ہو گر بار دوش پر سر کا

نگہ ناز کر جو کرتا ہے
بن گیا ہے کلیجہ پتھر کا

آستانہ پہ جب گھسون گا جبین
دیکھنا رنگ میرے جوہر کا

عشق طیبہ مین بن گیا ہون خاک
ہے تماشا مرے مقدر کا

اب ضیا کی ہوئی عجب حالت
فکر پا کا نہ ہوش کچھ سر کا

درد حسرت شکار نے مارا
حسرت انتظار نے مارا

ہر خلش مین نئی قیامت ہے
کاوش جان زار نے مارا

چین ممکن نہین کہ حاصل ہو
ہائے اس اضطرار نے مارا

مرہم زخم دل نصیب کہان
ہجر کے خار خار نے مارا

دل ہی پہلو سے اپنے چل ہی دیا
اس مرے غمگسار نے مارا

دل کی وحشت نے کر دیا بدنام
لو مرے یار غار نے مارا

شوق طیبہ بنا قیامت جوش
شورش اضطرار نے مارا

درد وحشت قلق عذاب الم
انھین دو تین چار نے مارا

شوق یثرب مین جانکنی سی ہے
سنگ فرقت کے بار نے مارا

کیا ضیا شکوہ ہو محبت کا

شہرت و اشتہار نے مارا

جو دیوانہ ہے محبوبِ خدا کا — وہ ہے مقبول ذاتِ کبریا کا

تیری ہی ذات سے ہے نام روشن — وفا کا اور حیا کا اور صفا کا

تیری رحمت ادائی نے بنایا — مجھے دیوانہ تسلیم و رضا کا

مہ و خورشید سے سوا درجہ اعلیٰ — ہے رتبہ شاہ دین کے نقش پا کا

تیری رحمت ہے جب غمخوار و یاور — گلہ کیا نفس کافر کی جفا کا

ہے واقف تو ہی اور ہے تو ہی یاور — ہماری ابتدا اور انتہا کا

ضیا ہشیار ہے دونون جہان مین
جو دیوانہ ہے عشق مصطفا کا

ہیں سارے جہان مین جلوہ فزا تم دیکھو نور محمدؐ کا — ہے شان ظہور صبح و مسا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہے مظہر نور حسن و صفا تم دیکھو نور محمد کا — اور جلوۂ حسن پاک خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہے مظہر رحمت و صدق و صفا تم دیکھو نور محمدؐ کا — اور مظہر جلوۂ نور خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اس نور سے روشن چرخ و زمین اس سے ہے منور عرش برین — اب ہو گا نہ ایسا پہلے ہوا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اسرار خدائی اس سے کھلے انوار الٰہی اس سے کھلے — وا مخزن فضل کو اس نے کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

آدم کی جبین مین یہی تھا اور رتبۂ آدم اس سے بڑھا — سب اس نے دکھائی شان خدا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہین اس کے ہی جلوے لوح و قلم اور اسکا ہی فیض وجود عدم — جو ہونا تھا سب کچھ اس سے ہوا تم دیکھو نور محمدؐ کا

یہ ملک و ملک اور خاک و فلک سب اسکے سبب سے لائے رنگ — قدرت کا تماشا اس نے کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہر گل مین ہے یہ ہر خار مین ہے ہر در مین ہر دیوار مین ہے — ہر سمت ہے اس نے جلوہ کیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

ہر طاق مین ہے ہر منظر مین ہر ذات مین ہے ہر جا ہر مین — ہر چیز مین اس کا نور و ضیا تم دیکھو نور محمدؐ کا

اعجاز میں ہی انداز میں ہی ہر رنگ میں ہی ہر راز میں ہے
ہی راز و نیاز میں اسکی ضیا تم دیکھو نور محمد کا

منظورِ خاص نکلا مقبولِ عام نکلا ۔ نامِ خدا عجب ہی تیرا مقام نکلا
تحریر کا قلم کو جب حکمِ عام نکلا ۔ تیرے سوا کسی کا لب سے نہ نام نکلا
رحمت کی رات دن ہم دیکھین گے جلوہ ریزی ۔ گر لب سے یا محمد ہر صبح و شام نکلا
روزِ ازل صفین تھین جب انبیا کی قایم ۔ تو عاشقانِ حق کا شاہا امام نکلا
شہرت تھی روزِ اول تیری ملائکہ مین ۔ جس کی طرف نظر کی تیرا غلام نکلا
زنگِ دوئی مٹایا جس نے تری بدولت ۔ اُس کا ہی رنگ تیرہ آئینہ فام نکلا
کی جس نے جبہ سائی ایک لحظہ آستان پر ۔ تھا گر ہلال روشن ماہِ تمام نکلا
تیری رضا کا بندہ سارے جہان کو پایا ۔ روزِ ازل سے ہر ایک تیرا ہی رام نکلا

جس دل مین کچھ ضیا ہے شمع کرم کی تیرے
کیا فرش عرش کا بھی خورشید بام نکلا

تری حالِ قال پہ دل ہی فدا تری علم و کمال پہ دل ہی فدا ۔ تری حسنِ جمال پہ دل ہی فدا تری عز و جلال پہ دل ہی فدا
تری نام پہ جان سے نثار ہوئین تری شوق مین سینہ فگار ہوئین ۔ تری ذوق مین زار و نزار ہوئین تری فکر و خیال پہ دل ہی فدا
کہین ایسا تو کیف ملا ہی نہین کسی باغ کی ایسی فضا ہی نہین ۔ کہین ایسا فروغ و ضیا ہی نہین تری ہجر و ملال پہ دل ہی فدا
تجھے سینہ مین اپنے بٹھا ہی لیا ترا نقش جگر مین جما ہی لیا ۔ دل و جان مین خیال کو پا ہی لیا تری غم کے وبال پہ دل ہی فدا
مری سینہ کو مخزنِ نور کیا مری دل کو ہی جلوہ طور کیا ۔ مری ذات کو رنگِ ظہور کیا تری مال و منال پہ دل ہی فدا
تری ناز نے دل مرا لے ہی لیا تری غمزہ مری پہ نذر ہون نام خدا ۔ تری لطف سے سیکھی ہے طرزِ وفا تری نقطۂ خال پہ دل ہی فدا
تری بندۂ حکم مکان و مکین تری والۂ ناز زمان و زمین ۔ ترا عاشق ذات ہی عرش برین تری شوکتِ آل پہ دل ہی فدا

ضیا ہے ترا بندۂ ناز و فا ضیا ہے ترا والۂ طرز وفا
ضیا ہے ترا عاشق صدق و صفا تری صفِ نعال پہ دل ہے فدا

والضحیٰ کا نور ہے صبح رخ سرکار کا
مشک ہے واللیل شام زلف عنبر بار کا

شرح قرب ہے خطاب قل ہو اللہ احد
متن الفت زمزمہ ہے تحتہا الانہار کا

جلوۂ شان تواضع نور لا احصی ثنا
ما عرفنا حُسن ہے ناز و فنا آثار کا

پرچم انا فتحنا شوکت جاہ و حشم
اور اذا جاء عَلم ہے لشکر دیندار کا

دولتِ سبحانک لا علم تحقیق کمال
نقد طٰہٰ کیسہ ہے توقیر کے اظہار کا

گلشن یٰسین بہار جنت فضل و کرم
نخل مزمل چمن گلہائے لطف آثار کا

زیب سر دستار الا رحمۃ للعالمین
حکم ما کان زر افشان طرہ ہے دستار کا

صدقۂ ذاتِ مقدس سرد ہے نارِ جحیم
مٹ گیا ہے دل سے اندیشہ عذاب النار کا

نغمۂ قوسین او ادنیٰ نشاط بزم وصل
لولوئے منثور کیسہ گوہرِ شہوار کا

ہے جو مزمل قبا زیبا ہے مدثر ردا
اور ہے والنجم روشن خال اُس رخسار کا

رمز خاص قرب کیف کہیٰعص
ہل اتیٰ سرمایہ ہے الطاف رحمت بار کا

آئینۂ والشمس رخسار جہان افروز کا
سرمہ ہے واللیل چشم ناظر اسرار کا

ہدیۂ لطفِ اتم لاریب قرآن کریم
اور لقد جاء ضیا انعام ہے سرکار کا

تیری سرکار سے اعلیٰ کوئی سرکار نہیں
نام حق نام خدا

تیرے دربار سے بالا کوئی دربار نہیں
لطف حق تجھ پہ فدا

میں ہوں دیوانۂ دربار رسول اللّٰہی
یہ ہے عالیجاہی

اور سوا اُس کے کسی سے ہی سروکار نہین		دائما صبح و مسا
عشق مین طیبہ کے دیوانہ بنا پھرتا ہون		یہی ہر دم ہی جنون
عشق احمدؐ کے سوا کوئی بھی آزار نہین		ہے گواہ اسکا خدا
کسی صورت سے بُلا لیجئے مجکو سرکار		کہ ہوا ہون ناچار
سخت حسرت ہے کہ سامان کوئی طیار نہین		کیا کرون دیجے بتا
دن کو وحشت ہے تو ہے راتکو فریاد اور آہ		شور ہے شام و پگاہ
درد دل ہوتا ہی اپنا کبھی اظہار نہین		کس سے ہو تیرے سوا
کوئی ہمدرد و نہ غمخوار دلِ محزون ہے		یہ الم افزون ہے
مجھ سے بڑھکر کوئی دنیا مین ہی ناچار نہین		درد نے کھا ہی لیا
راتدن سینہ مین کاوش ہی الم کا ہی جوش		اور گم گشتہ ہین ہوش
چین سے دم کو بھی اپنا دلِ بیمار نہین		شوق طیبہ ہے بلا
کہین دیوانہ پہ اب ہووے ترحم کی نظر		تاکہ ہو سازِ سفر
آرزو کوئی بھی غیر از درِ سرکار نہین		کاش ہون ناصیہ سا
مخزنِ نور مرا سینۂ پُر نور بنا		غیرتِ طور بنا
کون سے وقت عیان جلوۂ انوار نہین		ہے عجب شان ضیا

کچھ نہ تھا جب تک نشانِ بے نشان تو ہی تو تھا — بحرِ علمِ ذات کی موج روان تو ہی تو تھا

جلوۂ حسنِ وجودِ انس و جان تو ہی تو تھا — غازۂ رخسارۂ کون و مکان تو ہی تو تھا

غرۂ پیشانی محسنِ جہان تو ہی تو تھا — جسمِ جان و جان جسم اے جان جان تو ہی تو تھا

کن نہ جب تک شرق مہر عالم افروز نما — خطفہ ہائے کاف و نون مین برق سان تو ہی تو تھا

چشمک آرا تھی نہ جب برقِ صفاتِ غمزہ کوش
تب تبسم ریزِ نازِ ذاتِ مان توہی تو تھا

جب نہ چاہی شوخیٔ حسن و ادا سے پردگی
رمزِ کنزاً مخفیاً کا نغمہ خوان توہی تو تھا

جب جلاجل زن بنی انا جعلنا کی نوید
زمزمہ ریزِ ادائے کُن فکان توہی تو تھا

ذات اپنے ناز پر اور ناز اپنی ذات پر
دو نو تھے نازان انیس نازدان توہی تو تھا

ابتدائے ابتدا اور انتہائے انتہا
باعثِ کون و مکان و این و آن توہی تو تھا

رازِ خلوت کیف جلوت عیش قربت روحِ شوق
رمزِ ذوق و سرِّ الست رازِ جان توہی تو تھا

نورِ انجم جلوہ مہر و مہ و برجیس و تیر
زینت و نقش و نگار آسمان توہی تو تھا

جلوۂ حور و قصور و شوکت و شانِ ظہور
عزّ و توقیر و وقار دو جہان توہی تو تھا

زیبِ فردوس و ارم آرایشِ خلد و عدن
باغبانِ گلشنِ بزمِ جنان توہی تو تھا

طرۂ تاجِ کرامت جیغۂ دستارِ فضل
مردمِ چشمِ کمال این و آن توہی تو تھا

فخرِ آدم عزتِ عرشِ معظم از ازل
تا ابد شان و وقار عز و شان توہی تو تھا

منشیٔ حکمِ قضا و فردِ تسلیم و رضا
مردِ میدانِ جلال بیکسان توہی تو تھا

فاتحِ حسن کمال و قاطعِ رسم و بال
واقفِ اسرارِ حق روز و شبان توہی تو تھا

اخترِ برجِ نبوت گوہرِ درجِ شرف
اعتبارِ اصفیائے رازدان توہی تو تھا

پیشوائے انبیا و مقتدائے اولیا
باریاب و ہم کلام و ہم زبان توہی تو تھا

جلوہ ریزِ من رآنی نور پاشِ لا الہ
صاحبِ حسن و ضیا و برق سان توہی تو تھا

تصور ہے فروغِ شمعِ رخسارِ محمد کا
ہے دل طورِ تماشا حسن و انوارِ محمد کا

نہ کیونکر بخت ہو بیدار بیمارِ محمد کا
تصور چارہ گر ہے حسن و رخسارِ محمد کا

فضائے ہشت جنت کی بہارین اُسپہ قربان ہین
مقدر مین ہے جس کے سایہ دیوارِ محمدؐ کا

فدائی اُسکا فغفور اور خاقان اُسکا شیدائی
غلام کمترین ہے جو کہ سرکارِ محمدؐ کا

چمن پیرائے کُن خود زمزمہ پیرا ہی مدحت ہے
عجب جلوہ ہے رضوان شانِ گلزارِ محمدؐ کا

نہ پاتا نام کیون عالم مین اعجازِ مسیحائی
ازل سے بہرہ ور تھا لطفِ گفتارِ محمدؐ کا

بہارِ صبحِ عیدِ عیش و عشرت سے فیامت بھی
تماشا عام ہے انوارِ دیدارِ محمدؐ کا

کماہی چاہو مضمونِ حقیقت سے جو آگاہی
کلام اللہ ہے گنجینہ اسرارِ محمدؐ کا

اُٹھا دے اپنی رحمت سے حجاب ای شافیِ مطلق
بجز دیدار درمان کیا ہے بیمارِ محمدؐ کا

ہمین خورشیدِ محشر بھی گلِ گلزارِ جنت ہے
ہے سر پر سایہ افگن سایہ دیوارِ محمدؐ کا

نہ کیون اختر شماریِ شبِ غم فرحت افزا ہو
تماشا ہے رگِ ابرِ گہربارِ محمدؐ کا

عجب لذت فزا ہے بیقراریِ شبِ فرقت
بصد جان دل ہے شیدا دردِ آزارِ محمدؐ کا

ازل سے تا ابد شہرت ہی شان و جاہ و عظمت کی
عجب ہنگامہ ہے گرمیِ بازارِ محمدؐ کا

ضیا جو مانگنا ہے مانگ لے وقتِ اجابت ہے
کہ دریا جوش پر ہے فضلِ دادارِ محمدؐ کا

ہے عیان جلوۂ قد و بالا
شانِ سبحان ربی الاعلےٰ

کیفِ جام و ساغرِ الفت
نرگسِ چشم کا ہے متوالا

آتشِ شوق سے دلِ بیتاب
روز و شب برق کا ہے پرکالہ

آہ فرقت مین ناتوانی سے
تن بنا عنکبوت کا جالا

بزمِ عشرت ہے دشت پیمائی
شورشِ شوق ہے ہر ایک چھالا

بارک اللہ سینۂ پُر داغ
ہے تماشائے جلوۂ لالہ

فرش سے عرش تک ہے شور نشور — ہے قیامت فراق کا نالہ
رشکِ نشتر ہے آہِ شامِ فراق — نالۂ روزِ ہجر ہے بھالا
صرف افتادگی ہے حسرتِ دل — قطرۂ اشک بن گیا ژالہ
رخِ روشن پہ گیسوئے شب رنگ — گرد مہ کے ہے جلوۂ ہالہ

اے ضیا چھوڑ الفتِ دنیا
خستہ و خوار سب ہے کچھ دلّالہ

بہارِ حسن و ادا رشکِ باغ صلِّ علیٰ — فروغِ رخ گہر شب چراغ صلِّ علیٰ
طفیلِ جلوۂ ناز و ادائے حسن و جمال — ادا فروشِ ارم باغ و راغ صلِّ علیٰ
ازل سے کیفیِ جامِ محبتِ سرکار — دل تپیدہ ہے پر ہے ایاغ صلِّ علیٰ
ہے قلبِ حمدِ خداوند میمِ احمد کا — ملا یہ رازِ ازل کا سراغ صلِّ علیٰ

ضیا کی شانِ مضامین ہے مظہرِ اسرار
عجیب دل ہے عجب ہے دماغ صلِّ علیٰ

عارضِ رشکِ وہ نیّرِ رخشان دکھلا — بے نقاب آج مجھے جلوۂ سبحان دکھلا
تاب سے جسکے ہوئے حضرتِ موسیٰ بیہوش — تیرے صدقے وہی نورِ رخِ تابان دکھلا
جس کے ہر بال کی بو سے ہے معطر عالم — وہی گیسوئے سیہ زلفِ پریشان دکھلا
جسپہ قربان تھا میکال فدا تھا جبرئیل — وہ درِ رشک دہِ روضۂ رضوان دکھلا
وہ نشاطِ دل وارستۂ و جانِ عشاق — گلشنِ یثرب و طیبہ کا گلستان دکھلا
وہ درِ روضہ وہ انوارِ تجلّی کا ظہور — وہ بہارِ دل و کیفِ طرب افشان دکھلا

دل کے آئینہ مین ہے عکسِ ضیائے سرکار

دیا تقدیر نے تسکین کا سامان دکھلا

نور کرّمنا سے ظاہر ہے تیری تکریم کا
ہے کلام اللہ شاہد عظمت و تعظیم کا

جامۂ شوکت مزمّل اور ہے طٰہٰ تاج ناز
قل ہو اللہ ہے قبا عمامہ ہے حٰمٓ کا

والضحیٰ رخسار اور والشمس روئے پُرضیا
خال رخ والنجم یٰسٓ غلغلہ تفخیم کا

شان اقدس ہے رؤف اور خلق اطہر ہے کریم
خود ہے قاسم ازل مدّاح این تقسیم کا

شرح صدر پاک الم نشرح لک سے منکشف
عالم آرا نور علّمناہ سے تعلیم کا

جلوہ آرائے کرامت شان وجاہ لا الٰہ
اور لوا انّا فتحنا فتح ہفت اقلیم کا

ظاہر اکملت لکم سے خوبی شان کمال
کیف اتممت علیکم تحلہ تکریم کا

وسعت جبروت و عظمت کی ہے اقف اپ کے
کاین ومن کان ہے گوشہ راز کے اقلیم کا

خود ہے خلاق دو عالم زمزمہ سنج درود
عام فرمان بہر عالم کیون نہ ہو تسلیم کا

تشنہ کامان تمنا کو ہو سیرابی نصیب
دَوْر ہوا ہے کاش جام کوثر و تسنیم کا

ہے شفاعت پر تیری جسکو بھروسا روز حشر
خرخشہ باقی نہین اسکو رجا و بیم کا

جذب یثرب کیف اعجاز کمال اپنا دکھا
نقش جسم جائے کہین اب عزم کی تصمیم کا

تیرے ہی صدقے سے تھی سب ارجمندی و ضیا
مایۂ اعزاز تو آدم کی ہے تقویم کا

جو کہ دیوانۂ حسن شہ والا ہوگا
اُسپہ الطاف خداوند تعالیٰ ہوگا

ایک فقط آپ کا دنیا مین جو ہوگا شیدا
اُسکا اعزاز قیامت مین دو بالا ہوگا

شمع گر عشق محمد کی نہ ہوگی روشن
خلوت سینہ مین پھر کیسے اوجالا ہوگا

یاد سرکار نہو نقش نگین جس دل مین
کیون سویدائے سیہ بخت نہ کالا ہوگا

اپنے ہر داغ مین گلزارِ ارم کی ہے ضیا
منفعل اس سے نہ کیونکر گُل لالہ ہوگا

کیا طرب انگیز دن کیا ہے شبِ راحت فزا — بارک اللہ مرحبا صلِ علیٰ نامِ خدا
مصدرِ آثارِ رحمت ریزشِ ابرِ کرم — مظہرِ انوارِ قدرت جلوۂ ارض و سما
مطلعِ انوارِ خورشیدِ کرم جوشِ ذات — باہمہ شان و تجمل ذرہ ذرہ خاک کا
خار مین نازِ رگِ گُل کی نزاکت جلوہ ریز — غنچہ و گُل مین یدِ بیضا کی انوار و ضیا
عیش زا گلبانگ بلبل کی ادائے دلفریب — دلکشا قمری کی خوش الحان صدا راحت فزا
فرش رشکِ عرش و عرش انوار جوشِ رحمت — رحمت و فضل خداوندی کا چرچا جابجا
ہر طرف فوجِ ملائک صف بصف رشکِ بہار — صحن گلشن غیرتِ صحنِ فلک بس خوشنما
عالمِ پاکِ تقدس مین وفورِ انبساط — خلوتِ خاصِ تنزہ مین مسرت عیش زا
مظہرِ ذاتِ خداوندی سے انوارِ جمال — شوکت و شان اداسے جابجا جلوہ نما
بادشاہِ دوجہان و شافعِ کون و مکان — داورِ روزِ قیامت حامیِ روزِ جزا
نکتہ دانِ ما عبدنا طرۂ تاجِ کمال — رمز فہمِ ما عرفنا واقفِ سرِ خدا
بدرِ چرخِ لی مع اللہ مہرِ اوجِ لا الہ — وقعت و اعزازِ آدم شاہ لولاک لما
دُرِ دریائے کمالاتِ خدائے بے نیاز — غازۂ رخسارۂ حسن و جمالِ والضحیٰ
سرورِ دنیا و دین شاہنشہِ حق الیقین — رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفیٰ
عالمِ امکان مین آئے باہمہ شان و وقار — ہے لبِ قدرت پہ نغمہ مرحبا صلِ علیٰ

اٹھ کے پئے تعظیم و عظمت ہو ادب سے خاکبوس
دولتِ کونین حاصل کر شتابی سے ضیا

کچھ نہ تھا جب تک بہار ذات یزدان نور تھا
صورت بو غنچۂ قدرت مین پنہان نور تھا

طرۂ تاج فروغ جلوہ ہائے ذات تھا
آپ اپنی ذات کے غمزہ پہ نازان نور تھا

علم حق تھا شاہد رنگین ادا و ناز جوش
اسکے انوار و ضیا سے جلوہ افشان نور تھا

شاہد قدرت بنا تھا میزبان باعطا
اور بساط فیض پر ایک تازہ مہمان نور تھا

شوخیان دکھلا رہی تھی اُس کے جلوے کی ادا
غمزۂ انداز مین رشک گلستان نور تھا

سجدہ ریز ذات تھا اور رنگ افروز صفات
خوبی اظہار کا ہر لحظہ خواہان نور تھا

زمزمہ جب کنت کنزاً کا ہوا عشرت فروش
کن کا نغمہ بن کے ایک راحت کا سامان نور تھا

ایک مدت تک ہا قندیل کی صورت عیان
مجلس قدرت کی ایک شمع فروزان نور تھا

ایک مدت تک رہی شان مجوبی شان نور
پھر ضیائے جوہر اظہار امکان نور تھا

جب نور نبی عالم امکان مین آیا
باشان و ادا قالب انسان مین آیا

تھا تازہ ادا گلبن گلزار تقدس
باحسن و صفا صحن گلستان مین آیا

جب چہرۂ حسن و جمال اُسکا بنا شان جلالی
انداز تبختر سے نبی جان مین آیا

پیشانی آدم کا بنا پھر خط تقدیر
ادریس کی پھر بزم دبستان مین آیا

پھر شیث کو دکھلائے تجلی کے تماشے
داؤد کے پھر نغمہ و الحان مین آیا

کی زیر نگین خلق خداوند دو عالم
باشان و ادا پھر سلیمان مین آیا

ہمدرد براہیم بنا باہمہ الطاف
دکھلائی بہار اور گلستان مین آیا

موسیٰ کو سر طور کیا جلوہ سے بیہوش
عیسیٰ کے دم و لذت تبیان مین آیا

پھر ملک عرب مین کیا اظہار کا جلوہ

ایک طرزِ ضیا اور عجب شان مین آیا

یہ شرف تونے کہان روضۂ رضوان پایا
در سرکار نے جبریل سا دربان پایا

ہے عجب شہ کے غلامون کا ہمایون اقبال
جسکو دیکھا وہی نسبت سے عرفان پایا

تھی عجب گلشن یثرب کی شرافت کی بہار
جس سے نرگس کی طرح خلد کو حیران پایا

نام لیتے ہی تسلی ہوئی جانِ دل کی
شکر اسے تشنہ لبی چشمۂ حیوان پایا

طور کا سینہ مین اپنے ہے تماشا دن رات
جب سے انوار شہِ دین کو ہے مہمان پایا

ہے یہ اعجاز تصور کہ سرِ مژگان پر
ہم نے ہر قطرۂ خون لعل بدخشان پایا

خلوتِ دل مین ضیا اُسکے ہین جلوے موجود
قرب جسکا ہے مکان ہم نے اُسے یان پایا

جو نہ ہو دل سے شہ ہر دو سرا کا شیدا
حق ہے وہ بن نہین سکتا ہے خدا کا شیدا

سرمۂ طور سے کیا اُسکے ہون آنکھین پرنور
جو کہ ہے آپ کی خاکِ کفِ پا کا شیدا

مرتفع روز ازل سے ہے دوئی کا پردہ
عاشقِ سرورِ عالم ہے خدا کا شیدا

جسکے دل مین ہے محبت شہِ دین کی لاریب
جان اور دل سے ہے تسلیم و رضا کا شیدا

گلشنِ طیبہ سے لاتی ہے شمیمِ فرحت
کیون نہ ارمان ہو مرا بادِ صبا کا شیدا

کعبۂ اہل تولا ہے یہی اوّل سے
اپنا ایمان نہ ہو کس طرح قبلہ کا شیدا

ہے ملائک مین عجب شان محبت کا وفور
ناز پر کوئی فدا کوئی اُدا کا شیدا

انبیا کا تھا عجب حال شبِ اسریٰ مین
کوئی تھا والۂ رخ کوئی حیا کا شیدا

رحمتِ خاص سے رکھتا ہون یقین محشر مین
شور ہوگا یہ ہے محبوبِ خدا کا شیدا

اہل انصاف نہین اہل سخن مین کوئی

کہ نہ ہو خوبیٔ اشعار ضیا کا شیدا

آپ کے انوار سے کون و مکان روشن ہوا
نور افشان ہے زمین اور آسمان روشن ہوا

ہے رگ و پے مین مری سوزِ محبت کا فروغ
اشعۂ انوار سے سب جسم و جان روشن ہوا

اے خدا دکھلا ہمین روضہ کے انوار و فروغ
قدس کے انوار سے ہی آستان روشن ہوا

تیرہ و تاریک تھا اپنا شبستانِ مراد
جلوۂ انوار سے اب صبح سان روشن ہوا

تھی شبِ اسریٰ بہارِ نور کیا جلوہ فروز
شمع سان قصرِ مکان و لامکان روشن ہوا

بارک اللہ صدقہ نعتِ نبی سے اے ضیا
صورتِ طبعِ متین اپنا بیان روشن ہوا

اسکی خاکِ پا ہے سرمہ دیدۂ افلاک کا
جو غلامِ آستان ہے صاحبِ لولاک کا

خلوتِ دل کیون نہ ہووے مہبطِ انوارِ فیض
ہے تصور رات دن روئے رسولِ پاک کا

ہجرِ یثرب مین تھی رشکِ قلزمِ طوفان فروش
ہے بلندی پر ستارہ دیدۂ نمناک کا

عرش اور کرسی مین شوقِ آستان مین نالہ جوش
بارک اللہ اوج پر ہے کیا مقدر خاک کا

سینہ پُر داغ اپنا بنگیا باغِ ارم
ہے تصور جلوہ فرما جیسے روئے پاک کا

ہے تجلیِ جمالِ معجزۂ شق القمر
کیا بلند اقبال ہے اپنے دلِ صدچاک کا

ہے مضامینِ ضیا کا شور عالم مین بلند
گونج اٹھیگا کوئی دم مین قبۂ افلاک کا

خدا کو کیا چمنِ دو جہان بنانا تھا
بہارِ حسن کا تجھے باغبان بنانا تھا

چمن کو بزمِ طرب عندلیب کو قوال
گلون کو تیرے لئے تاردان بنانا تھا

تیرے طفیل سے دُرِّ یتیم قلزمِ ذات
حباب وار صفت کا مکان بنانا تھا

ازل سے تا ابد تجھ کو کر دیا حامی ضعیف اور ہمین ناتوان بنانا تھا
دکھا کے جلوۂ قدرت تری محبت سے ہمارا نام و نشان بے نشان بنانا تھا
لقب ہمارا ہوا خیر امت اے شہ دین ترے کرم سے عزیز جہان بنانا تھا

سخن سرائی کے سودے مین دل کو نذر کیا
ضیا کو نکتہ رس و خوش بیان بنانا تھا

ربیع الاول آیا رنگ پر ہے فضل یزدان کا بہار تازہ تر لایا ہے جوبن باغ رضوان کا
شب میلاد ہے جوش بہار فضل و رحمت سے نسیم فیض مژدہ دے رہی ہے لطف سبحان کا
جنون جوش الفت رنگ لایا شان و عظمت کا در جنت بنا ہے چاک اپنے جیب و دامان کا
جہان افروز جلوہ شعلہ ہائے سوز غم کا ہے گمان ہے داغہائے جان و دل پر شفقستان کا
شعاع مہر رحمت کی ادا یہ رنگ لائی ہے بلند اقبال ہے کس درجہ ہر تار گریبان کا
یہ کسکی آمد آمد کی جہان مین دہوم ہے یا رب کہ ہر ذرہ بیابان کا ہے ذاکر اسم سبحان کا
تعالے اللہ کیا دن ہے مسرت جوش و عیش آرا ستارہ وش چمکتا ہے ہر ایک ذرہ بیابان کا
زمین و آسمان مین دہوم ہے کس کے تماشا کی کہ رنگ افروز ہے جلوہ بہار طور سامان کا
در و دیوار سے عشرت برستی ہے ہر ایک جانب نزول رحمت حق سے ہی عالم صحن بستان کا
بنی خاک قرن رشک ارم جوش مسرت سے تجلی وش طلائے رنگ ہے بیمار ہجران کا

ضیا اللہ اکبر کیا ہے دن کیف اور مستی کا
ہوا ہے ایک عالم خاطر دانا و نادان کا

تیرہ ہے دل کا شبستان یا محمد مصطفا ہو تجلی جلوہ افشان یا محمد مصطفا
خلوت دل کو بنا دو کعبۂ مقصود خاص ہو کرم کا ساز و سامان یا محمد مصطفا

آپکا حسن دل آرا دل مین ہو جلوہ فروز
غیرت خور ہو وے ارمان یا محمد مصطفا
ہو خیال غنچے سے دل صاف مثل آئینہ
آرزو ہو وے نہ حیران یا محمد مصطفا

سید عالم ضیا پہ ہو نظر الطاف کی
ہے ثنا گوئی کو غزلخوان یا محمد مصطفا

ہوا ہے اور نہ ہو وے گا کوئی نامِ خدا تمسا
نہ کوئی مجتبے تمسا نہ کوئی مصطفا تمسا
نہ ہمرازِ سخا تمسا نہ دمسازِ عطا تمسا
نہ ہمدردِ حیا تمسا نہ سرگرمِ وفا تمسا
سخاوت مین کرامت مین ولایت مین نبوت مین
ازل سے تا ابد شاہا نہین ہے دوسرا تمسا
قسم ہے مجھکو ایمان اور کمال کیف عرفانکی
نہ منظورِ خدا تم سا نہ محبوبِ خدا تم سا

ثنا گستر تمھارے نور کا ہے خالق اکبر
نہین کونین مین لاریب شاہا پر ضیا تم سا

کچھ نہ تھا جب تک بہار باغ امکان نور تھا
صورتِ خورشید روشن جلوہ افشان نور تھا
طور تھا نے لن ترانی اور نہ ارنی کا فروغ
نے تجلی نے تجلی کا نمایان نور تھا
اول آخر ظاہر و باطن تھا جلوہ نور کا
زمزمہ ریز انا النور اور نازان نور تھا
خلوت وحدت مین تھے انوار ذاتِ ذی الکرم
بزم قرب خاص کا شمع شبستان نور تھا
نور نے دکھلائی جب فانوس قدرت سے چمک
شش جہت سے تھی صدا قدرت کا شایان نور تھا
کاین دس کان ہوئی انوار ریزو نور پاش
ماہ تابان نور تھا یا مہر رخشان نور تھا

ہو گیا اظہار علم اولین و آخرین
اے ضیا لاریب استاد دبستان نور تھا

ہے فیض کسکے گیسوئے عنبر شمیم کا
ہے ساکنانِ خلد مین چرچا نسیم کا

فردوس وخلد رہتے ہین دیوانۂ قدوم — کیا مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا

ہر قطرہ اشک کا ہے مرا پارۂ جگر — کیا ذکر اُسکے سامنے دُرِّ یتیم کا

جب سے سُنا ہی حامیٔ محشر ہے غمگسار — کھٹکا نہین رہا مجھے نارِ جحیم کا

تیرے جمالِ پاک کا شیدا ہون صبح وشام — کیا جانون کیا ہے مین یدِ بیضا کلیم کا

ہر دم فراقِ طیبہ مین اے چارہ سازِ دل — دل سے معاملہ ہے عذابِ الیم کا

کیا ماہ وخور کے نور سے ہے مدعا ضیا
ہے نقش اپنے دل مین محمدؐ کے میم کا

فروغِ بزمِ قدرت ہے ستارہ اپنی قسمت کا — کہ ہے طور تماشا نورِ احمدؐ کی محبت کا

ازل مین تھا ترا نورِ جہان آرائے عالم — تجلی ریز انوار ولایت اور نبوت کا

ابد تک تو سراسر مصدرِ فضلِ الٰہی ہے — سراپا ہے ترا مظہر ازل سے شانِ رحمت کا

یقین ہے سرخرو ہم ہوئینگے میدانِ محشر مین — مروت نے تری بیڑا اُٹھایا ہے حمایت کا

ہمارا کعبۂ مقصودِ دل لاریب یثرب ہے — غبارِ طیبہ سرمہ کیون نہ ہو چشمِ عقیدت کا

تمنائے زیارت مین اسیرِ دامِ وحشت ہون — تصور مین جبین سائی کے ہون واماندہ حیرت کا

شب و روز آرزوئے ناصیہ سائی قیامت ہے — دلِ بیتاب پروانہ ہے نورِ شمعِ وحدت کا

ضیا اللہ اکبر مدحتِ سرکارِ عالی سے
بنا رشکِ یدِ بیضا مرا آئینہ شہرت کا

روزِ اول کسی قابل جو مرا دل ہوتا — ذرۂ خاکِ رہِ طیبہ پہ بسمل ہوتا

للہ الحمد بنا امتِ شاہِ کونین — اور کیا اس سے زیادہ مجھے حاصل ہوتا

رات دن اپنے تصور کی طرح سے جاتا — سوئے یثرب جو نہ یہ بُعدِ منازل ہوتا

عمر بھر صورتِ سیماب نہ رہتا بیتاب | جذبۂ شوق گر اپنا کسی قابل ہوتا
پاتا رضوان جو مدینہ کی ہوا کی نزہت | ہاے بھولے سے نہ فردوس پہ مائل ہوتا
عالمِ شوق مین دن رات ہی سجدے کرتا | پردۂ پاسِ ادب کاش نہ حایل ہوتا
شورِ فریاد سے کرتا نہ قیامت برپا | میرے قابو مین جو مولا یہ مرا دل ہوتا
ہوتے کچھ اور ہی آثارِ فروغِ خورشید | کفِ پاے شہِ کونین کا گر تل ہوتا
موجِ انوارِ رخِ پاک جو ہوتی ساری | ہر بُنِ مو مین جمال یہ کامل ہوتا

ہے ضیا تشنہ لب چشمۂ حیوانِ مراد
ورنہ کیون غمزدہ و مضطر و بیدل ہوتا

کاش ہوتا ترا در اور مرا دل ہوتا | لوٹتا خاک پہ مین صورتِ بسمل ہوتا
زمزمہ صلِّ علیٰ کا مرے لب پر ہوتا | نورِ اکرام ہر ایک سمت سے نازل ہوتا
لن ترانی کی اداؤن سے مین ہوتا آزاد | من رآنی کا تماشا مجھے حاصل ہوتا
کبھی لولاک کے غمزہ پہ مین ہوتا قربان | کبھی ما کانَ کے انداز پہ مایل ہوتا
لی مع اللہ کے میدان کی کبھی کرتا سیر | نحنُ واقرب کے مقامات مین واصل ہوتا
دیکھتا انّی انا کے کبھی انوار جمال | دشتِ الکلمت لکم مین کبھی محمل ہوتا
کبھی الحمد کی لذت سے زبان شیرین کام | آرنی کی کبھی دولت کا مین سایل ہوتا
ساغرِ ہُو کے کبھی کیف سے ہوتا مدہوش | بادۂ لا کے کبھی نشہ کا عامل ہوتا
انّہٗ کانَ ظلوماً کا کبھی ہوتا کیف | بار کا انّا عرضنا کے جو حامل ہوتا
قاب قوسین کے معنی کا جو عقدہ کھلتا | پھر کوئی پردۂ ادنیٰ بھی نہ حایل ہوتا

کیا نہ کچھ ہوتا ضیا طالبِ رحمت شاہا

کیا نہ کچھ مانگتا اگر یہ کسی قابل ہوتا

دل آئینہ صورت بنا دے خدایا
تجلی رحمت دکھا دے خدایا

تصور رہے ذات کا دل مین ہر دم
مرا نقش مطلب جما دے خدایا

اثر ریز ہو آہ و افغان دوری
قیامت تپش سے اٹھا دے خدایا

ہر ایک نالۂ درد دل سے شب غم
سر عرش اعظم ہلا دے خدایا

کہان تک اسیری رہے بند غم کی
بلائے الم سے چھڑا دے خدایا

گلستان یثرب کسی طرح دیکھون
مجھے بو کی صورت اڑا دے خدایا

دل تنگ ہے غنچہ وش رہن حسرت
نسیم کرم سے کھلا دے خدایا

رسا ہو تمنا در مصطفٰے تک
نوید ترحم سنا دے خدایا

کبھی خواب مین جلوۂ پاک دیکھون
مرے بخت خفتہ جگا دے خدایا

بنا محو و سرشار عشق محمد
مئے جام رحمت پلا دے خدایا

گلستان داغ جگر کو ہمیشہ
بہار ارم کی فضا دے خدایا

کبھی برق کی طرح سوز الم سے
مرا خرمن دل جلا دے خدایا

ملے کامیابی دارین یارب
دل وجان کے سب مدعا دے خدایا

سویدائے دل کو طفیل محمد
ازل سے ابد تک ضیا دے خدایا

کبھی حسب تمنا کاش تو چرخ کہن ہوتا
کبھی تو کیف دیدار شہ یثرب وطن ہوتا

اویس آسا ازل سے تا ابد کس کا مقدر تھا
نثار غمزۂ ناز شمیم پیرہن ہوتا

شمیم جانفزا آتی اگر گلزار طیبہ سے
مرا ہر داغ سینہ غیرت صحن چمن ہوتا

کرم فرما اگر ہوتی ادائے لطف فرمائی
خلش پیرائے دل ہرگز نہ دردِ ماؤن ہوتا

نہ ہوتا میم احمد گر فروغ جلوۂ حکمت
نہ ہرگز انکشاف نکتۂ سِرّ و علن ہوتا

شراب ساغر الفت سے مستی ہوتی قسمت مین
تو کیف زندگی کیسے وبال جان و تن ہوتا

مری تعظیم کرتا عرش بھی سو سو تفاخر سے
عروج بخت یاور گر مدینہ مین وطن ہوتا

مزار مان پہونچ جاتا اگر صحرائے طیبہ مین
تو کس کس شوق کس کس ذوق سے مین نعرہ زن ہوتا

بہا دیتا ضیا دل کو شب فرقت کے صدمون سے
تو ایک ایک قطرۂ خون غیرت دُرِّ عدن ہوتا

کیا تیرے غلامون سے شہا ہو نہین سکتا
ہان وصف ترا نام خدا ہو نہین سکتا

طے ہم سے رہِ وصف و ثنا ہو نہین سکتا
اور حق تری عظمت کا ادا ہو نہین سکتا

تولی مع خوان حضرتِ موسیٰ ارنی گو
یہ حوصلہ اورون سے شہا ہو نہین سکتا

تو مصدر انوار ہے تو مظہر اسرار
ایسا تو کوئی جلوہ نما ہو نہین سکتا

مسجود ملائک ہوئے آدم ترے باعث
ظاہر یہ مگر سرِّ خدا ہو نہین سکتا

محشر مین بھروسا ہے شفاعت کا تمہاری
بن آپ کے کچھ روزِ جزا ہو نہین سکتا

جب تک تری رحمت نہ اجابت کی ہو ہمدم
سرگرم دعا دستِ دعا ہو نہین سکتا

جس دل پہ تجلی نہ ہو انوار کی تیرے
وہ آئینۂ نورِ صفا ہو نہین سکتا

تو حامی کونین ہے اے صاحب لولاک
غمخوار کوئی تجھ سے سوا ہو نہین سکتا

بو گیسوئے سرکار کی لا دی شب غم مین
کیا اتنا کرم بادِ صبا ہو نہین سکتا

گلزار مدینہ کی تمنا ہے قیامت
پر کیا کرون دم اپنا ہوا ہو نہین سکتا

اے کاش وہ روضہ مری آنکھون مین سما جائے
پھر دیکھون مین کیا فضل خدا ہو نہین سکتا

ایکاش وہ روضہ مری آنکھون مین سما جائے
پھر دیکھون مین کیا فضلِ خدا ہو نہین سکتا

ہون تیرے غلامون کی غلامی سے مشرف
کچھ شکرِ خدا مجھ سے ادا ہو نہین سکتا

جو سجدہ فروشِ درِ سرکار نہین ہے
وہ بندۂ تسلیم و رضا ہو نہین سکتا

ظاہر مین نہ ہو کیفِ تصور مین ہر ایک وقت
سجدہ درِ رحمت کا قضا ہو نہین سکتا

اسے پاس ادب شوق کی شورش سے ہون معذور
شیدا کوئی بے جرم و خطا ہو نہین سکتا

سینہ نہ ہو ہر وقت چمن زارِ محبت
ممکن نہین یہ مجھ سے ضیا ہو نہین سکتا

لیا بوسہ شبِ معراج جب پائے محمدؐ کا
سرِ اعزاز پہونچا عرش پر چرخِ زبرجد کا

سراپا نور بنکر نام پایا پیکرِ آدم
ازل مین چار عنصر نے کیا جب وردِ احمدؐ کا

نہ تھے کون و مکان جب دفترِ علمِ الٰہی مین
تمہارے نام تھا فرمان نظامِ ملک سرمد کا

نہ انسان بلکہ ہر جاندار وقفِ عشق روضہ ہے
نہین بیوجہ دل پیدا ہوا ہم شکل گنبد کا

غش آتا گرمئ برقِ تجلی سے نہ موسیٰ کو
اگر سرمہ لگا لیتے زمینِ پاک مرقد کا

ازل سے تا ابد گلبانگ کن شہنائی قدرت سے
نہ رہتی گر نہ ہوتا نغمہ تیری آمد کا

ق
بلایا بزمِ قربت مین عجب شان تجمل سے
عمامہ تھا سلے قدس پہ فضل بیحد و عد کا

قبا ما کان کی اور تھی عبا لولاک کی تن پر
شرافت صدرِ عزت عرش زیر انداز مسند کا

نیاز وصل ادھر سے اور نازِ فضل ادھر سے تھا
عجب تھا قلزمِ اکرام مین طوفان شد و مد کا

الف اللہ کا نقشہ جما ہے اپنے سینہ مین
تصور جاگزین ہے جب سے تیرے جلوۂ قد کا

جو آجاتا ہے کیفِ حج رب البیت پاتا ہے
درِ سرکار لاریب اسے ضیا کعبہ ہی مقصد کا

ہجر یثرب کا بہانہ ہو گیا
خون آنکھون سے روانہ ہوگیا

دل کی حالت قابلِ گفتن نہین
تیرِ فرقت کا نشانہ ہوگیا

قصۂ بیتابیٔ جانِ حزین
سارے عالم مین فسانہ ہوگیا

چین دوری سے نہین دلکو نصیب
دشمنِ راحت زمانہ ہوگیا

اشک کے قطرون کا ہے طالع بلند
دُرِّ تر ہر ایک دانہ ہوگیا

کچھ کرے گا عرض بزمِ قرب مین
پیکِ اشک اپنا روانہ ہوگیا

شام تنہائی کی صورت روز ہجر
ہمدمِ دل اور یگانہ ہوگیا

خون دل اور اشک تر اپنا ضیا
ہجر شہ مین آب و دانہ ہوگیا

مجھے [illegible] کسکا ملال تھا مری دلمین کسکا خیال تھا
مرا شوق محوِ جمال تھا مرا ذوق مہرِ جلال تھا

مری دلمین کیسی تھی روشنی مری بات کیسی تھی کچھ بنی
نہ تھی ذرہ ہمت و دم زنی میرا کچھ عجیب ہی حال تھا

مری بال بال مین نور تھا میری دلمین جلوۂ طور تھا
میری گھر مین نور ظہور تھا مرا شوق رنگِ کمال تھا

مری آنکھ کھل گئی یک بیک نظر آئی نور کی ایک جھلک
مری دلمین برق کی تھی چمک میرا سینہ طور مثال تھا

نظر آئی فیض کی ایک سحر ہوئی صبح کیف کی جلوہ گر
ملا شوق و ذوق کا ایک ثمر مرا تخم درد نہال تھا

ملی ایک نوید طرب فزا چلی عیش و لطف کی ایک ہوا
کہ یہ وہ بہار ہے دلکشا کہ ازل سے جسکا خیال تھا

شہِ دو جہان کا یہ نور ہے شہ کُن فکان کا ظہور ہے
یہ جمالِ پاک حضور ہے یہ ضیا نشاط پہ دال تھا

یہ رات غم کا وبال کیا تھا تپش تھی کیسی ملال کیا تھا
خبر نہین ہے خیال کیا تھا خدا ہی جانے کہ حال کیا تھا

حواس آشفتہ ہوش سرگشتہ تھکے سر گم خیال مختل
ہر ایک رگِ تن تھی برق آفت جگر تھا اخگر وبال کیا تھا

نہ تاب تن میں نہ صبر جی میں نہ چین جان میں نہ ہوش میں میں
وفور زاری و اشکباری تھی دل میں ایک اختلال کیا تھا

یکایک ایک روشنی سی چمکی تو دل پہ بجلی گری ستم کی
خبر رہی پھر نہ کیف و کم کی جمال کیا تھا جلال کیا تھا

عجیب سودا تھا اپنے سر میں عجیب انوار تھے نظر میں
عجیب شورش سی تھی جگر میں ستم زدہ پائمال کیا تھا

ہوئے آثار تھی کیسی جلائے انوار تھی کسی کی
ضیائے اسرار تھی کیسی جو ہم نے دیکھا کمال کیا تھا

سینہ میں اپنے رات تماشائے طور تھا
عالم فروز جلوۂ شان ظہور تھا

سجدہ فروش شکل ملائک یقین حسرتین
نیرنگ جوش غمزۂ ناز حضور تھا

سارا جہان ہے جلوۂ لولاک کا ظہور
ہم کس کی جستجو میں تھے اپنا قصور تھا

رگ رگ میں شور شون سے قیامت کا جوش تھا
بیتابیوں کا شام الم کیا وفور تھا

شمع الست کی تھی تجلی جہان فروز
پھر جستجو کہ جوش طلب کیا ضرور تھا

ایک چشمک نگہ سے غش آیا کلیم کو
حسن و جمال پاک کا نیرنگ نور تھا

سینہ برنگ طور ہے پُر نور ضیا
بے شک ازل میں مظہر ناز حضور تھا

نور جب تک ترا عیان نہ ہوا
منکشف نکتۂ نہان نہ ہوا

ہیں ترے خاکبوس کرسی و عرش
گشت تیرا کہاں کہاں نہ ہوا

ہیں ترے التفات و رحمت سے
سر مخفی کوئی عیان نہ ہوا

ایک دم بھی خلاف مرضی پاک
عمر بھر دور آسمان نہ ہوا

آسمان کو ہے راتدن حسرت
کیوں ترا خاک آستان نہ ہوا

نہ بنا رمز فہم سر الست
مدح میں جو کہ نغمہ خوان نہ ہوا

سینے تجلی مصحفِ رخِ پاک
جادۂ گلشنِ جنان نہ ہوا

تیرے الطاف بن شہِ کونین
نخلِ طاعت ثمرفشان نہ ہوا

وہ کہین کا نہین خدا کی قسم
جو تیرا خاکِ آستان نہ ہوا

نہ بنا جو ترا تولائی
طالبِ کیفِ جاودان نہ ہوا

کوئی تجھ سا ندیمِ خلوتِ قرب
اے شہنشاہِ انس وجان نہ ہوا

فیضِ طبعِ ضیا ہے عالمِ نور
کیا ہے گر کوئی قدردان نہ ہوا

نہ ہو دل وادئ ایمن کسیکا
جو یاد آئے رخِ روشن کسیکا

بہار افروز ہے شانِ ترحم
ہے سر پر سایۂ دامن کسیکا

ہے سینہ زمزمہ ریزِ انا النور
تجلی ریز ہے جوبن کسیکا

بہارِ ہشت جنت اسکی ہے ملک
مدینہ ہو اگر مدفن کسیکا

بجز شانِ بہار آرائے کونین
نہین غمخوار علم وفن کسیکا

اسیرانِ بلائے این وآن کو
کہان تیرے سوا مامن کسیکا

ہمارے دل مین ہے نقدِ محبت
چرا کر زر ہوئے گا مخزن کسیکا

ہوا تاراج کیسا نقدِ ہمت
نہ ہووے نفس دون رہزن کسیکا

اسیرِ خار زارِ ہستم ہون حیف
نہین پیشِ نظر گلشن کسیکا

نہین کچھ اپنے ہست وبود کا ہوش
غمِ دوری نہ ہو دشمن کسیکا

عروسِ آرزو ہووے ہم آغوش
کرم ہو گر ضیا افگن کسیکا

بنا ناز پھر برق خرمن کسیکا
ہے جلوہ نما روئے روشن کسیکا

مرا سینہ ہے مطلع نور رحمت
تصوّر مین ہے روئے روشن کسیکا

جہان جلوہ زار تجلّی بنا ہے
سمایا ہے آنکھون مین جوبن کسیکا

بنایا مری آرزؤن کو شیدا
ہے محشر ادا ناز پُر فن کسیکا

قیامت ہے روز جدائی قیامت
نظر اِے خدا آئے دامن کسیکا

تسلّی عشاق ہو کیا ارم مین
نہ ہووے بجز طیبہ مدفن کسیکا

ضیا کیون نہ ہو خاک یثرب کا شیدا
کہ ہے رشک فردوس گلشن کسیکا

شب ہجر تیرے وبال نے مجھے کیسا صرف جفا کیا
کبھی دل کو نذر فغان کیا کبھی لب کو وقف بکا کیا

تپش و خلش نے ستم کیا کہ دل و جگر مرا خون ہوا
غم انتظار نے شام غم مجھے رہن دام بلا کیا

غم دید برق بلا بنا جلا کیسا خرمن عیش جان
کہ ہر ایک قطرۂ خون دل شرر وبال قضا کیا

تری خاکبوس کے شوق نے مری دلمین حشر اٹھا دیا
تری آستان کے لال نے مرا نالہ عرش رسا کیا

کبھی دل بنا نہ مرا چمن کبھی خندہ مین نہ کھلا دہن
کبھی اے نسیم پئے خدا مری دل کا غنچہ نہ وا کیا

کبھی خواب ہمدم دل ہوئے نہ جواب محرم جان بنا
نہ کبھی مراد کی بو ملی نہ خیال غالیہ سا کیا

وہ تپش بڑھی وہ خلش ہوی ہوی کاہشون کی وہ کاہشین
دل زار خون ہوا اے ضیا کہ سر مژہ سے بہا کیا

چمن پر رنگ و بو ہے پھر شمیم فیض سرمد کا
بہار افروز پھر جلوہ ہے میلاد محمدؐ کا

جہان ہے طور انوار بہار روئے احمدؐ کا
تجلّی ریز ہے اشعہ جمال فیض سرمد کا

ربیع الاول آیا رنگ لایا فضل مولائی
تماشا جلوہ آرا ہے فیوضات مخلد کا

زمین سے آسمان تک ہو مہی عیش و مسرت کی — فلک سے تا زمین شہرہ ہے عشرت ہائے بیحد کا
جہان طور تماشا ہے ترے انوارِ رحمت سے — تجلی گاہ ہے عالم ترے فیضِ مخلد کا
شہادت کیلئے طٰہٰ و یٰس اور مزمل مین — ہے ذات کبریا کو لطف تیرے وصفِ بیحد کا
مکان و لامکان کا اور زمین و آسمان کا کیا — شرف ہی فخر ہے اعزاز ہے اپنے آب و جد کا
نہین کوئی ترا ثانی نہین کوئی ترا ثانی — یہ حق ہے راست ہی کیا کام اغراقِ خوشامد کا

نہ ہو کیونکر سہی سرو بہارِ باغِ یکتائی
ضیا میرے قلم سے ہے نکلتا وصف احمد کا

ہون تشنہ لب و دیوانہ دا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا — رحمت کی نظر ہو بہرِ خدا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا
تسکین کہان آرام کہان اور عیش و نشاط کا نام کہان — شوریدہ سری ہی صبح و مسا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا
کاوش نے جگر خون کر ہی دیا اور حال دگرگون کر ہی دیا — غمخوار ہے کون تمھارے سوا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا
مین خونِ جگر سے کرکو وضو کرتا رہون یہہ ما آور تو — الطافِ کرم ہوا تنو ذرا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا
راحت کا نشان پایا نہ کبھو سو بار کیا زخمون کو رفو — پیراہنِ دل ہی پھر بھی قبا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا
ہے شورِ قیامت نالۂ غم اور شورشِ حشر فغانِ الم — اس درد کی ہووے کیونکہ دوا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا

ہے سجدہ فروشِ روزِ ازل و امانۂ شوق و حسنِ عمل
ارمان کیطرح سے اپنی ضیا اے بحرِ سخا اے ابرِ عطا

زیبا تمھاری ذات پہ ہے رنگِ سخا حسنِ عطا — نازان ہے تم پر سر بسر رنگِ سخا حسنِ عطا
تم سے جہان پرنور ہے عالم مین حسنِ طور ہے — شام و سحر ہے جلوہ گر رنگِ سخا حسنِ عطا
ہے لمعۂ انوارِ حق ہے نکتۂ اسرارِ حق — کیفِ دعا فیضِ اثر رنگِ سخا حسنِ عطا
ہے رونقِ کون و مکان نورِ بہارِ کن فکان — غمخوار و تیمارِ سفر رنگِ سخا حسنِ عطا

دل مین بسا جان مین بسا ہر رنگ ہر شان مین بسا
ہر کیف مین ہی بہرہ ور رنگِ سخا حسنِ عطا

ای قبلۂ دنیا و دین اسے کعبۂ علم و یقین
ہو لطف و رحمت کی نظر رنگِ سخا حسنِ عطا

نخلِ تمنا سر بسر سرسبز ہے اور تازہ تر
اے کاش لے آئے ثمر رنگِ سخا حسنِ عطا

جب تو ہوا جلوہ فشان روشن ہوئے کون و مکان
لائی بہارِ تازہ تر رنگِ سخا حسنِ عطا

اسے حسن شانِ ماسبق ہی تو ضیائی نور حق
اور تو ہی اسے خیر البشر رنگِ سخا حسنِ عطا

جلوۂ رحمت عیان ہو یا محمد مصطفا
دور یہ دردِ نہان ہو یا محمد مصطفا

شوق سے سجدہ کنان ہو میرا ارمانِ طلب
اور تمھارا آستان ہو یا محمد مصطفا

خلوتِ دل مین گر آجائے تصور آپ کا
سینہ رشکِ لامکان ہو یا محمد مصطفا

ہے یقین ایک ایک داغِ دل تمھارے شوق مین
غیرتِ باغِ جنان ہو یا محمد مصطفا

دل کی بیتابی کی حالت سی خدا آگاہ ہے
غمزۂ رحمت نشان ہو یا محمد مصطفا

نفس کافر نے مجھے صرفِ بلائے غم کیا
اب کسی صورت امان ہو یا محمد مصطفا

تشنہ کامانِ تمنا کا بھی ہو سیراب لب
بحرِ رحمت کا روان ہو یا محمد مصطفا

رات دن کی بیقراری کا تلافی ہو نصیب
اب نہ محنت رایگان ہو یا محمد مصطفا

بال بال اپنے بدن کا ہو زبانِ آرزو
ابرِ رحمت کا سمان ہو یا محمد مصطفا

کاش مین ہی حسن اور ارمانِ و محل دیوانہ وش
اور تمھارا آستان ہو یا محمد مصطفا

کاش پیشِ چشم با صد جلوۂ شانِ کمال
روضۂ مینو نشان ہو یا محمد مصطفا

سنگِ در پر سر رکھون اور خاکِ در پر ہون نثار
جوشِ وحشت سے امان ہو یا محمد مصطفا

دل ہی میں لیں یاد تم جن ہوتے ہیں ارمان مرے
تم کہان جلوہ کنان ہو یا محمد مصطفا

جو تمھارا ہو چکا اُسکے لئے سب مراد
کیون نہ دورِ آسمان ہو یا محمد مصطفا

کاش ہو سرکارِ عالی اور نزولِ فضلِ حق
اور ضیائے مدح خوان ہو یا محمد مصطفا

ظاہر کسی طرح کوئی سرِّ نہان نہ تھا
جب تک کہ پاک نور کا جلوہ عیان نہ تھا

نورِ حضور کی ہی تجلّی تھی طور پر
لاریب کوئی پردہ مین جلوہ فشان نہ تھا

شانِ عروج کی شبِ معراج دھوم تھی
بے بہرہ اِس بیان سے مکان لامکان نہ تھا

سب پاک ذات کے ہی تماشے ہین جابجا
جب سے یہ زمین نہ تھی اور آسمان نہ تھا

نشتر فروشیٔ غمِ سرکار ہی غضب
شایان خار خارِ دلِ نیم جان نہ تھا

سارا جہان ہے جلوۂ ماکان کی بہار
بن اِسکے کوئی نام و نشان کا نشان نہ تھا

کیا ہوا العجب بہار تھی شب کو کہو ضیا
گر پیش چشم روضۂ بینو نشان نہ تھا

اے سرورِ ہر دو سرا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے شافعِ روزِ جزا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے ماہِ اوجِ اجتبا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے مہرِ برجِ اصطفا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے افتخارِ اولیا صلّ علیٰ صلّ علیٰ
اے اقتدارِ اصفیا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے زینتِ کون و مکان اے نورِ بزمِ لامکان
اے اعتبارِ اجتبا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے سرمۂ چشمِ حیا اے رنگِ رخسارِ وفا
اے عارضِ حسنِ صفا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے مصدرِ لطف و کرم اے عزّت و جاہِ حرم
اے مظہرِ ذاتِ خدا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے منبعِ فیضِ اتم اے نورِ اطلاقِ اعم
اے جلوۂ شانِ رضا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے بلبلِ باغِ ادب اے گلبنِ گلزارِ رب
اے سروِ خلدِ اہتدا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے نورِ طورِ کیفِ دین اے شمعِ بزمِ یقین	اے لطفِ دیدِ کبریا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے شاہِ اقلیمِ سخا اے ماہِ اکلیلِ عطا	اے نیّرِ اوجِ علا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے چارۂ دردِ نہان اے داروئے تیمارِ جان
اے عیسیٔ حالِ ضیا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہے وردِ لبِ شوق صبح و مسا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
یہ نعمت ہوئی روزِ اول عطا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
یہ ہے زمزمہ عیش و عشرت فزا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
ہر ایک سمت سے سن رہا ہون صدا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
نہین شورشِ شوق کی انتہا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
طپش شامِ فرقت کی ہے حشر زا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
چلے گی مسرت کی کسدن ہوا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
دکھائے گی کب رنگ اپنا دعا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
پذیرا کسی طرح ہو التجا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
نہین آسرا کوئی تم سے سوا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
کہین جلد ہو رحمتِ کبریا	حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

حضوری مین حاضر ہو کس دن ضیا
حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا

کیون نہ غل کونین مین ہو بندۂ ناچار کا	امتی فضلِ خدا سے ہون شہِ ابرار کا
خاکبوسی درِ سرکار کا دل مین ہے شوق	ہے کلہ گوشہ فلک پر طالعِ بیدار کا

ہجرِ یثرب میں ہوئی بہت غضب بے دست و پا
حوصلہ باقی نہیں ہے پاس کے اظہار کا

اشکِ حسرت نے ڈبویا نام اور ناموسِ ضبط
ہے تماشا روز و شب سیلاب دریا بار کا

کون غمخوارِ دلِ بیتاب ہے اے جوشِ شوق
حشر زا ہنگامہ ہے جان اور جسمِ زار کا

اے غم و دردِ جدائی دل میں اب ہمت کہاں
ہے وبال انگیز محشر بار اس انبار کا

اے ہے فضائے روضۂ بینو نشان بہرِ خدا
ایک دم چشمِ کرم ہوں شیفتہ سرکار کا

لفظ لفظِ مدحتِ شاہنشہ کون و مکان
جلوہ ریزی میں ہے ہمسر گوہر شہوار کا

چل ضیا میں بھی ترے ہمراہ ہوں با ذوق و شوق
دیکھ لیں بابِ کرم اب احمدِ مختار کا

ہے تجلی جوشِ جلوہ کس رخِ پُر نور کا
خلوتِ ارمان میں پاتا ہوں تماشا طور کا

سجدہ ریزی آستان کی ہے تصور میں نصیب
ہے بلند اقبال امیدِ دلِ رنجور کا

روضۂ اطہر کی وہ سبزی در و دیوار کی
زخمِ سینہ کو ہے پھاہا مرہم کافور کا

ہے سویدا آرزو مندِ تجلی جمال
خلوتِ ارمان میں عالم ہے شبِ دیجور کا

ہے جدائی سے بہارِ ناتوانی رنگ پر
ہے تن کاہیدہ اپنا تارِ زلفِ حور کا

ہے ہر اک دم حشر زا ہنگامۂ روزِ فراق
نالۂ شامِ جدائی ہے ترانہ صور کا

ہے خلش یثرب کی نشتر زنِ جگر میں اے ضیا
ہے ہر ایک دم ہم نفس نوکِ دمِ ساطور کا

جس نے انوارِ مصطفا دیکھا
بالیقین جلوۂ خدا دیکھا

شہِ کون و مکان خدا کی قسم
کوئی تم سا نہ دوسرا دیکھا

تجھے دیکھا وقارِ کون و مکان
تجھے توقیرِ اصفیا دیکھا

تجھے اعزاز اولیا پایا
تجھے تعظیم انبیا دیکھا

کس سے ہووے تری ثنا و صفت
کیا کہے کوئی تجھکو کیا دیکھا

کبھی سمجھے تجھے بہار جنان
کبھی انوار کبریا دیکھا

کبھی سمجھے تجھے تجلیٔ حق
کبھی آثار مدعا دیکھا

کبھی سوچا ہے راز قدرت پاک
کبھی اسرار با صفا دیکھا

کبھی جانا وقار ارض و فلک
کبھی کونین کی ضیا دیکھا

تصور جب سے دل میں ہی شہ کون و مکان تیرا
جلیس بزم رحمت ہے غلام آستان تیرا

تعالی اللہ کیا عظمت ہے اور کیا شان والائی
تمنائی مکان ہے اور فدائی لامکان تیرا

ادائے بود و نابود اور ہست و نیست ہے سمجھے
زمین تیرا ہے صدقہ اور طفیلی آسمان تیرا

ازل کا حسن و زیبائی ابد کا نور و والائی
جمال شوکت و عظمت جلال عز و شان تیرا

بہار فاذکرونی ہے نگار و اشکروا لی ہے
تری مدحت تری شوکت ترا ذکر اور بیان تیرا

ترا فرمان رحمت ریز لطف انگیز سر تا پا
ہدایت ہے سعادت ہے ترحم ہے عیان تیرا

شہنشاہ رسل شاہ سبل ہر لحظہ اور ہر دم
رگ و پے محو کیف اور نام اطہر ورد جان تیرا

تری مدحت کے دفتر کا ادا ہو حرف کیا ممکن
اگر سنو سو طرح سے مدح خوان ہو وے جہان تیرا

مرا سینہ خزینہ ہے تری نقد محبت کا
ملا ہے روز اول سے مجھے یہ ارمغان تیرا

مرا لب اور زبان میری مرا دل اور جان میری
طرب جوش مسرت میں ہی کیا شیرین بیان تیرا

اگر ہو گرمی بازار رحمت ایک دم شاہا
ہو مشہور جہان ناچیز بے نام و نشان تیرا

عجب کچھ آتش الفت بلا انگیز وحشت ہے
ہے لب تبخالہ جوش سوز و دل گرم فغان تیرا

رہے کیون تشنہ لب کوئی کہ دریائے کرم ہے | کف دست کرامت اور اعجاز بیان تیرا
حجر نے دی گواہی اور شجر نے صدق ایمان سے | پڑھے کلمہ نہ کیون اولاد آدم کی زبان تیرا

ہو پر نور دامن امید دل گر موج رحمت ہو
غنی کونین مین ہووے ضیا سحر البیان تیرا

اوج پر اختر ہے اپنے طالع بیدار کا | ہے تصور دل مین روئے سید ابرار کا
یا رسول اللہ ترحم کی نظر ہو جلوہ ریز | چارہ فرما کون ہے ورنہ دل بیمار کا
روز و شب صرف پریشانی ہے اوقات عزیز | ہے قیامت وسوسہ اندوہ کے آزار کا
سیر گلزار ارم اسکی ہے جاگیر نشاط | ہے تصور جسکے دل مین روضہ سرکار کا
کوئی شیدائے جمال اور کوئی مدہوش لقا | بخت ہے بیدار ہر دیوانہ و ہشیار کا
آتش شوق زیارت سے قیامت شعلہ ریز | ولولہ دل مین ہے حسنی عذاب النار کا
جو گذرتا ہے دل وحشت زدہ پر اضطراب | حوصلہ ہرگز نہین عاشق کو اظہار کا
تم سے بڑھکر کس نے پایا راز قدرت کا مزہ | کون محرم تم سے بڑھکر پردہ اسرار کا

یا شفیع المذنبین بہر خدا کیجے مدد
کون ہے حامی جہان مین اس ضیا ناچار کا

جسکی قسمت مین ہو کوئے شہ دوران کی ہوا | اسے کیا بخشے طرب روضہ رضوان کی ہوا
اے شہ کون و مکان ہند سے بلواؤ مجھے | اب فرح بخش دل زار نہین یان کی ہوا
جوش وحشت کا تقاضا ہے مدام اے دل زار | ہووے حاصل کہین یثرب کے بیابان کی ہوا
راتدن شعلے سے اٹھتے ہین جگر مین افسوس | کس روش پہنچے دل اب دامن مژگان کی ہوا
اشک تر درد جدائی مین ہے اپنا غمخوار | ہوتی ہے کیف فزا آمد باران کی ہوا

نامۂ تقدیر ہوا خواہ کسی دن بن جا ۔۔۔ بندھتی ہر وقت نہیں دہر میں ایسا نکی ہوا

دم ہوا ہوتا ہے حسرت مین ضیا شام فراق
یاد آتی ہے جو یثرب کے گلستان کی ہوا

ہے تصور جب سے دل مین جلوۂ دیدار کا ۔۔۔ ہے ہر ایک ارمان مین عالم مطلع انوار کا

جو نہ دیکھا ہو کسی نے دیکھ لے آئینہ دار ۔۔۔ گر میسر سرمہ ہو خاکِ درِ سرکار کا

ہے قیامت سی قیامت دردِ دوری کا مرض ۔۔۔ ہو مداوا کس طرح اپنے دلِ بیمار کا

کیا گذر جاتی ہے حالت حسرتِ اندوہ مین ۔۔۔ شورش محشر ہے پر موقع نہین اظہار کا

ہے شبِ میلادِ سرور جلوہ ریز نورِ طور ۔۔۔ مشرقِ انوار ہے عالم در و دیوار کا

یا رسول اللہ لو بیمارِ الفت کی خبر ۔۔۔ دردِ دوری مین تماشا ہے عذاب النار کا

للہ الحمد آگئی فضل الٰہی کی بہار ۔۔۔ جلوہ ہے چارون طرف ابرِ کرم آثار کا

کیون رگ و پے مین نہ ہو برقِ تجلی کا فروغ ۔۔۔ ہے تصور دل مین روئے سید ابرار کا

کیون نہ ہون نازان ضیا فضل خدائے پاک کا
ابر عالم گیر ہے شہرہ مرے اشعار کا

اے شہِ کون و مکان سرورِ ہر دوسرا ۔۔۔ اعتبارِ اولیا و پیشوائے انبیا

کون ہے ہمسر تمھارا شوکت و توقیر مین ۔۔۔ کس کو یہ شان اور شوکت اور یہ رتبہ ملا

خاصِ حق مقبولِ خاص بارگاہِ سرمدی ۔۔۔ جان اور دل سے فدا سب انبیا کل اولیا

آستانہ آپ کا ہے کعبۂ مقصودِ دل ۔۔۔ ایک چشمک سے کرم کی ہو وے حاصل مدعا

خلوت و جلوت مین ہر دم بارشِ ابرِ کرم ۔۔۔ ظاہر و باطن مین دایم ختم ہے صدق و صفا

ہو قبولِ خاص حق سیاحِ سیر نہ طبق ۔۔۔ کیا معلّے شان ہے عالی ہے کیسا مرتبہ

حاضرِ دربار ہے عاجز ضیائیِ ناتوان
ہو پذیرا اے شہِ کونین اسکی التجا

والضحیٰ والشمس روئے پرضیا ہے آپکا — معنیِ واللیل گیسوئے رسا ہے آپکا

آپ کی شانِ مکرم رحمت للعلمین — سکۂ شاہنشہی فضلِ خدا ہے آپکا

اسم اطہر احمد و حامد محمد نور فیض — اور لقب طٰہٰ و یٰسین مصطفٰے ہے آپکا

عارضِ روشن ہے صبحِ فیض و فضلِ کردگار — روئے پرنور و صفا بدر الدجیٰ ہے آپکا

مطلعِ خورشیدِ الطافِ الٰہی حسنِ پاک — اور جمالِ پرضیا شمس الضحیٰ ہے آپکا

آپ کی شانِ ہدایت حامیِ ہر نیک و بد — جلوۂ لطف و کرم کہف الوریٰ ہے آپکا

لیتے ہی کام و زبان مشکین ہے اور عنبر نثار — نام کیا فرحت ادا صلِ علیٰ ہے آپکا

شیوۂ نیکو ہے الطاف و کرم بذل و عطا — شیمۂ سنجیدہ تر حلم و حیا ہے آپکا

انس و جان سنگ و حجر ملک و ملک چرخ و فلک — بندۂ وابستۂ خلق و ولا ہے آپکا

اللہ اللہ رحمت و الطاف و اخلاق کریم — زمزمہ پرداز مدحت خود خدا ہے آپکا

آپ ہین محوِ خدا و عاشقِ ذاتِ خدا — مدح پرداز کریمی کبریا ہے آپکا

کیا مریضانِ گنہ کو فکر جب تم ہو شفیع — کیا مرض کیا درد خلقِ خوش شفا ہے آپکا

سینہ گنجینہ بنا اسرار کا آثار کا — نام شوق و ذوق سے جب سے لیا ہے آپکا

مست ہون مدہوش ہون سرشار ہون پر کیف ہون — ساغرِ فرحت فزا جب سے پیا ہے آپکا

کیجے اسکے حال پر ذرہ عنایت کی نظر
شوق کے عالم مین حاضر ضیا ہے آپکا

فروغ کون و مکان ہے شاہا جمال تیرا جلال تیرا — ازل سے معدوم تا ابد ہے سہیم تیرا مثال تیرا

ہر ایک داغ جگر ہے گلشن بنا ہے سینہ گلوں کا خرمن
برنگِ فصل بہار جب سے طرب فزا ہے خیال تیرا

خلشِ الم کی عذابِ جان ہے طپش رگِ دل کی برق سان ہے
عجیب ہے کشمکش میں ہر دم اسیرِ شوریدہ حال تیرا

عجب بہار طرب ہے وحشت نگار کیفِ عجب ہے حسرت
نشاط آرا طرب فزا ہے عجب ادا سے ملال تیرا

ہوا برِ الطاف سایہ گستر نگاہِ رحمت ہو بندہ پرور
ہے آرزو مند لطف جوشی ضیائی شیریں مقال تیرا

کسی نے پایا کچھ رتبہ کوئی چڑھ مگر کہیں پہونچا
جہاں تھا پہونچنا مشکل شہ عالم وہیں پہونچا

کہاں پہونچا شفیع دو جہاں صلی علیٰ آیا
جہاں انسان تو کیا پہونچے فرشتہ بھی نہیں پہونچا

خدا کیواسطے شاہا دکھانا جلوۂ رحمت
کہوں جب دم میں گھبرا کر کہ وقتِ واپسیں پہونچا

براق برق دم تھا یا نزولِ فیض و رحمت تھا
ق
یہاں تھا یا وہاں تھا یا سرِ عرشِ بریں پہونچا

ہوا تھا برق تھا یا نور تھا یا فضل مولا تھا
ابھی تھا بیت اقصیٰ میں ابھی حق کے قریں پہونچا

غمِ فرقت کے صدموں سے عجب تازہ بہار آئی
کہ آنکھوں سے ٹپک کر خونِ دل تا آستیں پہونچا

ضیا کا رات کیسا مجلسِ میلاد میں غل تھا
جو آیا داد دیتا آیا کہتا آفریں پہونچا

شوریدہ سر ہو کیوں وہ صبا و نسیم کا
آشفتہ سے ہے جو طیبہ کی مشکیں شمیم کا

یثرب ہے میرا کعبۂ مقصود جان و دل
دیوانہ ہوں ارم کا نہ شیدا نعیم کا

فردوس خلد تیری غلاموں کا ہے مقام
اور تیرے منکروں کو ٹھکانا جحیم کا

کیا چیز تھا وہ تیری کفِ پا کے سامنے
بیضا ضیا تھا گو یدِ بیضا کلیم کا

ہے تیرا نام شان و شرافت میں نامور
شہرہ ہمیشہ ہوتا ہے دُرِّ یتیم کا

اے خاکِ طیبہ دردِ جدائی سے زار ہوں
ہر وقت سامنا ہے عذابِ الیم کا

ہر وقت کیوں درود نہ ہو ورد لب ضیا
چسکا لگا ہوا ہے محمد کی میم کا

دل دادہ ہوں حبیب خدائے جلیل کا
خاک قدم ہوں ہر دو جہان کے کفیل کا

کعبہ میں اُسکے نقش قدم کی نوید تھی
مٹتا نشان نہ کسطرح اصحاب فیل کا

دیکھا جمال حق شب اسریٰ میں بالیقین
حجت کا ذکر اور ہے نہ موقع دلیل کا

پایا عروج وہ شب اسریٰ میں اور اوج
تھی عقل دنگ رنگ تھا فق جبرئیل کا

دونوں جہان کو نور سے پُر نور کر دیا
احسان ہے کائنات پہ شان جمیل کا

کس سے ہو وصف سرور کون و مکان ضیا
ہے بند اس بیان میں دہن قال و قیل کا

اے جلوہ صبح ازل صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
اے نفحۂ شام ابد تجھ پر دل و ارمان فدا
اے دُرِّ درج اہتدا اے اختر برج صفا
اے نور شمع ارتضا اے مہر اوج اجتبا
اے نیّر عرش عُلا اے سورۂ نور وفا
سر لوح قرآن رضا حضرت محمد مصطفیٰ
اے رنگ روئے اصطفا اے خال رخسار صفا
اے غازۂ حسن وفا ہو ایک نگاہ جانفزا ق

اے محو ذات کبریا سر تا بپا نور خدا
اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ مشتاق ہوں صبح و مسا
اے ماہر سر فنا اے واقف رمز بقا
اے نکتہ فہم ابتدا اسرار دان انتہا
ہے درد حسرت جانگزا اور جوش بیتابی بلا
بیتاب ہوں صبح و مسا راحت نہیں ملتی ذرا
نالہ نہیں اپنا رسا ہمدم نہیں اپنی صبا
کس سے کہوں حسرت ہے کیا کس کو سناؤں ماجرا ق

کب ہو در انصاف وا کب تک ہو حاصل مدعا
مقبول ہو کس دن دعا ہو بہرہ ور کس دن ضیا

ناسوت مین ہے غلغلہ عالی نسبی کا
ملکوت مین ایک شور ہے والا حسبی کا

حوران بہشت آپ پہ دل وجان سے ہین مفتون
شیدا ہے جو مکی مدنی العربی کا

جنت کو ازل سے ہے تمنائے قدمبوس
کیا مرتبہ اعلیٰ ہے شہ مطلبی کا

جبروت مین لاہوت مین ہاہوت مین ہر دم
ایک غلغلہ ہے عشق قریشی لقبی کا

یا اُمتی ہنگام دعا ورد تھا دایم
قربان ہون اس زمزمۂ زیرلبی کا

دنیا مین بھی عقبیٰ مین بھی محشر مین بھی صدقے مین گر
حامی ہے ہر ایک وقت ہر ایک شیخ و صبی کا

حاجت نہین کچھ کوثر و تسنیم کی شاہا
دیدار ہی درمان ہے مرے تشنہ لبی کا

کروبی و سبوحی و قدوسی ہین مشتاق
شہرہ ہے عجب طیبہ کی شیرین رطبی کا

ہوتا ہون تصور مین ہر ایک وقت قدمبوس
شرمندہ شب وروز ہون اس بے ادبی کا

آتا ہے زبان پر مرے جب نام محمد
کھلتا ہے شگوفہ چمن بوالعجبی کا

مشہور نہ کیون نام ضیا کا ہو جہان مین
دن رات وہ مداح و ثنا خوان ہے نبی کا

آپ ہین بہتر سے بہتر یا محمد مصطفا
آپ سے ہے کون بڑھکر یا محمد مصطفا

آپ سے عالم منور یا محمد مصطفا
آپ ہین انوار پیکر یا محمد مصطفا

ہے خدائی کا تماشا آپ ہی کی ذات سے
ہین خدا کے آپ مظہر یا محمد مصطفا

ہین قدمبوس آپ کے سب اولیا اور انبیا
آپ ہین سردار و سرور یا محمد مصطفا

ذات عالی سے ہے اعجاز اور کرامت کا ظہور
آپ ہین قدرت کے جوہر یا محمد مصطفا

آپ کی درد جدائی سے ہے جینا ناگوار
سانس ہے سینہ مین نشتر یا محمد مصطفا

کب تلک ہی شاہنشہ عالم رہون یون زار و خوار
ہوگی کب تقدیر یاور یا محمد مصطفا

کب ہوائے گلشنِ یثرب بنیگی روحِ عیش
کب جنوں واں کے گل تر یا محمد مصطفا

کاش بلوالو مدینہ میں ضیائے زار کو
لطف سے چمکا دو اختر یا محمد مصطفا

یا رسول اللہ دکھلا دو جمالِ حق نما
ہے دلِ بیتاب مضطر روز و شب صبح و مسا

جان پر ارمان ہے رہنِ درد و غم یا شاہِ دین
ہے دلِ حسرت زدہ وا ماندۂ آہ و بکا

کاش ہو پیشِ نظر وہ بقعۂ مینو نشان
فرحت افزائے دل و جاں جس کا ہے نور و فضا

کاش ہووے سرمۂ چشمِ امیدِ دو جہان
وہ زمرد گوں فضا وہ روضۂ مینو ادا

ای خوشا وہ وقتِ خوش وہ فرخا ساعت سعید
سامنے ہو جلوہ فرما وہ درِ رحمت ادا

ذرہ ذرہ پر گہر پاشِ ادب ہو چشمِ زار
قطرہ قطرہ اشک تر کا ہووے دُرِّ بے بہا

سر رکھوں سجدہ میں سنگِ در پہ پیشانی ملوں
با حضورِ دل کہوں رو رو کے دل کا مدعا

ابرِ انعام و کرم کی پھر ہو بارش جلوہ ریز
کشتِ امید و تمنا ہو بہارِ جان فزا

ہو تمنائے ضیا حاصل ہر ایک انداز سے
دل میں ہو الحمد للہ لب پہ ہو صلِ علیٰ

اس دردِ جدائی نے تو ناچار بنایا
حسرت زدہ و صرفۂ آزار بنایا

کن نرگسی آنکھوں کی قیامت ہے یہ شوخی
چشمک نے تصور کے جو بیمار بنایا

کیا آیا تیرے ہاتھ کچھ انصاف بھی ہے شرط
دیوانہ مجھے گنبدِ دوّار بنایا

سوزِ غمِ الفت کی تماشے ہیں قیامت
آہِ شبِ دوری کو شرربار بنایا

ای گلشنِ طیبہ تری نیرنگ کے صدقے
ارمانوں کو نقشِ سرِ دیوار بنایا

گیسوئے معنبر کی کرامت ہے کرم جوش
کونین کو ہے نافۂ تاتار بنایا

عشقِ شہِ کونین کے سو جان سے صدقے
ہر لفظ ضیا کا ہے پُر انوار بنایا

ذاتِ پاکِ حق کے پیارے مرحبا
عرشِ رحمت کے ستارے مرحبا

چارہ سازِ دردِ بیماری دل
جانِ محزون کے سہارے مرحبا

رہنمائے نور رہبر عرفانِ ذات
ہادیٔ صادق ہمارے مرحبا

جن و انس و بحر و بر مُلک و مَلک
منتظر تھے سب تمہارے مرحبا

دید کا تھا شوق مثلِ دیدِ ذات
انبیا شایق تھے سارے مرحبا

ہو گئی بزمِ زمانہ مشکبار
تم نے جب گیسو سنوارے مرحبا

آپ کے لطفِ قدم کے شاہِ دین
تھے ازل ہی سے اشارے مرحبا

ہے تقاضا حسن کا دکھلائے رنگ
اتنے دن کیسے گذارے مرحبا

تھا دلِ عالم مین ہر دم ولولہ
سوزِ غم کے تھے شرارے مرحبا

مرحبا اے جلوۂ روزِ ازل
اے شبِ اسریٰ کے تارے مرحبا

ہے ضیا دن رات ہر دم وردِ نعت
خوب ہین طالع ہمارے مرحبا

اے غمِ عشقِ شہِ کون و مکانی مرحبا
اے خیالِ دیدِ ماہِ دوجہانی مرحبا

اے فروغِ جلوۂ انوار فضلِ کردگار
دارُوئے دل چارۂ دردِ نہانی مرحبا

آپ کے الطاف سے کون و مکان ہے رشکِ خلد
ماہِ رحمت مہرِ فیضِ جاودانی مرحبا

مایۂ تصدیقِ قلبی آیۂ تطہیر ذات
غازۂ رخسارِ اقرارِ زبانی مرحبا

عالمِ دل بنگیا طورِ تماشائے ضیا

اے تجلّیٔ رخ جلوہ فشانی مرحبا

خلش فراق کی کاوشین ہین وہ بال نیست دکھاؤن کیا
غم اشتیاق کی وحشتین ہین عدوئی صبر سناؤن کیا

نہ کوئی انیس نہ ہم نفس کوئی طبیب نہ چارہ گر
سرِ دل کچھ بلائے غم مین ضعیف و زار اٹھاؤن کیا

کوئی غمگسار نہ رازدان کوئی یارِ دل نہین جان
ہے عجیب حالتِ جان و دل کہون کیا ستا کہین ہاؤن کیا

غم و دردِ دل ہے بلا نمون ہے وبال و لولۂ جنون
مری عرض سے ہوگی کیا رسل مجھے حکم ہوگیا آؤن کیا

کہین جلد حکم حضور ہو کرم و عطا کا ظہور ہو
ہو ضیائی سینہ جمال رخ تپ غم سے دلکو جلاؤن کیا

مرحبا شاہنشہِ بے مثل و ثانی مرحبا
مرحبا جاہ و وقارِ دو جہانی مرحبا

مرحبا اے غازۂ رخسار جاہ و اعتبار
مرحبا اے جلوۂ رحمت نشانی مرحبا

مرحبا اے رمز فہم و رازدانِ کنت کنز
مرحبا اے وقعت انسی و جانی مرحبا

مرحبا اے طرۂ تاج قبول و اعتبار
مرحبا اے اخترِ برجِ معانی مرحبا

مرحبا اے ابرِ اوجِ التفاتِ لایزال
مرحبا اے بحرِ فیضِ جاودانی مرحبا

مرحبا اے مظہرِ انوارِ حسنِ لم یزل
مرحبا اے مصدرِ رحمت فشانی مرحبا

مرحبا اے آیۂ تطہیر ذات بے نظیر
مرحبا اے شمع بزمِ لامکانی مرحبا

مرحبا اے آفتاب آسمانِ سروری
مرحبا اے نازِ برقِ لن ترانی مرحبا

مرحبا ای افصح و شیوا زبان کن فکان
مرحبا ای بانی شیرین بیانی مرحبا

مرحبا ای مصحفِ توحید ذاتِ لم یلد
مرحبا اے معنیٔ اسرار دانی مرحبا

مرحبا ای لمعہ برقِ کراماتِ کریم
مرحبا ای جلوۂ کشفِ عیانی مرحبا

مرحبا ای ہادیٔ خاصِ صراط مستقیم
مرحبا ای صیقل جسمی و جانی مرحبا

مرحبا اے حسن وا اے نور و ضیائے قلب و روح
مرحبا اے آب اعجاز زبانی مرحبا

عجب طور تماشا نور ہے محبوب سبحان کا — فضائے لامکانی نام ہے میری دل وجان کا

مرے ایک ایک داغ سینہ مین لاکھون بہارین ہین — فقط ایک نام ہی رنگین ادا ہے باغ رضوان کا

رہا بازیچۂ اطفال سودا قیس و وامق کا — مین ہون استاد فن آشفتہ سر شیر بیشے میدان کا

مرے دلمین ہین انوار رسول پاک کے جلوے — تعالی اللہ یہ ایوان ہے کیسی عزت و شان کا

تڑپ جاتا ہون ہوتا ہے تصور مین اگر وقفہ — دل سیماب وش کو شوق ہی ہر وقت مہمان کا

شمیم جانفزا لولاک کی تصدیق کرتی ہے — چمن پیرا ہے نور پاک بیشک باغ امکان کا

ظہور نور کے جلوے نہ تھے جب تک زمانہ مین — پریشان اور ابتر تھا عجب نیرنگ دوران کا

ترے آثار کی شوخی ہے وقعت نام آدم کی — ترے انوار کا غمزہ تھا شہرہ ماہ کنعان کا

عدم اور آفرینش تجھسے دونون نامور ٹھیرے — تو ہی توقیر تھا دان کی تو ہی اعزاز ہے یان کا

فلک ممنون احسان ہے ملک مرہون منت ہین — نہین ایسا کوئی بندہ نہ ہو الطاف شایان کا

ضیا اپنے مضامین مین نہ کیون شان کرامت ہو
کہ رگ رگ مین اثر طاری ہے عشق شاہ شاہان کا

بسا ہے جب سے خیال دلمین دیار محبوب ذو المنن کا — نہ شوق و ذوق ہوائے مسکن نہ فکر معمورۂ وطن کا

بہار داغ جگر سے سینہ مین رنگ ہے جلوۂ چمن کا — تبسم غنچہ کا تماشا ہے خندہ ہر چاک پیرہن کا

قلم پر جبرئیل و کاغذ بنے خلاؤ ملا کا عالم — محال ہے پر رقم ہو دفتر فراق کے رنج اور محن کا

ہر ایکدم ہون نثار وحشت ہر ایک لمحہ شکار حیرت — نہ غم ہے دل کا نہ درد جان کا نہ فکر سر کی نہ ہوش تن کا

جو کاؤ کاؤ جگر دکھاؤن جو جوئے خوناب دل بہاؤن — تو ہے یقین پھر جہان مین کوئی کبھی نہ لے نام کوہکن کا

غبار صحرائے پاک یثرب جو پردہ پوشی کرے بدن کی
تو بعد مردن نہو ضرورت کسی طرح خرخشہ کفن کا

ہین چار دیوار قصر عنصر حواس خمسہ بہار گلشن
نثار ہون چار یار پر مین غلام ہون نام پنجتن کا

غلام سرکار مجتبیٰ ہون نثار دیدار مصطفےٰ ہون
نہ شیفتہ خلد اور ارم کا نہ تشنہ ہون کوثر و لبن کا

ادا مین انداز مین نرالا طرز مین ہے اعلیٰ
نہو وے پھر کسطرح سے شہرہ ضیا جہان مین ترے سخن کا

اے تجلی نور جمال کرم ایک چشمک ناز دکھا جانا
جب روح پہ چھائے فنا کی گھٹا تو برق کی شان سے آجانا

جب روح کا جسم سے ہووے سفر اور منزل تیرہ ہووے مقر
اس تودۂ خاک کو رحمت سے فانوس جمال بنا جانا

دیوانہ کیف شریعت کو پروانہ نور طریقت کو
سودائی طرز حقیقت کو خورشید جلال دکھا جانا

تابانی جلوۂ رحمت سے اور شان فروغ ہدایت سے
ہر گوشۂ تیرۂ مرقد مین ایک لطف کی شمع جلا جانا

وہ حسن وہ جلوۂ نور احد وہ شان وہ شوکت فیض صمد
وہ پیکر رحمت بے حد و عد دکھلا کے ملال مٹا جانا

بے پردۂ علم و خیال عمل افکار ابد اندوہ ازل
یہ نقش دوئی و وبال خلل الطاف و کرم سے اٹھا جانا

اقبال و کمال و جلال اتم توقیر و وقار و نشاط نعم
آسایش و راحت و عشرت کا افسانۂ لطف سنا جانا

رحمت کی نسیم و شمیم کرم انوار ترحم و لطف اتم
دکھلا کے بہار کمال و فا مرے بخت غنودہ جگا جانا

وہ ارم کی ہوا جبین شمیم فضا وہ شمامۂ لطف نشاط فزا
جیسے فرحت روح کی کھلنے ہوا دل ہن الم کو سنگھا جانا

ہو نفاذ یہ حکم براہ کرم کہ ہو پیش نظر در پاک حرم
کوئی مانع عزم حضور نہین کبھی حلقۂ در کو ہلا جانا

وہ تجلی غیرت ماہ جبین بنے مشعل خلوت روز پسین
لب لطف پہ نغمہ عیش قرین کبھی آکے ضیا کو سنا جانا

دم صبح برنگ نسیم صبا کبھی نکہتہ بن کے تو آجانا
وہ شمیم معطر روضۂ شہ دل زار کو میرے سنگھا جانا

مرے داغ جگر مین شرارہ فشان مرا نعرۂ آہ ہے شعلہ فشان
مری حسرت دید ہے برق طپان مرے جوش کا شیوہ جلا جانا

مری سوزشِ سینہ عذاب ستو مری شورشِ نالہ قیامت اٹھے — مری آہ سا کوہی شام و سحر وہ عروج کہ فوق سما جانا

مجھے طیبہ کے شوق نے زار کیا تنِ زار نحیف و نزار کیا — مری حال کو خستہ و خوار کیا مگر آہ کو حشر اٹھا جانا

لبِ دل پہ دعا ہی یہ شام و سحر کہ من و مکان شہِ جن و بشر — مری جسم سے جان کا ہو جبکہ سفر ذرا جلوۂ دید دکھا جانا

مجھے کاوشِ ہجر ہی خارِ الم مری شورشِ نالہ ہے حشرِ ستم — غمِ طیبہ ہے روح کو نشترِ غم کبھی آ کے یہ درد مٹا جانا

سرِ عرش پہ شور مچا ہی دیا تفِ آتشِ دل نے جلا ہی دیا — تپِ ہجر نے شعلہ اٹھا ہی دیا ابھی موجۂ لطف بجھا جانا

ترے صدقے نسیمِ بہارِ عرب ترے صدقے شمیمِ دیارِ عرب — کوئی موجِ نشاط دکھا جانا کوئی تازہ نوید سنا جانا

ہے امید ضیا یہی صبح و مسا یہی شام و سحر لبِ دل پہ دعا
شہِ ارض و سما مہِ اوجِ علا کبھی بختِ غنودہ جگا جانا

آؤ شاہِ صنوبر بالا — سدرہ سے والا طوبیٰ سے اعلیٰ

چرخِ کرم کے نیرِ اعظم — بحرِ شرف کے لؤلوئے لالا

کاین و من کان تم سے منور — ارض و سما مین تم سے اجالا

بادۂ کن کے تم ہو ساقی — خمِ فیکون کا تم سے پیالا

باغِ ازل کے گلبنِ رعنا — صحنِ ابد کے غنچۂ لالا

تم ہو خوش تو خدا ہو راضی — یہ ہی جیون مین دل سے مالا

سجدہ ضیا کا ہو خاکِ قدم پر
اب انشاء اللہ تعالیٰ

مجھے حسرتِ دید نے زار کیا دلِ زار مین صبر ذرا نہ رہا — غمِ ہجر نے حشر اٹھا ہی دیا کہ نشاط کا نام لکھا نہ رہا

مرے داغِ جگر بنے شعلۂ غم مری دشمنِ جان ہوئی سوزِ الم — مری شورشِ نالہ ہے برقِ ستم مجھے بھولے سے درد قضا نہ رہا

مجھے طیبہ کے شوق نے مار لیا مجھے عشقِ مدینہ ہے برقِ بلا — مجھے ہوش و حواس کی فکر نہیں مجھے غم کوئی نام خدا نہ رہا

وہ جگر میں ہے ہمنو کہ حشر بپا ہو دلمیں خلش کہ سی تیشہ چبھنا ۔۔۔ شب روز ہی نالۂ قیامت اٹھا کوئی صبر کا نقش جما نہ رہا

مجھے در پہ بلائیے شاہِ جہاں مجھے جلوہ دکھائیے ماہِ جہاں
کبھی خود ہی بتلائیے رازِ نہاں تو زبان پہ ضیا کی گلہ نہ رہا

خورشید اوجِ اصطفا تم ہو جنابِ مصطفا ۔۔۔ انوارِ نورِ کبریا تم ہو جنابِ مصطفا
دریائے افضال و عطا تم ہو جنابِ مصطفا ۔۔۔ اور قلزمِ فیضِ خدا تم ہو جنابِ مصطفا
تم آئینہ تنزیہہ ہو تم سورۂ تقدیس ہو ۔۔۔ اور مصحفِ خلق و ولا تم ہو جنابِ مصطفا
مقبولِ ذاتِ ذوالجلال ذی المجد ذی العز و کمال ۔۔۔ ذی اصطفا ذی اجتبا تم ہو جنابِ مصطفا
سرمایۂ عز و شرف آگاہ رمزِ مَن عَرَف ۔۔۔ اسرار دانِ کبریا تم ہو جنابِ مصطفا
سرلوحِ قرآن و فا سرتاجِ جملہ اولیا ۔۔۔ اور افتخارِ انبیا تم ہو جنابِ مصطفا
تم ہو کلیدِ بابِ دین اور کاشفِ سرِ یقین ۔۔۔ آئینۂ نورِ ہدیٰ تم ہو جنابِ مصطفا
تم رونقِ ایمان ہو تم جلوۂ ایقان ہو ۔۔۔ حُسن و جمالِ اہتدیٰ تم ہو جنابِ مصطفا
درمانِ ہر ناچار ہو تسکینِ ہر بیمار ہو ۔۔۔ عشاق کے دل کی دوا تم ہو جنابِ مصطفا
تم سے منور دینِ حق تم سے فروزاں نُہ طبق ۔۔۔ سیاحِ بیدائے رضا تم ہو جنابِ مصطفا
تم سے ہدایت ذی حشم تم ہو شہِ ملکِ کرم ۔۔۔ شاہنشہِ ارض و سما تم ہو جنابِ مصطفا
تم حامیِ دینِ متین رحمت کے تم ماہِ مبین ۔۔۔ مہرِ سپہرِ ارتضا تم ہو جنابِ مصطفا

نامِ مبارک پر سدا قربان ہے عاجز ضیا
اس کی دوا اس کی شفا تم ہو جنابِ مصطفا

غنچہ تمنا کا کھلا آئی بہارِ جانفزا ۔۔۔ گل خندہ زن مستِ طرب بلبل ہوئی نغمہ سرا
ہر طاق و منظر سے عیاں عیش و طرب کا ہی سماں ۔۔۔ شاخ و شجر ہیں گلفشاں مستِ مسرت ہی صبا

نغمہ سرا و خندہ زن شام و سحر مرغِ چمن
اور شاہدِ گل کی پھبن زیبا ادا عشرت فزا

عیش و طرب کی دید ہے عشرت فزا دید ہے
یعنی کہ روزِ عید ہے جلوہ نما عشرت ادا

راحت اثر رشکِ قمر حسنِ گل و شاخِ شجر
نوری قبا برگ و ثمر صحنِ چمن رنگین فضا

ماہِ مبارک مرحبا رنگین ادا صلّ علےٰ
بدر الدجےٰ شمس الضحیٰ نجم العلیٰ عقدہ کشا

شوال ہی خوش فال ہے رنگِ رخِ اقبال ہے
گلگونہ بخش حال ہے قال بتِ شیرین لقا

جسکی تھی ہردم جستجو شیرین تھی جسکی گفتگو
وہ شاہدِ زیبا ہے تو پہنے ہوئے نوری قبا

ہے شوق شربت مین طپان جان و دلِ گرم فغان
لب پر ترنم ہر زمان اے شافعِ روزِ جزا

جلوہ دکھاؤ نور کا ہے رنگ بانگ صور کا
میدان بناؤ طور کا قلب و دلِ عاجز ضیا

اے دُرِّ درجِ اصطفا صلّ علیٰ صلّ علےٰ
اے گوہرِ بحرِ صفا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے رہنمائے اصفیا صلّ علیٰ صلّ علےٰ
اے رہبرِ اہلِ ولا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے راحِ قلبِ ارتضا اے نورِ چشمِ مصطفا
اے رازدارِ کبریا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے برقِ ابرِ اہتدا اے نورِ طورِ کبریا
اے جلوۂ ذاتِ خدا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے رہبرِ عالی ہمم اے خواجۂ والا شیم
اے منبعِ فیض و عطا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے ذوالکمال وذی کرم فخرِ عرب عزِ عجم
سرِ لوحِ قرآن سخا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے مطلعِ انوارِ حق اے مظہرِ آثارِ حق
اے محوِ حق سرتا بپا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے پیشوائے اولین اے رہنمائے آخرین
بحرِ کرم ابرِ عطا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے قبلۂ کون و مکان اے کعبۂ روح و روان
سرتا بپا رحمت ادا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے غازۂ روئے کرم آئینۂ فیضِ اتم
حاجت روا مشکل کشا صلّ علیٰ صلّ علیٰ

اے صیقلِ زنگِ الم اے داروئے ہر درد غم
اے مجمعِ خلق ودلا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے واقفِ سرِّ نہان آگاہ آثارِ عیان
اے ماہ اکلیل رضا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہو ایک نگاہ جان فزا پھر نور ہو قلبِ ضیا
اے چشمۂ آبِ بقا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

داورِ کون ومکان ہو یا محمد مصطفا
سرورِ ہر دو جہان ہو یا محمد مصطفا

پادشاہِ انس وجان ہو یا محمد مصطفا
واقفِ سرِّ نہان ہو یا محمد مصطفا

ہے دلِ بیتاب مین شورش قیامت کی غضب
جلوہ فرما تم کہان ہو یا محمد مصطفا

چارہ فرمائے دلِ عالم ہو تم نامِ خدا
کس طرح غم سے امان ہو یا محمد مصطفا

تم ابد کے راز فہم و واقفِ اسرارِ ذات
تم ازل کے رمزدان ہو یا محمد مصطفا

شہرۂ عالم کرم مین اور وفاؤ جود مین
از زمین تا آسمان ہو یا محمد مصطفا

اسپہ رحمت کی نظر ہو ایکدم جلوہ فروز
تم ضیا کی جان جان ہو یا محمد مصطفا

یارائے ضبط اے مرے سرور نہین رہا
اور اختیار مین دلِ مضطر نہین رہا

تو ہے ازل سے تا ابد نور ذات پاک
تجھ سے زیادہ کوئی منوّر نہین رہا

کردے مشامِ شوق معنبر کسی طرح
یارائے صبر گیسوئے سرور نہین رہا

دیکھا ہے مین نے دیدۂ دل سے جمالِ پاک
تیرا خیال اے مہ انور نہین رہا

لیل ونہار پاسِ ادب سے ہے انفعال
ہوش وحواس شوق مین اکثر نہین رہا

تڑپا کیا ہون شوق مدینہ مین رات دن
خالی خیال سے مرا دم بھر نہین رہا

اے مظہرِ صفات جمال وجلال ذات
وہ کون ہے جو تیرا ثناگر نہین رہا

دیکھا ہے جس نے عالم اسرار مین جمال — وہ شاکی ملال مقدر نہین رہا

شاہا دل ضیا کو بنا دے تجلی طور نور
ذرہ فروغ جلوۂ خاور نہین رہا

ہوئی آتش شوق وہ شعلہ فشان کہ قرار و شکیب ذرا نہ رہا — نہ ہوش ہوا کہ نام و نشان دل و جان مین ضبط کا پتا نہ رہا
ہوئی بیخبری وہ قیامت اثر کہ نہ دل کا ہی ہوش نہ جان کی خبر — نہ زمین پہ نگہ نہ فلک پہ نظر غم گردش ارض و سما نہ رہا
نہ محبت غیر ہی علم و ہنر نہ مروت شوکت دولت و فر — نہ نشاط بہار نشاط اثر کہ وہ نقش جمال جدا نہ رہا
نہ وہ جلوۂ عارض ماہ لقا کہ تسلی و ضبط ہو کیف فزا — نہ وہ صبر و قرار غضب یہ ہوا کہ وہ پاس و لحاظ حیا نہ رہا

دل زار ہوا ضیا غرقۂ خون تپ غم نے دکھائی بہار جنون
غم چارۂ درد کی بو نہ رہی وہ تسلسل زلف دوتا نہ رہا

کہان دیکھا تھا دیدار جہان آرا محمد کا — اویس اے دل بنا شیدا اسے آوارہ محمد کا
کہ ہے شمس الضحیٰ نور جہان آرا محمد کا — اٹھا اے دل اور کر اسے روح نظارہ محمد کا
مزہ آئیگا مشتاقون کو شان جوش رحمت کا — کرین گے حشر مین جسوقت نظارہ محمد کا
ثوابت استقامت اور اطاعت کے ہین شیدائی — فدا ستو جان سے ہے ایک ایک سیارہ محمد کا
بجز اس کے بنائے کن فکان کچھ ہے بنا کس سے — ہے صدقہ اور طفیلی یہ جہان سارا محمد کا
اگر آتا میسر سرمۂ چشم ادب کرتے — غبار خاک پا اسکندر و دارا محمد کا
وہ ایوان نبوت کی ہے شوکت اور وہ عظمت ہے — مکان و لامکان ہے برج اور بارہ محمد کا
معطر ہے مشام دو جہان گیسوئے مشکین سے — ہے عطر افشان عجب ہی عنبر سارا محمد کا
مسخر کیون نہو اقلیم عرفان اپنے ارمان کی — کہ بجتا عالم دل مین ہے نقارہ محمد کا
ہے ٤ سارے، خدا ٤ جلوہ گاہ طور رعنائی — سپہر علم پر چمکا ہے جب تارا محمد کا

دل بیمار الفت کی ہے حالت رحم کے قابل
ضیا شیدا ہے بے صبر اور بیچارہ محمدؐ کا

سے معراج کرم لاریب نظارہ محمدؐ کا
کہ محو دید ہے ایک ایک سیارہ محمدؐ کا

الٰہی عالم دل مین ہو نظارہ محمدؐ کا
فدائی لاکھ جان سے ہون مین بیچارہ محمدؐ کا

خدا کا شکر ہے ہم ساز صوت سرمدی سمجھے
جہان کن مین ہے پرشور نقارہ محمدؐ کا

شب معراج سب نے پائی دولت پابوسی کی
ادب کرتے تھے کتنا سبح سیارہ محمدؐ کا

عیان اہل نظر پر ہے فروغ عکس آئینہ
ہے دیدار خدا لاریب نظارہ محمدؐ کا

معما حل ہوا ہے تا و تھو کا کیا بآسانی
ہے قلب و روح مین پرشور نقارہ محمدؐ کا

عیان ہر ایک بن مو سے ہے بارش ابر رحمت کی
سراپا پیکر خاکی ہے فوارہ محمدؐ کا

بدل لیتا ہے دم مین برزخ اپنا مطمینہ سے
غلام خاک پا ہے نفس امارہ محمدؐ کا

کہان قیس اور کہان مین فرق ہے کونین کا حائل
وہ بیمار غم لیلیٰ مین دکھیارہ محمدؐ کا

بفضل حق نہ کرتا کوئی نفرت نام دنیا سے
ادب کرتی جو دل سے یہ گنہگارہ محمدؐ کا

عجب عظمت سے پائی تربیت آغوش رحمت مین
بنا فضل خدائی خاص گہوارہ محمدؐ کا

انیس بزم خاص لی مع اللہ اسکی عظمت ہے
ہے کیا اللہ اکبر اوج پر تارہ محمدؐ کا

ازل سے تا ابد احکام پاک حق کا حامل ہے
گران نام خدا کتنا ہے پشتارہ محمدؐ کا

نہ ہوتا کیونکہ دنیا و دنی مین کیف او ادنیٰ
شرف پاتی جو قربت کا یہ سکارہ محمدؐ کا

کہان جبریل و میکال اور خلوت لی مع اللہ کی
کوئی تھا اور ہی لاریب ہرکارہ محمدؐ کا

نہو کیون ماسوی اللہ لاکھ جان سے اسکا شیدائی
کلام پاک بھی ہے دل سے سیپارہ محمدؐ کا

نہ تھا بے صدقۂ نور نبوت سجدۂ آدم
ہے ابلیس لعین لاریب ہتکارہ محمدؐ کا

کہان آوارہ گرد نجد اور شور جنون خیزی
کہان مین زار و ناچار اور آوارہ محمدؐ کا

ہزارون رحمتین ہوتی ہین نازل اُسکی حالت پر
کرے دل سے ضیا جو ورد ایکبارہ محمدؐ کا

تری صدقے سے ستی بیخودی کوئی وہم تھا نہ خیال تھا
نہ ملال شام فراق تھا نہ وبال ہجر و وصال تھا

کہون کس سے کون ہے داد رس شب ہجر کیا مرا حال تھا
نہ ملال کی کوئی انتہا نہ طپش کی حد نہ خیال تھا

مجھے آگہی ہے نہ کچھ خبر کہ وہ کیسا وہم و خیال تھا
کبھی جوشش رنج و ملال تھا کبھی فرق کیف وصال تھا

رگ جان مین برق کا تھا اثر دل زار خون شدہ چشم تر
تپ و تاب سوزش غم غضب ہوا صبر ضبط محال تھا

تھی پسند طبع کو خامشی تھی ہر ایک غم سے فراشی
نہ کسی کا دل مین خیال تھا نہ نظر مین نور جمال تھا

تن زار اپنا نزار تھا طرب و نشاط سے عار تھا
وہ بلا کی کاہشین کاوشین رخ رشک بدر ہلال تھا

تپ غم سقر کی تھی ہم اثر دل زار مضطر و چشم تر
تھی ہر ایک آہ شرر فشان قلق اضطراب کمال تھا

تھے حواس مرغ بریدہ پر تھے خیال برہم و منتشر
نہ ملال شب نہ غم سحر نہ بلا فنا نہ قال تھا

نہ عروج و جاہ کی آرزو نہ وقار و شان کی جستجو
نہ بہار و جد مین رنگ و بو نہ نشاط نغمۂ حال تھا

نہ ہوئی منازل شوق طے نہ ندیم خضر خجستہ پے
نہ رفیق وادی دل کوئی نہ انیس بزم ملال تھا

ہوئی جب کہ جان کو بیکلی تو ضیا یہ خود سے گرہ کھلی
کہ وبال تھی یہ دوئی خودی نہ قفس تھا اور نہ جال تھا

دکھلائے گی تاثیر مری آہ و فغان کب
پائیگی نجات اس غم و اندوہ سی جان کب

ہان صورت تسکین ہو شہ کون و مکان کب
جلوے ترے الطاف کے ہون جلوہ فشان کب

کب دیکھونگا ان آنکھون سے انوار تجلّی
ہو ویگی مری خلوت دل طور نشان کب

کب زمزمۂ شکر سے لب ہو طرب انگیز
اور نغمہ سرا عیش سے ہو میری زبان کب

کب ہو طرب دولت دیدار سے
ہو پیش نظر روضۂ فردوس نشان کب

کب ہووے تسلّی دل بیتاب و توان کو
اور وحشت و اندوہ سے پاؤنگا امان کب

کاوش یہی ہر دم ہے کہ ہوا سے شہ کونین
منّت کش درمان خلش درد نہان کب

کب پاؤنگا لطف صلۂ نعت سرائی
پُر زمزمۂ شکر سے ہو درج دہان کب

کب ہوگا ضیا طوف سے روضہ کے مشرف
حاصل ہوا سے عشرت و راحت کا سمان کب

ہے دل کو حُسن جلوۂ نور نظر نصیب
اور جان کو کیف نفحۂ فیض سحر نصیب

لب زمزمہ سرائے طرب ہے نشاط سے
کیف نشاط کو ہے وفور اثر نصیب

دل نغمہ جوش لطف مسرت ہے دمبدم
روح و روان کو ہے طرب تازہ تر نصیب

طرز بیان ہے عیش نشان شاد جان و دل
ہر لفظ کو ہے جلوۂ تاب گہر نصیب

عالم مین دھوم ہے کہ خوشی کی بہار ہے
ہر خار کو ہے غمزۂ گلہائے تر نصیب

بُلبل ترانہ ریز طرب گل نشاط جوش
شبنم کو آب و تاب رُخ دُرّ تر نصیب

صحرا ہے رشک صحن چمن اور چمن ارم
ہر شاخ نخل خشک کو ہے برگ و بر نصیب

صحن چمن کو گلبن و گلبن کو شاخ سبز
شاخون کو غنچہ غنچون کو ہے مشت زر نصیب

بُلبل کو نغمہ نغمہ کو کیف نشاط و عیش
عیش و نشاط کو ہے بہار اثر نصیب

نور ظہور مظہر مولا ہے جلوہ ریز
ہر ذرہ کو ہے لمعۂ نور بصر نصیب

مست نشاط ہے فلک اور محو ہیں ملک
بخت بلند کو طرب افشاں خبر نصیب

امت میں ہم بھی مظہر رحمت کے آ گئے
جس کے کرم کو فضل خدا کا اثر نصیب

اسلام شاخ خشک کی صورت سے خشک تھا
صدقہ سے آپ کے ہوئے برگ اور ثمر نصیب

شہرت ہے تیری جلوہ فروزی کی تا ابد
انگشت پاک کا ہے یہ صدقہ قمر نصیب

کر جان و دل سے شکر خدا را تو دن ضیا
ہر لفظ کو ہے جلوۂ شمس و قمر نصیب

خلوت سینۂ سوزاں ہو منور یارب
اور ہر ایک داغ جگر ہو مہ انور یارب

اب مرا طالع بیدار ہے یا در یارب
ورد ہے صبح و مسا مدح پیمبر یارب

اثر جذب مدینہ جو دکھائے اعجاز
ابھی کھل جائے مری شوق کا جوہر یارب

تحلبد حسن مدح و ثنا ہے دن رات
کیوں نہ ہو شاخ قلم شاخ گل تر یارب

کیوں نہ ہو نور نظر جلوۂ شان تطہیر
ہے تصور میں مری فرات مطہر یارب

برق ایمن ہے مگر شعلۂ شوق عارض
قلب اور روح میں ہے جلوہ خاور یارب

سجدہ ریز در سرکار مرا ارماں ہو
ایسی تقدیر کہاں اور مقدر یارب

خلش ناوک فرقت ہے قیامت جانکاہ
نشتر آباد بنا ہے دل مضطر یارب

ہے بہار چمن طبع ضیا کا وہ رنگ
ہے ہر ایک لفظ گل فرق سخنور یارب

سجدہ فرسا ہے ادب سے درپہ دن بھر آفتاب
ہے امید دید میں بیتاب و مضطر آفتاب

سوز الفت سے سراسر بن گیا ہے شکل داغ
شوق کے دکھلا رہا ہے اپنے جوہر آفتاب

تارِ گیسو پر فدا ہوتے اگر تارِ شعاع
تو رگِ گل کی طرح ہوتا معطر آفتاب

جلوۂ انوارِ رخ کا ہے اگر شیدائے زار
والضحیٰ کا رکھ سبق ذرات از بر آفتاب

دعوئے عالم فروزی ہے ترا فعلِ عبث
ہے کفِ پا آپ کا ہر طرح بہتر آفتاب

ہے درِ روضہ پہ مشتاقِ تجلی جون کلیم
صبح سے تا شام کھاتا ہے جو چکر آفتاب

گرمئ شوقِ تماشا ہے قیامت شعلہ ریز
سینہ پر سوزِ غم ہے رشکِ مجمر آفتاب

ہے یہ جلوہ گاہ محبوبِ جنابِ ذوالجلال
میرے دل سے کیا ہو ہمسر تیرا خاور آفتاب

دیکھ لے گر خواب مین انوارِ احمدؐ کی ضیا
صورتِ آئینہ ہو حیران و ششدر آفتاب

تم پہ ہون سو جان سے فدا ماہِ عجم مہرِ عرب
مشتاق ہون صبح و مسا ماہِ عجم مہرِ عرب

دیوانۂ دیدار ہون پروانۂ انوار ہون
اے شمعِ بزمِ اصفیا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو شہِ ہر دو سرا
تمسا نہین ہرگز ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم سے ہے عالم پر ضیا تم سے جہان ہے باصفا
کس کے ہو تم جلوہ نما ماہِ عجم مہرِ عرب

ہو تم عجب نامِ خدا صلِ علیٰ صلِ علیٰ
نورِ ظہورِ کبریا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم ہو وقارِ اصفیا تم ہو بہارِ اصطفا
تم جاہ و شانِ انبیا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم نورِ طورِ ارتضا تم شمعِ بزمِ اجتبا
تم مظہرِ نورِ ضیا ماہِ عجم مہرِ عرب

کاش ہو جلوۂ الطاف کا سامان یارب
خلوتِ دل مین کرم ہو ترا مہمان یارب

سوئے طیبہ ہو مرا شوق شتابان یارب
مرا ہمدم مرا غمخوار ہو ارمان یارب

فرحتِ روح و تسلئ طلب ہووے کاش
رشکِ فردوس وہ یثرب کا گلستان یارب

ہر قدم پر طپشِ شوق ہو محشر ساماں   داغِ دل سوز سے ہو وہی شرر افشاں یارب

کاش ہو پیش نظر حسن فضائے یثرب
شورشِ شوقِ ضیا ہووے غزلخواں یارب

آج تقدیر سے بات اپنی بنی ہے لاریب   جان و دل میں تری جلوہ فگنی ہے لاریب
قرب ہے تیرا مقام اور ہے تو حق کے قریب   گو کہ مشہور تو مکی مدنی ہے لاریب
نہ بشر ہے نہ فرشتہ ہے تو اے پیکر نور   تو تو کچھ اور ہی اللہ غنی ہے لاریب
طوبیٰ و سدرہ نہ کیوں ہوں قد موزوں پہ نثار   چمنِ ذات کا سرو چمنی ہے لاریب
تری عظمت سے شب ہجر مرا قطرۂ اشک   دُرِ نایاب ہے ہیرے کی کنی ہے لاریب
قدِ رعنا کی ہوں وہ ناز و نزاکت کا نثار   رگِ گُل بھی مجھے برچھی کی انی ہے لاریب
ترے بن کچھ بھی نہ تھا اے شہِ لولاک لما   عالم آرا تری اعجاز فنی ہے لاریب
کلمہ ترا ہے کونین کے لب پر دن رات   رحمتِ حق تری شیریں سخنی ہے لاریب

مدح خوانانِ فلک بھی ہیں ضیا کے مدّاح
رات گہری سی فرشتوں سے چھنی ہے لاریب

اے خدا عطر گریباں ہو نسیمِ یثرب   راحت و کیف دل و جاں ہو شمیمِ یثرب
کیوں نہ ہو نعمت کونین ہمارا حصّہ   مہرباں حال پہ اپنے ہے کریمِ یثرب
باغِ فردوس کہاں اور کہاں روضۂ پاک   جلوۂ رحمتِ منعم میں نعیمِ یثرب
طور ایکدم کو بنا جلوہ گہِ چشمکِ ناز   ازلی و ابدی فیضِ عمیمِ یثرب
عرش قرباں ہے کرسی ہے فدا سو جا سے   ہے عجب رتبہ ایوانِ عظیمِ یثرب
یہ فضا کسکو نصیب اور یہ رتبہ کسکا   باغِ فردوس ازل سے ہے ندیمِ یثرب

شان و والائی مین اور عظمت و یکتائی مین | دوسرا خاک پہ ہے کون سہیم یثرب

ہے ضیا حرز دل و جان مریضان طلب
بلدۂ طیبۂ و صف قدیم یثرب

اے شہ کون و مکان کیا کہون حال فرقت | بن گیا دشمن جان رنج و ملال فرقت
خون ہوئے جاتے ہین ارمان مرے جانکے وزرت | نشتر دل ہے ہر ایک وقت خیال فرقت
کوئی دن ایسا بھی ہوئیگا خدائے عالم | کہ مرے سر سے ٹلے گا یہ وبال فرقت
تا بکے درد جدائی کے رہین گے صدمے | تا بکے صبر سے ہے جنگ و جدال فرقت
صبر و تسکین نے کیا دل سے کنارا ہیہات | محشر انگیز بنا جوشش ملال فرقت
عمر پوری ہوئی اندوہ و پریشانی مین | دیکھئے ہوتا ہے کس روز کمال فرقت
عقل و ادراک و خرد تاب و توان ہین ناچار | ہے عجب طنطنۂ جاہ و جلال فرقت
بیکسی عاجزی ناکامی دل محرومی | کرم عشق سے ہے مال و منال فرقت
وائے اُسنے بھی عجب لطف کی حالت پائی | حیرت تازہ ہے آشفتہ بحال فرقت
کاش لائے ثمر لذت کیف دارین | سبز و شاداب ازل سے ہے نہال فرقت

ہے دعا لب پہ ضیا اب یہی اپنی دنرات
تا ابد جلوہ نہ دکھلائے جمال فرقت

رات دن ہے یہی دعا حضرت | مدعا دل کا ہو روا حضرت
آپ ہین تاج اولیا حضرت | اور سر تاج انبیا حضرت
ہے جہان کے لئے خدا کا کرم | آپ کا حلم اور حیا حضرت
میرا آئینۂ دل پر شوق | کہین جلدی سے ہو صفا حضرت

آپ کے لطف اور عنایت سے — مجھ سے خوشنود ہو خدا حضرت

آپ کی ایک چشمک الطاف — لاکھ خورشید جلوہ زا حضرت

درد فرقت دل طپیدہ مین — ہے بلا خیز و حشر زا حضرت

آپ غمخوار ہین تو سب کچھ ہے — مجھ سے ہو ورنہ کیا بھلا حضرت

چین آتا نہین کسی صورت — غم فرقت ہے لا دوا حضرت

اب تو دکھلایئے مجھے دیدار — میری پوری ہو التجا حضرت

ہو ضیا پہ نگاہ لطف و کرم
ہے یہ ناچیز و بینوا حضرت

للہ الحمد ہوا جلوۂ نور وحدت — للہ الحمد عیان ہوگئی شان قدرت

للہ الحمد زمین کو ہین فلک پر تسلو ناز — جلوہ آرائے تفاخر ہے بہار نزہت

للہ الحمد فلک مست مئے عشرت ہے — ہے شب و روز فزون وجد طرب کی حالت

للہ الحمد مراد دل عشاق ملی — جلوہ آرائے مسرت ہے وفور وحشت

للہ الحمد بنا طور تماشا عالم — اور ہی شان ہے کچھ اور ہی ظاہر رنگت

للہ الحمد زمین پر ہین فلک کے آثار — بزم انجم ہے بنی صحن چمن کی صورت

للہ الحمد ملایک ہین طرب سے مسرور — للہ الحمد بشر محو نشاط و عشرت

للہ الحمد ہر ایک باغ ہے باغ فردوس — للہ الحمد ہر ایک نخل ہے طوبیٰ کی صفت

للہ الحمد خوشی کا ہے زمین پر عالم — للہ الحمد برستی ہے فلک سے رحمت

للہ الحمد ہر ایک دل مین تجلیٔ نشاط — للہ الحمد ہر ایک جان پہ ہے قربان فرحت

عالم افروز کرامت ہے ضیائے میلاد

ہے عیاں جلوۂ اتممت علیکم نعمت

ہے آج عیش سے دل باغ باغ صبح کے وقت / برنگ گل ہین کھلے دل کے داغ صبح کیوقت

نسیم جامہ مین پھولی نہین سماتی ہے / صبا کا عرش پہ پہونچا دماغ صبح کے وقت

نمو یہ کس کی ہے صحن چمن مین ہر گل کا / شراب حسن سے پر ہے ایاغ صبح کے وقت

عجب ہے قطرۂ شبنم کی آب و تاب جمال / چمکتے ہین گہر شب چراغ صبح کے وقت

تمام رات غم انتظار مین کاٹی / ملے الٰہی ذرا کچھ سراغ صبح کے وقت

جمال کیف کے جلوے ضیا سے دیکھے ہین
بہار جوش مین صحرا و راغ صبح کے وقت

اے تجلی جمال رخ شان رحمت / جلوۂ عارض اتممت علیکم نعمت

جاہ و شوکت کا تری کون ہے عالم مین سہیم / از ازل تا ابد کسنے یہ پائی عزت

تری توقیر کا شاہد ہے کلام خالق / ترے اعزاز کی مداح خدا کی قدرت

تری شہرت کیلئے کاوش کن کان کی بہار / تری عزت کیلئے کن فیکون کی دولت

تری توقیر سے اعزاز و وقار آدم / تری تفریح کو گلگشت فضائے جنت

تو وہ مقبول خداوند کہ سبحان اللہ / تو وہ محبوب محبت کو ہے جس سے حیرت

فرش و عرش دل و جان سے ترے شیدائی / خاک و افلاک کے دل مین ترا سوز الفت

ترے اعزاز سے جبریل کو دہشت بیحد / ساز حیرت کا ہے میکال کو تیری عظمت

حامد و احمد و محمود و محمد ترا نام / عارف ذات ترا خاص خطاب خلعت

ذرہ ذرہ ترے انوار سے خورشید جمال / قطرہ قطرہ ترے اکرام سے ابر رحمت

[illegible] / [illegible]

غنچۂ دل مرا ہر وقت ہے شاہا بستہ
ہو سعید کسی صورت سے مشامِ اُمید
دیکھوں جلوۂ دیدار پُر انوار کبھی

لطف و رحمت سے کشایش کی ہو کوئی صورت
عطر افشاں گُلِ اکرام کی ہووے نکہت
سحرِ وصل کبھی ہو مری شامِ فرقت

روئے پُر نور کے جلوؤں کی ضیا کو دیکھوں
دل ویرانہ بنے مہبطِ فیضِ فرقت

جز بیکسی و یاس نہیں کوئی ہمارا	ای خوبیٔ قسمت
دردِ دلِ بیتاب کا ہوتا نہیں چارہ	دمساز ہے حسرت
ہمدم ہے کوئی اور نہ محرم غمِ دل کا	غمخوار بنے کون
اب دیکھیے کس طرح سے ہووے گا گذارا	کیا کیا ہو مصیبت
عشقِ شہِ کونین میں دیوانہ بنا ہوں	تسکین نہیں دم بھر
اور ضبط کی ہمت ہے نہ ہے صبر کا یارا	وقت آپڑے ہے دقت
اے کاش مدینہ کا میسر ہو تماشا	تقدیر ہو یاور
ہووے شہِ کونین کے جانب سے اشارا	اور جلوۂ رحمت
سر سے چلوں دل سے چلوں اُس راہ گذر پر	اور شوق ہو دمساز
آجائے بلندی پہ مقدر کا ستارا	ہو جائے عزیمت
خاکِ درِ سرکار کی اکسیر جو پاؤں	ارمان ہیں طرب جوش
باقی نہ رہے پھر کسی صورت سے خسارا	مانوس ہو دولت
یارب ہو تمنائے ضیا گلشنِ رحمت	افضال و کرم سے
آباد ہو اقلیمِ طرب اپنی دوبارا	ہو اوج پہ قسمت

قد ناز سے ہے جلوہ دہِ جلوۂ یکتا		اللہ کی قدرت
رخ مظہرِ تنزیہ و تقدس ہے سراپا		اور مصحفِ رحمت
رفتار کا کیا وصف ہو گفتار کی کیا بات		ہر شان نرالی
رخسار مین ہے جلوۂ انوار تجلّے		اور اُسپہ ملاحت
دامِ دلِ کونین ہے وہ گیسوئے مشکین		اور طرۂ طرار
اور روئے دل افروز ہے ندرت کا تماشا		آئینۂ قدرت
ابرو کی ادا خوبی و یکتائی مین ہے طاق		ہم رنگِ مہِ نو
کانون سے سنا اور نہ آنکھون سے یہ دیکھا		اعجاز اشارت
ہر شان سے خوبی کی نئی شان و ادا ہے		ہر بات ہے اعجاز
صناعیِ قدرت کا تماشا ہے سراپا		کیونکر نہ ہو حیرت
ہر بات خوش اسلوب ہر انداز خوش انداز		ہر رنگ کرامت
کونین کو دیدار کی سو جان سے ہے تمنّا		اللہ رے قسمت
وہ عظمت و شوکت کہ قلم وصف سے عاجز		اور فہم ہے قاصر
وہ قرب الٰہی کہ ملک بندۂ سودا		وابستہ خجلت
وہ خلق وہ رحمت وہ کرم اور وہ الطاف		مخلوق خدا پر
آشفتۂ حسرت کوئی باقی نہین اصلا		سب بندۂ حیرت
لاکھون کو کیا خلوتیِ بزمِ الٰہی		ایک لطف ادا سے
دشوار تھا جو دیکھنا سب کچھ وہ دکھایا		رحمت کی بدولت
دی دشمنِ ناکام سے عالم کو رہائی		الطاف و کرم سے

اور دام ستم شیطان کے ہر اک کو چھڑایا		سب گئی وحشت
وہ سرکشی نفس کی تدبیر بتائی		تسلیم و رضا سے
باقی نہ رہے نام کو بھولے سے بھی ذرّہ		شوخی و شرارت
آدم سے ہر اک بندۂ الطاف بنایا		اعجاز دکھا کر
قایل ہے ہر اک بات کا نا حضرتِ عیسےٰ		با عزت و وقعت
لاریب ضیا ہے ترا انداز سخن کا		سرمایۂ رحمت
اور کیفیت شفاعت کا ہے یا شان دل آرا		یہ نغمۂ وحدت
تسکین کسی صورت نظر آتی نہیں اصلا		ہے اپنی وہ حالت
ہمدم نہیں جز بیکسی و یاس اب اپنا		ہوں کشتۂ حسرت
اے چارہ گر درد و دل و جان پر ارمان		جوں دیدۂ حیران
وابستۂ زنجیر محبت ہوں سراپا		اور پیکر حیرت
خون گشتۂ تمنا میں ہوں ارمان ہیں پریشان		وزرانہ ہوں نالان
ہر رنگ سے ہر شان سے ہے خونِ تمنا		حسرت پہ ہے حسرت
اے کاش امیدِ دلِ بیتاب ہو حاصل		جوں طایر بسمل
دن رات رہوں زار نہ اس طرح تڑپتا		اور ہو تو نہ وحشت
خاکِ درِ سرکار بنے سرمۂ امید		اور دولت جاوید
ہو عبدہٗ تسلیمی سنگِ درِ علیا		سرمایۂ راحت
اے شمع ازل شاہِ رسل راہبر کل		ہمت کا ہو اقل
کچھ ضبط و تسلی کا ہے سامان نہیں ہوتا		ہے خوبی قسمت

اے فخرِ جہان نازِ زمان سیّدِ دوران		دن رات ہون نالان
تسکین نہین ہوتی دلِ بیتاب کو اصلا		وحشت پہ ہے وحشت
اے قلزمِ الطاف خداوندِ دو عالم		یہ درد بھی ہو کم
ہمت نہین اور شوق کا ہر دم ہے تقاضا		ہو جلد عزیمت
دیکھون درِ سرکار کے انوار منور		اور صورتِ خاور
پر نور میرا پیکرِ خاکی ہو سراپا		اے جلوۂ رحمت
اے آیتِ رحمت تری رحمت کے مین قربان		با حسرت و ارمان
دیکھین میری آنکھین ترے الطاف کا جلوا		ہو رشک پہ قسمت
ہون ناصیہ سائی درِ سرکار بصد شوق		اور کیف پہ ہو شوق
اور دیدۂ نا دیدہ کو ہو دید تجلّی		ہو جلوۂ قدرت
رو رو کے سناؤن دلِ بیتاب کی حالت		ہو شورشِ وحشت
اور آئے نظر شاہ در رحمت کا تماشا		ہو اوج پہ قسمت
اور لب پہ مرے زمزمۂ صلّ علیٰ ہو		دل بزم خلا ہو
آثار ہون اعجاز کرامت کے مہیّا		مٹ جائے شکایت
ہو وردِ زبان نام شہِ کون و مکان کا		ہو رنگ امان کا
باقی نہ غمِ دین ہو نہ اندیشۂ دنیا		ہو فضل کی صورت
موزون میری طرح سے پھر طبع رسا ہو		اور نور و ضیا ہو
مضمون ہو رقم مدح کا با طرزِ دل آرا		ہو لفظ مین ندرت
	——(❁)——	

مستزاد

اے ولولۂ شوق مصیبت ہے سراپا		سودائے محبت
نشتر زنِ دل ہے خلشِ وعدۂ فردا		تا صبحِ قیامت
اے سوزِ محبت یہ غضب آگ لگا دی		ایکدم مین جلا دی
حسرت دلِ بیتاب کی جون شعلہ سراپا		اور برق کی صورت
یثرب کی تمنا مین دلِ زار ہوا خون		بل صورت جیحون
ہر موئے مژہ بنگیا ایک موجۂ دریا		طوفان کی ہے حالت
اے خاکِ رہِ طیبہ خدا کے لئے ایکدم		ہو لطف کا عالم
وہ جلوۂ انوارِ تجلی سے مجھے دکھلا		آئینہ کی صورت
شیدائی شہِ کون و مکان ہے دلِ محزون		اور جان ہے مفتون
شوریدہ سری کا مری عالم مین ہے شہرہ		مجنون کی سی شہرت
شاہنشہ کونین کی الفت مین مٹا ہون		عالم سے جدا ہون
ہر رنگ سے ہر شان سے عالم مین ہون یکتا		بلبہ مری ہمت
اے کاش شبِ غم کی شتابی سحر آئے		طیبہ نظر آئے
خاکِ درِ سرکار پہ ہون ناصیہ فرسا		ہاتھ آئے یہ دولت
یارب میری امیدِ دل و جان ہو یہ پوری		حاصل ہو حضوری
ہاں عطرِ گریبان دل و جان ہو تمنا		ہو جلوۂ رحمت
اے کاش ہر ایک نکتہ ہو فضلِ خدا کا		اور نام ضیا کا
ہو خلق مین مداحیِ سرکار کا شہرہ		با عزت و وقعت

اے عزیز دو جہانی الغیاث
اے مکین لامکانی الغیاث

الغیاث اے جلوۂ نور قدیم
مہر فیض جاودانی الغیاث

اے بہار گلشن ملک و ملک
سرور عرش آشیانی الغیاث

کاشف اسرار کیف من عرف
جلوہ ریز من رآنی الغیاث

زینت و تزئین ایوان ظہور
لمعۂ سر معانی الغیاث

اشعۂ انوار ذات لم یزل
جلوۂ بے مثل و ثانی الغیاث

آیۂ تنزیہ و تقدیس و شرف
مایۂ رحمت رسانی الغیاث

کب دکھائیگی نسیم النفات
رنگ و کیف گلفشانی الغیاث

ہے غم دوری سے اب حالت تباہ
اور دشمن درد جانی الغیاث

سنگ راہ شوق ہے واحسرتا
بیکسی اور ناتوانی الغیاث

کون سنتا ہے کرون کس سے بیان
درد حسرت کی کہانی الغیاث

دیکھئے اب لائے ہے کیسا ثمر
میرا نخل زندگانی الغیاث

شوق مین طیبہ کے ہون زار و نزار
ہے وطن سے سرگرانی الغیاث

لب پہ نالہ اور جگر مین سوز غم
دل مین ہے شعلہ فشانی الغیاث

ہو ضیا کا اے شہ والا پسند
شیوۂ شیوا بیانی الغیاث

الغیاث اے رحم گستر الغیاث
الغیاث اے بندہ پرور الغیاث

راتدن غم سے پریشان حال ہون
جان ہے محزون دل ہے مضطر الغیاث

کاوش غم سینہ پر داغ مین
زخم پر ہر دم ہے نشتر الغیاث

اے طبیبِ دردِ ناچاریِ دل
اے علاجِ جانِ ابتر الغیاث

اے شہِ کون و مکان والامکان
اے حبیبِ ربِّ اکبر الغیاث

اے بیانِ نکتۂ عرفانِ حق
معنیِ تطہیر اطہر الغیاث

لمعۂ طورِ جمالِ کبریا
نورِ ذاتِ ربِ اکبر الغیاث

کعبۂ افضالِ ربِّ ذوالجلال
قبلۂ لطف مطہر الغیاث

ہے ضیا ناچار و زار و دستمند
داد پرور مہر گستر الغیاث

اے طبیب دردِ ہجران الغیاث
اے دوائے یاس و حرمان الغیاث

کاوشِ خارِ فراق جان شکار
سینہ مین ہے شکل پیکان الغیاث

شورشِ محشر ہے ہنگامہ فروش
اور قیامت شورِ افغان الغیاث

دم نہین صبر و قرار و ضبط کا
دل ہے بیدل جان ہے بیجان الغیاث

حشر زا وحشت ہی فریادی ہے آہ
نالہ جوشِ غم سے نالان الغیاث

ہے خطِ خنجر رگِ جانِ حزین
اشک خون سیلاب طوفان الغیاث

دیدۂ گریان کی صورت رات دن
ہر بنِ مُو اشک افشان الغیاث

اب مدینہ مین بُلا لیجے مجھے
ہے یہی شیدا کا درمان الغیاث

حسرت طیبہ مین ہے زار و نزار
خستہ جان آشفتہ سامان الغیاث

دید روضہ کا نہین جب تک نصیب
چین آنا کب ہے امکان الغیاث

بے بہارِ روضۂ رشکِ ارم
غنچۂ دل کب ہو خندان الغیاث

ق

گر حریمِ روضۂ رشکِ حرم
سامنے ہو جلوہ افشان الغیاث

ہوش برجا عقل راسخ فہم تیز
دل ہو خرم جان ہو شادان الغیاث

دیدسے آنکھین بنین انوار جوش
ہو جبین سجدہ سے رخشان الغیاث

ہے ضیا اس آرزو مین رات دن
ہون مرادین زمزمہ خوان الغیاث

اے حبیبِ کبریائی الغیاث
رشکِ محشر ہے جدائی الغیاث

دیکھیے کب تک دلِ بیتاب کو
ہو میسر جبہ سائی الغیاث

آرزومندِ درِ سرکار کی
ہو کہین حاجت روائی الغیاث

کب کرے گا دل کو رشکِ آفتاب
جلوۂ مشکل کشائی الغیاث

ذرۂ خاکِ قدومِ پاک ہون
شانِ فیض مصطفائی الغیاث

کس سے چاہون دادِ جانِ زار کی
مظہرِ فیضِ خدائی الغیاث

ہو ضیا پر رات دن لطف و کرم
شیوۂ رحمت ادائی الغیاث

اے انیسِ کنجِ خلوت الغیاث
اے جلیسِ بزمِ جلوت الغیاث

صندلِ پیشانی ارمانِ دل
شربتِ تنہائی وحشت الغیاث

ہون اسیرِ حلقۂ دردِ فراق
ہے کشاکش غم کی آفت الغیاث

کاوشِ دوری ہے خارِ پیرہن
اور خلش غم کی قیامت الغیاث

دل ہی خون اور چشمِ تر طوفان فروش
اور بلا اضطرابِ حسرت الغیاث

ہے تصور ایک طلسم تازہ کار
شوق ہے نیرنگِ صورت الغیاث

صبر ناکام اور طلب بے بال و پر
شوق ہے درماندہ ہمت الغیاث

مزرعِ ارمان ہے رشکِ خاکِ شور
خواستگار ابرِ رحمت الغیاث

دشت وحسرت کا ہون ساریہ دار
پاس نوحرمان نال و دولت الغیاث

آفتابِ وصل ہو جلوہ فروز
اور سحر ہو شام فرقت الغیاث

شاہد امید ہووے ہم کنار
ہو طرب آثار حالت الغیاث

سجدہ فرسا ہو جبینِ مدعا
اور عیان ہو شان قدرت الغیاث

روزگار کیف ہو راحت ادا
دور ہون ایام نکبت الغیاث

خاک یثرب کعبۂ مقصود ہو
پاؤن لطفِ کیف طاعت الغیاث

ہو لب دل زمزمہ سنج درود
جان محزون مست فرحت الغیاث

دیکھ لون انوارِ رحمت کا جمال
ہو فروغ مہر طلعت الغیاث

ہووے دیدار مرادِ دوجہان
صبح ہووے شام وقت الغیاث

مشعلِ عرفان سے سینہ پر ضیا
برق رخشان ہو طبیعت الغیاث

اے گلِ رعنائے گلزارِ الٰہی الغیاث
بلبلِ خوش نغمہ رحمت پناہی الغیاث

اے ندیمِ خلوتِ خاصِ جنابِ بے نیاز
رازدار امرو آگاہِ نواہی الغیاث

واقفِ رازِ ازل دانائے اسرارِ ابد
نکتہ دانِ ہر سپیدی و سیاہی الغیاث

الغیاث اے تاجدارِ تختِ لولاک لما
الغیاث اے صدرِ بزمِ بادشاہی الغیاث

الغیاث اے محو ماکان دستِ من عرف
کیف یابِ خلوتِ رحمت کماہی الغیاث

الغیاث اے نورِ طورِ جلوۂ شق القمر
الغیاث اے مطلعِ خورشید جاہی الغیاث

الغیاث اے مظہرِ نور و ضیا کی ذات پاک

مشرقِ انوارِ حسن مہدیٔ ہادی الغیاث

تھا عالمِ انوار فلک پر شبِ معراج
تھی جلوہ فشان اور منور شبِ معراج

تھا طور تماشائے تجلی کرامت
ہر سمت سے یہ طارمِ اخضر شبِ معراج

ملکوت مین تھا غلغلہ جبروت مین شہرت
لاہوت مین ایک شور تھا اظہر شبِ معراج

ناسوت کو ملکوت پہ تھا ناز تفاخر
ملکوت تھا جبروت سے بڑھکر شبِ معراج

جبروت مین لاہوت کے آثار ہویدا
لاہوت کو ایک شان میسر شبِ معراج

انجم مین فزونیٔ انوارِ تجلی
تھی محو ضیا چرخ پہ چڑھکر شبِ معراج

وہ شب تھی یہ جس کی تھی ازل ہی سے تمنا
اوّل سے تھی پُر فیض اور انور شبِ معراج

جبریل مین آئے طرب جوش و ثناکوش
راحت مین تھے حضرت سر بستر شبِ معراج

کا اے بادشہِ کون و مکان سیّد ابرار
فرماتا ہے یون خالقِ اکبر شبِ معراج

مشتاق ملک شیفتہ ہیں جان سے فلک ہے
اختر ہے ہر ایک جامہ سے باہر شبِ معراج

حورین ہین طرب ریز ثنا جوش ہین غلمان
رضوان ہے کھڑا خلد کے در پر شبِ معراج

سنتے ہی ہوئے سرورِ کونین روانہ
عمامۂ توفیق تھا سر پر شبِ معراج

اور جامۂ تطہیر شہِ ہر دو جہان کا
تھا عطر سے خلّت کے معطر شبِ معراج

اللہ رے بُراق آپ کا تھا برقِ درخشان
یا بادِ سحر بن گئی صرصر شبِ معراج

ایک دم مین مسافت ہوئی طے دونون جہان کی
تھی جوش پہ کیا رحمتِ داور شبِ معراج

الطافِ خداوند ضیا با ہمہ شوکت
تھا راہ نما صورتِ رہبر شبِ معراج

تھا جلوہ فگن جلوۂ مولا شبِ معراج
اور رحمتِ مولا کا تماشا شبِ معراج

ہر ذرہ مین نور رشید کی تھی جلوہ فروزی
تھا برق نشان نورِ تجلّا شبِ معراج

تھا تاج سرِ عرش و سرِ کرسی و قعت
کس شان سے وہ گوہرِ یکتا شبِ معراج

باقی نہ رہا طالب و مطلوب مین پردا
جو راز تھے سب ہوگئے افشا شبِ معراج

ہر سمت تھا غل صلّ علےٰ صلّ علیٰ کا
تھا رحمت و الطاف کا چرچا شبِ معراج

وہ نور کہ تھا روز ازل مظہرِ وحدت
قندیل مین قوسین کے آیا شبِ معراج

غلمانون کی اُمّید کا لبریز ہوا جام
پوری ہوئی حورون کی تمنّا شبِ معراج

اللہ رے سخاوت کہ غلامون کے لئے بھی
لائی کرم خاص سے حصّہ شبِ معراج

ہر علم کا ہر راز کا ہر رمز کا حق نے
جو نکتہ تھا حضرت کو بتایا شبِ معراج

شیدا تھی صفت ذات پہ اور ذات صفت پر
جو کچھ کہ دکھانا تھا دکھایا شبِ معراج

انوارِ شبِ قدر ضیا دلمین ہین ہردم
بے شبہ ہوا شاہ کا شیدا شبِ معراج

تھا جلوۂ قدرت کا تماشا شبِ معراج
تھا طورِ صفت حُسن تجلّےٰ شبِ معراج

سرشار تھے اور مست مئے عیش ملایک
تھا دولتِ اکرام کا چرچا شبِ معراج

حورانِ بہشتی کی ادا حُسنِ رخِ عیش
تھا بزم طرب گنبدِ مینا شبِ معراج

تھا گلشنِ فردوس چمن عیش و طرب کا
سرشار کرم سدرہ و طوبیٰ شبِ معراج

تھی شانہ کشِ زلفِ طرب موسیٰ و عیسیٰ
اور محوِ وفا حضرتِ یحییٰ شبِ معراج

تھی طالع و اقبال شہِ دین کی عجب دھوم
اور شوکتِ سرکار کا شہرہ شبِ معراج

عرش اپنے تفاخر پہ تھا نازان بصد انداز
کرسی کا بلندی پہ تھا پایہ شبِ معراج

ہیتین طالب و مطلوب مین اسرار کی باتین
سب کچھ ہوا جو کچھ کہ تھا ہونا شبِ معراج

ایک غلغلہ تھا زمزمۂ وصل سے علا کا
تھا جلوہ نما جلوۂ اوج شب معراج

کھلجا سے ضیا کاش تیرے قلب پہ وہ راز
جو فضل خدا سے ہوا افشا شب معراج

ہے رنگ پہ بہار کا جوبن چمن مین آج
پھولے نہین سماتے ہین گل پیرہن مین آج

عالم مین دھوم ہے کہ بہار نشاط ہے
ایک غلغلہ ہے عیش کا چرخ کہن مین آج

جوش نشاط سے رگ و پے ہین ترانہ ریز
ہے عالم سرور و طرب جان و تن مین آج

ہے جلوۂ ظہور شہنشاہ دو جہان
کون و مکان ارم سے ہی افزون پھبن مین آج

ہر نخل رشک طوبی و سدرہ ہے ناز سے
ہر شاخ کہکشان ہے بنی بانکپن مین آج

صحرا ہے مثل صحن چمن پر بہار و کیف
ظاہر ہے رنگ روضۂ رضوان کا بن مین آج

ہے جلوۂ حضور کا یہ نور اور ضیا
کچھ اور رہی فروغ ہوا اپنے سخن مین آج

تیری صفات حسن کا گر رمز پائے صبح
شان ظہور ذات کا جلوہ دکھائے صبح

لا دے شمیم کوچۂ یثرب سپے خدا
ممنون ہون کمال ترا اسے ہوائے صبح

یارب کہین نصیب بھی روضہ کا ہو طواف
مقبول ہو شتاب یہ اپنی دعائے صبح

دیکھون جمال سرور کونین کی بہار
اے کاش جلد سے یہ تجلی دکھائے صبح

اب درد و غم اٹھانے کی طاقت نہین رہی
جائے شب فراق کہین اور آئے صبح

بے شک مین اسکو جامۂ تقدیس مان لون
انوار تیرے ہو دین جو بند قبائے صبح

نام خدا کے ساتھ ترے نام کا ہے ذکر
ملتا ہے حسب خواہش دل مدعائے صبح

خلوت مین دل کے آج تصور ہے شاہ کا
ہے شام کیف وصل کہین ہو نہ جائے صبح

ہین اسے ضیا صفات محمدؐ ظہور ذات
وہ ابتدائے صبح ہے یہ انتہائے صبح

کیا کہون کیا کیا مزے پاتی ہے روح	جب مدینہ کی طرف جاتی ہے روح
روئے انور کے تصور مین مدام	کچھ عجب نیرنگ دکھلاتی ہے روح
جب خیالِ آستان لاتا ہے تنگ	جسم مین بے طرح گھبراتی ہے روح
سن کے الطاف و شفاعت کی نوید	اپنے جامہ سے نکلجاتی ہے روح
حسرتِ برقِ نگاہِ پاک مین	کیا کہون سیماب بنجاتی ہے روح
ہے تصوّر مین وہ شوقِ آستان	گاہ آتی ہے گہے جاتی ہے روح
شوق مین رہتا نہین پاسِ ادب	جوشِ بیتابی سے شرماتی ہے روح
جز طوافِ روضۂ مینو نشان	بیخودی مین کب کہان جاتی ہے روح

شغل مین نام محمد کے ضیا
وسعتِ کون و مکان پاتی ہے روح

دکھلائین اگر اپنا شہ ہر دو سرا رخ	ہو مصحفِ اعجاز مرا نام خدا رخ
دلمین ہے مرے جلوہ فگن روز ازل سے	وہ جلوۂ انوار وہ خورشید لقا رخ
انوار تقدس نظر آئے مجھے دم مین	جب دیکھ لیا شافعِ عالم کا صفا رخ
مین والۂ حضرت ہون جہانم الہ جنت	اب دیکھین کدھر کو کرے یثرب کی ہوا رخ
کس کس کو دلِ زار کرون نذر خدایا	سب خوب ہین انوار و صفا حسن ادا رخ
تیرے ہی کرم پر ہے زمانہ کی شفاعت	رکھتے ہین ترے لطف پہ ہر شاہ و گدا رخ

تیرے ہی کرم سے ہو ضیا صاحبِ انوار

اگر اس کی طرف منبعِ صد حلم و حیا رخ

اے شفیعِ روزِ محشر المدد — اے حبیبِ ربِّ اکبر المدد
خون ہوئے ہین حسرت و ارمان مرے — جان پریشان دل ہے مضطر المدد
ہے خطِ خنجر مرا تارِ نفس — اور رگِ جان رشکِ نشتر المدد
تن مین کاہش جان مین کاوش سینہ داغ — دل مین وحشت سر مین چکّر المدد
شیشۂ دل درد و حسرت سے ہے چور — وحشتِ دوری ہے پتھر المدد
ہند مین مین اور مدینہ مین ہو تم — اس سے حسرت کیا ہو بڑھکر المدد
اب نہین دل کا ہے سینہ مین نشان — ہو کے خون آیا مژہ پر المدد
شوق کے عالم مین حاضر ہون بجان — اور سر ہے سنگِ در پر المدد
ذوق مین ہوتی ہے طاری بیخودی — ہوش سے جاتا ہون اکثر المدد
حاضرِ دربار ہوتی ہے امید — جوش بجاتا ہے رہبر المدد
باریابی لیک ہوتی ہے محال — ضبط ہو جاتا ہے مضطر المدد
اے شہِ کون و مکان بہرِ خدا — ہو کہین الطاف یاور المدد
ہووے گرم مہر بندہ پروری — ہو کرم الطاف گستر المدد
تاکہ ہو شغلِ دل اب لیل و نہار — میرے ہادی میرے رہبر المدد
ہر بنِ مو سے مرے جاری رہے — میرے والی میرے یاور المدد
اے مرے اُمّی لقب بطحیٰ مکان — میرا طالع ہو سکندر المدد

یہ ضیائے خستہ دل اور خستہ جان
ہے پریشان بندہ پرور المدد

آنکھون مین ہے جلوہ نما نورِ ازل کیفِ ابد
اور دل مین ہے فرحت فزا نورِ ازل کیفِ ابد

دیکھے جسے ہو دیکھنا نورِ ازل کیفِ ابد
ہین مصطفا نامِ خدا نورِ ازل کیفِ ابد

جلوہ فروشِ ناز ہے رنگِ رخِ اعجاز ہے
باجاہ و باشان واہ وا نور ازل کیفِ ابد

غمزہ طرازِ شوق ہے اور عشوہ سازِ ذوق ہے
جون برق ہر صبح و مسا نورِ ازل کیفِ ابد

ہر قطرۂ خون گل بنا گل ہو کے جامِ مل بنا
ہے اشکِ حسرت کی ادا نور ازل کیفِ ابد

کسکے ہے جلوہ کی طلب ہے کس لئے شور و شغب
کیون وردِ لب ہے برملا نورِ ازل کیفِ ابد

جب شان وحدت کو ہوا منظور جلوہ جابجا
سینکڑ برنگِ گل کھلا نورِ ازل کیفِ ابد

رنگین ادائی دیکھ لو اور جانفزائی دیکھ لو
کس رنگ کی لایا فضا نورِ ازل کیفِ ابد

ہر رنگ ہر آثار مین ہر گل مین اور ہر خار مین
ہے برق وش جلوہ نما نورِ ازل کیفِ ابد

ہے مصدرِ آثارِ حق ہے مظہرِ انوارِ حق
مانند رحمت جابجا نورِ ازل کیفِ ابد

دل محوِ کیفِ شوق ہے جان صرفِ لطفِ ذوق ہے
ہے عیش جان عشرت ادا نورِ ازل کیفِ ابد

اے طرۂ تاجِ کرم اے ذی حشم شاہِ امم
اپنی تجلی سے دکھا نورِ ازل کیفِ ابد

دل کیون نہ عیش آثار ہو کیونکر نہ جان سرشار ہو
جان اور دل نے پالیا نور ازل کیفِ ابد

تیرے کرم کے ہین عیان اسرارِ رحمت ہر زمان
ملنا تھا جو کچھ مل گیا نور ازل کیفِ ابد

تیری صفت ذاتِ کرم اور ذات ذیجاہ و حشم
تیری ادا رحمت فزا نورِ ازل کیفِ ابد

تو صاحبِ لولاک ہے محبوبِ ربِ پاک ہے
تو نے دکھایا برملا نور ازل کیفِ ابد

دل جلوہ ریزِ نور ہے جان رشکِ کیفِ طور ہے
تیرے سبب دیکھا سدا نور ازل کیفِ ابد

ناچاریون سے خوار ہون وابستۂ آزار ہون
تیرا ہے دایم آسرا نور ازل کیفِ ابد

پروانہ ہون انوار کا دیوانہ ہون دیدار کا
رحمت ہو اب جلوہ نما نور ازل کیفِ ابد

بیتاب ہوں اور خوار ہوں ناچار ہوں اور زار ہوں — وحشت غم محشر ادا لوز ازل کیف ابد

شہا ضیا ہے رات دن اندوہگین اور خستہ دل
دکھلا دو اسکو برملا لوز ازل کیف ابد

کرم فرما کہاں ہو یا محمد — کہاں جلوہ کناں ہو یا محمد
بلا لیجے حضوری میں خدارا — کہ حاصل کیف جان ہو یا محمد
نہاں ہے دل میں شوق آستانہ — کرم مجھ پر عیاں ہو یا محمد
نہ تڑپے کس طرح زیارت شیدا — نہ جب غم سے اماں ہو یا محمد
مدینہ کی محبت کا شب و روز — میرا دل نغمہ خوان ہو یا محمد
جسے روضہ کی الفت ہو اسے کیا — غم باغ جنان ہو یا محمد
تمنا ہے مرا سر اور جبین ہو — تمہارا آستان ہو یا محمد
قیامت مین ہر ایک داغ محبت — مرے دل پر نشان ہو یا محمد

ضیا کی آرزو ہے اور تمنا
کہ قربان دل ہو جان ہو یا محمد

فیض دل شب سایۂ گیسوے محمد — انوار تجلی سحر روئے محمد
ہے عطر گریبان ادب بوئے محمد — اور منزل مقصود طلب کوئے محمد
والشمس تجلی رخ روئے محمد — والیل بہار سر گیسوئے محمد
کیا طوبی و سدرہ کی تمنا ہو طلب جوش — ہے دل مین خیال قد دلجوئے محمد
جبریل امین خادم دربار مکرم — اور شیر خدا قوت بازوئے محمد
توحید خدا شیوۂ سنجیدۂ سرکار — تسلیم و رضا قوت و نیروئے محمد

رحمت پہ فدا آپ کی الطاف پہ قربان ‌‌ کسدر حجہ شفاعت پہ ہے قابوے محمدؐ
کونین کے افکار سے آزاد ہوا دل ‌‌ ہے کیف طلب غمزۂ ابروے محمدؐ
خاکِ قدم پاک ہے سجادۂ رحمت ‌‌ کونین ہین بیشک تہ زانوے محمد

توحید کا کس طرح ضیا ہووے نہ قایل
ہے ولولۂ قامت دلجوے محمد

لب پہ ہے رنگ لطف قال صلّ علیٰ محمدؐ ‌‌ دل مین سرور ذوق حال صلّ علیٰ محمد
کیون نہو کیف انبساط کیون نہو لذت نشاط ‌‌ رہتا ہے راتدن خیال صلّ علیٰ محمد
جوشِ الم ہو کس لئے حشر کا غم ہو کس لئے ‌‌ رحمتِ حق پہ لبن ہے دال صلّ علیٰ محمد
کیون نہو سر خوش صفات کیون نہو محو عشق ذات ‌‌ ہے مرا ورد ماہ وسال صلّ علیٰ محمد
جلوۂ خوبیٔ جمال نورِ تجلیٔ جلال ‌‌ اشعۂ فیض لایزال صلّ علیٰ محمد
اے مرے کبریائے پاک طیبہ کو شوقین ہین خاک ‌‌ نغمہ سرا ہے بال بال صلّ علیٰ محمد

لکھہ سکون مدح اور ثنا وصف کا حق ہو کچھہ ادا
بات ضیا ہے یہ محال صلّ علیٰ محمد

ہے لبِ دل طرب فشان صلّ علیٰ محمدؐ ‌‌ روح وروان ہین نغمہ خوان صلّ علیٰ محمد
حب سے کیا ہے وردِ جان صلّ علیٰ محمدؐ ‌‌ کھل گئے رمزِ کن فکان صلّ علیٰ محمد
سینہ مین ہے بہار طور دل مین ہے جلوۂ ظہور ‌‌ داغِ جگر ہین گل فشان صلّ علیٰ محمد
دل سے غم جہان عدم آنکھو مین جلوۂ قدم ‌‌ پیشِ نظر خدا کی شان صلّ علیٰ محمد
زمزمہ ریز دمبدم ہے دل وجان پُر الم ‌‌ سرور عرش آشیان صلّ علیٰ محمد
ہے ترا لطف جانفزا اور ترا فیض پر فضا ‌‌ سینہ ہے رشکِ گلستان صلّ علیٰ محمد

فرش پہ تیری جستجو عرش کو تیری آرزو
غل ہے تیرا کہاں کہاں صلّ علیٰ محمدٍ

پائی مراد جان زار شاد ہوا دل نزار
شوق طلب ہے شادمان صلّ علیٰ محمدٍ

رخ ہے ضیا سے بہرہ ور دل میں ہو ذوق تا ہو
روح میں شان لامکان صلّ علیٰ محمدٍ

دل ہے مرا اسنو جان سے فدائے در احمد
ارمان ہیں مرے ناصیہ سا ہے در احمد

بو ہے مری آہوں میں نسیم سحری کی
آمیز ہے کیا اس میں ہوائے در احمد

دل غیرت مشرق ہے تصور کی ضیا سے
کس درجہ ہے پرنور صفائے در احمد

بے شبہ وہ ہے بہرہ ور منزل مقصود
جو رحمت اللہ سے پائے در احمد

سب لے وجہ یہ خاور کی نہیں دھوم جہاں میں
ہے بہرہ ور نور و ضیائے در احمد

پھر دیر ہے کیا جلوۂ دیدار صفا میں
تقدیر میں ہووے جو لقائے در احمد

دم بھر میں ہو بیشک شب تیرہ سحر نور
انداز کرم دل میں جو لائے در احمد

یہ نزہت و انداز نضارت ہیں طلسمات
فردوس کہاں تجھ میں فضائے در احمد

جوش کرم و فضل خدا و ند ازل ہے
کیف اثر جود و سخائے در احمد

بیتاب ہے جان دل میں تمنا ہے تپش جوش
اللہ کسی طرح دکھائے در احمد

بیمار محبت کو مسیحا سے غرض کیا
مشہور ہے عالم میں شفائے در احمد

دل نذر نبوت ہے تو جان محو ولایت
ہر رنگ سے ہے لطف ولائے در احمد

ہے راحت دل فرحت جان عشرت امید
لطف طرب عیش فزائے در احمد

ہستی کی خوشی اور نہ عدم کی کوئی حسرت
ہے فیض بقا کیف فنائے در احمد

نازل نہ ہو کیوں رحمت اللہ ضیا پر

دن رات ہے یہ ورد سر بزم در احمد

بعد الحمد مجلس میلاد
عالم فیض تجھ سے ہے آباد

للہ الحمد یاد پیغمبر
لطف سے تیری جان و دل ہے شاد

للہ الحمد فضل مولائی
عالم روح خوب آیا یاد

بعد الحمد الفت شہ سے
دل محزون تری ہوئی امداد

بعد الحمد شوق سے تیرے
دست دل مین ہے اپنے ڈر مراد

بعد الحمد ناز مستی عشق
لائے تاثیر غمزۂ اوراد

بعد الحمد جس سے تو خوش ہو
اس سے راضی ہین قطب اور اوتاد

بعد الحمد جلوۂ اعجاز
نذر حسرت ہے خاطر حساد

بعد الحمد شافع عالم
دل شیدا ہے اپنا طالب داد

للہ الحمد اے شہ دارین
میرے مضمون ہین سارے قابل صاد

بعد الحمد اب بدولت نعت
ہے **ضیا** فن شعر مین استاد

ہے غازۂ رخسار صفا نام محمد
اور وسمۂ ابروئے وفا نام محمد

رنگین چمن اس نام سے ہے حسن ازل کا
گلزار ابد کی ہے فضا نام محمد

پر نور اسی نام سے ہے شمع ہدایت
ہے راہبر راہ نما نام محمد

گنجینۂ عرفان ہین اسی نام سے سینے
توحید کا ہے جلوہ نما نام محمد

گمنام اسی نام سے بجاتے ہین نامی
کیا نام ہے اے صل علی نام محمد

اس نام سے دل مخزن انوار صفا ہے
ہے قلزم ذخار رضا نام محمد

اس نام کی بو عطر گریبان مسرت
ہے روح فزا کیف فضا نام محمد

اس نام سے ہوتی ہے تسلی دل و جان کی
ہے درد محبت کی دوا نام محمد

اکسیر کمالات ہے یہ نام مکرم
اور روح کا درمان و شفا نام محمد

اس نام کے انعام سے کونین مشرف
ہے چشمۂ الطاف و عطا نام محمد

انوار سے اس نام کے کونین ہے روشن
دارین کی ہے نور و ضیا نام محمد

ہے مظہر اظہار رضا نام محمد
اور جلوہ دہ کیف وفا نام محمد

ہے تاج سر صدق و صفا نام محمد
اور نور رخ عز و علا نام محمد

ہے روح فزا اصل علی نام محمد
کیا نام ہے یہ نام خدا نام محمد

لولاک کے معنی سے معما ہوا یہ حل
کونین کی بیشک ہے بنا نام محمد

سیراب ازل اور ابد اس سے ہے شاداب
ہے بحر کرم ابر عطا نام محمد

ہے وسمۂ ابروے تمنائے دو عالم
اور غازۂ رخسار سخا نام محمد

ہر ذرہ بنا طور تماشائے تجلی
جب سے کہ ہوا جلوہ نما نام محمد

اس نام میں اسرار خدائی کے ہیں پنہاں
ہے عالم قدرت کی فضا نام محمد

گہ مظہر تنزیہ ہے گہ مصدر تقدیس
ہر راز کا ہے پردہ کشا نام محمد

ہے جوہر آئینۂ انوار تقدس
اور جلوۂ لولاک لما نام محمد

جب کچھ نہ تھا اور ہونیکو سب کچھ تھا خدا نے
رحمت سے سر عرش لکھا نام محمد

کونین کی ہے گرمی بازار یہی نام
کن کا یہی عقدہ کشا نام محمد

اس نام کے کیا کہنے ہیں واللہ یہی کیا نام
ہے مظہر کل نام خدا نام محمد

دن رات ہے یہ ورد سر بزم در احمد

للہ الحمد مجلس میلاد — عالم فیض تجھ سے ہے آباد

للہ الحمد یاد پیغمبر — لطف سے تیرے جان و دل ہے شاد

للہ الحمد فضل مولائی — عالم روح خوب آیا یاد

للہ الحمد الفت شہ سے — دل غمزدون تری ہوئی امداد

للہ الحمد شوق سے تیرے — دست دل مین ہے اپنے ورد مراد

للہ الحمد ناز مستی عشق — لائے تاثیر غمزۂ اوراد

للہ الحمد جس سے تو خوش ہو — اس سے راضی ہین قطب اور اوتاد

للہ الحمد جلوۂ اعجاز — نذر حسرت ہے خاطر حساد

للہ الحمد شافع عالم — دل شیدا ہے اپنا طالب داد

للہ الحمد اے شہ دارین — میرے مضمون ہین سارے قابل صاد

للہ الحمد اب بدولت نعت
ہے ضیا فن شعر مین استاد

ہے غازۂ رخسار صفا نام محمد — اور وسمۂ ابروے وفا نام محمد

رنگین چمن اس نام سے ہے حسن ازل کا — گلزار ابد کی ہے فضا نام محمد

پر نور اسی نام سے ہے شمع ہدایت — ہے راہبر و راہ نما نام محمد

گنجینۂ عرفان ہین اسی نام سے سینے — توحید کا ہے جلوہ نما نام محمد

گمنام اسی نام سے بجاتے ہین نامی — کیا نام ہے اے صل علی نام محمد

اس نام سے دل مخزن انوار صفا ہے — ہے قلزم ذخار رضا نام محمد

اس نام کی بو عطر گریبانِ مسرت
ہے روح فزا کیف فضا نام محمد

اس نام سے ہوتی ہے تسلی دل وجاں کی
ہے دردِ محبت کی دوا نام محمد

اکسیر کمالات ہے یہ نامِ مکرّم
اور روح کا درمان و شفا نام محمد

اس نام کے انعام سے کونین مشرف
ہے چشمۂ الطاف و عطا نام محمد

انوار سے اس نام کے کونین ہے روشن
دارین کی ہے نور و ضیا نام محمد

ہے مظہر اظہار رضا نام محمد
اور جلوہ دہ کیف و فا نام محمد

ہے تاجِ سرِ صدق و صفا نام محمد
اور نورِ رخِ عزّ و علا نام محمد

ہے روح فزا اصلِ علیٰ نام محمد
کیا نام ہے یہ نام خدا نام محمد

لولاک کے معنی سے سمجھا ہوا یہ حل
کونین کی بیشک ہے بنا نام محمد

سیراب ازل اور ابد اس سے ہے شاداب
ہے بحر کرم ابر عطا نام محمد

ہے وسمۂ ابروئے تمنائے دو عالم
اور غازۂ رخسار سخا نام محمد

ہر ذرّہ بنا طور تماشائے تجلّی
جب سے کہ ہوا جلوہ نما نام محمد

اس نام میں اسرار خدائی کے ہیں پنہاں
ہے عالم قدرت کی فضا نام محمد

گہہ مظہرِ تنزیہہ ہے گہہ مصدرِ تقدیس
ہر راز کا ہے پردہ کشا نام محمد

ہے جوہر آئینۂ انوار تقدّس
اور جلوۂ لولاک لما نام محمد

جب کچھ نہ تھا اور ہونیکو سب کچھ تھا خدا نے
رحمت سے سر عرش لکھا نام محمد

کونین کی ہے گرمی بازار یہی نام
کُن کا یہی عقدہ کشا نام محمد

اس نام کے کیا کہنے ہیں واللہ ہی کیا نام
ہے مظہر کُل نام خدا نام محمد

ہے مخزن افضال خداوند دو عالم — جب سے کہ میرے منہ نے لیا نام محمد

ہے میرے لب و گوش کا سر عرش برین پر — اس نے ہے پڑھا اس نے سنا نام محمد

سینہ مرا گنجینۂ انوار کرم ہے — ہے ورد مرا صبح و مسا نام محمد

ہوئے مجھے کیا زمزمۂ قم کی تمنا — ہے درد محبت کی دوا نام محمد

پوچھو کسی بیمار محبت سے یہ اعجاز — کس رنگ سے دیتا ہے شفا نام محمد

اقلیم محبت کا سلیمان ہے وہ بیشک — جس دل کے نگینہ پہ کھدا نام محمد

ہر داغ جگر مین ہے تماشائے گلستان — گلزار ارم کی ہے ہوا نام محمد

رگ رگ مین میرے لطف محبت کا اثر ہے — ہے زمزمۂ روح فزا نام محمد

فانوس کی صورت مرا سینہ ہے پر انوار
اور شمع نمط اس مین **ضیا** نام محمد

ہے لب پہ مرے صبح و مسا نام محمد — ہے عشرت دل روح فزا نام محمد

غنچہ دل وحشی کا شگفتہ ہو نہ کیونکر — ہے ہم اثر نام صبا نام محمد

منت کش احسان مسیحا کوئی کیا ہو — ہر درد کی ہر دم ہے دوا نام محمد

بوئے گل تسنیم ہے بوئے بدن پاک — حسن چمن کیف رضا نام محمد

پیشانی آدم مین بصد جلوۂ خوبی — تھا نور نمط جلوہ نما نام محمد

ہے نعمت کونین سے حاصل مجھے سیری — ہے صبح و مسا دل کی غذا نام محمد

واقف ہین شہیدان محبت کہ ہر ایکدم — ہے رنگ فنا کیف بقا نام محمد

باغ دل پر داغ مین لایا ہے عجب رنگ — گلزار طلب کی ہے فضا نام محمد

ہے نور سے ایمان کے دل آئینہ صورت

ایمان کی ہے انوار و ضیا نام محمدؐ

اے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ نام محمدؐ
کیا نام ہے یہ نام خدا نام محمدؐ

اس نام سے ہوتی ہے سویدا کی صفائی
آئینۂ دل کی ہے جلا نام محمدؐ

تعظیم سے اس نام کی آگاہ قلم تھا
اوّل سے سرِ لوح لکھا نام محمدؐ

اسکے ہی تصدق سے ہیں عالم و آدم
اوّل سے ہے ہر اک کی بنا نام محمدؐ

اس سے ہی منوّر ہیں صفات ملکوتی
جبروت کی ہے شان ادا نام محمدؐ

عرفان و حقیقت کا یہی نام ہے ہادی
توحید کا ہے راہ نما نام محمدؐ

اس نام کی عظمت سے خدائی کے ہیں جلوے
ہر رنگ سے ہے شانِ خدا نام محمدؐ

خمخانۂ رحمت سے اُسی نام کی مستی
لطف طلب کیف ہدیٰ نام محمدؐ

اس نام کی لذت سے فرشتے ہیں طرب جوش
آدم کی ہے تسکین و دوا نام محمدؐ

فیض ازل و کیف ابد یہی تو ہے نام
ہے بلبلِ رحمت کی نوا نام محمدؐ

ہے کشف و کرامت کا یہی نام تماشا
ہے شانِ طریقت کی فضا نام محمدؐ

ہاں نام اسی نام کا ہے زمزمۂ کُن
ہے نغمۂ ہو نعرۂ ہا نام محمدؐ

اس سے ہی پذیرا ہوئی بس توبۂ آدم
ہے گلشنِ جنت کی ضیا نام محمدؐ

ہے وردِ مرا صبح و مسا نام محمدؐ
پیارا ہے عجب نام خدا نام محمدؐ

کیوں سینۂ پُر داغ نہ ہو غیرتِ فردوس
اس باغ کی ہے رنگ و فضا نام محمدؐ

میرا خطِ تقدیر یہی نام ہے لاریب
پیشانیٔ دل پہ ہے لکھا نام محمدؐ

ہر ایک سخن ہو ہے مرا فوارۂ کوثر
شیریں ہے عجب صلِّ علیٰ نام محمدؐ

کونین کے آتے ہین نظر مجھکو تماشے
ہے دیدۂ باطن کی صفا نام محمد

ہون محو غم عشق مگر کہہ نہین سکتا
ہے سر و فا رمز حیا نام محمد

کیون خلعت توحید نہووے مرا حصہ
جانون ہون کہ ہے بند قبا نام محمد

کس بات کی ہے فکر مریضان محبت
شافی ہے خدا اور ہے دوا نام محمد

رگ رگ مین نہون کیون مرے انوار کے جلوے
آئینۂ دل کی ہے ضیا نام محمد

عجب ہے شان ذی شان محمد
عجب ہے جاہ شایان محمد

ہے اوج عرش ایوان محمد
ہے کرسی صدر ذیشان محمد

ہے دل کی قدر کیا اور جان ہے کیا چیز
میرا ایمان ہے قربان محمد

ہے روشن صورت خورشید انور
فروغ سینہ پنہان محمد

ہے زیر سایۂ فضل الٰہی
ہے سر پر جسکے دامان محمد

زمین و آسمان ہین خوان نعمت
خلایق جملہ مہمان محمد

کتاب بے نظیر و مثل و ثانی
ہدایت جوش قرآن محمد

سراپا جلوۂ رحمت پناہی
سراسر لطف فرمان محمد

ظہور قدرت خلاق عالم
فروغ دین و ایمان محمد

وقار شوکت کونین و دارین
کمال ساز و سامان محمد

برنگ ابر رحمت سایہ گستر
جہان پر ظل و احسان محمد

ملائک کی تمنائے دل و جان
کہ ہووین کاش دربان محمد

ضیا کی کیون نہو عالم مین شہرت

ہے روز و شب ثنا خوان محمدؐ

بدر الدجےٰ ہے نور محمدؐ — شمس الضحےٰ ہے نور محمدؐ

طور تماشا سینہ ہے اپنا — جلوہ نما ہے نور محمدؐ

کب مہر و مہ مین ایسی صفائی — طور صفا ہے نور محمدؐ

عالم کو اُس سے عز و شرافت — شان علا ہے نور محمدؐ

لطف الٰہی اُس کی تجلّی — فضل خدا ہے نور محمدؐ

ماہِ کرامت انوار اُس کے — مہر رضا ہے نور محمدؐ

ایمان کا قبلہ ارمان کا کعبہ — نام خدا ہے نور محمدؐ

ماہ اُس پہ سفتون مہر اُسکا شیدا — کیا جلوہ زا ہے نور محمدؐ

آئینۂ حق انوار عارض — سرّ وفا ہے نور محمدؐ

شان کرامت طرز خموشی — کان حیا ہے نور محمدؐ

ظاہر مین انسان باطن مین لیکن — کیا کہئے کیا ہے نور محمدؐ

یٰسٓ و طٰہٰ اُسکی ثنا ہے — نور خدا ہے نور محمدؐ

کیون ہون نہ اپنے مضمون تجلّے
بیضا ضیا ہے نور محمدؐ

لاریب ہے کیا شان معلاّے محمدؐ — قرآن مین مدّاح ہے مولاے محمدؐ

دیکھا جو سر لوح تو حیران ہوئے آدم — القاب ول آرائے معلاّے محمدؐ

ادراک سے باہر ہے اور امکان سے خارج — جاہ و شرف و عزت و والاے محمدؐ

نور لُط وصندا [illegible] — ہے [illegible] محمدؐ

فرقِ ازل و تاجِ ابد غازۂ الہام — بانازو ادا سروِ دل آرائی محمد
معلوم کسے کسکو خبر کون ہے آگاہ — ہے عالمِ قربت مین کہان جائے محمد
ہے نام عناصر کا فقط نام کو لیکن — ہے رحمتِ اللہ سراپائے محمد

آئینہ اسرار خداوند جہان ہے
پُرنور ضیاؔ جلوۂ سیمائے محمد

پرنور ہے کیا روئے دل آرائے محمدؐ — کیا مطلعِ انوار ہے سیمائے محمد
والشمس ہے آئینہ سیمائے محمدؐ — واللیل سرِ زلف سمن سائے محمد
میکال و سرافیل ہین دیوانۂ دیدار — جبریل مین ناصیہ فرسائے محمد
یٰس ہے ثنا اور ہے طٰہٰ صفتِ پاک — کونین بجان والہ و شیدائے محمد
قرآن کریم آپکے اوصاف کا دفتر — خلاق دو عالم صفت آرائے محمد
سرمایۂ رحمت کرم و خُلق و ہدایت — آثارِ عطا شام و سحر رائے محمد
ادراک ملایک کو ہے دشوار رسائی — کس اوج پہ کس شان پہ ہے جائے محمد
ہے آئینۂ نورِ تجلّی سرِ طور — ہر داغ دل بادیہ پیمائے محمد

کیون ہو نہ ضیاؔ والۂ توحید الٰہی
ہے عشرت دل رتبۂ والائے محمد

اے صلِّ علیٰ حسن دل آرائے محمدؐ — کونین دل و جان سے ہین شیدائے محمد
لولاک لما رتبۂ والائے محمد — ما کان تمنائے رخ زیبائے محمد
مُنہ کس کا ہے کب ہو کوئی ہمتائے محمدؐ — خود صنعتِ صنّاع ہی شیدائے محمد
ہر شان سے ہین اپنی مثال آپ ابد تک — معدوم ازل ہی سے ہے ہمتائے محمد

ہر خلوتِ دل جلوۂ تماشائے ازل ہے
اللہ رے انوار و تجلائے محمد

تسکین دل و فرحتِ جان نام مبارک
درمان صد ارمان ہے تولائے محمد

شغل دل و جان زمزمہ صلّ علیٰ ہے
کیا راحتِ کونین ہے سودائے محمد

کیون جاندہی ہوتی دمِ عیسیٰ کا حصہ
تہا مژدہ وہ جلوۂ والائے محمد

کیا عالمِ اسباب مین کیا روز قیامت
فرمان خداوند ہوئی رائے محمد

گنجینۂ اسرار خداوند دو عالم
اوّل سے ہے جان و دل و انائی محمد

حسنین کے اندوہ مین آنکہین مین گہر پاش
ہے دل مین غم لولوئے لالائے محمد

یکتائی مضمون ہو ضیا کیون نہ الف وش
ہے دل مین غم قامتِ رعنائے محمد

ہے صلّ علیٰ کیا جمال محمد
تعالی اللہ ہے کیا جلال محمد

مرے دل مین ایمان کی صورت جاہی
شب و روز ہر دم خیال محمد

کسی طرح دم بہر کو حاصل ہو یارب
ہے دریائے رحمت وصال محمد

مرا قبلہ ہے اور میرا ہے کعبہ
مرا پیشوا ہے بلال محمد

نہ کوثر کی خواہش نہ تسنیم کا غم
مین ہون تشنہ کام زلال محمد

محبّت کہو یا اُسے عشق کہدو
ہر ایک دم ہے دل مین خیال محمد

زمین آسمان عرش و کرسی ازل سے
ہوئی خاص مال و منال محمد

ہین نور علی نور فضل خدا سے
یہی آل و اہل و عیال محمد

ضیا ہوگا محشر مین بہر شفاعت
خدا سے ہر ایک دم سوال محمد

کس سے ہو بیان وصف و ثنائے در احمد
تسکین تمنا ہے تسلی دل و جان
ہو عالم فرحت کی ادا بہرۂ ارمان
ہے جلوۂ انوار تجلی کرم جوش
سو جان سے فدا عرش ہے اور صدقہ ہو کرسی
ہے کعبۂ امید تمنائے دو عالم
آئینۂ انوار تجلی سر طور
کیا کیا نہ کھلین جوہر آئینۂ قدرت
جز ذات خداوند کسے ہمت و ادراک

ہے رحمت حق کیف فضائے در احمد
ہر شان سے انداز و ادائے در احمد
ہو عطر گریبان جو ہوائے در احمد
عالم مین تصور کے لقائے در احمد
کس شان پہ ہے شان علائے در احمد
خمیازۂ الطاف ادائے در احمد
ہر شام و سحر حسن و صفائے در احمد
اللہ کسی طرح دکھائے در احمد
کیا سمجھے کوئی مجد و بہائے در احمد

ہے صیقل آئینۂ صاف دل عارف
خورشید صفت نور و ضیائے در احمد

اے وقار مکہ و اے عزت خیر البلاد
درد دوری مدینے سے ہون زار و ناتوان
اے شہ کون و مکان چشم ترحم روز و شب
وحشت دل نے کیا ہے زیست سے حد درجہ ال

ذرہ خاک قدوم پاک ہے دُرِّ مراد
ہمت و تاب و توانائی کو کہہ دی خیرباد
دیدۂ خونناب بار و زار ہے طوفان نژاد
شورش غم و ولولہ جوشی سے ہے محشر نہاد

کاش وہ دن ہو کہ پہونچے آستانہ پر ضیا
اور پیش چشم ہو وے روضۂ مینو سواد

اے جلیس بزم قرب قل ہو اللہ احد
قابل اکرام و عظمت آپ کے جن و بشر

اے ندیم خلوت اسرار اللہ الصمد
بندۂ توقیر و قعت جان و دل سے دام و دد

عرش اور کرسی کو واجب اتباع حکم پاک
مستقل احکام قضا احکام عالی مستند

بزم قرب و بارگاہ کبریا کے تم ندیم
خلوت اسرار ربانی کے تم ہو معتمد

آپ کے نور منور سے ازل کی آبرو
آپ کی ذات مکرم سے ہے توقیر ابد

آپ ہیں بحر فنا فی اللہ کے دُرِ یتیم
قلزم عرفان حق کی آپ سے ہے جذر و مد

یا رسول اللہ ضیا پر ہو نگاہ التفات
زمزمہ سنج ثنا ہے نغمہ خوان المدد

اے ماہ تابان ازل اے مہر رخشان ابد
سر دفتر پیغمبران مقبول اللہ الصمد

اے قلزم جود و عطا عمان الطاف و وفا
ابر کرم فیض اتم غمخوار حال نیک و بد

کشاف اسرار خفی حلال رمز مختفی
بحر سخا ابر عطا فیض ہو اللہ احد

کشاف اسرار خفی حلال رمز مختفی
بحر سخا ابر عطا فیض ہو اللہ احد

ہووے کرم گرم وفا رحمت ہو غمخوار ضیا
آخر فراق و ہجر کے صدمون کی ہووے کوئی حد

پر کیف اور لذیذ ہے صل علی لذیذ
ہے نام پاک آپ کا نام خدا لذیذ

دل سے جگر سے جان سے ایمان سے مجھے
سب سے یہ نام نام خدا ہے سوا لذیذ

رحمت لذیذ لطف لذیذ اور کرم لذیذ
اور سب سے بڑھ کے آپ کا خُلق و ولا لذیذ

ہم سن کے ذکر زندۂ جاوید کیون نہون
ہے چشمۂ حیات سے تیری وفا لذیذ

رگ رگ مین میری لذت کونین آگئی
پایا وہ ذوق یاد لب جان فزا لذیذ

طاعت خدا کی اور اطاعت تیری شہا
اور شوق و ذوق عشق شہ لافتا لذیذ

رحمت خدا کی تجھ پہ ضیا ہووے رات دن

لکھی ہے تو نے کیسی غزل واہ واہ تعویذ

نام اطہر ہے تمھارا دل و جان کا تعویذ
یہ ہی کونین مین ہے امن و امان کا تعویذ

نظر بد سے حوادث کی مجھے کیا کھٹکا
ہے مرے پاس ترے فیض عیان کا تعویذ

کیون نہ اسرار حقیقت کے عیان ہون مجھپر
دل مین رکھتا ہون تیری رمز نہان کا تعویذ

لطف سے تیرے مجھے نعمت کونین ملے
ہے عمل چیز ہی کیا اور کہان کا تعویذ

اہل حیثیت مجھے پہچان لین تیرا ہون غلام
ہو عطا لطف سے اس نام و نشان کا تعویذ

نہ کسی ورد سے مطلب نہ وظیفہ سے غرض
ہے تیرا نام ہی میرے خفقان کا تعویذ

تیرا گلدستۂ اشعار ضیا ہے نایاب
لطف سرکار سے ہووے گا جنان کا تعویذ

ہے عجب نیرنگ برقی جلوہ افشان ظہور
اور طلسم طرفہ نور مہر رخشان ظہور

شان انوار رخ و حسن تجلی ریز سے
ہو گئے شاہا عیان سب رمز پنہان ظہور

مہبط تنزیہہ و تقدیس آپ کی ہی ذات پاک
ہے یہی دین اور اسلام اور ایمان ظہور

آپ کے انوار رخ سے ہے جہان جلوہ فروز
آپ کے آثار رحمت سے ہے امکان ظہور

رونق گلزار کن سرکار کی ذات و صفات
جلوۂ سرکار مین آثار ارکان ظہور

روز اول حضرت آدم کی پیشانی مین تھا
آپ کا نور بہار افروز مہیان ظہور

ہے عدم کو سایۂ والا سے عز و افتخار
عالم امکان پہ ہے ہر طرح احسان ظہور

تھی ہیولا مین تمھاری ہی تجلی جلوہ ریز
ہر طرح سے تم ہی ہو بس جسم اور جان ظہور

کھل گئے سر خفی اور ہو گیا اظہار عام
جلوہ آرائی پہ آئی شہ کی جب شان ظہور

عالم کن مین ہوا جب حکم عالی کا نفاذ
ہو گئے سارے مہیا ساز و سامان ظہور

اے بہار آرائے گلزارِ ظہورِ ذات پاک — ق — اے چمن پیرائے نازِ کیفِ بستانِ ظہور
ذات والا سے ہوا سرسبز ورشکِ صد ارم — جلوہ زیبِ شانِ رعنائی گلستانِ ظہور
رنگ و بو سے آپ کے روح و روانِ کیفِ مشام — ضیمران و سنبل و نسرین و ریحانِ ظہور

زمزمہ آرا ہین عرش و فرش ہر شام و پگاہ
ذرّہ ذرّہ مین ضیا پیرا ہے عرفانِ ظہور

جلوہ ترا کچھ اَور ہے اور نورِ سحر اور — عارض ترے کچھ اور ہین اور شمس و قمر اور
ہے رمز تیری ذات کے معلوم خدا کو — تو اور ہی کچھ چیز ہے اور جن و بشر اور
دل اور جگر اور مرے ارمان ہوئے غرقاب — طوفان نہ اُٹھا دیکھ بس اے دیدۂ تر اور
ایک دل تھا سو وہ ہو گیا نذرِ تفِ اندوہ — رکّھا ہے بغل مین مرے کیا سوزِ جگر اور
بیشک دلِ عشاق و صدف مین ہے بڑا فرق — آنسو مرے کچھ اور ہین اور سلکِ گہر اور
یہ رہروئی شوق ہے وہ بادیہ گردی — سیّاحی ہے کچھ اور یہ مدینہ کا سفر اور
ہے شوق طوافِ درِ سرکار ہمیشہ — ارمان قدمبوس بھی رکھتا ہے اثر اور
بیتاب ہون عشقِ شہِ کونین مین ہر دم — اے بختِ زبون اب تو ذرا دیر نہ کر اور

یہ زمزمۂ نعت پیمبر ہے ضیا دیکھ
بس پاسِ ادب چاہیئے کچھ طول نکر اور

رخسار ہین تیرے سے نہ تیری سی جبین اور — کوئی بھی نہین مثل تری اے شہِ دین اور
یثرب پہ فدا کیونکہ ملائک نہ ہون و ذرات — روضہ ترا کچھ اور ہے اور عرشِ برین اور
کیون حضرت عیسیٰ نہون اسلام پہ قربان — سب دینون مین بیشک ہے ترا دین متین اور
شیدا نہون تنو جان سے کیون حسرتِ کونین — جلوہ ترا کچھ اور ہے اور مہ جبین اور

یہ حُسن وصفا اور یہ جلا شانِ خدا ہے — دندان ترے کچھ اور ہین اور دُرِ ثمین اور

کیون سارے جہان مین ہو یثرب کو تفوق — ہان سطحِ زمین اور ہے اور چرخِ برین اور

کیا دل ہے وہ جس دل مین ترا عشق نہین ہے — بے شبہ نگین اور ہے اور نقشِ نگین اور

کیون حضرتِ یوسف ہون رُخ پہ ترے مفتون — ہان جلوۂ حق اور ہے اور حُسنِ حسین اور

یارب مجھے مرقد ہو مدینہ مین میسر — سٹ ہٹ کے مری خاک کبھی جائے کہین اور

اے جاذبِ محبت مجھے لے چل سوئے یثرب — جائے گا کہان شیفتۂ خاک نشین اور

للہ ضیا پہ ہو نظر لطف و کرم کی
اب تابِ شکیبائی و تسکین نہین اور

ہو جلوۂ رحمت عیان یا حضرتِ خیر البشر — دل جوشِ غم سے ہے طپان یا حضرتِ خیر البشر

تسکین نہین ہوتی مجھے راحت نہین ملتی مجھے — ہوتی نہین غم سے امان یا حضرتِ خیر البشر

منظور کسکو ہمدمی کس کو گوارا محرمی — ہو حالِ دل کس سے بیان یا حضرتِ خیر البشر

ہے جوشِ پُرشورِ جنون اور ہے عدو بخت زبون — حیران ہون جاؤن کہان یا حضرتِ خیر البشر

نشتر کدہ ہے جان و دل افسردہ ہون اور مضمحل — نہ نطق کافی نے بیان یا حضرتِ خیر البشر

ہے کون اپنا رازدان جس سے کرون غم کا بیان — ہے طول اپنی داستان یا حضرتِ خیر البشر

ترٹپے ہے جانِ ناتوان اور ہے تمنا ہر زمان — ہو لطف و رحمت جاودان یا حضرتِ خیر البشر

یثرب مین بلوا لیجیے دیدار دکھلا دیجیے — خورم ہو دل جان شادمان یا حضرتِ خیر البشر

طاقت ہوئی ہے اپنی طاق ہے خار خارِ اشتیاق — اندوہ ہے وحشت نشان یا حضرتِ خیر البشر

ہو لطف کا ایسا اثر دن جائیں فرقت کے گذر — ملجائے دقت سے امان یا حضرتِ خیر البشر

اکاہشِ غصہ کاوشِ ستم ذرات ہے جوشِ الم — ق — قابو مین دل ہو نے زبان یا حضرتِ خیر البشر

دنرات جوش اضطرار ہر لحظہ زار و بیقرار
حسرت ہے ہون گرم فغان یاحضرت خیر البشر

ہر لحظہ جوش درد ہے ہر لحبہ آہِ سرد ہے
ہون نالہ زن نالہ کنان یاحضرت خیر البشر

ایک جوش الفت دل میں ہے ایک شور آب وگل مین ہے
محشر ہے شوق آستان یاحضرت خیر البشر

نازجمال پر ضیا اے کاش ہو راحت فزا
حیران ہون مین آئینہ سان یاحضرت خیر البشر

دل فدا آپ پہ ہے اے شہ والا توقیر
جان محزون ہے دل وجان سے نثار تسخیر

نہ تیرا کوئی مثال اور نہ کوئی شبہ ونظیر
بارک اللہ ہے عجب شان وقار وتوقیر

لطف تقدیر سے ہو جسکی غلامون مین شمار
کیون نہ ہو قصر گہر خلد مین اوسکا تعمیر

بنکے گو گلشن یثرب مین کرون اپنا مقام
ایسی بنتی نہین تقدیر سے کوئی تدبیر

آرزو مین در روضہ کی ہے خون حسرت دل
دیکھئے پاتا ہون کب اپنی دعا مین تاثیر

کوئی کیا مدح کرے تیری شہ کون ومکان
تیری مداح ہے خود ذات خدا و تدقدیر

تیری لیس ہے ثنا اور تیری طٰہٰ توصیف
شان عظمت کی تیری ذات خدا وند خبیر

روشنی کون ومکان مین ہے تیرے جلوہ کی
اللہ اللہ تیرے انوار کرم کی تنویر

جس سے توشاد ہے اُس سے ہی خدا بھی راضی
تیرا الطاف ہے افضال خدا کی تصویر

جسکو تقدیر سے ہاتھ آئے تیری خاک قدم
اُسکو زر کی ہو ہوس اور نہ امید اکسیر

لامکان تک تیری عظمت کا نہ کیونکر غل ہو
تو شہنشاہ ہے اور شیر خدا تیرا وزیر

کون ہے جسکو ہو یہ قرب کا رتبہ حاصل
رازدان ذات کا تو ذات تیری خاص مشیر

تیرا مداح ضیا اور ہے ستایش پرداز
اور کیا اس سے زیادہ ہو عروج تقدیر

دکھایا غمزۂ رحمت بہارِ کن فکان ہوکر — کیا گلشن ازل کو آپ نے جلوہ فشان ہوکر
قدوم پاک کے صدقہ سے سطح خاک نے شاہا — دکھائی ندرتِ قدرت وقار آسمان ہوکر
شرف کرسی پہ لاکھون درجہ پایا خاک یثرب نے — سقدر کی بلندی سے تمھارا آستان ہوکر
شبِ اسریٰ طلسم نازِ قدرت تھی بہر صورت — گئے اور آگئے آنا کہان سے تم کہان ہوکر
دکھایا اپنی یکتائی کا جلوہ بیت اقصیٰ مین — بصد عظمت بصد شوکت امام مرسلان ہوکر
شبِ معراج دکھلائی ادائے شانِ محبوبی — براق برق وش نے خال روئے قدسیان ہوکر
طلسم ناز قدرت کا کھلا اندازِ نیرنگی — ہوئے تم جلوہ آرا جب شانِ بے نشان ہوکر
تمہارے نور نے دکھلائے جلوے شان قدرت کے — فروغ کاینِ مین کان بہارِ این و آن ہوکر

یہ ہے مدحت نگاری کا تصدق شافع عالم
ضیا مشہورِ دوران ہوگیا رنگین بیان ہوکر

ہے دردِ دوری جان گزا صبح و مسا شام و سحر — کاوش ہے فرقت کی بلا صبح و مسا شام و سحر
چلتی ہے نے حسرت کی ہوا صبح و مسا شام و سحر — رہتی ہے وحشت کی فضا صبح و مسا شام و سحر
ہے دردِ جانِ آرزو شور فغان ہے ہا و ہو — اور لب پہ فریاد و بکا صبح و مسا شام و سحر
حالت ہے ہم رنگ جنون تسکین عدم حسرت فزون — نالہ سے ہے محشر بپا صبح و مسا شام و سحر
عشق مدینہ نقش دل سینہ پہ ہے پتھر کی سل — شورِیدہ وضعی بر ملا صبح و مسا شام و سحر
صبر ایک درِ نایاب ہے دردِ دل بیتاب ہے — یا حبیب یا مصطفےٰ صبح و مسا شام و سحر
درپاش ہر دم چشم تر ہر لحظہ آفت جوش غم — محزون دلِ وحشت ادا صبح و مسا شام و سحر
ہے کون غمخوار ازل ہے داستان طول امل — کس کو سناؤن ماجرا صبح و مسا شام و سحر

یا حضرت خیر البشر نورِ کرم ہو جلوہ گر

ہووے سویدائے ضیا صبح و مسا شام و سحر

اے شہِ کون و مکان اے سید والا گہر
آفتابِ آسمانِ دینِ حق فخرِ بشر

اے دُرِ دریائے رحمت اختر برجِ کمال
اے بہارِ گلشنِ فضلِ خدائے دادگر

اے چمن آرائے گلزارِ کمالِ سرمدی
اے نسیمِ گلشنِ فرحت اثر رحمت ثمر

اے گلِ گلزارِ اعجاز و ظہورِ ذاتِ پاک
اے بہارِ افروزِ باغِ معجزِ شق القمر

کب تک اس دردِ جدائی کے ہوں صبح و شام اسیر
اور کب تک دشتِ وحشت میں پھروں شوریدہ سر

جذبِ یثرب کب دکھائے اپنا اعجازِ کمال
کب وصولِ مدعا سے شاد ہوں جان و جگر

کاش امیدِ ضیا ہو رنگ رخسارِ حصول
بہرۂ جان و دلِ وحشی ہو کیفِ تازہ تر

اے بہارِ چمنِ قدرت والا توقیر
زینتِ کون و مکان بادشہِ عرش سریر

رنگِ رخسارۂ رحمت ترا اندازِ حیا
غازۂ روئے وفا تیری بہارِ تعمیر

تو فروغِ نظر و جلوۂ شانِ حکمت
تیرے انوارِ کرم لمعۂ نورِ تقدیر

نورِ لولاک ترے حسن کا مہرِ رخشاں
شانِ ماکان تیرے مصحفِ رخ کی تفسیر

لبِ جاں بخش تیرا داروئے دردِ عیسےٰ
کیفِ موسیٰ تیرے مقبولِ دعا کی تاثیر

ترا دریائے کرم نوح کی طوفان سے نجات
موجِ رحمت تری یونسؑ کی نشاطِ تقدیر

انبیا روزِ ازل سے تیرے مسرور و نوید
اولیا تا بہ ابد محوِ کمالِ تقدیر

صفتِ پاک تری رحمتِ عام عالم
ذاتِ اقدس ہے تری خاص بشیر اور نذیر

عرض پرداز بصد شوق و ادب ہے اے کاش
ہووے مقبول کسی طرح ضیا کی تحریر

بفضل خالق اکبر بلطف حضرت داور
نہین کوئی تیرا ہمسر نہین تجھ سے کوئی بہتر

فدا سب انبیا تجھپر تمامی اولیا چاکر
ازل سے سب کا تو افسر خدا تیرا ثنا گستر

تری ذات کرم ساماں ترا خلق اور ترا احسان
طرب انگیز عشرت خیز رحمت ریز جان پرور

ترا اسلام اور انعام اور اکرام اور رحمت
کرم فرما جہان آرا عطا بخش و وفا منظر

تری رُو اور تری ضو اور تری بو سے خجل دایم
فلک پر مہر شرف مین خور چمن مین غنچہ عبہر

تری کیف عنایت سے تری شان ہدایت سے
جہان با شوکت و عظمت موقر مسجد و منبر

تری بو سے تری خو سے تری ضو سے ہمیشہ کو
ارم گلشن ہوا مشکین گل اکسیر و گیا عنبر

ترے ادنیٰ غلامون کو ترے شوریدہ نامونکو
طرب ہمدم ارم محرم ملک مونس فلک بستر

تری الفت تری ہمت تری رحمت ازل سے ہے
خطا بخش و عطا پاش و کرم خو و وفا جوہر

شمیم خلق سے تیری نسیم لطف سے تیرے
معطر اور معنبر ہین گل و ریحان و نیلوفر

ضیا ہین اہل جوہر اُسکے در کی خاک بوسی سے
فلک صدر اور ملک قدر اور عرشی جاہ و کرسی فر

تھا مہیا ہر طرح رحمت کا سامان عرش پر
تم شب معراج تھے مولا کے مہمان عرش پر

تھی ازل سے اسکو تشریف آوری کی آرزو
تا ابد باقی رہیگا بار احسان عرش پر

بن گیا طور تماشا جلوۂ انوار سے
جب ہوئے رونق فزا تم ماہ تابان عرش پر

رنگ پر آئی بہار ندرت و شان کمال
گیسوئے مشکین ہوئے جب عنبر افشان عرش پر

نعرۂ صل علیٰ کا غلغلہ تھا ہر طرف
تھے ملک وصف و ثنا مین زمزمہ خوان عرش پر

تھی عجب رنگ سخن سرکار کی تازہ بہار
آرزوئے عرشیان تھے گل بدامان عرش پر

کب تک اب بلوائینگے مجھکو مدینہ مین حضور
ہوئیگی کب تک رسا فریاد و افغان عرش پر

سجدہ ریزی آستان کی گر مجھے ہو وے نصیب — دید کے قابل ہو میری عزت و شان عرش پر

اے ضیا مداح سرکار رسول اللہ ہون
قابل وقعت نہو کیون میرا دیوان عرش پر

کوثر و تسنیم سے دھوؤن زبان کو لاکھ بار — پھر کہی ہے سوئے ادب کیونکہ ہنون مدحت نگار

وہ تری ذات مقدس وہ تری شان کریم — وہ ترا اعزاز و وقعت وہ تری جاہ و وقار

فخر نسل حضرت آدم حبیب کبریا — شافع کونین و ممدوح جناب کردگار

مہبط انوار حق تیرا وجود پاک ذات — مصدر آثار رحمت تیری ذات ذی وقار

پیکر فضل الٰہی پیکر قدسی نژاد — جوہر شان ترحم جلوۂ رحمت نثار

اعتبار اصفیا و افتخار اولیا — تری شان مرحمت تیری ادائے لطف بار

شاہد وقعت مآبی ہین ترے سنگ و حجر — قایل رحمت نثاری ہے زبان سوسمار

عاشق شیدا ترے چرخ و فلک ملک و ملک — بندۂ فرمان ترے بحر و بر و کوہ و بحار

مدحت پاکیزہ طٰہٰ و یٰس بالیقین — شوکت معجز تری شق القمر سے آشکار

فاتح باب کرم مفتاح گنج فضل حق — تیری ذات باصفا صبح و مسایل و نہار

دافع آلام و اسقام آپ کا اسم شریف — رافع اعلام عزت شان عز و اعتبار

روز اول سے تری عزت کی اور وقعت کی دہوم — ہر طرف چرچا ترا با جاہ و شان اشتہار

اولیا سو جان سے قربان تیرے پائے پاک پر — اور تری خاک قدم سے انبیا کا افتخار

مہبط جبرئیل تری خلوت ذی جاہ و شان — مورد میکال تیری جلوت رحمت شعار

کون ہے کونین مین تجھ سے زیادہ ذی کرم — کون ہے دارین مین تجھ سے فزون ذی اختیار

تیرے خلق پاک کا آہوئے صحرائی گواہ — تیری شان فیض کا شاہد ہے طفل شیرخوار

اولیا، خواہاں ترے الطاف کے صبح ومسا
انبیا طالب عنایت کے تری روزِ شمار

اے شہِ کونین ایک دم ہو نگاہِ التفات
شیوۂ رحمت بنے ایک لمحہ کو حاجت برار

بندۂ عاجز ضیا حاضر ہے باصد ذوق وشوق
ہو پذیرا بہرِ حسنین التجائے خاکسار

مقام راستان نورٌ علیٰ نور
ہے تیرا آستان نورٌ علیٰ نور

تری ذاتِ مقدس اور منزہ
ہے شاہِ دو جہان نورٌ علیٰ نور

ترے اقوال اور افعال سب راست
تیرا حکم اور بیان نورٌ علیٰ نور

ترے انوارِ رخ سے دم کے دم میں
ہوئے کون و مکان نورٌ علیٰ نور

ہے جلوہ سے ترے اے جلوۂ ذات
زمین و آسمان نورٌ علیٰ نور

ترے طرزِ ہدایت کے تصدق
زبان روشن بیان نورٌ علیٰ نور

تمہاری شان انوارِ ضیا سے
بہارِ کن فکان نورٌ علیٰ نور

والشمس ترے رخ کی ہے تنویر کی تصویر
واللیل تیری زلف گرہ گیر کی تصویر

ما کان تیری شوکت و وقعت کا خط و خال
لولاک تیری عزت و توقیر کی تصویر

رحمت تری فضل و کرم ذات کا جلوہ
اکرام تیرا خوبیٔ تقدیر کی تصویر

روضہ ہے ترا جلوہ دہِ گلشنِ فردوس
ہے خاک پہ افلاک کے تعمیر کی تصویر

ہے جلوۂ صناعِ ازل تیری تجلی
صورت ہے تیری عالمِ تصویر کی تصویر

ہیں تیرے کفِ پا سے مہ و مہر منور
اور خاکِ قدم ہے تری اکسیر کی تصویر

ہے شکلِ الف نور ضیائے دلِ اصحاب

اعدا کو ترا سرو سہی تیر کی تصویر

فروغِ بزم کن اوّل بنا نور
عجب پُر نور تھا اصل علا نور

عیان تھی شانِ حسنِ لایزالی
عجب ذیشان تھا نامِ خدا نور

دکھایا نور نے اپنا یہ اعجاز
کہ لایا شان نوری جا بجا نور

شناگر اس کا تھا صناعِ کونین
تعالیٰ اللہ نور اے مرحبا نور

ہوئے اُس نور سے پُر نور کونین
عجب پُر نور تھا اور پُر ضیا نور

ہوا جب ذات کا جلوہ نما نور
عجب نیرنگ لایا جا بجا نور

جبینِ حضرت آدم مین چمکا
بنا حیدریت ادا حیرت فزا نور

دلِ ادریس کا بنکر سویدا
ظہورِ علم قدرت بن گیا نور

بنا رنگِ بہارِ گلشنِ شیث
برنگِ غنچہ ہائے گُل کھلا نور

ازل سے تا ابد نادر ادا سے
دکھائے گا فضا نور و ضیا نور

ہوا سرکار کا جس دم عیان نور
بنی نوری زمین اور آسمان نور

ہر ایک ذرہ بنا خورشید خاور
ہوا انوار سے سارا جہان نور

ہوئی وہ بارشِ نورِ الٰہی
برنگ مہر و مہ تھے جسم و جان نور

بنا ہے شش جہت گلزارِ انوار
ادائے ناز سے ہے گلفشان نور

ضیا اپنا سراپا نور ہے رہت
زبان روشن دہان نور اور بیان نور

کیا کرین گے تیرے شیدا باغ رضوان دیکھکر
غش ہے خود فردوس یثرب کا گلستان دیکھکر

عرش حیرت مین ہے تیری شان فیشان دیکھکر
دم بخود کرسی ہے تیرا ساز و سامان دیکھکر

صورت آئینہ حیران ہین ازل سے روز و شب
عاشقان ذات وہ رخسار تابان دیکھکر

ایک رضوان کیا تمامی حاملان عرش پاک
محو حیرت ہین ترے روضہ کا سامان دیکھکر

ق

تھا شب معراج کیا جاہ و جلال احمدی
بارک اللہ خوان تھے خود انوار یزدان دیکھکر

گلشن خلد و ارم تھا زمزمہ ریز درود
روے رخشان اور زلف عنبر افشان دیکھکر

شاد کیا کیا کچھ ہوے اوج مقامات وصول
ارتفاع غمزۂ محبوب سبحان دیکھکر

قصر جنت کے در و دیوار تھے احمد خوان
سرور کون و مکان کو اپنا مہمان دیکھکر

ارجمندانت کی تھے خوش طالعی سے شادشاد
گلشن خلد و ارم جنت کے ایوان دیکھکر

سجدہ ریز شکر تھے اور زمزمہ خوان نشاط
سید والاحسب انوار سبحان دیکھکر

ہے ضیا تیرے سخن کی طرز اعجاز کمال
کیون نہون محو مسرت اہل عرفان دیکھکر

تم ہو سر کون و مکان یا حضرت خیر البشر
تم ہو وقار کن فکان یا حضرت خیر البشر

تم عزت عرفان ہو تم وقعت ایمان ہو
تم ہو نشان بے نشان یا حضرت خیر البشر

تم سے ازل کی آبرو تم سے ابد کا نور و ضو
ہے دوسرا تمسا کہان یا حضرت خیر البشر

تم ہو حبیب کبریا تم جلوۂ نور خدا
آگاہ رمز کن فکان یا حضرت خیر البشر

تم اعتبار اولیا تم افتخار انبیا
تم ذات حق کے رازدان یا حضرت خیر البشر

تم ابتداے ابتدا تم انتہاے انتہا
تم باعث کون و مکان یا حضرت خیر البشر

تم نور طور ارتضا شان جمال مصطفا
تم مالک قصر جنان یا حضرت خیر البشر

تم پر فدا شام و سحر انوار خور نور قمر
پر نور تم سے ہے دو جہان یا حضرت خیر البشر

یٰس تمہاری ہے ثنا طٰہٰ ہے مدح جانفزا
قرآن تمہاری عز و شان یا حضرت خیر البشر

ہووے ضیا پر ایک نظر رحمت ادا رحمت اثر
یہ ہے تمہارا مدح خوان یا حضرت خیر البشر

آنکھون پہ ہے درد سر لیجے خبر خیر البشر
ہون چشم تر خستہ جگر لیجے خبر خیر البشر

لب پر فغان دل مین دھوان تن ناتوان جان نیم جان
شوریدہ سر وحشی نظر لیجے خبر خیر البشر

تسکین نہین دل ہے غمین جان حزین اندوہگین
شام و سحر وحشت اثر لیجے خبر خیر البشر

نام امان سے بے نشان غم بیکران راحت کہان
ارمان بتر زیر و زبر لیجے خبر خیر البشر

صبح و مسا سوئے سما ہے دیکھتا شاہا ضیا
کیجے نظر دیجے ثمر لیجے خبر خیر البشر

ترا عارض مہ تابان ترا رخ نیر انور
ترا جلوہ جہان آرا طرب پیرا کرم جوہر

ترے نور جہان آرا سے اے مہ روئے و مہ پیکر
زمین روشن زمان تابان عرب نوری عجم انور

تری ذات مقدس اور مطہر اے صفا گوہر
ہے کیف انگیز فرحت خیز دل آرا و جان پرور

تری حکم قضا قدر و سراپا و فر و شوکت سے
سبو خالی و خم پارہ قدح صد ریزہ سے ابتر

ترے تابع ترے خادم ترے فرمان پذیر ازل
سہیل و مشتری و ماہ و تیر خسرو و خاور

تری بوئے معطر اور معنبر اور مطہر سے
چمن خورم دمن گلشن فلک سرخوش ملک خوشتر

ترا سرو سہی طوبیٰ ترا تن جنت الاعلےٰ
ترا رخ گلشن فردوس سر عیوق لب کوثر

ترے بے حکم بزم عیش ہنگامہ مصیبت کا
نوا تیر اور صدا نشتر ندا آفت صلا خنجر

ترا دیوانہ مفتون ترا شیدائی و مجنون
جگر تفتہ نفس بستہ بہ تن خستہ بدم آذر

ترا لطف کرم پیشہ تری خوئے وفا شیوہ
خطا پوش و عطا پاش و سخا کوش و وفا پیکر

ترے صدقے سے گلزار جہان مین ساز رعنائی
گل و نسرین سمن سنبو صنوبر سرو و نیلوفر

تری جسم مطہر سے تری بوئے معطر سے
چمن رنگین صبا مشکین زمین لعلین گیا عنبر

تری ذات مکرم ذی کرم رحمت مجسم سے
منور قبلہ روشن کعبہ زیبا مسجد و منبر

تری ہمت تری جرآت ترا دل زور قدرت سے
کمند انداز خنجر گیر ناوک یار جولان گر

تری تعظیم اور تکریم واجب روز اول سے
ثوابت چرخ و سیارہ ثریا اور کواکب پر

تری مدح و ثنا سے کانپتے ہین رات دن شاہا
مرا نامہ مرا خامہ مری آمہ میرا دفتر

ضیا کو غم نہین ایک ذرہ نفس دون سے ہے گرچہ
فریب انگیز مکر آمیز بے پرہیز غارتگر

دین تیرا ہے عزیز اور تیرا ایمان عزیز
دونون باتین ہین تیری اے شہ ذیشان عزیز

تو نہ ہوتا اگر انسانون مین پیدا شہ دین
ساری مخلوق مین کیون ہوتے یہ انسان عزیز

تیرے باعث سے ہوا اپنا لقب کرمنا
ورنہ تھے سب سے ملایک شہ ذیشان عزیز

تیری الفت مین ہو نہین جوش جنون کے صدقے
نہ گریبان ہے عزیز اور نہ دامان عزیز

دل مین جسکے تیرے گیسو کا ہو سودا دن رات
کس طرح سے ہون اُسے سنبل و ریحان عزیز

تیرے ہی رخ کی ہی جلوہ کی ہر ایک گل مین بہار
بلبلون کو ہو نہ کیون صحن گلستان عزیز

راتدن خلوتِ دل مین نہو کیون تیرا خیال
نام حق اپنے ہے ایمان سے یہ مہمان عزیز

تیری تعریف مین اور تیرے لئے ہے نازل
سب صحیفون مین ہے اسواسطے قرآن عزیز

نعت احمد مین **ضیا** لکھے ہین مضمون نادر
اس لئے خلق مین سب کو ہے یہ دیوان عزیز

مضطر ہے دل حیران ہے جان ای دادرس ای دادرس
محشر تپش آفت فغان ای دادرس ای دادرس

ہوتی نہین تسکین نصیب حالت ہے کچھ دلکی عجیب
وحشت کا سامان ہر زمان ای دادرس ای دادرس

طوفب مدینہ کا ہے غم ہے جوش دریاے الم
ایکدم نہین ملتی امان ای دادرس ای دادرس

آفت بنا سوز جگر ہے سانس رشک نیشتر
ہون خستہ دل و خستہ جان ای دادرس ای دادرس

اپنا کوئی ہمدم نہین اور درد کا محرم نہین
کس سے ہو بیتابی بیان اے دادرس ای دادرس

جب ضبط کا یارا نہین اور درد کا چارہ نہین
بس الامان ہے الامان ای دادرس ای دادرس

دل راتدن بیتاب ہے اور چشم تر بیخواب ہے
مژگان ہین خونابہ فشان ای دادرس ای دادرس

تسکین نہین ہے ایکدم فرحت مٹی ہے یک قلم
راحت ہوئی وہم و گمان ای دادرس ای دادرس

چرخ کہن دشمن بنا اور بخت بد بدظن بنا
حیران ہون جاؤن کہان ای دادرس ای دادرس

ہے ہند سے نفرت مجھے ہر لحظہ ہے وحشت مجھے
ہے صبر بے نام و نشان اے دادرس ای دادرس

جوش تپش کا ہے وفور وحشت کا ہے ہر دم ظہور
اور ہے ضیا غم سے تپان ای دادرس ای دادرس

اے بادشاہ دو جہان فریادرس فریادرس
اے سرور کون و مکان فریادرس فریادرس

اے غمگسار عاصیان فریادرس فریادرس
اے کارساز بیکسان فریادرس فریادرس

اے اولیا کے مقتدا اے انبیا کے پیشوا
محبوب خلاق جہان فریادرس فریادرس

اے سرور دنیا و دین اے کاشف حق الیقین
اے واقف ہر این و آن فریادرس فریادرس

اے رازدان ذات حق اے رمز فہم ماسبق
اے باعث ہر انس و جان فریادرس فریادرس

اے گلبن گلزار کن اے رونق حسن سخن
اے وقعت لطف بیان فریادرس فریادرس

اے سایۂ فضل خدا اے شان فیض کبریا

نور و ضیا کے کن فکان فریادرس فریادرس

رات دن ہے دل مضطر مین خیال پابوس	راحت جان طپیدہ ہے ملال پابوس
کشور شان تفاخر کا شہنشاہ ہون	ہو پذیرا جو کرامت سے سوال پابوس
والہ و شیفتہ گم گشتہ و از خود رفتہ	کر گیا دم مین مجھے سحر حلال پابوس
غم طوبیٰ ہے نہ ہے حسرت سدرہ باقی	سینہ ہے گلشن سینہ مین نہال پابوس
گیا اندوہ خزان آئی بہار فرحت	شش جہت مین ہے وزان باد شمال پابوس
کرسی و عرش بھی ذرات تمنائی ہین	جب سے ہے جلوہ فزا شان جلال پابوس

کوئی کونین مین مجھسا نہ تونگر ہووے
گر گرہ مین ہو ضیا مال و منال پابوس

انوار طور ہون دل مضطر کے آس پاس	پہونچون مین اگر روضۂ اطہر کے آس پاس
جلوہ ہے جو کہ عارض سرور کے آس پاس	یہ نور ہے کہان مہ انور کے آس پاس
دیکھا جو نور خال پیمبر کے آس پاس	جلوہ کہان یہ مہر منور کے آس پاس
یہ خلد مین نسیم نہ کوثر مین یہہ شمیم	حضرت کے ہے جو زلف معنبر کے آس پاس
جو ناز و ادا کہ قد شاہ دین مین ہے	یہ راستی کہان ہے صنوبر کے آس پاس
جلوے ہین نور طور کے ہر وقت جلوہ گر	عاشق کے بخت و طالع یاور کے آس پاس

مداح آل پاک نبی ہم ہین اے ضیا
محشر مین ہونگے ساقی کوثر کے آس پاس

دل مضطر کو ہے ہر دم تیرے دربار کی خواہش	تپش ہے برق کی سی ہے تجلی زار کی خواہش
تمنا کو طلب کو شوق کو ارمان کو حسرت کو	ہر ایک لمحہ ہر ایک دم ہی تری سرکار کی خواہش

عجب قسمت ہے اُن کی جو کہ بیمارِ محبت ہین ‏ ‏ ملک کو اور فلک کو ہے اسی آزار کی خواہش

تپش دل مین ہے وحشت جان مین اور حیرت ہے آنکھون مین ‏ ‏ نہین حال پریشان کی مجھے اظہار کی خواہش

شہ کون و مکان بہر خدا چشم ترحم ہو ‏ ‏ کسی صورت سے پوری ہو دل ناچار کی خواہش

تماشا گاہ انوار کرم ہون تیرے جلوے سے ‏ ‏ یہ ہے شام و سحر شاہا در و دیوار کی خواہش

ضیا ہمکو نہین کچھ آرزو ہے مال و دولت کی ‏ ‏ مگر ہر دم ہے عشق احمد مختار کی خواہش

ایسی شعلہ مین ہے گرمی نہ شرر مین سوزش ‏ ‏ تپ فرقت سے ہے شاہا جو جگر مین سوزش

گرمی سوز غم طیبہ قیامت لائی ‏ ‏ اشک سیماب ہے اور دیدۂ تر مین سوزش

سوختہ جانون کی حالت پہ ہو رحمت آکاش ‏ ‏ خاک طیبہ کی نہ ہو راہ گذر مین سوزش

زیست کے لطف سے بیزار کیا صد افسوس ‏ ‏ ہو نہ الفت کی کبھی جان بشر مین سوزش

ہے ضیا سوز غم عشق محمد دل مین ‏ ‏ پردہ پردہ مین ہو جون شمع سحر مین سوزش

الطاف و کرم خاص ہے اور جاہ و حشم خاص ‏ ‏ ہر وصف و ثنا مین ہو تم اے شاہ امم خاص

اخلاق و وفا حلم و حیا جود و عطا لطف ‏ ‏ تسلیم و رضا صبر اہم فیض اتم خاص

خوش روئی و خوش خوئی و خوش خلقی و الطاف ‏ ‏ بے مثلی انوار رخ و سایہ عدم خاص

شق قمر و رجعت خورشید تماشا ‏ ‏ نطق حجر و معجزۂ نقش قدم خاص

لولاک لما لی مع ما کان محمد ‏ ‏ نور ازلی سجدۂ تعظیم قلم خاص

وازو فی بخت مبل دلات عجیب خسیت ‏ ‏ جاہ و شرف زمزم و توقیر حرم خاص

نازان ہو ضیا اپنے اس اعجاز رقم سے

کیا نعت کے مضمون کیئے تو نے رقم خاص

رنگ لایا تیرا جہان مین فیض — ہے زمین اور آسمان مین فیض

نہین کس جا ہے جلوہ افشانی — ہے مکان اور لامکان مین فیض

صورتِ جلوہ ہائے نورانی — ہے تیرا روح اور روان مین فیض

اپنے ایمان سے ہے تجھے تسلیم — ہے میرے دلمین اور جان مین فیض

کیون ضیا ہو نہ ایک جہان مسرور
ہے مری خوبیٔ بیان مین فیض

مغفرت کو اگر خدا ہے شرط — تو شفاعت کو مصطفےٰ ہے شرط

ایک دن پائین گے ہم اپنی مُراد — جلوۂ فضل کبریا ہے شرط

خاکِ طیبہ ہمین بلا جلدی — وعدۂ مہر کی وفا ہے شرط

کیون نہ مائل ہو خاطر سرکار — ہان بصد شوق التجا ہے شرط

مانگ لے مانگنا جو ہے تجھکو — دلِ حسرت زدہ دعا ہے شرط

دِل بنے جلوہ گاہ مہرِ مُراد — تابشِ جلوۂ صفا ہے شرط

اے ضیا کیون نہو خدا خوشنود
الفتِ شاہ لافتا ہے شرط

دردِ ہجران بن گیا ہے دشمن جان الحفیظ — سخت جانِ ناتوان ہے زار و حیران الحفیظ

کوئی پہونچا دے کسی صورت مدینہ مین مجھے — ہے تزلزل مین مری تسکین کا ایوان الحفیظ

لب پہ نالہ دلمین شورش جان مین حسرت الامان — دم کے دم مین ہوگئے حیرت کے سامان الحفیظ

اب کہان ہوش و قرار اور اب کہان تسکین و صبر — ہے کسی کا ناز شوخی جلوہ افشان الحفیظ

دیکھئے ہنگامے کیا کیا ہون نہ برپا مثل حشر
رنگ لاتی کوئی ہے اپنا درد پنہان الحفیظ

دیکھئے دکھلائے کیا کیا جلوۂ ناز و ادا
ہے کسی کا شوق پیرے دلمین مہمان الحفیظ

یا رسول اللہ دکھلاؤ جمال جان فزا
ہو ضیا کو کب تلک آزار حرمان الحفیظ

کیون نہووے فرض و ایمان مصطفی کا اتباع
اتباع مصطفائی ہے خدا کا اتباع

آپ کے لطف و کرم سے ہے ہمین واثق امید
تا دم آخر رہے طرز ہدا کا اتباع

ورد لب نام شہ کونین ہے لیل و نہار
بالیقین اے دل ہے یہہ صدق و صفا کا اتباع

آپ کے الطاف سے انعام سے اکرام سے
ہر طرح واجب ہوا ہم پر وفا کا اتباع

تاب کیا ہے کوئی دم مارے کسی کی کیا مجال
بندگان حق پہ ہے واجب رضا کا اتباع

منکشف سب اُسپہ ہون اسرار پنہان و عیان
اپنا جو شیوہ کرے صبح و مسا کا اتباع

ہے ضیا واجب اطاعت سرور کونین کی
ہر طرح لازم ہے حکم کبریا کا اتباع

ہے خارزار بن ترے اپنی نظر مین باغ
اور غمکدہ ادا و فضا و اثر مین باغ

جب سے ہے شوق و ذوق مدینہ ہزار شکر
عشرت کا کھل گیا مرے عزم سفر مین باغ

گلزار طیبہ کے ہے تصور کا یہہ اثر
ہے پیش چشم منظر و دیوار و در مین باغ

داغ فراق کی یہہ ادا ہے بہار جوش
سینہ مین دلمین پہلو مین اور ہے جگر مین باغ

اُمید ہے در روضۂ رشک ارم ہے سحر
رنگین خیالیون سے ہے سودائے سر مین باغ

پڑ جائے سایہ گر گل عارض کا آپ کے
لائے بہار جلوۂ شمس و قمر مین باغ

میرے لئے ہے شعلۂ جانسوز شام غم
گو ہے شریک نفخۂ فیض سحر مین باغ

گلزار داغ دل کی بھی ہے ایک عجیب بہار
مشہور گو ہے جلوۂ گلہائے تر مین باغ

بیشک ضیا یہ نعت پیمبر کا فیض ہے
ورنہ شگفتہ کیا ہو دلِ نکتہ ور مین باغ

شوق مدینہ مین ہے دل بیقرار داغ
دکھلا رہے ہین سینہ مین اپنے بہار داغ

ہے جان و دل مین صحن ارم کی فضا کا رنگ
لائے ہین رنگ تازہ کا نقش و نگار داغ

شہرت قمر کی ایک کلف سے جہان مین ہے
ہین میرے تن کے ہر بُن مو مین ہزار داغ

اے باغبانِ گلشنِ رحمت ذرا بتا
لائین گے کب بہار میرے بے شمار داغ

یارب طفیل خاک مدینہ ہو نور پاش
نمناک چشم اور ہون دُرِ شاہوار داغ

اے خاک طیبہ سرمۂ چشم اُمید بن
کب تک ہو حسرتون سے دلِ داغدار داغ

مضمون ہین ضیا کے گہر ہائے آبدار
کیا ہے عدو کا دل ہو اگر ہرزہ کار داغ

دعوے مرا سچا ہے یہ اے اہل جہان صاف
ہے نعت کے قابل نہ زبان اور نہ دہان صاف

جب تک نہ تیرے نور کی تھی جلوہ فروزی
اظہار سے تھا حسن نہان اور عیان صاف

تو گلشن کُن کا تھا نہ جب تک چمن آرا
نیرنگی قدرت کا تھا ہر طرح سمان صاف

جب تک نہ ہوئی نقش نگین تیری نبوت
تھا لوح کی تحریر کا بھی نام و نشان صاف

تجھ سا نہ ہوا کوئی نہ تجھ سا کوئی ہوگا
ہے کائن و من کان کی بھی شرح و بیان صاف

تیرے ہی سبب نام ازل اور ابد ہے
طغرا تری توقیع کا ہے شاہ شہان صاف

کیون دہوم ضیا کے نہ ہو انوار سخن کی
ہے صلّ علےٰ اسکی زبان اور بیان صاف

کیا کرے عاجز و ناکارہ و ناداں تعریف
سخت دشوار ہے بیشک شہ شاہاں تعریف

آپ کے جلوۂ رخ سے ہے قمر نورانی
آپ کے حسن سے ہے مہر کی رخشاں تعریف

حق تیرا مدح سرا اور تیری مدحت قرآن
اللہ اللہ عجب رکھتی ہے سامان تعریف

اے شہ ہر دو سرا بادشہ روز جزا
کیا کرے کیسے کرے نور کی انسان تعریف

حور و غلمان نہ ہون کیون والۂ شوق دیدار
خلد مین کرتا ہے ثنا جان سے رضوان تعریف

وہ تری شان ہے اور وہ تری عظمت شاہا
تیرے ہی در سے ہے جبریل کی دربان تعریف

نام یٰس ہے ترا اور ترا طٰہٰ القاب
بلکہ ہے اے شہ دین سارا ہی قرآن تعریف

تیرے رخسار کا گل ہے دل و جان سے مداح
تیرے گیسو کی کرین سنبل و ریحان تعریف

ہے ضیاؔ کی تیری مدحت سے تسلّی ہر دم
ذوق اور شوق مین کرتے ہین دل و جان تعریف

زمین سے ربط مجھے اور نہ آسمان کا عشق
ہوا ہے جب سے شہنشاہ کن فکان کا عشق

ارم کا شوق نہ فردوس کی ہین خواہش
مگر حضور کے ہر دم ہے آستان کا عشق

دل طپیدہ کو اس نے اسیر درد کیا
بنا ہے دشمن تسکین میری جان کا عشق

نہ دل سے انس مجھے اور نہ جان سے رغبت
ہے جب سے مونس دل اپنے جان جان کا عشق

ہے خار خار مدینہ کا رات دن دل مین
بہار سے ہے مجھے مطلب نہ گلستان کا عشق

تیرے ہی ذکر سے ہر دم ہے عشرت خاطر
ہر ایک لحظہ ہے تیرے ہی داستان کا عشق

جسے ہے خاک مدینہ سے الفت قلبی
اُسے نہ خلد سے مطلب نہ ہے جنان کا عشق

جگر تو خون ہوا اور جان ہوئی اسیر بلا
خدا ہی جانے کرے کیا دل طپان کا عشق

ضیاؔ دکھاتا ہے انداز اور ہی کچھ اب

جبیب حضرت خلّاق دو جہان کا عشق

اے محرم حریم جلال جناب حق
لیل و نہار محو حق و باریاب حق

اے نکتہ فہم نکتہ اسرار کنت کنز
اسرار دان قدرت حکمت نصاب حق

اے لمعۂ تجلی انوار لا اِلٰہ
لاریب فیہ فہم کمال کتاب حق

اے عارف معارف تصریح صفات ذات
دانائے راز و رمز عذاب و ثواب حق

کب تک اسیر درد تمنا رہے **ضیا**
کب تک ہو کیف یاب عطایائے باب حق

سب تیرے جلوے ہین اے نور خدائے مطلق
ماہ و مہر و فلک و عرش و ثریا و شفق

تیرے انوار منوّر سے ازل کی تنویر
تیرے جلوے سے مجلّیٰ ہے ابد کی رونق

تری تعظیم کو خم گردن عرش و کرسی
تیری تکریم ملایک پہ ہے واجب الحق

ترا شیوہ ہے وفا اور ترا شیمہ ہے حیا
قول صادق ہے ترا فعل ہے تیرا اصدق

شش جہت مین ترے انوار سے نور رحمت
ترے جلوہ سے تجلّی کدہ ہر ہفت طبق

تری تلقین ہے سبحانک لا علم لنا
تری تعلیم ہے ہر ایک کو وحدت کا سبق

آگہی کسکو کما ہی ہے تیری عظمت سے
ہے صحیفہ تری توقیر کا مضمون ادق

تری تصدیق پہ آمادہ شجر اور حجر
چرخ پر تیرے اشارہ سے مہ روشن شق

ہے ترا خلق و کرم جود و عطائے خالق
جوش رحمت ہے ترا فضل خدائے برحق

ناخدائی سے تیرے لطف کے ہے سب کی نجات
تیری رحمت سے ہے وابستہ جہان کی رونق

شورش شوق سے دن رات ہے بیتاب **ضیا**
ہے دل مضطر و بیتاب مین شان زبیق

ایک برق بلا جوش ہے سوز نشہ عشق
مین روز ازل ہی سے ہون آتش بجگر عشق

ہون سوز محبت سے سراپا شجر عشق
داغ دل پر داغ ملا ہے ثمر عشق

کس طرح چھپاؤن دل بیمار کی حالت
ہے زردی رخسار سے ظاہر اثر عشق

دن رات قیامت ہے نشانہ ہے بلا کا
یا رب نہ لگے دل کو کسی کے نظر عشق

کھویا مجھے کونین کے غم سے دل مضطر
معلوم نہ تھا روز ازل مین ضرر عشق

جز آہ شب غم نہین ہمراز دل زار
پہونچائے کوئی طیبہ مین کیونکر خبر عشق

یہ دل ہی ضیا دشمن آرام و طلب ہے
ہمدم ہے یہی اور ہے یہی نامہ بر عشق

اے تاجدار کشور قرب جناب حق
اسرار فہم ذات حق و بار یاب حق

مسند نشین بزم کمالات معرفت
ساقی جام چشمۂ رحمت مآب حق

دانائے سر مخفی و اسرار ذات پاک
آگاہ لطف رحمت و کیف خطاب حق

استاد نکتہ دان کمالات معرفت
آگاہ لفظ و معنی و رمز کتاب حق

وصاف ذات و زمزمہ سنج صفات ذات
سرشار کیف جام حق و کامیاب حق

معمار قصر دین خداوند ذوالکرم
تزئین طاق و منظر و انوار باب حق

حلال رمز لطف و عتاب خدائے پاک
کشاف سر ذات و عذاب و ثواب حق

توقیع نامۂ شرف و فضل و امتنان
طغرا نویس مرحمت بے حساب حق

دستور بارگاہ کرم جوشش لم یزل
آگاہ رمز خاص سوال و جواب حق

دل خون کیا ہے فکر معاش و معاد نے
گو وا ہے باب رحمت رحمت انتساب حق

ہون سرکشی نفس سے ناچار روز و شب
زنگ الم ہے آئینہ آسا حجاب حق

اے کاش لطف جوش ہو مشاطۂ کرم　　ہو جلوہ ریز شاہد رنگین نقاب حق

آئینۂ امید ہو پُر نور و پُر **ضیا**
اور جوہر مراد بنے آب و تاب حق

دیکھئے ہوتے ہین الطاف کے سامان کب تک　　خلوت دل مین مرے ہوتے ہین مہمان کب تک
اسی امید مین دل گم شدہ حسرت ہے　　جلوۂ عارض انور ہو نمایان کب تک
دام گیسو کے تصور مین دل رہین وبال　　صورت زلف رہے زار و پریشان کب تک
جلوہ دکھلایئے اے جوہر آئینۂ قدس　　دل حیرت زدۂ ناز ہو حیران کب تک
دل پُر داغ مین کب تک رہے دوزخ تابی　　قطرۂ اشک رہین گے شرر افشان کب تک
ہائے کب مطلع انوار تمنا ہوگا　　داغ حسرت کا بنے نیر رخشان کب تک
غنچۂ حسرت و اندوہ شگفتہ کب ہو　　دل پُر داغ بنے رشک گلستان کب تک
دیکھئے نکلے گی کب تک میری حسرت دلی　　اور پورے میرے سب ہونگے ارمان کب تک
اب تو للہ بڑھا دیجے وقار کونین　　خلعت لطف سے تن ہو میرا عریان کب تک
آستان پہ مجھے بلواؤگے بالطف و کرم　　کشور ہند سے جلدی شاہان کب تک

ہے **ضیا** آپ کا انداز سخن مین ممتاز
ایسے اشعار لکھین اور سخندان کب تک

درد فراق کے سہون صدمے کہان تلک　　پہونچی ہین کاوشین جگر خستہ جان تلک
اللہ رے ناتوانی دل کیا ستم ہوا　　آتی ہے شکوون سے فغان بھی زبان تلک
خون کس طرح نہون مرے ارمان ہر ایکدم　　پہونچا ہے زخم کارد اندوہ جان تلک
اے طالع زبون کوئی ایسا بھی وقت ہو　　فریاد ہو رسا جو شہ کن فکان تلک

مدت ہوئی کہ دل مرے سینہ سے گم ہوا
ملتا نہین سراغ کا اُسکے نشان تلک

یثرب کی آرزو مین دل و جان ہین غرق خون
پھونچائے کاش کوئی شتابی وہان تلک

اے جذب شوق تیرے مین صدقے ہزار بار
پھونچا دے ایکبار مجھے آستان تلک

آنکھون سے ایکبار تو روضہ کو دیکھ لون
شیدا ہے جسکے شوق مین دل اور جان تلک

افسوس ہے ضیا غم فرقت مین جان زار
آتی ہے نالہ بن کے جگر سے زبان تلک

خلوت دل مین مرے دیکھئے آئین کب تک
جلوہ شان تجلی کو دکھائین کب تک

بیخود جلوۂ انوار بنائین کب تک
نور وشش دیکھئے دیدار دکھائین کب تک

اے خدا عطر گریبان تمنا ہون گی
وادی طیب طیبہ کی ہوائین کب تک

راتدن ہین اسی امید مین ارمان بیتاب
یان تک انوار کرم آئین تو آئین کب تک

گل کھلائین گی مرے داغ دل سوزان مین
روضہ عنبر مینو کی فضائین کب تک

ایک چشمک مین ہو دل بیخود و جان محو مراد
ایسی الطاف کی ہونگی آوائین کب تک

دیکھین کب مشک فشان ہووے مشام امید
عشرت آرا ہون مدینہ کی ہوائین کب تک

اے خدا ہووے اثر ریز فغان حسرت
سر پہ نالون سے جہان اپنی اُٹھائین کب تک

اسی امید مین دن رات ضیا ہے بیتاب
آستانہ پہ مجھے شاہ بلائین کب تک

آج ہے عالم انوار طرب صحن فلک
آج سرشار ہے عیش و مسرت مین ملک

آج ہر ذرہ مین ہے نیر اعظم کا فروغ
اور ہر ایک قطرہ مین ہے مہر فروزان کی چمک

آج ہر خار مین ہے تار رگ گل کی ادا
گل خورشید کی ہے آج ہر ایک گل مین جھلک

شش جہت میں ہے تماشائے تجلی کہ طور — مظہر جلوۂ انوار سماک اور سمک
واق و منظر سے ٹپکتی ہے ادائے نزہت — ہے ٹپکتی در و دیوار سے کندن کی دمک
ہے مشامِ دل امید و تمنا مشکین — لخلخہ سا ہے کسی کاکل و گیسو کی مہک
کیف میلاد رسول عربی سے عالم — عالم رحمت و تقدیس سے بے شبہ و شک
خلوت دل میں تجلی کے ہیں آثار عیاں — ہے تقاضا طرب و عیش کا دیتا دستک

فرقت طیبہ میں وزرات ضیا ہی بیتاب
ایک لمحہ کو پلک سے نہیں لگتی ہے پلک

اے شہ بحر و بر سلام علیک — افتخار بشر سلام علیک
حامی دین فروغ چشم یقین — چارہ ساز ضرر سلام علیک
حامی حشر ساقی کوثر — مالک گرم و تر سلام علیک
ماحی کفر و حامی ایمان — دافع درد سر سلام علیک
سالک مسلک و طریق رضا — غمگسار سفر سلام علیک
چارۂ درد و شافی آزار — دفع ساز خطر سلام علیک
اوستاد کتاب وحدت حق — کیف بخش اثر سلام علیک
مشعل خلوت دل عارف — نور قلب و جگر سلام علیک

نور بخش و ضیائے خلوت دل
شاہ والا گہر سلام علیک

اے سیماب وش بیتاب و مضطر یا رسول — قطرۂ خون جگر ہے رشک اخگر یا رسول
اپنے مدینہ میں بلا لو ہند سے بہر خدا — میری مشت خاک ہے بے حد مکدر یا رسول

دم کے دم مین منزلِ مقصود کا پائین سُراغ
وحشت ارمان مری بنجائے صرصر یا رسول

گر یہی جوشِ تپش ہے اور یہی دردِ فراق
تو مری وحشت کے کھُل جائینگے جوہر یا رسول

مشرقِ انوارِ وحدت ہو ابھی داغِ جگر
خواب مین گر دیکھ لون روئے منوّر یا رسول

جب سے گیسوئے معنبر کا تصوّر ہے مجھے
ہے گریبان میرے ارمان کا معطّر یا رسول

مرتفع ہے کس قدر ایوانِ عظمت آپ کا
جسکے زینہ کا ہے پایہ چرخِ اخضر یا رسول

آپ کا نامِ مبارک آپ کا جسمِ لطیف
طیّب و طاہر مطہر پاک و اطہر یا رسول

اللہ اللہ رازدارِ رازِ حق جبریل بھی
قُرب سے ہے آپکے حیران و ششدر یا رسول

ایک چشمک سے کرم کی ہو سبکباری کا کیف
بارِ عصیان کا گران ہے میرے سر پر یا رسول

ہو ضیا کی نعت خوانی پر کرم کی ایک نگاہ
ناتوان کا ہے یہی تحفہ محقر یا رسول

ہے بلا خیز بیقراریٔ دل
اور شرر ریز اشکباریٔ دل

شورشِ نالہ ہے قیامت جوش
حشر سامان ہے آہ و زاریٔ دل

چین لینے مجھے نہین دیتا
کیا غضب ہے ستم شعاریٔ دل

شوقِ یثرب مین جان تمام ہوئی
کیون نہ شُہرہ ہو اپنی خواریٔ دل

اے شہِ دو جہان خدا کے لئے
دیکھ لو اب تو خاکساریٔ دل

روضۂ پاک پر بلا لیجے
کہ قیامت ہے شعلہ باریٔ دل

بنگیا عاشقِ رسولِ خدا
اللہ اللہ طرفہ کاریٔ دل

کوئی للہ ایک دم کے لئے
اب کرے جلد غمگساریٔ دل

اب ضیا کو ہو خاک بوس نصیب

دور ہو درد بے قراری دل

جلوۂ حضرتِ مولیٰ ہے تری شان جلیل
رخ پُر نور پہ ہے غازۂ اللہ جمیل

کون ہے کاین و مکان میں ترا شبہ و نظیر
ازازل تا بہ ابد ہے ترا معدوم عدیل

موسیٰ و عیسیٰ و یحییٰ و زکریا شیدا
اور مفتون ترا رضوان ترا عاشق جبریل

مظہر ذات خداوند تری ذات کریم
صفتِ پاک تری رحمتِ مولیٰ کی دلیل

شاہد عزت و عظمت ترا قرآن کریم
دال اعزاز پہ توریت و زبور و انجیل

ذات کی جیسے صفت پر ہے مبین توقیر
انبیا پر ترا ظاہر ہے وقار و تفضیل

کون ہے تیرے سوا اپنا کفیل کونین
اور ترے لطف کے بن کیا ہے تسلی کی سبیل

کاش ہو خلوتِ دل طور تجلّیِ کرم
ہو عیان جلوۂ انوار گلستان خلیل

جذب خورشید کرم اب تو دکھا دے اعجاز
ہے ضیا ہند میں ایک ذرۂ ناچیز و ذلیل

مدح یٰس تری طٰہٰ ہے ترا ذکر جمیل
وصف لولاک ہے ماکان تری شان جلیل

ہیں ازل سے تیرے انوار فروغ کونین
اور ابد تک ترا اکرام ہے دولت کی دلیل

انبیا روز ازل سے تری الفت کے شہید
اولیا تا با بد تیری محبت کے قتیل

ترا انعام تماشائے بہار فردوس
ترا احکام نگار و دم شمشیر اصیل

مژدہ گو تیرا مسیحا ترا مداح کلیم
تیرا میکال مطیع اور ترا خادم جبریل

ہے صحیفہ تیری تعظیم کا لوح محفوظ
تیرا اجمال طریقت ہے شریعت تفصیل

تیرے اسرار حقیقت میں خموشی ایمان
تیرے عرفان کی تصریح میں ہے عقل علیل

تیری مدحت میں [illegible] ہیں ملک بھی حیران
ہے ستایش میں تری اپنی عبث قال و قیل

ذرّہ ذرّہ ترے انوار سے مہر رخشان
قطرہ قطرہ ترے الطاف سے ہے ابر نیل

دشت و صحرا ترے افضال سے گلزار ارم
کوہ و بیدا تری رحمت سے گلستان خلیل

آستان بوس ترے بادشہ عرش سریر
سجدہ فرسا ترے دروازہ کے خورشید اکلیل

ہے ملایک پہ تری عزت و عظمت واجب
انبیا پر ہے تری فرض وقار و تفضیل

ہے تری شان مین قرآن کتاب مکنون
اور منسوخ ہین توریت و زبور و انجیل

عظمت و شوکت جبروت ترا جاہ و جلال
عزت و وقعت لاہوت تری قدر جلیل

محکم احکام و مناہی و آوامر واثق
نہ تغیر نہ تیرے دین مین کوئی تبدیل

ذات کی کنہ سے تو واقف و آگاہ کمال
علم عرفان و حقیقت مین ہے تیری تکمیل

مہربان تجھ پہ خدا تو ہے خدا پر شیدا
راست ہے راست کہ المحسن الی المحسن یمیل

بن ترے لطف کے فردوس عذاب دوزخ
ساز عشرت تری رحمت سے دم اسرافیل

تو معاون ہو تو ہو موت مین تفریح وصال
تو ہو حامی تو دل آرام ہے عزرائیل

اے شہ کون و مکان ہو نظر لطف و کرم
کب تک آوارہ پھرون ہند مین او خوار و ذلیل

دل چل اب طیبہ کو چلتا ہے ضیا بھی ہمراہ
آرزو جوش پہ اور عمر کی مدت ہے قلیل

کس کا منہ کون کرے تیری ثنا و تبجیل
لوح محفوظ کی زینت ہے ترا ذکر جمیل

اے وفا خطبہ حیا منبر و رحمت تاویل
اے سخا سبکہ عطا جامہ شفاعت اکلیل

اے کرم کوش و فا جوش فروغ دل و ہوش
اے عطا پاش خطا پوش ہدایت تجمیل

مسند عزت و وقعت ترا صدر لاہوت
عز من کان محمد ہے تری شان جلیل

تیرے فرمان نبوت کا ہے طغرا لولاک
لی مع ہے تری توقیع ولایت کی دلیل

آستانہ ترا سجود جبین میکال
خاک اقدام تری غازۂ روئے جبریل

سیر اسرا ہے تری منزل تری قاب قوسین
اور لقد جاء تیری شان وقار و تفضیل

ہے ردا تیری مزمل تو عمامہ حٰمٓ
طٰہٰ جامہ ترا دستار ہے تیری تنزیل

فاتحہ ہے تری سر لوح کتاب اعزاز
اور اخلاص تری دین ہدیٰ کی تاویل

ہے لوا انا فتحنا تو اذا جاء پرچم
لا الٰہ فتح و ظفر کی تیری شمشیر اصیل

ہے ہدایت تری سبحانک لا علم لنا
حسبی اللہ توکل تیرا اور نعم وکیل

مہربان تجھ پہ خدا تو ہے خدا سے واصل
ورد تسبیح ترا ذکر ہے تیرا تہلیل

ترے انوار ہیں انوار ظہور قدرت
ترے آثار کرم رحمت ستار جلیل

ترا انعام و کرم رحمت قاسم ازل
اور ترا جام عطا چشمۂ کوثر کی سبیل

تو شہنشاہ ہے اور حیدر کرار وزیر
صدر اعظم ترے دربار کا شبیر قتیل

آستان بوس ترا چرخ معظم وذرات
ماہ اور مہر کو انوار کے تجھ سے تحصیل

تری رحمت سے ہے کونین میں کیف فردوس
ترے انعام سے عالم ہے گلستان خلیل

خلوت قرب تری خلوت قاب قوسین
جلوت فیض تری جذر و مد لجۂ نیل

ہو ضیا پر نظر لطف و ترحم شاہا
ہو وے حاصل کسی صورت سے اسے کیف تقبیل

مرحبا اے جلوۂ حسن و جمال ذوالجلال
مرحبا اے لمعۂ برق جلال ذوالجلال

مرحبا اے گوہر دریائے انعام ازل
مرحبا اے موجۂ بحر نوال ذوالجلال

مرحبا اے نور طور کبریائے ذوالمنن
مرحبا اے اشعۂ شان کمال ذوالجلال

مرحبا اے خوان انعام جناب کبریا
مرحبا اے لذت شیرین وصال ذوالجلال

مرحبا ساقیِ تسنیم و معین و سلسبیل ——— مرحبا اے قاسمِ مال و منال ذوالجلال

مرحبا اے واردِ سے تشنہ لبان سوزِ عشق ——— مرحبا اے ساغرِ آبِ زلال ذوالجلال

مرحبا اے واقفِ اسرارِ کُنہِ کبریا ——— مرحبا حلالِ رموزِ قیل و قال ذوالجلال

مرحبا اے محوِ اللہ الصمد صبح و مسا ——— مرحبا مستغرقِ فکر و خیال ذوالجلال

مرحبا اے چارۂ غم ہائے دل ارضیا
مرحبا محبوبِ بے مثل و مثال ذوالجلال

مجھ سا ہے کون رہنِ ملال و شکستہ دل ——— آشفتہ حال و بندِ خیال و شکستہ دل

ارمانِ شہیدِ غمزۂ سفاکیِ فراق ——— جانِ حزین اسیرِ وبال و شکستہ دل

دردِ طوافِ روضۂ اقدس مین خونِ امید ——— حسرت طپان و گم شدہ حال و شکستہ دل

فکرِ معاش کچھ ہے نہ کچھ حسرتِ معاد ——— خون گشتہ آرزوئے مآل و شکستہ دل

پاسِ ادب سے بند ہے فریاد اے ضیا
خاموش ہے زبانِ سوال و شکستہ دل

ہے عجب شانِ کرم شانِ ربیع الاول ——— لطفِ کونین ہے احسانِ ربیع الاول

فرش اور عرش ہین سب محوِ ادا کے انداز ——— ہے عجب نازِ عجب آنِ ربیع الاول

رفعتِ عرشِ برین اُسکی ادا پر شیدا ——— شانِ معراج ہے ایوانِ ربیع الاول

کُل انعامِ خدا و ندِ دو عالم سے ہے پُر ——— وسعتِ شوکتِ دامانِ ربیع الاول

از ازل تا بہ ابد جلوۂ شانِ رحمت ——— بہ ہمہ لطف ہے مہمانِ ربیع الاول

وسمۂ ابروئے انوارِ تجلّی کمال ——— ہے ازل سے مہِ تابانِ ربیع الاول

نورِ لولاک کے جلوہ کی بنی ہے مظہر ——— بارک اللہ ہے عجب شانِ ربیع الاول

بنگیا طبلۂ عطار مشام عالم / ہے عجب نفحۂ بستان ربیع الاول

ہے ضیا شافع کونین کا جب اسمین ظہور
کیون نہ کونین ہو قربان ربیع الاول

کیا عروج واوج پایا یا رسول / عرش سے بالا ہے پایہ یا رسول
حضرت آدم بنے مقبول ذات / کیا وسیلہ ہات آیا یا رسول
نوح نے طوفان سے پائی نجات / ابر رحمت سر پہ چھایا یا رسول
نار ابراہیم کو گلشن کیا / رنگ کیا تازہ دکھایا یا رسول

کیون نہ ہو خورم دل وشادان ضیا
کام رحمت نے بنایا یا رسول

جان ودل قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم / شان خدائی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کے جلوے جلوۂ حق اور آپ کے لطف افضال خدا / کون ومکان ہین مکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
راز خاص ذات حق ہین راز جناب شافع دین / رمز کن ہے بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سنکے فسانے روز ازل کے دلمین یہ کامل آیا یقین / نغمۂ کن ہے لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جو کہا حق ہے جو کہا صادق جو کہا حکم خاص خدا / رحمتِ حق ہے زبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
راز خفی ہین وجود وعدم کے سر ہین کمال لوح وقلم کے / رمز نہان وعیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے ضیا انکار ہی کسکو حق ہی یہ حق کی بات ہے یہ
سارا جہان ہی جہانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہ کون ومکان تمپہ درود اور سلام / شافع ہر دو جہان تم پہ درود اور سلام
شوق مین بیتاب ہون بے خورد بیخواب ہون / جلوہ نما ہو کہان تم پہ درود اور سلام

دل سے ہون ہر صبح و شام آپ کے در کا غلام
سرورِ عرش آشیان تم پہ درود اور سلام

معجزہ دکھلایئے دل مین میرے آیئے
کیجئے رحمت عیان تم پہ درود اور سلام

آپ کے انعام سے آپ کے اکرام سے
کھل گئے سرِ نہان تم پہ درود اور سلام

کیون نہو مشکین دماغ سینہ کا ہر ایک داغ
ہے گلِ باغِ جنان تم پہ درود اور سلام

دل کو ہے حاصل سرور جا نہین ہے کیف حضور
اے مری روحِ روان تم پہ درود اور سلام

اے مرے آرامِ دل زیب دہِ آب و گل
مایۂ تسکین جان تم پہ درود اور سلام

ہے مری سرو سہی جیبِ تمنا تہی
دل ہے کبتک طپان تم پہ درود اور سلام

اے مرے نورِ نظر خون ہوئے جان و جگر
آنکھ ہے طوفان نشان تم پہ درود اور سلام

اے مرے خیر البشر لو مری جلدی خبر
درد ہے دلمین نہان تم پہ درود اور سلام

غم سے جگر چاک ہے صبر میرا خاک ہے
دلکو نہین ہے امان تم پہ درود اور سلام

آیئے بس آیئے جلوہ ہی دکھلایئے
در سے مین جاؤن کہان تم پہ درود اور سلام

قبلۂ بہبود ہے کعبۂ مقصود ہے
سنگِ درِ آستان تم پہ درود اور سلام

کاش مین اب دیکھ لون دیکھ کے قربان ہون
روضۂ مینو نشان تم پہ درود اور سلام

وقت ہو رحمت اثر جلوہ ہو نورِ نظر
کیف کا ہو وہ سمان تم پہ درود اور سلام

تم پہ فدا ہے ضیا کہتا ہے صبح و مسا
سرورِ رحمت نشان تم پہ درود اور سلام

اے تکیہ گاہِ اولیا بہرِ خدا چشمِ کرم
پشت و پناہِ انبیا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے سرورِ ہر دو سرا بہرِ خدا چشمِ کرم
اے تاجدارِ اصفیا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے منبع حلم و حیا بہرِ خدا چشمِ کرم
اے مظہرِ صدق و صفا بہرِ خدا چشمِ کرم

اے غنچۂ باغ وفا بہر خدا چشم کرم
اے زیب فردوس رضا بہر خدا چشم کرم

اے مقتدائے اتقیا بہر خدا چشم کرم
اے پیشوائے اولیا بہر خدا چشم کرم

اے گوہر درج کرم اے اختر برج حشم
گردون علم گردون لوا بہر خدا چشم کرم

ہون غرقۂ بحر الم وحشت فزون تسکین ہے کم
اور درد دل ہے لا دوا بہر خدا چشم کرم

اپنا کوئی ہمدم نہین اور راز کا محرم نہین
اور فکر ہے صبح و مسا بہر خدا چشم کرم

درد جدائی ہے ستم جان صرفۂ اندوہ و غم
سر پر ہے وحشت کی بلا بہر خدا چشم کرم

عشق مدینہ دل مین ہے ایک شور آب و گل مین ہے
ہون مضطرب بے انتہا بہر خدا چشم کرم

دن رات یثرب کا ہے غم ہر دم ہے طیبہ کا الم
کب تک ہو پورا مدعا بہر خدا چشم کرم

دلمین تپش جا مین قلق رخ پر ہے وحشت رنگ فق
اور درد دوری جان گزا بہر خدا چشم کرم

ناچار ہون ناچار ہون وا ماندہ ہون لاچار ہون
جو کچھ کہ ہونا تھا ہوا بہر خدا چشم کرم

سینہ مین لاکھون داغ ہین وحشت کے رنگین باغ ہین
چلتی ہے حیرت کی ہوا بہر خدا چشم کرم

شاہنشہ والا حشم ہووے ضیا پر اب کرم
جلد ہی پذیرا ہو دعا بہر خدا چشم کرم

غم روز مین دل مرا خون ہے تیری شوخی طرز حیا کی قسم
ہی درد مین بٹ گئی حسرت دل تیری نقش قدم کی ادا کی قسم

یہ خیال بجائیگا دل سے کبھی مجھے لذت مہر و وفا کی قسم
یہی عشرت دل یہی راحت جان ہے تجلی ذات خدا کی قسم

تیری رخ کا ہی جب سے خیال مجھے ہوا دید کا جب سے ملال مجھے
مرا آئینہ ہے مخزن نور و صفا رخ جلوۂ حسن و صفا کی قسم

تری گیسوئے زلف سا کا ہی غم مری عشرت زیست کو قہر و ستم
غم ہجر ہوا مری جان کو بلا تری عشوۂ ناز و ادا کی قسم

مجھے صبر کی اب نہین تاب رہی میرا چین رہا ہی نہ خواب رہی
مرا نالۂ درد ہی عرش رسا غم سوزش آہ و بکا کی قسم

مری درد جگر کی ابھی ہو دوا ابھی ہوئے مرض سے نصیب شفا
جو مدینہ کا جلوہ ہو پیش نظر ہی مدینہ کی آب و ہوا کی قسم

مجھے خواہش خلد نہ شوق ارم کہ ہے عشرت جان ترا فیض اتم
ترے لطف نے مجھکو بنایا غنی ترے شیوہ جود و عطا کی قسم

مجھے تشنہ لبی کا الم ہی نہیں مجھے حشر کا اب کوئی غم ہی نہیں
ترے بحر کرم نے کیا وہ کرم تم چشمۂ آب بقا کی قسم

ترے لطف سے مل گیا نور یقین ہے دل میں ہے جلوۂ عرش برین
شک و شبہ کا ذرہ نشان نہ رہا ہے تجلی صدق و صفا کی قسم

در پاک پہ کاش میں سر کو رکھوں لب شوق سے زمزمہ ریز ہوں
مجھے جلوہ دکھا شہ ہر دو سرا گل عارض جلوہ نما کی قسم

یہ ضیا تیرا کشتۂ ناز و ادا لب بسی بشوق ہے نغمہ سرا
نہیں شوق رہا کوئی نعت سوا مجھے عشق حبیب خدا کی قسم

نہیں ہے چین مجھے اب دل طپان کی قسم
ہوا ہے حشر بپا شورش فغان کی قسم

نہ لائی کیف مرادا اپنی گردش تقدیر
خمار غم ہی رہا دور آسمان کی قسم

تمام عمر چھپایا نہ چھپ سکا لیکن
غم فراق تری کاوش نہان کی قسم

ہوا ہے حشر بلا شوق سجدہ ریزی کا
نہیں ہے چین مجھے تری آستان کی قسم

ہزار جان سے یثرب پہ جان و دل ہے نثار
دل طپان کی قسم جان ناتوان کی قسم

ہر ایک زخم جگر میں ہیں کاوشیں لاکھوں
غم فراق کی شور نمک فشان کی قسم

جگر میں شور ہے دل میں تپش ہے لب پہ آہ
شرارہ ریزی اشک شرر فشان کی قسم

شہید خنجر ناز و ادائے الفت ہوں
غم فراق کی ہر زخم خون چکان کی قسم

کسی طرح سے بلا لیجئے مدینہ میں
تڑپ رہا ہوں دل صرفہ فغان کی قسم

ترے ہی جلوۂ دیدار کی تمنا میں
ہوا ہے خون میرا دل چشم خونفشان کی قسم

ضیا دکھایا محبت نے خوب ہی اعجاز
نہیں ہے چین دل و جان میں اپنی جان کی قسم

دیا ہے دل تجھے جب سے تری نظر کی قسم
نہیں ہے چین مجھے سوزش جگر کی قسم

الٰہی دردِ جدائی بھی کیا قیامت ہے
اُٹھا ہے سینے میں مرے شورِ دردِ سر کی قسم

خیالِ خاکِ مدینہ ہے کیمیائے مُراد
دلِ طپان کی قسم شعلۂ جگر کی قسم

ہے نارسا میرا نالہ فغان مری ناکام
اثر نہین کوئی فریاد بے اثر کی قسم

تیری تجلّیٔ دیدار کی تمنّا ہے
ہر ایک لمحہ مجھے جلوۂ سحر کی قسم

پیا ہے جب سے کہ جامِ محبّتِ شہِ دین
بنا ہون مستِ ازل جان بحر کی قسم

دل وجگر مین ترے حُسن کی تجلّی ہے
ضیائے شمس کی اور جلوۂ قمر کی قسم

ہے روح بھی میری طیّار ہوش کی صورت
ہزار بار مجھے خواہشِ سفر کی قسم

دلِ طپیدہ مین باقی نہین کوئی حالت
مگر الم نہین کچھ شوق بے خطر کی قسم

عجب مزہ ہے ترے عشق مین شہِ کونین
ہر ایک لمحہ مجھے دردِ تازہ تر کی قسم

ضیا بیان ترا نادر ہے طرزِ خوش اسلوب
کمالِ علم کی اور خوبیٔ ہنر کی قسم

لبِ شوق ہے زمزمہ سنجِ ثنا تری جلوۂ عیش نشا کی قسم
دلِ ذوق ہے کیف سے نغمہ سرا تری لمعۂ جلوہ فشا کی قسم

غمِ ہجر ہے نشترِ نازِ قضا دلِ زار ہے کشتۂ تیغِ ادا
شبِ دردِ فراق ہے قہرِ بلا تری کاوشِ درد نہاں کی قسم

دلِ خستہ ہے صرفِ رنج والم تفِ آتشِ ہجر ہے قہر و ستم
غمِ شاقِ فراق وبالِ قضا تری شوخیٔ نازِ عیاں کی قسم

مرا ولولہ خیز ہے جوشِ جنون مری شورشِ نالہ ہے صورِ فغان
مرا جوشِ فغان کا ہے حشر ادا تری محشرِ سرو رواں کی قسم

مجھے زخمِ جگر کی خلش کی قسم مرا باقی نہین رہا دم مین ہے دم
مرا صبر و قرار ذرا نہ رہا تری رحمتِ روحِ رواں کی قسم

نہ نسیم کا کوئی خیال مجھے نہ شمیم کا کوئی ملال مجھے
مجھے عشقِ چمن ہے نہ شوقِ صبا تری طرّۂ عطر فشاں کی قسم

وہ بہارِ طرب کی ہوا ہی نہین وہ مذاقِ نشاط رہا ہی نہین
وہ چمن ہی رہا نہ وہ پہلی فضا تری جلوۂ کیف نشاں کی قسم

میری سینہ مین کاوشِ خارِ الم مرے دل مین ہے کاہشِ حسرت و غم
مری جان مین ہے محشرِ شور بپا تری عشق کی آہ و فغاں کی قسم

مجھے آتشِ سوزِ جگر کی قسم کہ وبالِ فراق ہی قہر و ستم
مرے دل مین ہی ہجر سے حشر بپا تری غمزۂ برق نشانکی قسم

مری راحتِ جان حزین ہے عدم کوئی خالی نہین غم و درد سے دم
مرا تارِ نفس بھی ہی شعلہ ادا تری گرمی سوز نہانکی قسم

کہین آپ پہ کرم کی نظر ہو شہا کہین اسکا ہو دور یہ رنج و بلا
دلِ زار ضیا کا ہی خون ہوا ترے گیسوئے مشک فشانکی قسم

لطف کیا نعت شہِ ابرار مین پاتے ہین ہم
بار یاب اپنے کو اُس دربار مین پاتے ہین ہم

لطف اور رحمت عطا و جود و فضل و امتنان
کیا نہ کچھ شاہا تری سرکار مین پاتے ہین ہم

جلوۂ حسنِ صفات و غمزۂ تستیر ذات
نام حق سب احمدِ مختار مین پاتے ہین ہم

رات دن کیا بلکہ ہر لحظہ طفیل شوق و ذوق
کیف رحمت چشم دریا بار مین پاتے ہین ہم

شوق صحرائے مدینہ آفرین صد آفرین
شو جنون کے جوش ایک ایک تار مین پاتے ہین ہم

کیون نہو صدقے ترے ای بادیہ گردی مدام
شکل تسکین کاوِ کاوِ خار مین پاتے ہین ہم

تیری گیسو کے تصور مین ہے مشک افشان مشام
لطف یہ کب نافہ تاتار مین پاتے ہین ہم

اہل ایمان مین نہو کیون شہرتِ لطف و کرم
شور تیرے خلق کا کفار مین پاتے ہین ہم

بیخودی طاری ہی مدہوشی ہی ہمدم ای ضیا
آپ کو اب زمرۂ احرار مین پاتے ہین ہم

ہے وردِ روح آرزو با شوق و اخلاصِ اتم
صبح و مسا شام و سحر ذکر رسول محترم

اے مظہرِ فیضِ و کرم اے جلوۂ نورِ قدم
اے نورِ حسن محتشم مصداق اطلاق اَتم

اے اعتبارِ اولیا اے افتخارِ اصفیا
شان و وقارِ انبیا والاہمم فخر امم

اے ابرِ چرخِ اہتدا اے دُرِ دریائے عطا
اے شافع روزِ جزا اے مایۂ لطف و کرم

اے دُرِّ برجِ ارتضا رکن رکین اصطفا
اے مہرِ برجِ اجتبا اے نورِ حق سر تا قدم

اے طرۂ تاج عمل اے نور حسن لم یزل
اے مایۂ دین و دول مسند نشین محتشم

اے زینتِ کون و مکان عزّ و وقار دو جہان
حسنِ بہارِ کن فکان علّام امی العلم

اے تاج فرقِ اتقیا حسنِ جبین اولیا
شانِ کمالِ انبیا محبوب رب ذو الکرم

اے داروے ہر رنج و غم حلّال ہر کار اہم
اے ماحیٔ ظلم و ستم اے دافع درد و الم

اے مشعلِ بزمِ صفا اے شمع بزم اصفیا
اے سرو باغ مصطفا اے زیب گلزار ارم

اے زینتِ آئینِ حق اے شان حسن سابق
اے رفعِ مضمونِ دق اے مایۂ ہر بیش و کم

اے قبلہ گاہِ اہل دین سر لوح قرآن یقین
اے عزّ و جاہِ مرسلین اے مصدر خیر اتم

کبتک رہون رہن الم کبتک ہون یون نذر غم
ہے ہجر مین ہر ایکدم غیرت دہ تیغ دو دم

ہے شوق مین جوشِ جنون ارمان دل حسرت خون
نامِ طرب جان کو زبون تسکین مٹی ہی یک قلم

ہر لحظہ دل نذر تپش ہر دم ہے جان صرفِ خلش
ہر وقت ہے جوشِ کشش اور ہر گھڑی ہے چشم نم

ابتو بلا لیجے مجھے جلوہ دکھا دیجے مجھے
کندن بنا دیجے مجھے ہے کیمیا خاکِ قدم

یثرب کا صحرا دیکھ لون طیبہ کا جلوہ دیکھ لون
ایکاش روضہ دیکھ لون سجدے کرون ان دمبدم

آنکھون مین ہووے میری نم اور دلمین الفت کی رقم
ہو حسرت جان کالعدم لون دیکھ انوار کرم

ہر دم ضیا اور ہر نفس کیون کر نہووے وردِ جان
نعتِ شہِ ابرار مین حاصل ہے کیف محترم

مست اور مدہوش ہین کسکی مے الفت کے ہم
کیف پاتے ہین جو ہر دم ساغر رحمت کے ہم

ہے سراپا بیخودی ارمان جان ناتوان
زیست کرتے ہین بسر اب ساتھ کیفیت کے ہم

لے ہی پہونچیگا در سرکار تک ایکروز شوق
ہین طرب انگیز پاتے اب اثر وحشت کے ہم

اک یثرب تو نے لذت اور ہے کچھ دی ہین
تھے عبث مدت سے شیدا گلشن جنت کے ہم

دل ہی دل مین لطف پاتے ہین خیالِ پاک سے
لحظہ لحظہ گھونٹ سے پیتے ہین اب خمرت کے ہم

اُسکا جلوہ ہے دل و جانمین فدا جسپر جمال
کیون نہین شیدا کسی مہر و قمر طلعت کے ہم

صدقہ غوث علی شکر خدا ہے اسے **ضیا**
دیکھتے ہین اب تماشے جلوۂ قدرت کے ہم

اے دل ہو نثار جان سے فدا ای روح لے انکے قدم
یہ ہین شفیع دو جہان اور منبع جود و کرم

یہ ہین حبیب کبریا یہ ہین جہان کے رہنما
یہ ہین شہ ہر دو سرا یہ ہین رسول محترم

یہ درد دل کی ہین دوا بیمارئی جان کی شفا
یہ ہین ہر ایک ناچار کے حلال دشوار و اہم

یہ ذات حق کے نور ہین اور لطف سے معمور ہین
ہر راز کے گنجور ہین مسند نشین محترم

ان سے ہے نامی بر ملا بذل و عطا جود و سخا
خلق و ولا حلم و حیا لطف و وفا فیض و کرم

ان کے سبب کچھ بنا چرخ و فلک ارض و سما
ملک و ملک شام و سحر صبح و مسا لوح و قلم

یہ واقفِ اسرار ہین یہ ماہر آثار ہین
یہ مظہر اظہار ہین علام اُمی العلم

یہہ صدر دیوانِ ہدیٰ دستور سرکار رضا
طغرائے فرمان وفا فخر عرب زیب عجم

یہ ہین سمہ اوج و علو یہ ہین جلیس بزم ہُو
یہ کاشف لا تقنطو یہ ماہر رازِ قدم

یہ حسن نورِ پاک ہین سر تا بپا ادراک ہین
یہ صاحب لولاک ہین والاشیم عالی ہمم

یہ جلوۂ نورِ ازل یہ عصمت دین و ملل
بیضا ضیا کیوان محل اختر گردون علم

ہے جوش فضلِ کبریا چلتی ہے رحمت کی ہوا
ہے باغ ارمان پر فضا لے دوڑ کر انکے قدم

نور ازل فیضِ ابد لطف احد فضلِ صمد
فرشی مقر عرشی سفر کرسی نشین و الاحشم

ہے اور کون ان کے سوا جسپر ہو اپنا آسرا
کس کو سنائین مدعا کس سے کہین درد و الم

ان کا ہے جب تو اے **ضیا** تو فکر کیا ...

سب کے ہین یہ حاجت روا مشکل کشا حلال غم

حُسن صفاتِ جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — جلوۂ ذات جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مصدر فیض جناب الٰہی مظہر جلوۂ لطف کماہی — باہمہ شوکت آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شان ازل اور جان ابد مقبول جناب پاک صمد — شان اہل وعیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رونق بزمِ کُن فیکون محبوب شہ بیچون وچگون — عادات نکو وخصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے دل سے جان سے ثنا رضیا قربان دل اے صبح و مسا

عشرتِ دل ہے خیال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اے شہ ملک کون ومکانی صلی اللہ علیہ وسلم — جلوۂ نورِ والاشانی صلی اللہ علیہ وسلم

زمزمہ سنج ادب ہے زمانہ آپ ہین یکتا اور یگانہ — آپ کا کوئی نظیر نہ ثانی صلی اللہ علیہ وسلم

شاخ وشجر مین سنگ وحجر مین جن وبشر مین ہے یہ روز ازل سے — جاری آپ کی فیض رسانی صلی اللہ علیہ وسلم

فرض خدا کے بعد تمھارا حکم ہمیشہ عالم پر — اس کے سوا ہر بات کہانی صلی اللہ علیہ وسلم

نقش ہدایت لطف وکرم سے تمنے دلون پر نقش کیا ہے — خاک ہے جسنے یہ بات نمانی صلی اللہ علیہ وسلم

ملک وملک مین ارض وفلک مین ماہ وقمر سے ہیکر روشن — آپ کی ذات کی جلوہ فشانی صلی اللہ علیہ وسلم

سِر و خفا مین نور رضیا ہین حلم وحیا مین فیض خدا مین

نادر آپ کی نکتہ دانی صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ دین وکعبۂ ایمان صلی اللہ علیہ وسلم — جلوۂ لطف حضرتِ یزدان صلی اللہ علیہ وسلم

شمع بزم خاص الٰہی طرۂ تاج عزتِ شاہی — مشعل نور بزم سبحان صلی اللہ علیہ وسلم

طرۂ تاج شانِ شریعت جبہۂ فرق جاہ طریقت — آگہہ راز حقیقت وعرفان صلی اللہ علیہ وسلم

نور ظہور راز یقینی سرمۂ چشم رمز دینی — اشعہ جوہر سرا یقان صلی اللہ علیہ وسلم

فخر و وقار والا شانی عزت و جاہ و کون و مکانی
نور بزم کاین و منکان صلی اللہ علیہ وسلم

شان ولایت جاہ نبوت فخر قربت رب العزت
فضل یزدان رحمت سبحان صلی اللہ علیہ وسلم

نور و ضیائی عالم رحمت مہر مشرق شوکت و قدرت
رحمت جوش کرامت سامان صلی اللہ علیہ وسلم

چشم رحمت اے فروغ مشعل نور قدیم
جلوۂ انوار اہدنا الصراط المستقیم

غازۂ رخسار اتممت علیکم نعمتی
طرۂ دستار ان اللہ تواب الرحیم

خازن گنجینۂ فاللہ خیر حافظا
والی اقلیم شان لطف جود کریم

خلوتی لی مع اللہ آگہہ اسرار ذات
واقف علم لدنی کاشف رمز حکیم

مظہر لولاک و نور مشرق لاریب فیہ
مصدر ماکان حلال غم امید و بیم

جلوہ ریز والضحی خورشید اوج اعتلا
نافہ تاتار خلق احسن و خلق عظیم

عاشق سجدہ فروشی در سرکار ہے
یہ ضیائے خاکسار عاجز و زار و سقیم

دیکھوں ترا نور و ضیا ماہ عرب مہر عجم
ہو کاش تو جلوہ نما ماہ عرب مہر عجم

کب تک ہو درد جان گزا حیرت ادا حسرت فزا
کب تک ہو لب پر کا ماہ عرب مہر عجم

لب پر رہے کبتک فغاں تسلیں رہی کبتک وہاں
کبتک ہو غم حیرت ادا ماہ عرب مہر عجم

کبتک ہوں ارمان دل کے خون کبتک رہے حالت زبوں
کبتک ہو نالہ حشر زا ماہ عرب مہر عجم

دمساز کبتک ہو الم ہمراز کبتک ہووے غم
کبتک رہے جوش بکا ماہ عرب مہر عجم

اے کاش حکم بار ہو اور لطف کا آثار ہو
حاصل ہو دل کا مدعا ماہ عرب مہر عجم

ہو وے ضیائے بیجان محمد سے رطب اللسان

لطف ابد ہوا آشنا ماہ عرب محمد عجم

تم پر فدا کہ ہادی راہ خدا ہو تم
قربان تم پہ شافع روز جزا ہو تم

بسم اللہ صحیفۂ صدق و صفا ہو تم
الحمد للہ فاتحۂ اصطفا ہو تم

ما کان شان پاک کے انوار کا ظہور
لولاک کے عقیدہ صدق انتہا ہو تم

طٰہٰ تمھاری شان ہے یٰسٓ تمھارا نام
بوئے گل حدیقۂ جود و عطا ہو تم

مازاغ کے ہے سرسی ہے روشن سواد چشم
حم کی قبا سے بنے بادشا ہو تم

جلوہ تمھارے حسن کا ہے نور والضحیٰ
اوحیٰ تمھاری شان ہے وہ عالی ثنا ہو تم

والفجر ہے تمھارے رخ پاک کی ضیا
واللیل زلف و عطرفشان مشک سا ہو تم

ترے انوار سے ہے طور کے انوار کا نام
اور ترے جلوہ سے ہے جلوۂ دیدار کا نام

کاکلون سے تری ہے کاکل سنبل مشہور
ترے گیسو سے ہوا نافۂ تاتار کا نام

آئی عالم مین ترے جلوۂ رحمت کی بہار
رگ گل سے ہے گلستان مین ہر ایک خار کا نام

تیرے ہی لطف و عنایت کی بدولت شاہا
باغ رحمت ہے ہوا خلد کے گلزار کا نام

اسے دیکھا ہے ترے ناز نگہہ کو بیشک
چمن دہر مین ہے نرگس بیمار کا نام

کس کی یہ شان ہے یہ عزت و وقعت کسکی
نام حق کے ہے قرین لوح پہ سرکار کا نام

دُرِ دندان کے تصور مین ترے جب رویا
مرے اشکون سے مٹا ابر گہربار کا نام

ترے ہی حسن کے انوار کا یہ صدقہ ہے
کہ تجلی کدہ ہے طور کے کہسار کا نام

اے ضیا بزم شہنشاہ جہان مین صد شکر
فضل مولا سے ہے روشن ترے اشعار کا نام

کہین ایسا جمال وجلال نہین رخ حسن کی جلوہ گری کی قسم
یہ تجلیٔ طور مثال نہین غم عشق کی پردہ دری کی قسم
کوئی ایسا جہان مین ہوا ہے نہ ہو کہین ایسا ہے خلق نہ ایسی ہے خو
کہین ایسا ہے نور نہ ایسی ہے بو ہے تجلّی دیدہ دری کی قسم
ترا نور ہے جلوۂ نورِ نظر ترا نام ہے فرحت جان وجگر
ترا حسن ہے راحتِ دیدۂ تر چمنِ شفقِ سحری کی قسم
غمِ طیبہ مین جان ہوئی صرف بلا تپ شوق ستی تڑپون ہون صبح و مسا
دلِ زار کا خون ہے وقف ہوا غمِ شوق کی بے اثری کی قسم
ترے شوق مین گم ہوئی فکر جہان نہین ذرہ رہا غم نام و نشان
ہوا شعبۂ بیخودی جلوہ فشان مجھے لذّت بیخبری کی قسم
مرے سینہ مین داغ ہین مہر نشان رگِ جان مری ہنگئی برق طپان
نہین شورشِ شوق سے دم کو امان دلِ داغ کی شعلہ وری کی قسم
کبھی والی ملک کمال دلا اسے جلوۂ حسن وجمال دکھا
ترا عاشق شیفتہ جان ہے ضیا تجھے اپنی ہی جلوہ گری کی قسم

روز اول کون تھا ذات خدائی کا ندیم
نور کس کا نور حق سے بن گیا نور قدیم
اسد اسعد آپ کی شانِ بلند اور مرتبہ
ہے لب خلاق عالم پر لقب عالی رحیم
سب سے اول مظہر انوار حق ذات حضور
سب سے بڑھ کر تا ابد سرکار کی شان عظیم
اولیا اور اصفیا اور انبیا تا روز حشر
زمزمہ ریز ثنا و مدحت ذات کریم
حضرت آدم کی پیشانی مین نور پاک سے
برق وشر تھا نور اہدنا الصراط المستقیم

ہے ازل سے تا ابد سرکار کے انعام سے
امتِ عاصی پہ حق کا فضل و الطاف عمیم

جب سے چمکی برق دینِ احمدی خورشید وار
ظلمتِ کفر و ضلالت کی ہوئی شہرت عدیم

اللہ اللہ عظمت و جاہ و جلالِ ذاتِ پاک
بارک اللہ شوکت و اقبال و آثارِ عظیم

محو اور منسی ہوئے عالم سے آثارِ ضلال
اب سمجھ میں آ گئے ہر طرح اسرارِ دو میم

بیغمی ہے امتِ عاصی کا حصہ بالیقین
کیسا حشر و نشر اور کیا قصۂ امید و بیم

روضۂ اطہر کے ہو عطر گریبان ضیا
کاش ہو شام و سحر تیرے کرم سے اے نسیم

تمنائی ہوں جان سے دل سے مشتاقِ محمد ہوں
ہزاروں آرزو سے رہنِ اخلاقِ محمد ہوں

ادائے روضۂ اقدس کا ہر لحظہ تصور ہے
فدائے غمزہ ہائے منظر و طاقِ محمد ہوں

مرا کیا منہ ہے اور کیا ہے مری توقیر عالم میں
مگر ہاں خاک بوس پائے عشاقِ محمد ہوں

میسر آ ہیں نہ کیوں ہوں جلوہ ریزِ اشعۂ رحمت
اسیرِ دامِ آلام و غم مشتاقِ محمد ہوں

سم دوری سے جانِ زار ہے مایوس بس لیکن
طلبگارِ ادائے لطف تریاقِ محمد ہوں

کرم سے اپنے پہونچا دے عجب کیا شہرِ طیبہ میں
کہ میں ایک بندۂ ناچیز خلاقِ محمد ہوں

ضیا اپنی نہ کیونکر ہووے شہرت سارے عالم میں
ثنا گوئے جنابِ پاکِ رزاقِ محمد ہوں

کیوں نہ مشکور عطا سے حضرتِ دادار ہوں
والہ ناز و ادائے سیدِ ابرار ہوں

نغمہ سنج نعت ہوں اور زمزمہ ریز ثنا
کاش ہو ارشادِ پاک اور حاضرِ دربار ہوں

کیوں نہ عالم میں مرا انسان کامل ہو لقب
عاشقِ ذاتِ جنابِ احمدِ مختار ہوں

لے چل اے خضرِ طلب بن رہنما بہرِ خدا
میں مدینہ کے لئے آمادہ ہوں طیار ہوں

جان کو غم ہے مسٹ کے ہون صحرائے یثرب کا غبار
جوش دل مین آبلہ بنکر فدائے خار ہون

دل کی صورت رہین غم ہون شکل جان ہون نذر درد
ہون جگر دش صرف سوز چشم سان بیمار ہون

زور پر ہے ناتوانی صبر و طاقت ہے ضعیف
عیش سے آزاد ہون اور بستۂ آزار ہون

ہے طوافِ آستان کی آرزومندی بلا
اس خلش سے زار ہون اور اس طپش سے خوار ہون

اشک بنکر آنکھ سے ٹپکون کہ مٹکر ہون غبار
کیا کرون کس طرح سے پہونچون بہت ناچار ہون

مجھسے ناچارون کا بیچارون کا بیمارون کا درد
کس کو ہو خواہان لطف مرحمت آثار ہون

حالتِ زارِ ضیا پر ہووے شاہا ایک نگاہ
گو برا ہون یا بھلا ہون خادم سرکار ہون

کیا ہے جو درِ پاک سے ظاہر مین جدا ہون
اے جلوۂ نورِ ازلی دل سے فدا ہون

میخانۂ رحمت کا پیا جام ازل مین
سرمستِ الست اور مین مدہوش بلی ہون

مقبول ہے گر میری غلامی شہ کونین
کچھ اس مین نہین شبہ کہ منظور خدا ہون

للہ نظر الیسی عنایت کی ہو شاہا
روضہ کے حوالی سے نہ دم بھر کو جدا ہون

اے کاش حضوری ہو جو روضہ کی میسر
قربان کرون دل اور با دب نغمہ سرا ہون

للہ کرم ہو شہِ عالی مرے والی
اس دردِ جدائی سے مصیبت مین پھنسا ہون

حسنین کے صدقے سے ترحم کی نظر ہو
تا بہرہ ور لذتِ آرام و شفا ہون

رگ رگ مین مرے نام علی کا ہے تصور
مین بندۂ دلدادۂ انداز وفا ہون

للہ ضیا پر ہو کرم اے شہ والا
تا سلسلۂ دام جدائی سے جدا ہون

دل کی ناچاری سے ہر دم زار ہون اور خوار ہون
اور آنکھون کی طرح اے جانجان بیمار ہون

ہر گھڑی نالہ زنی ہر لحظہ فریاد و فغان — اپنا شیوہ ہو گیا ہے زیست سے بیزار ہون

لب ہے تبخالہ فروش سوز حسرت رات دن — دل فغان جوش قیامت رہن صد آزار ہون

طرۂ تاج رسالت محرم بزم جلال — آستان بوسی کے غم مین رات دن خونبار ہون

بچل اسے جذب محبت سوئے یثرب رحم کر — ہوش کی صورت سفر کو ہر گھڑی تیار ہون

بس گئی دلمین مرے جب سے ترے گیسو کی بو — ہے ہر ایک ارمان کو دعوی نافۂ تاتار ہون

یا کہون کس سے کہون ہے کون محرم راز کا — قابل گفتن نہین واماندۂ اظہار ہون

سر سے مو خار ہے سب کہ ہو گیا گرم خلش — خار خار درد سے ہر دم سراپا خوار ہون

اے نسیم صبحدم اب تو ہی مجھ پر رحم کر — گلشن یثرب کا ہر دم طالب اخبار ہون

رسے جلوے کی تجلی ہر گل و غنچہ مین ہے — کیون نہون شوریدہ سر مین مائل آثار ہون

کیون ضیا دیوان کی سیر ہو نہ اب عالم مین دھوم
رمز دان و نکتہ فہم خوبیٔ اشعار ہون

ب تصور سے ترے کیف مین آجاتا ہون — ہوش سے اپنے شہ ہر دو سرا جاتا ہون

ن صبر و تحمل کا خدا والی ہے — شعلۂ شوق کی گرمی سے جلا جاتا ہون

تمان ہوتا اور میری جبین ہوا یکاش — اسی حسرت مین ہر ایک وقت مٹا جاتا ہون

نا ہون ترے انوار کے جلوے کیا کیا — بیخودی کے جو مزے مین کبھی آجاتا ہون

ہے بے بال و پری شوق کے صدقے لیکن — کہ ہر ایک وقت ہوا ین کے اڑا جاتا ہون

شوق مین سنو بار در اقدس پر — روز مین حلقۂ در آ کے ہلا جاتا ہون

کس طرح چلے صبر کے بھی پائے ثبات — نالہ کی طرح سے ہر وقت اٹھا جاتا ہون

مد تمرا لطف سے ہے یون زمزمہ ریز — مین ترے بخت غنودہ کو جگا جاتا ہون

دیکھیے کب ہو ضیا اب مری حسرت پوری
روز دروازہ پہ فریاد سُنا جاتا ہون

قیامت آرہی جوشِ وحشت الٰہی کس اضطراب مین ہون
خبر ہی تن کی نہ ہوش جان کا اسیر کیسے عذاب مین ہون

نہ مست ہون اور نہ بیخبر ہون نہ بیخودی مین نہ خواب مین ہون
مگر ہون مدہوش جامِ وحدت مدام کیفِ شراب مین ہون

نہ شغل سجدہ نہ ذکرِ طاعت نہ شوقِ دین ہے نہ ذوقِ عقبیٰ
نہ فکر تن کی نہ غم ہے جان کا عبث جہانِ خراب مین ہون

نہ عشقِ ساقی نہ فکرِ باقی نہ مے سے رغبت نہ میکدہ سے
نہ شوقِ مینا نہ ذوقِ ساغر نہ وہمِ کیفِ شراب مین ہون

نہ صورِ نالہ نہ حشرِ شورش نہ آہ آفت نہ اشک طوفان
نہ غم عدم کا نہ فکر ہستی نہ شیب مین نہ شباب مین ہون

جگر مین سوزش ہے دل مین کاوش ہے تن مین کاہش ہے جان حسرت
تپش ہے مونس قلق ہے ہمدم ہر ایکدم اضطراب مین ہون

ہر ایکدم ہون فنا کا شائق ہر ایک طرح محوِ بے ثباتی
کبھی ہوائے غبار مین ہون کبھی خیالِ حباب مین ہون

کبھی ہون نالے سے نے کی نالان کبھی ترانہ کی لے سے بیخود
کبھی مین مضراب کی ادا سے خیالِ تارِ رباب مین ہون

کبھی ہون عالم کبھی ہون عابد کبھی ہون عارف کبھی ہون عاشق
ہے رازِ قہر و عطا کا مبہم خبر نہین کس حساب مین ہون

عدم کی حالت کی کچھ خبر ہے نہ کیفِ ہستی پہ کچھ نظر ہے
نہ شوقِ لطفِ خطاب مین ہون نہ درد و نازِ عتاب مین ہون

الست سُنکر ہوا ہون بیخود مٹا ہون غمزہ پہ ایک ادا کے
ہون غرقہ موجِ بحرِ حیرت بلا کی فکرِ جواب مین ہون

لگی ہے آتشِ دل و جگر مین غضب کے شعلے بھڑک رہے ہین
جلا دیا ہے تپِ الم نے ادا سے سوزِ کباب مین ہون

فغانِ شامِ الم قیامت خروش و فریادِ غم ہے آفت
قیامت آرائیون سے دل کی زمانہ کے انتخاب مین ہون

ہون تلخی و درد و غم چشیدہ نشاط و عشرت سے ہون رمیدہ
شہیدِ غم دیدہ غم کشیدہ جہان کے شیخ و شاب مین ہون

تپش نے مارا جفا نے مارا [illegible] نے مارا ہر ایک دم کی کشش نے مارا
فغان سے تسکین نہ چین نالہ سے کس بلا پیچ و تاب مین ہون

بسا ہے روضہ کا شوق دل مین جما ہے یثرب کا ذوق جان مین
سفر کا ہے ولولہ قیامت تپش مین ہون التہاب مین ہون

ہوا ہے یثرب سے عشرتِ جان فضائے یثرب ہے فرحت افشان
ہون صرفِ کیفِ ادائے رحمت عجب حالت مآب مین ہون

الٰہی قسمت ہو اپنی یاور عروج پر ہو کہین مقدر
نثار مولا کے جان نثارون مین کاش روزِ حساب مین ہون

اٹھاؤن کبتک غمِ جدائی ہو آستان پہ کہین رسائی
عدم ہی ہستی کا کارخانہ ہوا کی صورت حباب مین ہون

رضا سفر کا ہون نہین طالب و آگے رحمت کا ہون نہین خواہان
نہ اضطرار عذاب مین ہون نہ انتشار ثواب مین ہون

ہو جب تجلی نازدا و ر عیان ہو شانِ عطائے سرور
حضور ہو وین شفیع محشر مین ہیچ قربان کا نہین ہون

ہے شعلۂ نور طور پیدا بہارِ باغِ ارم ہویدا
ہے کس کا جلوہ تجلی آرا مین جاگتا ہون کہ خواب مین ہون

ہے دل تجلی کدہ سے بہتر کہ ہر ایک ارمان ہے مہر انور
یقین مجھے آگیا مقرر جدا نہین ہون حجاب مین ہون

ہے نقد دل تحفۂ محقر مین آؤن کیا آستان پہ لیکر
اسی ندامت سے ہین حسرت ہون اسی کی حجاب مین ہون

کرم ہو اے شافعِ قیامت کہ دور ہو وقتِ ندامت
اگرچہ ہون غرق بحرِ رحمت مگر خیالِ سراب مین ہون

جب اضطراب نشور ہووے ہر ایک طرح پر فتور ہووے
خیال اتنا حضور رہوے کہ مین تمہاری رکاب مین ہون

ضیا ہون مین کون اور کیا ہون چھپا ہوا یا کہ برملا ہون
نہ آگ مین ہون نہ خاک مین ہون نہ باد مین ہون نہ آب مین ہون

جو رہِ سرور کونین مین سر دیتے ہین
اُن کے نالے اثر فیض سحر دیتے ہین

خلش ناوکِ عشق شہ عالم پہ مدام
جان ہر دم مرے دل اور جگر دیتے ہین

ششدر پیرہن دل ہے مدینہ کا خیال
نفحۂ وصل مجھے کیف سفر دیتے ہین

ساقیِ رحمتِ سرور کے صلا سے ذرات
جام دل ہم مئے توحید سے بھر دیتے ہین

دلِ بیتاب مرا کیون نہ ہو پانی پانی
جب شہادت تری الفت کی خبر دیتے ہین

شاخ سدرہ پہ نشیمن مرا بیشک ہوگا
طائرِ شوق کو وعدے ترے پر دیتے ہین

خاک راہِ شہ ابرار پہ کر دم مین نثار
دل و جان ہم تجھے اے دیدۂ تر دیتے ہین

دی ہے وہ تیرے غلامون کو خدا نے تاثیر
کیمیا دم مین مس قلب کو کر دیتے ہین

کیون ضیا ہووے نہ شہرت مرے مضمونونکی
کہ مرے زمزمۂ شوق اثر دیتے ہین

تھا ازل مین نورِ شاہِ دوجہان قندیل مین ۔ نازسے برسون رہا جلوہ فشان قندیل مین
جلوہ آرا ناز تھا اور غمزہ پیرا راز تھا ۔ کس اداسے تھا عیان نورِ نہان قندیل مین
عشوۂ جبروت تھا یا غمزۂ لاہوت تھا ۔ یا ظہورِ ذات کا سر تھا عیان قندیل مین
نفحۂ تنزیہہ تھا عطرِ گریبانِ مراد ۔ جلوۂ تقدیس تھا جلوہ کنان قندیل مین
حُسن شانِ ذاتِ یکتا کی تجلّی تھی عیان ۔ ذرّہ آسا تھے مکان و لامکان قندیل مین
تھی صفات و ذات مین ہرگز نہ بوئے امتیاز ۔ خود ہی خود تھا نورِ اقدس جلوہ سان قندیل مین
فیضِ بخشی اور فیّاضی کی طرزِ لطفِ خاص ۔ تھی ترشح پر مہیّا ابرسان قندیل مین
تھی صفت مدہوش ذات اور ذات شیدا ئی صفت ۔ کچھ عجب آثار تھے رحمت نشان قندیل مین
لمحہ برقِ انوارِ تجلّی کی چمک ۔ خوب دکھلاتی تھی جلوہ کاسمان قندیل مین
صبر و تسلیم و رضا و شکر و زہد و اتّقا ۔ جلوہ آرائے طرب تھے ہر زمان قندیل مین
بے نظیری بے مثالی باکمالی کمال ۔ بندۂ تسلیم تھی باذوقِ جان قندیل مین
شانِ عزّت جاہ شوکت عزّ و قعت کیف ناز ۔ حاضرِ خدمت تھے سب بستہ میان قندیل مین
چشم برراہِ ادب اسلام و مشتاقِ جمال ۔ صورتِ آئینہ حیران جاودان قندیل مین
کشفِ معجزِ وحدت و توحید و ایمانِ کمال ۔ تھے نثارِ خاکپا با دل بجان قندیل مین
طالبِ طرزِ وقار و عاشقِ لطفِ قدوم ۔ جلوۂ شانِ زمین و آسمان قندیل مین
ق
جلوہ آرائے طربِ فردوس و گلزارِ ارم ۔ کیفِ طبعِ شاہ گلزارِ جنان قندیل مین
آدم و اولادِ آدم حور و غلمان و ملک ۔ نغمہ ریز و نغمہ گو و نغمہ خوان قندیل مین

اے شہِ کون ومکان اے نورِ بزمِ کن فکان
کب تلک تو ہوئیگا روح وروان قندیل مین

تیرے باعث اور بدولت تیری ہو سب کا ظہور
نور ہے کب تک امامِ مرا ستان قندیل مین

جلوہ ریز لطف ہو جلوہ فشانِ مہر ہو
اب سمائینگے ترے جلوے کہان قندیل مین

الغرض با جاہ و شان وعز و توقیر کمال
مدتون وہ نور تھا مانند جان قندیل مین

[illegible] تجلی نور نے جلوہ کی ٹھیرائی چمک
بوئے رحمت سے ہوا پھر گلفشان قندیل مین

[illegible] تجلی انوار تھا اور رحمتِ شان آلہ
اسکے جلوے کو بنی بس باغبان قندیل مین

جلوہ افشان ہوگئے اس نور کے ذرے تمام
ہوگئی روشن بہار کن فکان قندیل مین

بس ضیا پاسِ ادب مانع ہے پڑھ لیجے درود
ہوئیگا حد سے نہین طول بیان قندیل مین

اے مجمع جود وعطا فریاد سن فریاد سن
اے منبع فیض وسخا فریاد سن فریاد سن

اے مخزنِ لطف ووفا فریاد سن فریاد سن
اے معدنِ صدق وصفا فریاد سن فریاد سن

اے ہادی راہ ہدیٰ فریاد سن فریاد سن
اے شافعِ روزِ جزا فریاد سن فریاد سن

اے عارفون کے پیشوا فریاد سن فریاد سن
اے عاشقون کے مقتدا فریاد سن فریاد سن

اے مجتبیٰ اے مصطفےٰ فریاد سن فریاد سن
اے مظہرِ ذاتِ خدا فریاد سن فریاد سن

ہے آرزو اپنی سدا زنگ دوئی ہووے جدا
ہو آئینہ دل کا صفا فریاد سن فریاد سن

اے سرمۂ چشمِ حیا اے غازۂ روئے وفا
اے رنگ رخسارِ دعا فریاد سن فریاد سن

در زات غم سے زار ہون بیمار ہون ناچار ہون
ہون درد وغم مین مبتلا فریاد سن فریاد سن

بیکس ہون اور ناچار ہون ناچیز ہون اور خوار ہون
ہے کون میرا تجھ سوا فریاد سن فریاد سن

دے وحشتِ دل کی دوا حرمان کے ہاتھون سے چھڑا
تسکین کی صورت بتا فریاد سن فریاد سن

دلمین قلق جانمین الم اور روح ہین دردوغم | اور لب پہ ہے صبح و مسا فریاد سُن فریاد سُن
اسے ماہ انوار کرم اسے مہر اطلاق اعم | اسے حُسن انوارِ خدا فریاد سُن فریاد سُن

تیرا ضیا ہے مبتلا اسے سرورِ ہردوسرا
مقبول ہو اس کی دعا فریاد سُن فریاد سُن

ترا نور ہے وقعتِ ماہ مُبین تری شان سے ہے شوکتِ عرش برین

ترا علم ہے عزتِ علم و یقین تری رائے رزین ترا دین متین

ترے ناز و فا پہ وفا ہے فدا تری کشتۂ طرز حیا ہے حیا

ترا شیئہ و شیوہ ہے صدق و صفا ترا مثل و نظیر جہا نمین نہین

تیری شان کمال کمالِ صفا ترا حُسن و جمال جلال ضیا

ترا ناز ہے سحرِ جلال وفا تیری کرسی جاہ ہے عرش نشین

تیری جاہ و حشم مین جلال اتم تیرے خلق و ولا مین ہے شان کرم

تیری چشمکِ لطف ہے فیض اتم ترا مہر و وفاق ہے رونق دین

تیری ذات ہے مظہر کیف ہدیٰ ترا شیوہ ہے مسلکِ طرز رضا

تیرے خلق مین نفحۂ فیض و وفا نہ سُنا نہ یہہ دیکھا کمال کہین

ترا نور ہے نور سماک و سمک ترا حُسن ہے حیرتِ حور و ملک

تیری ذات ہے زینتِ ارض و فلک ترے کشتۂ ناز زمان و زمین

ترے بندۂ حکم ہین سنگ و حجر ترے تابع خاص نبات و شجر

ترے عاشق ذات ہین جن و بشر ترے خاک قدم ہین مکان و مکین

یہ فروغ کہان یہ جمال کہان یہ تجلّی کہان یہ جلال کہان

یہ عروج کہان یہ کمال کہان کہان تیرا رُخ اور کہان مہرِ مبین

ترے دین سے بڑھ کے ہے دین کہان تری رائے سے رائے متین کہان

ترے فکر سے فکرِ رزین کہان نہین کوئی نہین نہین کوئی نہین

یہ عذار کہان یہ بہار کہان یہ تجلّیِ طور نثار کہان

یہ ادائے زمانہ شکار کہان کہان حسن ہے ایسا کہان ہے حسین

ترے نور مین تابشِ نور نظر ترا حسن ہے غیرتِ شمس و قمر

ترے لعل سے لعل ہے خون جگر ترے دانت ہین غیرتِ دُرِّ ثمین

ترے روضہ کے شوق مین دل ہے طپان لب شوق ہو درد نالہ کنان

نہین صبر کا باقی رہا ہے نشان ہوئی صرف نالہ ہے جانِ حزین

یہ ضیا تیرا کشتۂ ناز و ادا ترے نام پہ دل سے ہے جان سے فدا

یہ ہی اسکی امید ہے یہ ہی دعا ترا لطف ہو اسپہ بروز پسین

کس کے جلوہ کی تجلّی سے جہان ہے روشن
کس کے انوار سے یہ کون و مکان ہے روشن

لفظ پر نور ہر ایک حرف تجلّی سامان
صورتِ شمع ازل طرز بیان ہے روشن

دلِ وحشی کی طپش قابلِ تحریر نہین
صورتِ شمع حرم جان طپان ہے روشن

صرف تیری جو ستایش مین ہوئے ہین مضمون
طرز تحریر اور انداز زبان ہے روشن

ہے ضیا آپ کا مداح شہ کون و مکان
اس لئے شہرہ ہے اور نام و نشان ہے روشن

درکار ہے دعا یہ خدا کی جناب مین
مقبول ہون حضور رسالت مآب مین

یہ حسن ماہ مین نہ یہ نور آفتاب مین
ہے شان حق جناب رسالت مآب مین

نہ جلوۂ صفات نہ تھا ذات کا ظہور
جب تک تھی برق نازِ رسالت نقاب مین

دلمین قلق ہے سینہ مین سوزش ہی جا نہین درد
شوقِ مدینہ سے ہون عجب اضطراب مین

گو اس کی بھی نہین ہے لیاقت مجھے نصیب
ہان جوشِ پر کرم ہو تو جلوہ ہو خواب مین

اسرار اور علوم سکتے پردہ مین سب نہان
جب تک تھا آفتاب نبوت حجاب مین

ہے اپنا زاد راہ عجز مدح پاک کیا
حاصل یہی کیا ہے جہانِ خراب مین

ہر موزبان ہر ایک زبان پر سلام ہے
اے کاش مرحبا ہو کرم سے جواب مین

کونین کیفِ ساغرِ لولاک سے ہین مست
مشہور ہے یہ مسئلہ ہر شیخ و شاب مین

تیری نگاہِ لطف سے شاہا یقین ہے
کونین پائین گے قدمِ بوتراب مین

اے کاش روح اپنی ضیا ہو دے زود تر
مدہوش کیفِ صلِّ علیٰ کے جواب مین

تجلّی ریز تھا فیضِ ازل معراج کی شب مین
تماشا جوش تھی علم و عمل معراج کی شب مین

بہار آئی حصولِ آرزو کے گل کھلے تازہ
لگے نخلِ مُرادِ دل مین پھل معراج کی شب مین

ازل سے تا ابد آئینہ اظہارِ رحمت تھا
کھلے اسرارِ ادیان و ملل معراج کی شب مین

علومِ خاص کے نکتے صفات و ذات کی رمزین
کھلے عقدے ہوئے سارے ہی حل معراج کی شب مین

ہر ایک جا جلوہ ریزی تھی ہر ایک سو نور افشانی
عجب عالم تھا تا چرخِ زحل معراج کی شب مین

ہوا بس زمزمہ پیرا اسے بیتابی ادیس اتنا
کہ استقلال مین آیا خلل معراج کی شب مین

نثارِ خاکپا تھا عرش اور قربان تھی کرسی
نہ ہوتی کس طرح ردّ و بدل معراج کی شب مین

مُرادِ دل ہوئی حاصل کہ مولا سے ہوئی واصل
عجب تھی رحمتِ عزّ و جل معراج کی شب مین

ضیا بس رحمتِ مولا سے خاکِ پاکِ طیبہ مین

عجب تھی بارش فیض ازل معراج کی شب مین

ہے نور کرم حسن و جمال شہ کونین
اور جلوۂ حق جاہ و جلال شہ کونین

خلوت کدۂ نور تجلی ہے ہر ایک دم
جب سے مرے دل مین ہے خیال شہ کونین

وہ کون ہے جو بندۂ احسان نہین اُن کا
ہے لطف ازل بذل و نوال شہ کونین

وہ حق کے ہین حق اُنکا ہے باقی رہا اب کیا
کونین ہے بس مال و منال شہ کونین

کونین سے آزاد ہون دارین سے بے غم
ہر دم ہے مگر رنج و ملال شہ کونین

ہو کاش غلامون کی غلامی بھی میسر
آقائے دو عالم ہے بلال شہ کونین

گر بندہ نوازی ہو تو جو کچھ ہے سو کم ہے
سو نہ کس کا ہے چاہے جو وصال شہ کونین

اے کاش قیامت مین ہون حامی و مددگار
الطاف کرم جوش سے آل شہ کونین

امید ضیا کی ہے قیامت مین خدایا
ہو میری شفاعت کو سوال شہ کونین

بیتاب ہون صبح و مسا یا رحمت للعالمین
چشم کرم بہر خدا یا رحمت للعالمین

ہون بندی بند الم و ماندۂ اندوہ و غم
صرف فغان نذر لگا یا رحمت للعالمین

حالت ہے ہمراز جنون سامان بتر او دل ہے خون
درد جدائی لا دوا یا رحمت للعالمین

دل خستۂ زور جنون اور زخم دل لب ریز خون
اور خون دل وقف لگا یا رحمت للعالمین

ہر لحظہ ہے شور و شغب ہر دم تمنا اور طلب
حسرت فزا و جان گزا یا رحمت للعالمین

شوق مدینہ دل مین ہے جوش غم آب گل مین ہے
اے کاش ہو پوری دعا یا رحمت للعالمین

افسردۂ و محزون ہے دل آشفتہ و مجنون ہے دل
ہو ایک نگاہ جانفزا یا رحمت للعالمین

لطف و کرم کی ہو نظر جلدی ہو تا عزم سفر
پورا ہو دل کا مدعا یا رحمت للعالمین

ہو دور حیرانی و غم مٹ جائے سب رنج و الم — فرحت ہو قربان اور فدا یا رحمت للعالمین
ایکاش ہین گھر سے چلون دل سے چلون سر سے چلون — دیکھون وہ ملک خوش ادا یا رحمت للعالمین
وہ روضۂ مینو نشان وہ بقعۂ رحمت فشان — وہ قبۂ شوکت ادا یا رحمت للعالمین
وہ نور رحمت دیکھ لون وہ طور رحمت دیکھ لون — اور دیکھ لون شان خدا یا رحمت للعالمین

جان ضیا سے ہے رہن غم اور دل ہے صرف صد الم
ہو آرزوئے دل روا یا رحمت للعالمین

اے باعث کون و مکان گاہے نظر برمن فگن — اے رازدار کن فکان گاہے نظر برمن فگن
دل سوز غم سے ہے طپان اندوہ سے ہون نیم جان — ہے کاوش درد نہان گاہے نظر برمن فگن
لب پر ہے ہر لحظہ فغان ہر دم خلش دل مین نہان — وحشت ہے چہرہ سے عیان گاہے نظر برمن فگن
کبتک رہون افسردہ دل کبتک ہے جان مضمحل — کبتک رہون نالہ کنان گاہے نظر برمن فگن
بیخواب ہون بیتاب ہون غیرت دہ سیماب ہون — تسکین ہے بے نام و نشان گاہے نظر برمن فگن
اے واقف اسرار حق اے مظہر آثار حق — ہے ذات تیری حق نشان گاہے نظر برمن فگن
اے رونق علم و عمل اے ماہر رمز ازل — اے شافع ہر دو جہان گاہے نظر برمن فگن
غمخوار میرا کون ہے اور یار میرا کون ہے — تیرا ہون خاک آستان گاہے نظر برمن فگن
اے سید عالی نسب امی لقب والا حسب — بطحا وطن یثرب مکان گاہے نظر برمن فگن
اے مجتبا اے مصطفا مطلوب ذات کبریا — اے حضرت شاہ شان گاہے نظر برمن فگن
شوق مدینہ دمبدم نشتر زن جان ہے ستم — ایکاش پاؤن راح جان گاہے نظر برمن فگن
دل مضطر و ناچار ہے جان بندۂ آزار ہے — ہے حال دل رخ سے عیان گاہے نظر برمن فگن

حال ضیا پر اب کہین ہو لطف و رحمت شاہ دین

آشفتہ دل ہون ہر زمان گاہے نظر پرمن فگن

ہو لطف و رحمت کی نظر اے چارہ ساز بیکسان
ہر دم ہے غم وحشت اثر اے چارہ ساز بیکسان

بیتابی دل ہے حد و شہرت الم کی سو بسو
ہر سانس رشک نیشتر اے چارہ ساز بیکسان

مین ہون ضعیف و ناتوان اور بار غم کوہ گران
بیتاب دل شوریدہ سر اے چارہ ساز بیکسان

ہر دم تپش ہر دم خلش ہر دم ہی جذبہ اور کشش
ہر لحظہ ہے شوق سفر اے چارہ ساز بیکسان

افسردگی غمخوار ہے اندوہ یار غار ہے
پارہ ہے دل ٹکڑے جگر اے چارہ ساز بیکسان

مضمحل جان ارمان ہین غمگین اور جوش پر شوریہ جنون
سیلاب خون ہے چشم تر اے چارہ ساز بیکسان

آفت ہر اک دم نالہ ہے دل آگ کا پرکالہ ہے
ہے داغ ہر دم تازہ تر اے چارہ ساز بیکسان

تسکین کی صورت نہین آرام کی حالت نہین
اور بیکلی ہے بیشتر اے چارہ ساز بیکسان

ہر دم مدینہ کا الم ہر دم مدینہ کا ہے غم
ناکامیون کا ہے خطر اے چارہ ساز بیکسان

ایسی ہو اب صورت شتاب جان حزین ہو کامیاب
اُس ملک مین ہووے گذر اے چارہ ساز بیکسان

بارش ہی رحمت کی جہان ہے فضل جس جا گلفشان
طوبیٰ جہان کا ہے شجر اے چارہ ساز بیکسان

جس باغ پر رضوان فدا رشک ارم جس کی فضا
جس باغ کا رحمت ثمر اے چارہ ساز بیکسان

طیبہ مطہر جس کا نام جون کعبہ جس کا احترام
جس جا دعا رحمت اثر اے چارہ ساز بیکسان

سرگشتہ و آوارہ ہون ناکارہ و بیچارہ ہون
ہر لحظہ ہے تازہ خطر اے چارہ ساز بیکسان

عاجز ضیا بس زار ہے بیتاب ہے ناچار ہے
اور شوق ہے آٹھون پہر اے چارہ ساز بیکسان

ترے درد فراق سے خستہ ہے جان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

نہین باقی رہی مری تاب و توان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

کہون کس سے خرابی درد و الم کہون کس سے جو گذرے ہے جان پہ ستم
مری آہ فراق ہے شعلہ فشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مجھے طیبہ مین اپنے بلاؤ کہین غم ہند سے جلد چھڑاؤ کہین
کہین ہووے نصیب بھی امن و امان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مجھے درد فراق نے مار لیا غم ہجر و بال عذاب ہوا
نہین چین کا اب کہین باقی نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مرے دل مین ہے صبر کی تاب نہین مری آنکھون مین نام کو خواب نہین
مرے سینہ مین سوز جگر ہے طپان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مرے دل مین چھپا ہے وہ نشتر غم مجھے زیست ہوئی ہے بلائے ستم
شب و روز ہے مجھے محشر نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مری نوک مژہ پہ ہے خون جگر مرے خون کے قطرے ہین حشر اثر
مرا عرش پہ پہونچے ہے شور و فغان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

مری طرح سے اس کی بھی خاک ہو جان دم گرم ہو اُس کا بھی شعلہ فشان
مرا جو کوئی دیکھے یہ سوز نہان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

یہ ضیا تیرا خستہ و زار و حزین غم ہجر سے صبر سے ذرہ نہین
مٹی حسرت نام و خیال نشان شہ کون و مکان مہ کن فیکون

اے ہوش ہو ان پر فدا خیر الوریٰ یہی تو ہین
اے روح لے ان کے قدم مشکل کشا یہی تو ہین

اے شوق رنگ اپنا دکھا رحمت ادا یہی تو ہین
اے ذوق تو محشر او تھا بحر وفا یہی تو ہین

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کہف الوریٰ
نوری قبا بیضا ضیا ابر عطا یہی تو ہین

مسند نشین سلطان دین ماہ زمان شاہ زمین
حاجت روائے انس واین مشکل کشا یہی تو ہین

عالی نسب والا حسب عز عجم فخر عرب
بحر عطا ابر سخا رحمت ادا یہ ہی تو ہین

شان وقار اولین کیفت بہار آخرین
حضرت محمد مصطفےٰ اصل علیٰ یہ ہی تو ہین

بحر نبوت کے گہر برج رسالت کے قمر
رحمت کے منظور نظر نور خدا یہ ہی تو ہین

ان کے لیے سب کچھ بنا کرسی و عرش ارض سما
جو کچھ کہ ہونا تھا ہوا سب کی بنا یہ ہی تو ہین

ان کے لئے تھا کنت کنز ان سے کہلے سب از و رمز
ہر راز ہر اسرار کے پردہ کشا یہی تو ہین

ان سے ہوا آدم کا دم ان سے وجود ان سے عدم
ان سے حدوث ان سے قدم ہم پہ کہلا یہی تو ہین

دانائے رمز نطق حق ہین محو ذات حق
حق گوئی حق دان حق ناصح و مسا یہی تو ہین

غمخوار جان زار ہین تسکین ہر ناچار ہین
درمان ہر آزار ہین حاجت روا یہ ہی تو ہین

خورشید اوج ابتدا مہر عروج اصطفا
حسن و صفا ناز و ادا نور و ضیا یہی تو ہین

یہ ہین جہان کے پیشوا یہ ہین شہ ہر دو سرا
محبوب خاص کبریا اور مصطفیٰ یہی تو ہین

جب ان کی ہو لطف و عطا کیونکر نہو حاصل شفا
ہر لا دوا آزار کی اپنے دوا یہ ہی تو ہین

عاجز ضیائی ناتوان کس منہ سے ہووے مدح خوان
یہ راز ہے سب پر عیان نور خدا یہی تو ہین

قیامت ہے شب ہجر اے شہ دین
طپش ہر دم عدم آرام و تسکین

ستم ہنگامہ آرائی وحشت
غضب آتش زنی سوز دیرین

نہ تسکین شیوہ جان غم آلود
نہ آسایش دل وحشی کا آئین

قیامت خیز شوق دید یثرب
دل نومید محو ذوق لیس

کبھی بیتابی دل پر ملامت
کبھی ہے شورش حسرت پہ نفرین

نہ امید قرار و صبر و آرام | نہ وسواس وقار جاہ و تمکین

ضیا گر دیکھتے یہ طرز مضمون
تو کرتے تمسے سودا لاکھ تحسین

گلچین جلوۂ چمن کن فکان ہون مین | شیدائی جمال شہ دو جہان ہون مین
جب سے ہون محو نام محمدؐ کے کیف مین | اے بیخودی خبر نہین اپنی کہان ہون مین
ہے بیخودی حسرت شرب نشاط خیز | ہون محو انبساط طرب گر طپان ہون مین
کس کی تلاش مین ہے سراسیمگی نصیب | اے جوشش شوق دشت غم فشان ہون مین

ق

وحشت ہون اشتیاق ہون اے جوشش اشتیاق | یا نالۂ الم ہون کہ شور فغان ہون مین
جو دیکھتا ہے مجھکو وہ جاتا ہے ہوش سے | کیا شعلۂ تجلی طور آشیان ہون مین
وحدت پسند ہے غم اندوہ جان زار | ہمراز ہون کسیکا نہ ہم داستان ہون مین
زیر نگین ہے کشور الفت مری مدام | ملک طلب مین طرۂ تاج شہان ہون مین

ہے چار دانگ ہند مین شہرت مری ضیا
مدحت نگار شاعر سحر البیان ہون مین

ایسی تقدیر کہان جو ترے در تک پہونچون | یا ترے رہگذر فیض اثر تک پہونچون
نالۂ درد جدائی کی تمنا دن رات | شعلۂ آتش غم بنکے جگر تک پہونچون
دل خون گشتۂ اندوہ کا سودا سر جوش | قطرۂ اشک بنون دیدۂ تر تک پہونچون
آرزؤن کی تمنا ہے تمنا کی امید | ہو وے توفیق ازل عزم سفر تک پہونچون
ہے ہر ایک قطرۂ خوناب جگر کو حسرت | موج انعام کی ہو لعل و گہر تک پہونچون
دل و جان کشمکش ہجر سے ہو دین آزاد | رہنما فضل ہو اللہ کے گھر تک پہونچون

ہووے حاصل شرفِ طوفِ حرم کی دولت
اوج بالا رسی شمس و قمر تک پہونچون

سوزِ دل گرمیٔ خورشیدِ قیامت دکھلائے
ہمہ تن شعلہ ہون آثارِ شرر تک پہونچون

یک بیک دیکھہ لون وہ بقعۂ مینو آثار
شرفِ لذتِ مازاغ بصر تک پہونچون

دھوم ہو خاک سے افلاک تلک اپنی ہمت
سجدۂ فرق ساجود رقدس مقر تک پہونچون

قدرت و حکمتِ صنّاع کا جلوہ دیکھون
بالیقین لطفِ قضا کیفِ قدر تک پہونچون

جان و ایمان کرون گنبدِ خضرا پہ نثار
طایرِ سدرہ بنون عرش کے سر تک پہونچون

ہو میسر تہِ زیرِ نگین چار حدِ کشورِ کیف
عالمِ فیض کے آثارِ ظفر تک پہونچون

آرزو ہے درِ اقدس مین ہوا بن جاؤن
صورتِ بو اڑون جبریل کے پر تک پہونچون

زمزمہ سنجیٔ مدحت کی ہو وہ نور ضیا
ندرتِ آرائے اعجازِ ہنر تک پہونچون

کیون نہ مشہور جہان مین صاحبِ ادراک ہون
یا رسول اللہ خاکِ آستانِ پاک ہون

رات دن دل مین ہے دریائے محبت جوش زن
صورتِ سیماب مضطر زار ہون غمناک ہون

ہو گئے خون اپنے ارمان دل ہی دل مین الامان
ہر گھڑی حسرت زدہ با دیدۂ نمناک ہون

بن نہین آتی کوئی شکلِ حصولِ آرزو
کشتۂ تیغِ جفائے گردشِ افلاک ہون

دین و دنیا مین کوئی صورت نہین اعزاز کی
خوار اور زار جہان مثلِ خس و خاشاک ہون

حسرتِ دیدار مین نقشِ کفِ پا کی طرح
ساکت و حیرت زدہ حیران نقشِ خاک ہون

داغ ہائے سینہ مین اپنے ضیا رشکِ بہار
دل ثریا ریز ہے مین شکلِ شاخِ تاک ہون

خواب مین بھی شکل راحت کی نہین آتی نظر
دل کی بیتابی کی حالت سے غضب ناچار ہون

جوش وحشت کا مرے چارو طرف ہے شور و شر
گو طفیل لاغری جامہ مین مشکل تار ہون

دل نہین لگتا کہین وحشت کے صدقے راہ دن
آبلے کی شکل دل سے پائے بوس خار ہون

یاد گیسو مین رگ و پے بن گئے دام بلا
ہون اسیر درد و غم وابستہ آزار ہون

ہوش ہے سر کا نہ ہے پا کی خبر اے بیخودی
کچھ نہین معلوم ہون مدہوش یا ہشیار ہون

کچھ نہین دشوار ہے دریائے وحدت کا عبور
ایک نگاہ مرحمت ہووے تو دم مین پار ہون

اے طبیب درد روحانی خدا کی ہے قسم
اپنا درمان آپ ہون جب آپ کا بیمار ہون

ہو کسی صورت سے در پر ناصیہ سائی نصیب
طالب عمامہ ہون نہ شایق دستار ہون

جل رہا ہون شمع کی صورت سے بزم شوق مین
ہون سراپا سوز غم پروانہ دیدار ہون

کوئی مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ محرم راز کا
آپ اپنا ہمنشین ہون آپ ہی غمخوار ہون

سرکشی کرتا ہے ہر دم نالہ شام فراق
شعلہ ہون یا برق ہون یا آہ آتشبار ہون

شوق مین طیبہ کے سینہ بن گیا ہے شعلہ زار
گرمی سوز فغان سے حشر کا آثار ہون

لے چل اے جذب محبت ویرانی کس لئے
جان سے اپنی سیر ہون اور سیر کو تیار ہون

قطرہ اشک محبت بنکے در پر ہون نثار
اور سراپا جوش مثل دیدہ خونبار ہون

گلشن طیبہ کا یارب کس طرح گلگشت ہو
اپنے دوش آرزو پر اب مشکل بار ہون

سجدہ در کی تمنا مین مٹا ہون اے ضیا
ہون عزیز دو جہان یا زار ہون یا خوار ہون

دوری ہے مدینہ کی ستم اے شہ کونین
دن رات ہون درماندہ غم اے شہ کونین

سینے مری تقدیر سے ہون صرف غم و درد
آیا ہے لبون پر مرے دم اے شہ کونین

مونس ہے طپش ہمدم و ہمراز ہے وحشت
ہمدرد ہے غم اور الم اے شہ کونین

تسکین ہے طے راحت و فرحت کا نہین نام
آرام ہے رم عیش عدم اے شہ کونین

ہے گردن دل تشنۂ آب دم خنجر
لطف طرب زیست ہے سم اے شہ کونین

آوارگی شوق رفیق دل بیتاب
بیتابی دل کیف اتم اے شہ کونین

دل نارسی جذب سے خون گشتۂ محجوب
سر بار ندامت سے ہے خم اے شہ کونین

ہمت کو نہین تاب شکیبائی و تسکین
وحشت کا ہے گردن پہ قدم اے شہ کونین

اے چارہ گر درد و الم چشم ترحم
ہر دم ہے ضیا نذر الم اے شہ کونین

واقف اسرار پاک کن فکان کوئی نہین
رمز قدرت کا ہے تم سا رازدان کوئی نہین

حضرت آدم سے تا ایندم خدا کی ہے قسم
شاہ عالم شفیع عاصیان کوئی نہین

مظہر انوار حق اور مہبط اسرار ذات
جز تمہارے آستان کے آستان کوئی نہین

درد فرقت نے کیا واماندۂ صرف لگا
جز کرم تیمار جان ناتوان کوئی نہین

عشق طیبہ مین مری صورت ہے اے شان کرم
خستہ دل خستہ جگر اور خستہ جان کوئی نہین

رہن غم صرف الم واماندۂ اندوہ و درد
صورت سیماب مضطر اور طپان کوئی نہین

ذرہ ہائے خاک روضہ مین ہے جو نور ضیا
تیرے ماہ و مہر مین اے آسمان کوئی نہین

خود ہی مین خدائی کو پائے ہوئے ہین
محمد سے جو لو لگائے ہوئے ہین

ہے مولود کا دن برستی ہے رحمت
جدھر دیکھئے ابر چھائے ہوئے ہین

چمن کھل رہا ہے خدا کے کرم کا
فرشتے تماشے کو آئے ہوئے ہین

تڑپتا ہے دل اور دل وجان کے ارمان
قیامت بغل مین چھپائے ہوئے ہین

تصور مین روضے کے داغ تمنا
تجلی کا نقشہ جمائے ہوئے ہین

الٰہی مدینہ کا دیدار دکھلا
کہ دل اور جگر خون کھائے ہوئے ہین

عجب تو نے پائی ہین روشن مضامین
ضیا لفظ کیسا جگمگائے ہوئے ہین

قتیل ناز طواف دیار سرور ہون
شہید غمزۂ عالم شکار سرور ہون

ہوا ہون صورت دل خون غم جدائی سے
برنگ اشک سراپا نثار سرور ہون

کیا ہے نقد دل وجان کو صرف دید ضیا
فدائے الفت کامل عیار سرور ہون

انیس مجلس صدق وصفا تشریف لاتے ہین
جلیس صدر تسلیم ورضا تشریف لاتے ہین

گل گلزار فضل کبریا تشریف لاتے ہین
بہار گلشن لطف خدا تشریف لاتے ہین

سپہر شان وجاہ ارتضا تشریف لاتے ہین
مہ اوج کمال اصطفا تشریف لاتے ہین

چمن رنگین ہوا رحمت کا فرحت کی بہار آئی
شہ اقلیم کیف اجتبا تشریف لاتے ہین

کھلے غنچے کرم کے رنگ لائے پھول حرمت کے
چمن پیرائے گلزار وفا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین ازل سے جنکے آنیکی تمنا تھی
ابد کی جن سے ہے عز وعلا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین فدا جنت ہے جن کے خیر مقدم پر
وہ جنکا شیفتہ رضوان ہوا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین منور جن سے آدم کی تھی پیشانی
وہ جن سے نام حوا کا بڑھا تشریف لاتے ہین

وہ آتے ہین ملائک جنکی عزت سے ہوئے حیران
وہ جن سے عقل کل نامی بنا تشریف لاتے ہین

شہنشاہ مکرم والی اقلیم الکلت
سپہر فضل کے نجم العلا تشریف لاتے ہین

ملے گی آرزوئے جان و دل اب کوئی لمحہ مین
مبارک ہو مبارک ہو ضیا تشریف لاتے ہین

واقفِ اسرارِ ذاتِ کبریائی آپ ہین — ہر ادا سے مظہرِ لطفِ خدائی آپ ہین
ہے زمین سے آسمان تک آپ کی عظمت کی دھوم — باغبانِ گلشنِ معجز ادائی آپ ہین
آپ کے اخلاق کا کون و مکان مین اشتہار — جوہرِ خوش جوہرِ سنجیدہ رائی آپ ہین
وسمۂ ابروئے توحید جمالِ ذات پاک — غازۂ رخسارِ تسلیم و رضائی آپ ہین
آپ ہین تفسیرِ اہدنا الصراط المستقیم — سورۂ نورِ کمالِ حق نمائی آپ ہین
آپ کی ذاتِ مقدس رحمت اللعالمین — ہادیِ سرمایۂ صدق و صفائی آپ ہین
صیقلِ آئینۂ حسنِ کمالِ معرفت — جوہرِ آئینۂ رحمت ادائی آپ ہین
آپ کے الطاف سے فرشی ہو عرشی بالیقین — قاسمِ انہارِ ذوالمجد و علائی آپ ہین

یارسول اللہ ضیا بھی ہو کرم سے مستفید
نور بخشِ جلوۂ نورِ ضیائی آپ ہین

کسے ہے باریابی یہ جنابِ کبریائی مین — کسے حاصل ہوئی یہ شان و یہ عزت خدائی مین
فدا الیاس ہو دل سے ہین سو جان سے خضر قربان — عجب وقعت ہوئی حاصل کمالِ رہنمائی مین
مہ و خورشید و ذرے ہین خاکِ آستانہ کے — عیان ہے جلوۂ وحدت ترے در کی صفائی مین

تصور مین مرے کونین کے کیا کیا ضیا پائے
بہارِ وصل لوٹی شکر ہے ہم نے جدائی مین

اے نسیمِ صبحِ جنت ہے کدھر وہ گل زمین — جس کا ہر ذرہ ارم کا ہے نگارِ آستین
وہ چمن ہم گلشن اور وہ روضۂ مینو نشان — جس پہ تم سو جان سے قربان اے عرشِ برین

وہ بہار آرا گلستان وہ فضائے کیف جوش … راحت روح و روان جس کی ادائے دلنشین
وہ طرب افزا بیابان وہ نشاط انگیز دشت … سجدہ فرسائے ادب جسکا ہے چرخ ہفتمین

گلشن کونین مین جسکی نہین شبہ و نظیر
جسکی انوار ضیا نور زمان حسن زمین

بہار آئی ہے رحمت کی دل محزون کے گلشن مین … چمن لگا گل حصول مدعا کے جان سکے دامن مین
شبستان تنا غیرت بزم ارم پایا … ہے شمع والضحیٰ کی روشنی ایک ایک روزن مین
جہان مین جب سے خوشبو نافۂ واللیل کی پھیلی … عیان عالم ختن کا ہے مرے کاشانۂ تن مین
بہار سینۂ زہاد اپنا رنگ دکھلائے … ہدایت کی ہوا آجائے گر قلب برہمن مین
تجلی سرمۂ مازاغ کی ہے چشم نرگس مین … وما ینطق کا نکتہ ہے زبان پاک سوسن مین
شہنشاہ سریر ماعرفنا کا تصدق ہے … تجلی طور سینا کی ہے قصر دل کے آنگن مین
یہ صدقہ تیری یکتائی کی بے شکلی کا روشن ہے … زبان خار یا ہو گو ہے ہر صحرا مین ہر بن مین
رسول اللہ شان ذات والا کی قسم بیشک … نہین تیرا مشابہ کوئی ہرگز علم مین فن مین
الٰہی تا قیامت لاکھ سنت اور تمنا سے … محمد کی محبت کا ہو میرے طوق گردن مین
ازل سے میرا سینہ عشق احمد کا خزینہ ہے … نہین ہے سیم و زر کا نام یان ہمت کے مخزن مین

ضیا بے شبہ وہ تیرا کلام پاک سشتہ ہے
نہ گوہر ایسا دریا مین نہ زر ہے ایسا معدن مین

للہ الحمد آستان بوس شہ ابرار ہون … خاک راہ الفت شاہنشہ احرار ہون
سر مین سودا ہے مرے زلف شہ سرکار کا … روز و شب درماندہ وہ وابستہ آزار ہون
[illegible] … [illegible]

چین ایک لحظہ نہین جان پر ارمان کو نصیب — صورتِ سیماب مضطر اور جگر افگار ہون

جذبِ خاکِ طیبہ دکھلا جلوۂ روزِ کرم — شام فرقت کی طرح سے ہند سے بیزار ہون

بیخودی شوق مین ہر گز خبر اپنی نہین — محو ہون یا مست ہون مدہوش یا ہشیار ہون

جام عشقِ احمدی جب سے پیا ہے اے ضیا
ہون عجب مدہوش و کیفی اور عجب سرشار ہون

اے شہِ اقلیم قرب کردگار ذو المنن — رازدار خاص رمز کنت کنزاً مخفیاً

اے گلِ رعنائے گلزار صراط المستقیم — آبروئے گلشن فردوس و انہار عدن

اے گلِ دستار اتممت علیکم نعمتی — نور سبحان الذی اسریٰ شہ یثرب وطن

اے بہارِ باغ کیفِ رحمت للعالمین — جلوۂ نور احد فیضِ صمد با جان و تن

شارح و حلال رمز قل ہو اللہ احد — حامی دنیا و دین ماحی آزار و محن

عالم علمِ لدنی آگہ لاریب فیہ — واقفِ انا فتحنا سارح صبحِ کہن

عالم سبحانک لاعلم امی اعلم — نورِ عین کاین و مکان بہار علم و فن

طرۂ دستار لولاک لما شاہِ سبل — زینت صدر صفا بطحیٰ مکان یثرب وطن

شورش جوش ضیا کا زخم ہر دم تازہ ہے
کاش لطفِ خاص ہو تیار ناسور کہن

اے مرے ارمان وصل یثرب مین جاتے کیون نہین — سجدہ ریزی ادب کا کعبہ پاتے کیون نہین

اے خوش اقبالان بزم فیض شاہ دو جہان — دور افتادون کو خدمت مین بلاتے کیون نہین

بیخودان بادۂ الفت کی حالت غیر ہے — لخلخہ لطف و ترحم کا سنگھاتے کیون نہین

شعلہ ہائے سوز ہجران نے کیا محشر بپا — چشمۂ رحمت کے طوفان سے بجھاتے کیون نہین

ہے لبِ جان بخش کی شانِ مسیحائی کا ذوق — طالعِ برگشتہ وہ لب کو ہلاتے کیون نہین
لن ترانی کی مے تند اور ہین کم ظرف ضبط — طور رحمت سے تجلی اب دکھلاتے کیون نہین
شورشِ شوق اور جوشِ ذوق کیون خاموش ہین — بخت خفتہ کو مرے دم بھر جگاتے کیون نہین
کوچہ ہائے طیبہ اپنے جذب کا دکھلاؤ رنگ — یہ مری بگڑی ہوئی حالت بناتے کیون نہین
ہمدمو کس طرح سے پہونچون در سرکار تک — خضر وش مقصود کی منزل بتاتے کیون نہین
تار تار گیسوئے مشکین کا ہے دل مین خیال — جیب اور داماں کو عطرافشان بناتے کیون نہین

زمزمہ سنجی نعتِ شاہِ عالم اے ضیا
شہرۂ عالم ہے کچھ مضمون سناتے کیون نہین

مژدہ سنا بھی دو کہین حسرت مٹا بھی دو کہین — بختِ غنودہ کو مرے شاہا جگا بھی دو کہین
ہان عرصۂ امید مین محشر اٹھا بھی دو کہین — برقع اٹھا بھی دو کہین جلوہ دکھا بھی دو کہین
وہ نافۂ مشکِ طلب وہ نفحۂ عطرِ عجب — محو ادائے ناز کو اپنی سنگھا بھی دو کہین
وہ دردِ حسرت کی دوا سرمایۂ کیفِ شفا — وہ ساغرِ لطفِ رضا مجھکو پلا بھی دو کہین
وہ جامۂ رنگِ رضا وہ برقعِ کیف وصفا — عریان تنون کو ایکدم شاہا پہنا بھی دو کہین
جو اپنا راز دل سے سنے ہمرنگ بنکر چور ہے — جو شمع سان ہر دم جلے وہ دل لگا بھی دو کہین

جسکے لئے مین زار ہون واماندہ و ناچار ہون
جسکا ضیا بیمار ہون اسکو بلا بھی دو کہین

اے بادشاہِ دو جہان امداد کن امداد کن — شاہنشہ کون ومکان امداد کن امداد کن
جان ہے اسیر رنج وغم دل ہے رہین صد الم — ہون زار و ناچار و طپان امداد کن امداد کن

اے دافعِ رنج والم اے ماحیِ ظلم وستم
تیمار جانِ بیکسان امداد کن امداد کن

وا ماندۂ و ناچار ہون در ماندۂ آزار ہون
تسکین کا گم ہے نشان امداد کن امداد کن

حسرت انیسِ دل بنی وحشت رفیق جان بنی
حیران ہون جاؤن کہان امداد کن امداد کن

ہووے کہین لطف و عطا ناچار محزون ہے ضیا
غم سے کہین پاسے امان امداد کن امداد کن

جلوۂ رحمت عیان ہے آپ کے انوار مین
شانِ لطف و مکرمت ہے معرضِ اظہار مین

کیف ما کان محمد لطف لولاک لما
جلوہ افشانی پہ ہے ہر رنگ ہر آثار مین

رنگ لایا غمزۂ نور ہوا اللہ احد
شوکتِ توحید دیکھی آپ کے رخسار مین

کیون نہو سجدہ فروشِ آرزو پاسِ ادب
فرشِ عظمت کا بچھا ہے کوچۂ سرکار مین

اے شہنشاہِ جہان اے شافعِ کون و مکان
میرے ارمان ہین تمنائی تیرے دربار مین

دردِ حسرت لا دوا اور دقتِ غم لا علاج
ہے عجب نیرنگ کا سامان میرے آثار مین

صرفِ ناکامی تمنا وقفِ وحشت جان و دل
سختیان کیا کیا اٹھائین حسرتِ دیدار مین

یا نبی اللہ کیجے ناخدائی بہرِ حق
شورشِ طوفان ہے اشکِ چشم دربار مین

ہے ضیا نغمہ فروشِ نعتِ احمد رات دن
لطفِ تازہ جلوہ آرا اسکے ہے اشعار مین

مانند برق گرمِ طپش اور طپیدہ ہون
سیماب وار مضطر و از خود رسیدہ ہون

ناکام و زار جلوۂ راحت ندیدہ ہون
پامال فکر سختیِ ہجران کشیدہ ہون

اے جذبِ طیبہ وقتِ حرمان کشیدہ ہون
پامال غم ہون تلخیِ ہجران چشیدہ ہون

[illegible] ہے دیدۂ حسرت بنا ہوا
پائے طلب مین خارِ تمنا خلیدہ ہون

مضطر کیا ہے فرقتِ روضہ نے اے ضیا
پر عالمِ خیال مین ہر دم رسیدہ ہون

دلِ مضطر کو ہوا ے کاش تسکین — اغثنی یا غیاث المستغیثین
کسی صورت بر آئے حسرتِ دل — اغثنی یا غیاث المستغیثین
نصیب جان و دل ہو طوفِ یثرب — اغثنی یا غیاث المستغیثین
درِ روضہ پہ سر ہو سجدہ فرسا — اغثنی یا غیاث المستغیثین
کہون رو رو کے با جانِ پر اندوہ — اغثنی یا غیاث المستغیثین
مٹے دردِ طلب کی تشنہ کامی — اغثنی یا غیاث المستغیثین
مے عشق و محبت سے ہون بدست — اغثنی یا غیاث المستغیثین
تجلّی رُخ سرکار دیکھون — اغثنی یا غیاث المستغیثین
طپش دل کی خلش جان کی دکھاؤن — اغثنی یا غیاث المستغیثین
دل و جان زمزمہ سنجِ ثنا ہون — اغثنی یا غیاث المستغیثین
مراد دیدہ و دل ہووے حاصل — اغثنی یا غیاث المستغیثین
تجلّی ریز ہووے جلوۂ پاک — اغثنی یا غیاث المستغیثین
لب دل سے قدومِ پاک چومون — اغثنی یا غیاث المستغیثین
گہر برساؤن اپنے چشمِ تر سے — اغثنی یا غیاث المستغیثین
دکھاؤن جوہرِ حسنِ عقیدت — اغثنی یا غیاث المستغیثین
بصد عجز و ادب مین عرض پرداز — اغثنی یا غیاث المستغیثین
غلامِ غوث اعظم ہون احمد صدق — اغثنی یا غیاث المستغیثین

طفیلِ غوث علی شاہِ افراد — اغثنی یا غیاث المستغیثین

ضیا ہو بہرہ یابِ نعمتِ خاص
اغثنی یا غیاث المستغیثین

ممکن ثنائے خواجۂ کون و مکان نہین — کوثر دُھلی ہمارے دہان مین زبان نہین
ہے جوشِ شوق سجدہ فروشِ ادب مدام — کب کعبۂ مراد غمِ آستان نہین
نشتر فروشیِ غمِ دوری سے دل ہے خون — ارمان کو چشم ترسے امید امان نہین
رگ رگ ہے اپنی جلوہ گہہ برق التفات — قصرِ وجود طورِ تماشا کہان نہین
یہ بھی صدائے زمزمۂ شوق دید ہے — بے کیف اپنا نالۂ و آہ و فغان نہین
ہے داغِ عشق یا کہ دلِ صرف داغ ہے — ارمان و آرزو کا نمایان نشان نہین
تو مہر آسمانِ عروجِ کمال ہے — پاسِ ادب تیرا کسے سوز نہان نہین
ہے تو ہی آبیارِ کرم تو ہی آب و رنگ — گلزارِ کن کا اور کوئی باغبان نہین
لولاک آب و رنگِ ابد کا ہے زمزمہ — تیری بہار جاہ مین نامِ خزان نہین
جن و بشر کو مدح سرائی کا کیا دماغ — جز ذات ہے صفت کا کوئی رازدان نہین

لطفِ زبان و لذتِ دل کیف روح ہے
سرشار جز ضیا ہے کوئی مدح خوان نہین

آج ہے گلشنِ عالم کا تماشا جوبن — غیرتِ جنتِ فردوس ہے صحنِ چمن
تختۂ خاک پہ ہے ابرِ کرم کی بارش — نورِ رحمت کی ہے قندیلِ فلک پر روشن
ہے ہر ایک شاخ مین اندازِ بہارِ طوبیٰ — غیرتِ سدرہ ہے ہر ایک نہالِ گلشن
ذکرِ مرغانِ چمن زمزمۂ صلِّ علیٰ — ورد ہے انبتہ اللہ نباتاً حسناً

دشت و صحرا مین تماشائی فضائے فردوس — وجد مین مستئ تفریح سے ہے چرخ کہن

ہر طرف جلوہ فزا فوج ملائک کا نزول — خاک کو ناز فلک پر ہے بوجہ احسن

غیرت طبلۂ عطار مشام عالم — عیش زا نفحۂ کیف گل نسرین و سمن

للہ الحمد کا ہر غنچہ کے لب پر نغمہ — بارک اللہ کے ترانہ مین ہے ہر گل کا دہن

شرق سے غرب تک اور غرب سے لیکر تا شرق — بارش رحمت و افضال خدائے ذوالمنن

ہمہ شوکت و توقیر و وقار و اعزاز — زینت کائن و مکان ہے شہنشاہ زمن

وہ شہ کون و مکان سید والا توقیر — سایۂ رحمت حق جس کے کرم کا دامن

والضحی جس کا رخ اور جس کا ہے گیسو واللیل — جس کی لولاک ادا جس کی ہے ماکان ہین

کیون نہ حصہ مین ضیا کے ہو بلند اقبالی
اسکے مضمون سے ہین مسرور جہان اہل سخن

اے شہ اقلیم فضل کبریائی ذوالمنن — تاجدار کشور شان کمال پنجتن

ہے دل حسرت زدہ دنرات زار و غمزدہ — اور ارمان طلب خونین دل خونین کفن

درد فرقت مین گل رنگین ادا ہین خار غم — سینہ پر داغ ہے ہجران مین گلزار چمن

قامت سرکار کا دل مین تصور سحر جوش — مدأہ شام غم سرو سہی کا بانکپن

خاکبوسی کا ہے شوق اور وہ جوش خروش — غیرت فوارۂ خون ہر بن موئے بدن

صورت تسکین کسی صورت نہین آتی نظر — شوق ہے جادو ادا اور ذوق ناز سحر فن

جلوۂ انوار کا جب دل مین آتا ہے خیال — روضۂ مینو سے بڑھ جاتی ہے سینہ کی پھبن

کون ہے تم سے زیادہ واقف راز اللہ — آپ کے پیش نظر ہے جلوۂ سر و علن

اے ضیا سارے جہان سے ہو نرالے رنگ پر

اپنا انداز سخن اپنا بیانِ سحر فن

سو جان سے ہون تمپر فدا شاہنشہ دنیا و دین
روزِ ازل سے تا ابد مثل آپ کے کوئی نہین

حسن و جمال پاک پر قربان فلک شید الملک
گیسوئے مشکین پر فدا الا کہ آرزو سے حور عین

اے سرورِ کون و مکان شاہنشہ ہر دو جہان
فخر بشر ختم رسل اے رحمت اللعالمین

الطاف کی ہو اک نظر صبح و مسا شام و سحر
عید امید آرزو تا ہو مرا روز پسین

شوق مدینہ دل مین ہے ایک شور آب گل مین ہے
ہے کاوشِ عزم سفر کیف خیال و دل نشین

ہے طرۂ تاجِ عمل ہے غمزۂ کیف اجل
سرکار کی رائے زرین سرکار کا دین متین

تشنہ لب دیدار ہون حیران ہون ناچار ہون
اے کاش جوش لطف سے پر ہو طرب کا ساتگین

پر نور ہے سارا جہان روشن زمین و آسمان
انوار حسن پاک سے ایسا کہان کوئی حسین

نامِ خدا کیا شان ہے کیا ناز ہے کیا آن ہے
ہے سجدہ ریز آستان سو فخر سے عرش برین

مشکین مشام آرزو عنبر فشان ارمان کی بو
ہے نفحہ باغ ارم اور تار زلف عنبرین

تیرا کلامِ با صفا بے مثل ہے بیشک ضیا
ہر ایک نقش خوش ادا ہے عزتِ دُرِ ثمین

خوش اعمالی کے صدقے جسکا ہو وے مصطفا ضامن
بلند اقبالیون سے اسکی ہے ذات خدا ضامن

محبت مصطفےٰ کی جسکے دل مین ہے اسکی ہے
وفا ضامن حیا ضامن کمال اتقا ضامن

ہے نور احمدی کی روشنی سے روز محشر تک
فنا ضامن بقا ضامن صفا ضامن عطا ضامن

نہین ہے کوئی شاہا ذات اقدس کے سوا اپنا
انیس و غمگسار و دستگیر و رہنما ضامن

کرم ہو جسپہ تیرے لطف و رحمت کا ہمیشہ کو
ملک ضامن ہین اس کے اور ہین ارض و سما ضامن

تمہارے امتی ہونیکی دولت سے قیامت مین
بنین گے اتقیا و اولیا و انبیا ضامن

بہار داغ دل میں جلوۂ نور محمد ہے
ضیا ہر وقت اور ہر لحظہ ہے فضل کبریا ضامن

اے رحمت روح رواں اے روضۂ مینو نشان
اے کیف جان ناتوان اے روضۂ مینو نشان

تیری فضائے دلکشا تیری ہوائے جان فزا
فرحت اثر فرحت نشان اے روضۂ مینو نشان

تیرا در رحمت اثر ہے مشرق نور سحر
اور باب رحمت آستان اے روضۂ مینو نشان

دیوار پر در پر فدا ہر طاق و منظر پر فدا
ہر طایر قدس آشیان اے روضۂ مینو نشان

تیری ادا ندرت ادا تیری فضا فرحت فزا
تجھسا جہان میں ہے کہاں اے روضۂ مینو نشان

تیرا علو و اعتلا تیرا عروج و ارتقا
ہے شوکت کون و مکان اے روضۂ مینو نشان

ہے منبع جود و کرم ہے مخزن فیض اتم
تیرا حرم ذی جاہ و شان اے روضۂ مینو نشان

تیرا اجارہ فرش پر ہر غول تیرا عرش پر
تو جان جان لامکان اے روضۂ مینو نشان

دیوار تیری کیف جان اور در ترا فرحت نشان
اور آستان ہے دلستان اے روضۂ مینو نشان

تجھسے سر و جسم و جان تجھسے وقار آسمان
تجھسا کہاں ہے جانجان اے روضۂ مینو نشان

تو مہبط فیض ازل تو محسن نور لم یزل
تو ہے ضیائے کن فکان اے روضۂ مینو نشان

اے عز دین کیف یقین ناز زمین شان زمان
شاہ رسل شمع سبل مطلوب حق فخر جہان

نور کرم عنبر قدم شان عدم اختر خدم
کیوان ہمم والا حشم فیض اتم عالی نشان

فخر امل زیب عمل فیض ازل شان ملل
ناز دول عنبر زحل عظمت دہ ہفت آسمان

ہے جان اور دل سے فدا شام و سحر عاجز ضیا
محبوب رب فخر عرب یثرب وطن بطحا مکان

جبکہ تھی توقیع ما کان تری تقدیر مین
کون ہوتا تیرا ہمسر وقعت و توقیر مین

ذرہ ذرہ تیرے کوچہ کا ہے رشک آفتاب
شان مین اعجاز مین انوار مین تنویر مین

ہے غلامون کی ترے شہرت ازل سے تا ابد
صبر مین تسلیم مین تاثیر مین تطہیر مین

ہے ترے ہی اسم اعظم کی تجلی جلوہ ریز
ہر اذان مین ہر نماز و خطبہ و تکبیر مین

اللہ اللہ کیا تری شان معلےٰ ہے شہا
ذوق مین اور شوق مین اور جذبہ و تحریر مین

سارے عالم کو کیا اپنا مطیع امر پاک
کیسا ادا تاثیر کی تھی عالم تقریر مین

ہے رگ و پے مین تمنائے زیارت کا وہ جوش
نغمۂ صل علےٰ ہے نالۂ شبگیر مین

کیا کہون کیا کاوش یثرب مین خون ہے جان و دل
کچھ نہین ہے فرق جسم ناتوان و تیر مین

ہو ضیا کاش آستان بوس در اقدس شتاب
ہے عذاب جان خلش کاوش ستم تاخیر مین

مجھسا جہان مین کوئی بھی شوریدہ سر نہین
کون و مکان تو کیا ہے مجھے اپنی خبر نہین

لاریب دید شاہد مقصود ہے محال
پیش نظر جو تیرا در فیض اثر نہین

نسبت ہی کیا ہے روضۂ اقدس سے عرش کو
ایسا رواق و طاق نہین بام و در نہین

ایکدم نہین ہے زیست کی لذت مجھے نصیب
جب تک کہ سوئے طیبہ خیال سفر نہین

کیا ہو گیا ضیا شب دوری کی آہ مین
شورش تو رشک حشر ہے لیکن اثر نہین

تجھسا صفات مین ہے کوئی اور نہ ذات مین
بے مثل و بے نظیر ہے تو کائنات مین

لاکھون ہی مردہ دل ہوئے زندہ بفضل حق
اعجاز جان وہی ہے تری بات بات مین

انگشت پاک سے ہوا سیراب اک جہان
رحمت کا جوش کس سے ہے آب حیات مین

سواج انگلیون سے ہوا کوزہ وضو — جیحون مین یہ خروش نہ طوفان فرات مین

ایک لفظ لا سے کوئی دقیقہ بفضل حق — باقی رہا نہ ذلت لات و منات مین

کعبہ سے خار و خس ہوا اغیار کا تمام — بت سجدہ ریز و خاک بسر سومنات مین

مداح ذاتِ خالقِ عالم بعز و شان — یٰسٓ و طٰہٰ مدحت عالی صفات مین

شیرینی کلام و ہدایت ہے وہ لذیذ — لذت شکر مین اور نہ مزہ جو نبات مین

لذت فزا ہے مدحت سرکار اے ضیا
اور دادرس ہے سب کی حیات و ممات مین

کرسی کو یہ لذت نہ مزہ عرش برین کو — جو کیف قدم سے ترے حاصل ہے زمین کو

پہونچے حرم محترم ذات مین تم ہی — یہ ہمت پرواز نہ تھی روح امین کو

جو سکہ تری مہر نبوت کا ہے رائج — وقعت ملی کب ایسی سلیمان کے نگین کو

اللہ ضیا کو بھی دکھا روضۂ اطہر
تسکین کسی صورت سے ہو اس زار و حزین کو

ملے گلزار یثرب مین الٰہی آشیان مجکو — نہ پھر امید گل نہ بیم تاراج خزان مجکو

تمنائی ہون گلگشت گلستانِ مدینہ کا — نہ خواہش ہے زمین کی اور نہ شوق آسمان مجکو

شرار خرمن راحت ہے آہ دردناکِ دل — ہے برق آشیان ہر نالۂ آتش فشان مجکو

دلِ پر داغ و سینہ غیرت صحن گلستان ہے — فضا دکھلائے کیا سیر چمن اے باغبان مجکو

ترے خاکِ قدم کو سرمۂ چشم ادب سمجھون — اجازت دے قدمبوسی کی گر اے ساربان مجکو

نزولِ رحمت و انوار حق لاریب جانونگا — نظر آئے اگر یثرب کی گردِ کاروان مجکو

الٰہی ضیا کا [illegible] کر عطا الطاف و رحمت سے — نہ خجلت [illegible] مجکو

ہی الفت جب سے گیسو کی تمہارے سنبل و ریحان نظر آنے لگے رشک بلائے ناگہان مجکو

ضیا ہجر مدینہ مین کہان تک ناتوانی ہو
نظر اب زلیست بھی آنے لگی بار گران مجکو

لطف شام و کیف شب فیض سحر تم ہی تو ہو عاشقان ذات حق کے چارہ گر تم ہی تو ہو
ہے دل عالم تماشا گاہ انوار کرم ہر دل پرنور کے نور نظر تم ہی تو ہو
غمزۂ اسرار ذات پاک کے ہوگئے باب نازش نور ازل سے بہرہ ور تم ہی تو ہو
آپ کی ہی ذات سے عالم ہوا جلوہ فروز مہر لولاک لما کے جلوہ گر تم ہی تو ہو

تم سے ہی ظاہر ہوئی شان ظہور ذات پاک
جلوۂ نور ضیائے بام دور تم ہی تو ہو

کسی کے دل مین کسی کا بس انتظار نہو الٰہی کوئی جدائی سے بیقرار نہو
وہ دل ہی کیا جو تیرے خاکپا پہ ہو نہ فدا وہ جان کیا جو ترے حسن پر نثار نہو
وہ سینہ مخزن اندوہ ہے قیامت تک جو تیرے عشق کے داغون سے لالہ زار نہو
قسم خدا کی جگر مین ہین اتنے غم کے داغ کہ جس کا تذکرہ منت کش شمار نہو
ہر ایک دم نہو کس طرح شورش فریاد جب اپنے دل پہ ہی قابو اور اختیار نہو
الٰہی روضۂ اقدس کا شاہ کے دیدار کبھی تو ہووے یہہ مانا کہ بار بار نہو
ہمیشہ حسرت دیدار مین رہی محروم نگاہ شوق مری کیونکہ اشکبار نہو
یقین کون کرے گا کہ عاشق انوار غم فراق مین بیتاب و بیقرار نہو
مین اپنی حالت دل لکھ تو دون مگر ہے خوف مزاج پاک ادب مین کہین غبار نہو
لگی ہے آگ مرے دلمین سوز دوری کی ہر ایک سانس مرا کیونکہ شعلہ بار نہو

ذراسی دیر مین بس خاک مین ملاتا ہے | کسی کے سر پہ یہ جن عشق کا سوار نہو
طفیل حضرتِ حسنین اے شہِ کونین | مرے گناہون کی محشر مین کچھ شمار نہو

نظر کرم کی ہو للہ شافعِ کونین
ضیا پہ آپ کا دیوانہ ہرزہ کار نہو

جمالِ شانِ حق تھا جلوہ گر معراج کی شب کو | تماشے آئے قدرت کے نظر معراج کی شب کو
زمین سے آسمان تک آسمان سے لامکان تک تھا | بہار آرا تجلّی کا اثر معراج کی شب کو
زمین روشن فلک پُرنور اختر پر ضیا سارے | فروغِ ذات ہر جا تھا مگر معراج کی شب کو
براقِ برق دم لیکر چلا جب شاہ عالم کو | کھلا اپنا تماشا آپ پر معراج کی شب کو
تمامی انبیا خورم ملک مفتون فلک شیدا | نہالِ بیغمی تھا بارور معراج کی شب کو
اِدھر سے التجا تھی اور اُدھر سے تھی عطا پاشی | تھے انعام الٰہی تازہ تر معراج کی شب کو
مرادِ اُمت کی اور سب مدعا اپنے کئے حاصل | نہالِ قرب حق لایا ثمر معراج کی شب کو
قیامت تک لبِ عشاق حق پر ہے مزہ باقی | ملا سرکار کو وہ ماحضر معراج کی شب کو

ضیا اللہ اکبر تھی رعایت کیسی اُمت کی
جھکایا شاہ نے سجدہ مین سر معراج کی شب کو

نظر حیران کہ پیشِ چشم سرکارِ محمد ہو | جگر مضطر کہ جلوہ ریز دیدارِ محمد ہو
کہان ایسا مقدر اور کہان ایسی مری قسمت | سرِ سودا زدہ ہو اور دیوارِ محمد ہو
نہ پہونچے عرشِ اعظم پر بھیرا کیونکر دماغ ایدل | تصور مین جو پیشِ چشم دربارِ محمد ہو
مزے کیونکر نہ آئین اُسکو اسرارِ محبت کے | دلِ وحشی مین جس کے نور انوارِ محمد ہو
کبھی دیکھئے رحمت جوش پر آئے خداوندا | بہارِ دید ہو اور کیفِ گفتارِ محمد ہو

گنہگاران امت کو قیامت مین الم کیا ہے — کرم فرمائے عالم فیض بسیار محمد ہو

ضیا اللہ اکبر کیا خوشی حاصل ہو عشرت ہو
کرم فرما خدا ہو گرم بازار محمد ہو

عاشقو طور کا آجاؤ تماشا دیکھو — بزم میلاد ہے یان نور تجلی دیکھو
در و دیوار مین ہے جلوہ شان حرمین — آیا یان کعبہ کا بھی قبلہ و کعبہ دیکھو
دم تو دو آن کے غلامون مین ہے سب کچھ موجود — رخ یوسف دم عیسی ید بیضا دیکھو
دل مین ایک لمحہ کرو روضۂ اقدس کا خیال — چاہتے ہو تم اگر عرش معلی دیکھو
خاک یثرب کے تصور مین بنو گے کندن — آؤ اکسیر تمنا کا تماشا دیکھو
ذوق رحمت مین لب دل سے پڑہو صل علی — مظہر ذات خداوند کا جلوہ دیکھو
شب فرقت مین ہر ایک لمحہ ہے ورد واللیل — عاشق گیسوئے سرکار کا سودا دیکھو
در و دیوار سے انوار کرم مین ظاہر — دیکھنا ہو جسے لو دیکھ لو اچھا دیکھو

ہے ضیا جلوۂ سرکار پہ مفتون مدہوش
لاکھ جان سے ہے بنا عاشق شیدا دیکھو

شاہنشہ ارض و سما یا مصطفی تم ہی تو ہو — شان ظہور کبریا نام خدا تم ہی تو ہو
نور ازل کیف ابد حسن احد شان صمد — رحمت ادا دریا سخا بحر عطا تم ہی تو ہو
عالی ہمم والا شیم ابر کرم فیض اتم — گردون علم اختر خدم عظمت لوا تم ہی تو ہو
رمز حیا ستر وفا صدق صفا لطف ولا — دل کی دوا حاجت روا مشکل کشا تم ہی تو ہو
یوسف ادا یحیی حیا موسی وفا عیسی صفا — یونس رضا یوشع سخا خضر لقا تم ہی تو ہو
شمس الضحی بدر الدجی نور الہدی کہف الوری — بیضا ضیا نوری قبا صل علی تم ہی تو ہو

سدرہ سیر طوبیٰ اثر لاہوت اثر رحمت نظر	عرش سفر کرسی مقر نجم العلیٰ تم ہی تو ہو
پاکیزہ خو فرخندہ بو مہتاب رو خورشید ضو	شانِ علو آثار ہو اسرار ہا تم ہی تو ہو

رنگِ ظہور آثار جو راعجاز طور انوار نور
نور قہار جلال صور شانِ ضیا تم ہی تو ہو

کیون دامن تر پر نہ بدخشان کا گمان ہو	مژگان غم حسرت مین جو خونناب چکان ہو
اے کاش تسلیٔ دلِ زار وطپان ہو	اور نورِ رخِ مہر کرم جلوہ فشان ہو
کب تک شررِ ہجر مین راحت خاطر	جولانیٔ برقِ ستم سوز نہان ہو
کب تک رہے لب صرفہ تجالہ فروشی	کب تک دل پر درد الم نذر فغان ہو
ہے محشر وحشت تپش شوق کی شورش	اے ابر کرم شعلۂ حسرت سے امان ہو
ہر سانس مین کیون ہووے نہ ہنگامۂ محشر	تارِ رگ جان جب کہ مرا برقِ طپان ہو
نشتر زن دل کاوشِ حسرت ہے ہر اک دم	منتِ کش آرام نہ ہر گز رگِ جان ہو
اے جلوۂ انوار رخ شافع کونین	رشکِ سپہری خلوتِ دل طور نشان ہو
اے لمعۂ انوار سر طور شفاعت	اب جلوۂ آثار کرم جلد عیان ہو
جلوے سے ترے خلوتِ دل طور طرب ہے	ہر لحظہ لب روح نہ کیون زمزمہ خوان ہو
ہے زمزمۂ وحدت و تبلیغ رسالت	پھر کیف نہ کس طرح سے تکبیر و اذان ہو
ہو کیف تصور مین فدا خاکِ قدم پر	خون ہو کے دل زار بس آنکھون سے روان ہو
دل مین وہ تماشے ہین کہ مین کہہ نہین سکتا	آنکھون مین وہ جلوہ ہے کہ ہرگز نہ بیان ہو
کیا دیر ہے دل سوئے مدینہ مجھے لیچل	ارمان بھی مرا ہم سفر تاب و توان ہو
پہونچون در روضہ پہ بصد شوق و بصد ذوق	اور جوشش پہ افضال خداوند جہان ہو

پھر دل کو ملے نعمت کونین کی لذت
اور موجۂ کوثر مین وصلی میری زبان ہو

اور زمزمۂ شوق رہے صلّ وسلّم
اور نغمۂ الحمد سے لب نغمہ فشان ہو

دل ہووے تجلّی کدۂ طور عنایت
اور سینہ میرا غیرت گلزار جنان ہو

ممتاز نہ ہو کیون وہ ضیا طرز سخن مین
مدّاحی سرکار مین جو سحر بیان ہو

عجب تھا فضل ورحمت کا سمان معراج کی شبکو
منور تھے زمین وآسمان معراج کی شب کو

فلک تھا شکر حق سے تر زبان معراج کی شب کو
فرشتے تھے طرب سے نغمہ خوان معراج کی شب کو

ادھر سے شوق دیدار اور ادھر سے جوش رحمت کا
ہوئی سارے عیان رمز نہان معراج کی شب کو

خدائی کا تماشا پیش چشم شاہ عالم تھا
کہ دیکھے سب مکان ولامکان معراج کی شب کو

فلک قربان ملک مفتون ارم خورم خدا راضی
خدائی مین خوشی کا تھا سمان معراج کی شب کو

بجز سرکار کس نے پائے ہین آدم سے تا اینردم
عطا حق سے ہوئے جو ارمغان معراج کی شب کو

بہار آرائے طوبیٰ تھا چمن پیرائے جنت تھا
ترا اعجاز سرو روان معراج کی شب کو

مشرف خاکبوسی سے ہوا ہے بالیقین شاہا
ق
ہمارے شوق کا بھی کاروان معراج کی شب کو

کہ شورش ہے طلب کی اور وفور شوق ہے ہر دم
سمجھتا ہے دل اپنا راحت جان معراج کی شب کو

دکھایا حسن اپنے جلوہ وانوار تابان کا
بنایا حق نے اپنا رازدان معراج کی شب کو

ضیا اللہ اکبر کس قدر خاطر تھی حضرت کی
دکھایا لطف قدرت کا نشان معراج کی شب کو

یہ کیا جلوہ ہے کیسا انوار دیکھو
زمانہ ہے تجلّی زار دیکھو

در و دیوار مین ہے شان خاور
ہر ایک ایوان ہے طور آثار دیکھو

زمین پر چرخ چارم کا گمان ہے
فلک ہے مظہرِ انوار دیکھو

جہان آرا ہین انوار کواکب
ہوا اسرار کا اظہار دیکھو

کرم ہے جوش پر شانِ کرم کا
ہے رحمت رشکِ دریا بار دیکھو

کسی کی آمد آمد کی ہوئی دہوم
طلب وحشت پہ ہے طیار دیکھو

قدوم پاک کی ہے کس کے شہرت
طرب کی گرمیٔ بازار دیکھو

تعالی اللہ تعالی اللہ ہے کیا دن
ہر ایک دم مین ہین سو آثار دیکھو

جہان ہے مظہر انوار وحدت
ہر ایک آثار مین اسرار دیکھو

بنا فرشِ زمین عرشِ کرامت
او اؤن مین ہے معجز کار دیکھو

رسول اللہ کی میلاد کا دن
ہے شان رحمتِ غفار دیکھو

اب آئے سرورِ عالم جہانئین
جہان ہے مطلع انوار دیکھو

ہے غل صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا
روان الطاف کی انہار دیکھو

نگاہِ لطف ہے شاہِ جہان کی
ہوا عالم کا بیڑا پار دیکھو

ضیا کو داد دو اے اہل انصاف
اور اس کی خوبیٔ اشعار دیکھو

یا نبی سب کے رہنما تم ہو
سارے عالم کے پیشوا تم ہو

رہنماؤن کے رہنما تم ہو
پیشواؤن کے پیشوا تم ہو

مظہرِ رحمتِ خدا تم ہو
مصدرِ فضلِ کبریا تم ہو

قبلۂ قلب اولیا تم ہو
کعبۂ روح انبیا تم ہو

لاکھہ یوسف ہون آپ پر قربان
سب سے خوشرو و خوش لقا تم ہو

مشرقِ نور ہے جہان تم سے — شانِ تفسیرِ والضحیٰ تم ہو
فخرِ آدم ہو وقعتِ عالم — نازِ محبوبیِ خدا تم ہو
آپ کا نام ہے تسلیٔ روح — عشق کے درد کی دوا تم ہو
آپ کا بحر لطف ہے مواج — کشتیٔ دل کے ناخدا تم ہو
مرضیٔ حق ہے آپ کا ایسا — خود ہو تسلیم خود رضا تم ہو
آپ کے ہر کرم مین لطف وصول — کیون نہ ہو واصلِ خدا تم ہو
ہے ازل سے ابد تلک شہرت — صاحبِ رحمت و عطا تم ہو

تم ضیا کے ہو حامیٔ محشر
ہادیٔ منزلِ ہدیٰ تم ہو

دل مین حسرت ہے کہ دیدارِ رسولِ پاک ہو — مین ہون یارب اور سرکارِ رسولِ پاک ہو
کاش قسمت ہو بلندی پہ مری اے کبریا — بیخودی مین کیف کردارِ رسولِ پاک ہو
کیون نہ بنجائے تجلی گاہ سینہ اور دل — برق وش جب تابِ انوارِ رسولِ پاک ہو
عطر افشان ہو مشامِ آرزوے ذوقِ شوق — غالیہ سا زلفِ خمدارِ رسولِ پاک ہو
ہو دلِ دیوانہ کی یارب دعا یہ مستجاب — سر ہو میرا اور دیوارِ رسولِ پاک ہو
ہے بلند اقبالیٔ کونین کا بیشک نشان — دل بہ رنگِ چشمِ بیمارِ رسولِ پاک ہو

جائے جب میدانِ محشر مین ضیائے بینوا
وردِ اُس کا نام دربارِ رسولِ پاک ہو

دیکھئے پوری ہو کب تک اپنے دل کی آرزو — دیکھین جلوہ اُس کا جس کی رات دن ہے جستجو
خاکِ یثرب کی تمنا مین ہون آشفتہ خیال — ہے سبب اتنا نہین ہے اپنا شور ہاؤ ہو

خلوت دل مین عجب انوار کے آثار ہین — ہے کسی کے جلوۂ رخ کی یہ عکس و تاب جو

سجدہ ریزی کب نصیب خاکسار خاص ہو — اے ہمہ الطاف و رحمت اے شہ فرخندہ خو

درد فرقت سے ہین ہے ایک دم تسکین نصیب — نالہ و فریاد و افغان کی ہے شہرت چار سو

ہے مشام آرزوے دل معطر رات دن — عطر سائے جامۂ جان ہے کسی گیسو کی بو

ہو ضیا مداح سرکار کا دعویٰ مجھے

کوثر و تسنیم سے حاصل اگر ہووے وضو

رحمت حضرت اللہ کے دریا تم ہو — صدف فضل و کرم کے دُر یکتا تم ہو

واقف رمز ازل ماہر اسرار ابد — نکتہ دان شرف نکتۂ یوحیٰ تم ہو

آپ کے واسطے یہہ کون و مکان بنا — جلوۂ شان خدائی کے تماشا تم ہو

نور اول ہو تمہین جلوۂ آخر ہو تمہین — ازلی و ابدی راز کے افشا تم ہو

آپ کے پردہ مین ہے ذات کا بیشک اظہار — کشف اسرار کے معنی کے معما تم ہو

تم نہ ہوتے تو یہہ ہونا بھی نہ ہوتا ہرگز — کھل گیا ہونے نہ ہونے کا بھی ہونا تم ہو

آپ کی ذات سے ہے نور ضیائے کونین

کس کی ہمت ہے کوئی کیا کہے کیا کیا تم ہو

برق لولاک کو انوار فشان دکھلا دو — بے نقاب آج تجلی کا سمان پھر دکھلا دو

خلوت دل مین نہان اس کی صورت ہے مراد — ہے تقاضا یہہ تپش کا کہ عیان دکھلا دو

لذت افسردہ دلی سے نہین ہوتی حاصل — گرم الطاف بنو برق طپان دکھلا دو

عرض حاجت مین نہین ترک ادب کی شوخی — حالت زار تم اے آہ و فغان دکھلا دو

ہو دکھانا ہے اثر شام الم مین بیشک — طپش جوش دل و حسرت جان دکھلا دو

اے دلِ غمزدہ ہجر ذرا ہمت ہو — داغہائے جگر اب اپنا نشان دکھلاؤ

ہو ہر ایک لفظ سے انوارِ ضیاؔ کا اظہار
دل و جان رنگ تپش حسنِ بیان دکھلاؤ

آؤ شاہنشہ اقلیم معالی آؤ — میرے آقا میرے مولیٰ میرے والی آؤ
آؤ اے جلوۂ انوار جمالِ رحمت — آؤ اے برق سرِ طور جلالی آؤ
آؤ اے حامی کل شاہ رسل مظہر ذات — آؤ اے مصدرِ آثار کمالی آؤ
آؤ اے حامی دین حق و آثار کرم — آؤ اے ماحیٔ اوہام خیالی آؤ
آؤ اے زیب دہ شرق و فضائے مغرب — آؤ اے حسن جنوبی و شمالی آؤ
آؤ اے دردِ دل زار کے درمان و علاج — آؤ اے چارہ گرِ غمزدہ حالی آؤ
آؤ اے ختم رسل شاہ رسل ہادیٔ کل — جلوہ کیف سے کونین ہین خالی آؤ
آؤ اے نور خداوند دو عالم آؤ — آؤ انوار جلالی و جمالی آؤ

بخشو دیدار کے انوار ضیاؔ سے شاہا
شرف و عزتِ عالی و مثالی آؤ

جمال عالم آرا اوسکا بھی طور تماشا ہو — ابو القاسم محمد مصطفےٰ کا جو کہ شیدا ہو
غمِ دیدار شرب ہین جسے وحشت ہو سودا ہو — بجز فضل الٰہی اس کا کیجیے کیا مداوا ہو
نہ دیکھے سامنے آنکھوں کے جبتک نور روضہ کا — مریض غمزدہ الفت کہو کس طرح اچھا ہو
غش آجاتا ہے جب سنتا ہوں مین دیدار کا مژدہ — نظر آئے کوئی جلوہ تو پھر کیا جانئے کیا ہو
مرادِ دل لاکھ درجہ خلد سے بہتر ہو عظمت مین — تصور شافع کونین کا گر جلوہ فرما ہو
بدولت آپ کی دونوں جہانین ہمکو راحت ہے — غرض کس کو ہے جو منت کش نازِ مسیحا ہو

دلِ مضطر کی بیتابی نے اپنی بات کھوئی ہے — الٰہی کوئی دیوانہ کسی کا اور نہ شیدا ہو
اب ایک لمحہ کو صبر آتا نہین شامِ جدائی مین — بہار نور رحمت یا الٰہی جلوہ فرما ہو

ضیا کی آرزو ہے رات دن داغِ جگر اپنا
فروغ جلوۂ انوار شہ سے ید بیضا ہو

کہان ایسا مقدر ہے کہ دیدار محمدؐ ہو — فروغ دیدۂ دل نور انوار محمدؐ ہو
ہے کیا فرق مجھہ مین اور فرشتون مین اگر دم بھر — ظہورِ التفاتِ رحمت آثارِ محمدؐ ہو
حصول مدعا اُسکا مسیحا سے ہے ناممکن — ازل سے جو شہیدِ نازِ بیمارِ محمدؐ ہو
بلند اقبال ایسا دونون عالم مین کہان پاؤن — جو فضلِ حق سے مدفن زیر دیوارِ محمدؐ ہو
مرا کشتِ تمنا باغ جنت کو بھی شرمائے — بہار آرا اگر ابرِ گہر بارِ محمدؐ ہو
خریدار اپنی رحمت سے نہوگی قدر کیا کیا کچھہ — بروزِ حشر جس دن گرم بازارِ محمدؐ ہو

دل و جان چیز کیا ہے آرزو ہے اہل وحدت کی
ضیا ایمان بھی سنو سنو بار ایثار محمدؐ ہو

تصور مین کسی کا روئے روشن جلوہ آرا ہو — تو ہر موئے تن اپنا رشک برق طور سینا ہو
فروغِ قاب قوسین عالم آرائے تمنا ہو — اگر شمع فلما سے طلب طورِ تماشا ہو
سر پیرائے عظمت اُسکا فرقِ ارجمندی ہے — تمنا جسکی خاک آستان پاک و اعلیٰ ہو
ہم آغوشِ طرب ہو ذرہ ذرہ خاک حسرت کا — اگر خورشید فیض عام رحمت جلوہ فرما ہو
مشام افروز ارمان ہے شمیم گلشن لیلیٰ — نکیون ارشِ جلیل اپنی بہار کیف عقبیٰ ہو
عیان نقش ارادت سے کمالات الستی ہون — اگر شانِ کرم جلوہ فروز و حسرت آرا ہو
نکیون ہوات موئے آتش دیدۂ رگہائے تن بسمل — جو برقِ غمزۂ جذب طلب گرم تقاضا ہو

بہار تازہ لائی داغ دل کی عنبر افشانی
نشاط عام یارب گیسوئے مشکین کا سودا ہو

تمنائے ضیا یارب ہم آغوش اجابت ہو
دل و جان مین تجلی جمال ذات والا ہو

کرم کرنا تھا خلاق جہان کو
کیا پیدا اشرف کون و مکان کو

طواف آستان مین ہے شب و روز
نہین بے وجہ گردش آسمان کو

اسیران محبت ہم صفیر و
کرین گے کیا گلستان جنان کو

تعالے اللہ اقبال مقدر
بنایا موجۂ کوثر زبان کو

گہر ہائے ثنائے شاہ دین سے
کیا پُر دُر مرے درج دہان کو

بنا ہون خاک راہ آل اطہار
نہ کیون سرمہ بنون چشم جہان کو

وفور شوق ہے دمساز محشر
چھپاؤن کس طرح درد نہان کو

نہین اس رمز سے واقف ملک بھی
سناؤن راز دل کس رازدان کو

قیامت جوشئ شام و سحر سے
نہین فرصت ضیا آہ و فغان کو

جہان ہے آج پُر انوار دیکھو
زمانہ ہے تجلی زار دیکھو

رخ سرکار کے انوار دیکھو
ظہور ذات کے آثار دیکھو

کرم کی گرمئ بازار دیکھو
ہوا اسرار کا اظہار دیکھو

تصور ہے شہ کون و مکان کا
دل و جان مین تجلی زار دیکھو

بنا ہے رشک انگشت شہادت
گریبان کا مرے ہر تار دیکھو

ازل سے تا ابد ہے بزم رحمت
مری سرکار کا دربار دیکھو

سپہر جاہ و دولت کے ہین خورشید
ادب سے اے ضیا رخسار دیکھو

اب در رحمت ہر ایک جانب سے وا ہے دیکھلو
فرحت افزا کیف فضل کبریا ہے دیکھ لو

ساز و سامان مسرت ہو رہا ہے دیکھلو
جوش پر دریائے انعام و عطا ہے دیکھلو

شاخ شاخ باغ ہے جلوہ فروز حسن و ناز
عالم آرا ہر گل رنگین قبا ہے دیکھلو

سبز بختی کا نشان ہی برگ سبز و شاخ سبز
جلوۂ فصل بہاری جلوہ زا ہے دیکھلو

مست عشرت ہے نسیم اور محو فرحت ہے شمیم
وقف راحت سرخوش عشرت صبا ہے دیکھلو

ہے دماغ جان معطر اور مشام آرزو
عشرت عالم النسیم عطر سا ہے دیکھلو

نور افشان اسمان ہے اور زمین انوار جوش
شش جہت مین ایک تماشا خوشنما ہے دیکھلو

ہر گل و غنچے کے لب پر نغمۂ صلی علے
کیف میلاد محمد مصطفے ہے دیکھلو

جو مرادین تھین دل عشاق کی وہ ملگئین
مدعا جو کچھ کہ تھا پورا ہوا ہے دیکھلو

عالم انوار ہے ہر طاق و منظر سے عیان
اشعۂ برق کرم جلوہ نما ہے دیکھلو

جو نہ دیکھا ہو کسی نے آج دیکھے شوق سے
جوش رحمت کس طرح سے ہو رہا ہے دیکھلو

وہ ہوا فضل الٰہی کا زمانہ مین نزول
اور وہ بدلی اب زمانہ کی ہوا ہے دیکھلو

سارے عالم مین نہ کیون مشہور ہوا اپنا کلام
اور ہی کچھ اس کا جلوہ اور ضیا ہے دیکھلو

الٰہی غنچۂ امید وا ہو
طرب افزا بہار دلکشا ہو

گلستان تمنا ہووے سرسبز
گل شاخ امل جلوہ نما ہو

مشام آرزو ہووے معطر
دماغ جان و ارمان عطر سا ہو

تماشائے بہار بہشت جنت
تجلی جمال فخر آدم
تمنائے دل رحمت برائے
زمین بن جائے رشک عرش اعظم
زمین و آسمان ہو وین پر انوار

طراز آستین رنگ قبا ہو
فروغ مشعل طور ہدے ہو
جہان آرا جمال مصطفا ہو
فلک کرسی فضل کبریا ہو
ظہور مظہر ذات خدا ہو

کرم ہو فضل ہو اور جوشش رحمت
عطا ہو لطف ہو حاضر ضیا ہو

دل مین ہے شورش سفر مرضی حق جو ہو سو ہو
اب نہین چین ایک دم شورش شوق کی قسم
قبلۂ کعبہ جہان ہے یہ ہی ذوق ہر زمان
سجدۂ در نصیب ہو رحمت حق قریب ہو
روضۂ شاہ دیکھ لون جلوۂ ماہ دیکھ لون
خاک در حضور ہو آنکھون مین طور طور ہو
رنگ بہار کیف ہو کیف ادائے ذوق ہو
لب پہ ہو عرض مدعا دل مین ہو کیف التجا

شوق نے باندھ لی کمر مرضی حق جو ہو سو ہو
نالۂ دل ہے حشر اثر مرضی حق جو ہو سو ہو
آپ کا در ہو میرا سر مرضی حق جو ہو سو ہو
کیف اثر ہو جلوہ گر مرضی حق جو ہو سو ہو
مہر طرب ہو جلوہ گر مرضی حق جو ہو سو ہو
رنگ ظہور سر بسر مرضی حق جو ہو سو ہو
نخل امل ہو پر ثمر مرضی حق جو ہو سو ہو
قطرہ فشان ہو چشم تر مرضی حق جو ہو سو ہو

دل مین ضیائے نور ہو ولولۂ حضور ہو
رنگ کلام تازہ تر مرضی حق جو ہو سو ہو

اے سرور ہر دو سرا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
اے اختر برج صفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

اے شافع روز جزا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
اے گوہر درج وفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

محبوب ذات کبریا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو
حضرت محمد مصطفےٰ جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ کہف الوریٰ
رحمت ادا عیسیٰ شفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

لطف احد فیضِ صمد بے جہد و جد بے ردّ و کد
بے حد و عد درمان نما جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

جانِ جہان شانِ زمان ملجا سکان نیرِ نشان
ہر این و آن کے غم زدا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نورِ نظر فیضِ اثر عرشی سفر کرسی مقر
جان وفا عین صفا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

خورشید ضو فرخندہ بو سرشار ہو تسلیم خو
مست وفا محو رضا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

عالی نسب والا حسب اُمّی لقب فخر عرب
عزِ فنا جاہِ بقا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نورِ حرم زیب ارم فخر امم فیضِ اتم
ماہِ علو مہرِ علا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

کنز حیا صدق صفا رمز وفا رحمت قبا
شان زمین عزِ سما جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

زیبِ سماک زینِ فلک جانِ ملک نوری کفک
عالی بہا شان خدا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

رحم متین علم مبین فخرِ یقین تزئین دین
رنگ رضا نور و ضیا جو کچھ کہ ہو تم ہی تو ہو

نسیم لکشائے گلشنِ فیض و سخا تم ہو
شمیم عطر سائے طبلۂ لطف و عطا تم ہو

بہارِ گلشن نازِ جمال اولیا تم ہو
فروغِ مشعلِ بزم کمال انبیا تم ہو

قریبِ کبریا تم ہو حبیبِ کبریا تم ہو
ازل سے تا ابد سب کچھ محمد مصطفا تم ہو

تمہاری ہی عطا سے باغ طاعت کی ہے سرسبزی
شفاعت کے کرم کی اور رحمت کی ہوا تم ہو

تمہارے ہی لئے سب کچھ بنا جو کچھ بنا شاہا
ازل کی اور ابد کی ابتدا اور انتہا تم ہو

تمہیں ہو سرو رعنائے گلستانِ کرم جوشی
بہار جلوہ آرائے چمن زار وفا تم ہو

تمہاری ہی ادائے ناز کا تھا طور پہ جلوہ
جمالِ پیکرِ تقدیس کے چہرہ کشا تم ہو

تمہاری ہی اداۓ جود جودی پر ہوئی ظاہر
غریق لجۂ اندوہ و غم کے نا خدا تم ہو

تمہارے ہی نسیم لطف سے اخگر بنے غنچے
بہار خلت و رنگ جمال اصطفا تم ہو

تمہارے ہی کرم سے دستگیری کی ادا دیکھی
ہر ایک واماندۂ و ناچار حسرت کی عصا تم ہو

تمہارے نام سے پائی اجابت عرض حسرت نے
بہار شان و جاہ و رنگ رخسار دعا تم ہو

پریشان خاطرون کی تم سے تسکین ہے ہر ایک صورت
علاج خاطر ناچار و زار و مبتلا تم ہو

ضیا پر ایک عنایت کی نظر ہووے شہ عالم
عجب حاجت روا تم ہو عجب مشکل کشا تم ہو

تمنا ہے کہ سینہ مشرق انوار سبحان ہو
تجلی جمال شہ سے جان و دل فروزان ہو

خلش ہجران کی بجاۓ رگ گل کیطرح نازک
ہر ایک داغ جگر رنگ گل ترکیف سامان ہو

طپش وحشت خلش حسرت سراسر بخش دائم ہون
دل غمناک خورم جان محزون شاد و شادان ہو

برائی مدعائے دل پذیرا ہو دعاۓ دل
طرب خانہ ہو سینہ عیش و عشرت خاص مہمان ہو

دعاۓ اجابت تک ہو رحمت اسکی شیدائی
جو ہووے آرزوئے جان نشان عشرت جان ہو

در و دیوار سے بربین نشان کیف مسرت کے
اداۓ طاق و منظر سے طرب ہمراز ارمان ہو

فلک سے نور کی بارش دکھاۓ رنگ رحمت کا
زمین پر غلغل عشرت بین کیف لطف و احسان ہو

رسول اللہ کے جلوے ہون ناز فیض پیرا سے
شب میلاد کی فرحت بہار حسن ایمان ہو

تصور روضۂ اقدس کا بجاۓ انیس جان
دل بیتاب خلوت خانۂ اسرار رحمان ہو

ظہور فضل ہووے اور وفور رحمت مولیٰ
ہر ایک ارمان برنگ غنچۂ گل شاد و خندان ہو

نسیم مرحمت سے گل بنین غنچے تمنا کے
شمیم لطف سے ہر برگ برگ گل پہ نازان ہو

بہار دیدہ ہو فصل مسرت کی ہو رعنائی
نزول مرحمت کا ہر طرف سے ساز و سامان ہو

نظر کے سامنے ہو سبز گنبد شان و شوکت سے
ہزارون بار جس پر چرخ اخضر روز قربان ہو

برنگ طائر بیتاب دل چاہے کہ اُڑ جاؤن
پریشان حال جان نالہ جوش و زار و حیران ہو

طپش چاہے کہ سو محشر اُٹھاؤن ایک نعرہ مین
خلش آمادۂ کاوش ہو گلخن داغ پنہان ہو

نہ تاب تن ہو باقی نہ صبر جوشش مشتاقی
برنگ کاکل پُر خم عجب حالت پریشان ہو

در سرکار پر پہونچون بصد مشتاقی و شورش
ادب سے پائے ہمت ہو شکستہ اور لرزان ہو

نہ ہو جب ضبط کا یارا ہون ناچار و بیچارہ
اُمید سجدہ ریزی خانۂ ارمان مین مہمان ہو

کبھی سر سنگ در پر اور کبھی آنکھین ملون رو رو
کبھی دل مضطرب ہووے کبھی لب وا ہو خندان ہو

مرادین جان و دل کی پاؤن فضل خاص مولی سے
کرم فرمائے حال زار لطف ذات ذیشان ہو

یکایک ہو ہوا رشک نسیم گلشن جنت
شمیم جانفزائے خلد حسن باغ امکان ہو

گھٹا آئے کرم کی برق چمکے لطف و رحمت کی
تجلی طرب آرا سے دل رشک گلستان ہو

یکایک نور کا جلوہ دکھائے شان سینائی
کلیم آسا دل بیتاب مدہوش اور حیران ہو

خبر اپنی رہے باقی نہ آگاہی نہ ہشیاری
عجب غفلت سے ہو طاری سراپا جوش نسیان ہو

بہار لطف جوشی اور کرم کوشی کا رنگ آئے
شمیم مرحمت عنبر فشان عطر گریبان ہو

جمال پاک دیکھون جلوۂ لولاک کو دیکھون
ہر ایک ارکان تن چون مشک نافہ مشک افشان ہو

جو امید دل و جان ہے سناؤن مدعا پاؤن
پڑھون الحمد بصد لب مسرت سے ثنا خوان ہو

ضیا خاموش ہے پاس ادب لازم زبان دان
نہ ایسا محو شوق و ذوق بھی ہرگز سخندان ہو

تجلی ریز رحمت گر ترا روئے منور ہو
سویدائے دل تیرہ فروغ چرخ اخضر ہو

گر آجائے تصور جلوۂ رخسار تابان کا
ہر ایک داغ جگر غیرت دہ خورشید انور ہو

ہر اک دم تخم الفت کی ترقی کا ہے دل خواہان
جبین سائے ارادت اپنے ارمان کو بناؤن مین
الٰہی تیری رحمت سے مجھے امید واثق ہے
در اقدس پہ سجدہ ریز میری آرزوئین ہون
فروغ جلوہ ہائے روضۂ اطہر سے دل روشن
غلاف روضۂ اقدس کو آنکھون سے ملون ہر دم
بہار لطف و رحمت کی گل افشانی کے جلوے ہون
کبھی نالہ کبھی افغان کبھی شورش کبھی گریہ
کبھی انوار پر نظرون کبھی آثار پر شیدا
کبھی فریاد و افغان اور کبھی نالہ کبھی شورش
بہار آئے طرب کی اور گل افشانی ہو عشرت کی
نسیم گلشن رحمت کھلائے غنچۂ خاطر
دل و جان کو ہو تسکین شاد و خورم ہین ارمان
بہار فصل آئے برق چمکے خاص رحمت کی
کرون پر دامن ارمان دل در ہائے رحمت سے
جمال پاک کی ہووے تجلی جہان آرا
گلاب افشان ہو ابر رحمت شان کرم جوشی
نہ دیکھا ہو کسی نے جو تماشا آنکھ سے دیکھون
سراپا نور ایک رعنا جوان کی شان رعنائی

الٰہی مشک افشان بوئے گیسوئے معنبر ہو
اگر ہو فضل داور اور ترقی پر مقدر ہو
طفیل سرور عالم کسی دن بخت یاور ہو
مشرف ناصیہ سائی سے شوق جان مضطر ہو
تجلی ریزئی انوار سے ارمان منور ہو
غبار سنگ در سے دیدۂ امید انور ہو
دل و جان و جگر داغون سے ایک ایک اونکی چادر ہو
کبھی دُرریز و گوہر پاش ابر دیدۂ تر ہو
کبھی طور تماشائے تمنا طاق منظر ہو
کبھی بیتابئ دل سے عیان انداز محشر ہو
مراد جان محزون و دل مضطر میسر ہو
شمیم جان فزائے خلد بوئے جان اطہر ہو
کرم شاہ زمین و آسمان کا بندہ پرور ہو
اُٹھے ابر کرم پر شور ہر قطرہ دُر تر ہو
مقدر یاوری پر ہوئے اور طالع سکندر ہو
غش آئے صورت موسیٰ عیان ہمت کلبو ہر ہو
شمیم التفات خاص سے ارمان معطر ہو
فروغ دیدۂ دل نازِ حسن نور پیکر ہو
ادائے رحمت آرائی سے سر پر جلوہ گستر ہو

مرادیں جان اور دل کی کروں حاصل بصد فرحت
ہر ایک ارمان ہو خورم شاد جان زار و مضطر ہو

جو کہنا ہے کہوں اور جو کہ سننا ہے سنوں بیشک
دفور جوشش فرحت رحمت خلاق اکبر ہو

ضیا پاس ادب لازم ہے بس خاموش ہو داں
نہ اتنا محو شوق و ذوق کبھی ہرگز سخنور ہو

مرے مولا مجھے دیدار دکھا دو للہ
میری توقیر میری شان بڑھا دو للہ

گشتۂ ناز ہوں اور محو ادا و انداز
ایک کرشمہ مجھے رحمت کا دکھا دو للہ

عمر گذری اسی شوق اور اسی حسرت میں
بخت خفتہ کو کسی دن تو جگا دو للہ

شورش درد جدائی نے اٹھایا محشر
اس قیامت کی خرابی سے بچا دو للہ

ہائے ناکامی و محرومیٔ قسمت کبتک
داغ حسرت میرے سینہ کے مٹا دو للہ

دیکھ لوں جو شب معراج میں تم نے دیکھا
رخ پر نور سے برقع کو اٹھا دو للہ

ہے ضیا وقت فرقت سے پریشان خاطر
زمزمہ لطف و ترحم کا سنا دو للہ

جلوۂ سرور کونین دکھا دے اللہ
حسرت دید مرے دل سے مٹا دے اللہ

ہے تمنا کہ نسیم سحری رحمت سے
گیسوئے شاہ کی بو مجھکو سنگھا دے اللہ

ساقی رحمت شاہنشہ عالم اسے کاش
تشنگی دل بیتاب بجھا دے اللہ

قدم باد صبا پر ہے جبین امید
نفحۂ گلشن یثرب مجھے لا دے اللہ

راتدن شوق سے ہے حال پریشان میرا
کوئی تجویز تسلی کی بتا دے اللہ

ہے یہی عرض مری پیر طریقت سے مدام
جام عشق شہ کونین پلا دے اللہ

دیکھ لوں جلوۂ دیدار میں ان آنکھوں سے
کبھی وہ عارض پر نور دکھا دے اللہ

رہ چکا ہند مین ایک عمر بس اب تنگ آیا
طالع خفتہ مرا جلد جگا دے اللہ

بعد مردن تو ملے چین مجھے مرقد مین
گھر مرا شہر مدینہ مین بنا دے اللہ

گر نہو پاس ادب کا مجھے ہر دم کھٹکا
نالۂ زار مرا عرش ہلا دے اللہ

راتدن نعت محمد کا رہے شغل ضیا
ایسا ساغر مجھے کوثر کا پلا دے اللہ

دل ہے بیمار یارسول اللہ
چشم ہے زار یارسول اللہ

راتدن شوق مین تڑپتا ہون
بہر دیدار یارسول اللہ

جلوۂ عارضِ منور ہے
طور انوار یارسول اللہ

نفحۂ کاکلِ معنبر ہے
مشک تاتار یارسول اللہ

کیجیے ہائے حالتِ دلِ زار
کس سے اظہار یارسول اللہ

سینہ پر داغ ہین پر زخم
اور خلش خار یارسول اللہ

تا دمِ مرگ آپ کا ہے عشق
ہے یہ اقرار یارسول اللہ

مین ہون عصیان شعار ناکارہ
تم ہو ستار یارسول اللہ

تم رؤف الرحیم اور کریم
مین گنہگار یارسول اللہ

دل مین ہر لحظہ سیدی سندی
لب پہ ہر بار یارسول اللہ

سخت حیران ہون دردوری سے
اور ہون ناچار یارسول اللہ

راحتِ جان وکیف قلبی ہے
حسن سرکار یارسول اللہ

ابتو نزات ہے یہی امید
دیکھون دربار یارسول اللہ

حالت جان زار [illegible]
کیسے نظر [illegible] یارسول اللہ

اب ضیا کے ہو حال پر الطاف
دیکھے انوار یا رسول اللہ

ظہور ذات کا جلوہ دکھا دو یا رسول اللہ
خودی سے بیخود و دائم بنا دو یا رسول اللہ

مرے سینہ کو آئینہ بنا دو یا رسول اللہ
جمال شاہد رحمت دکھا دو یا رسول اللہ

تماشا دیکھ لوں وحدت کا آئینہ میں الفت کے
غبار ماسوا دل سے مٹا دو یا رسول اللہ

کبھی برق نگہ سے اور کبھی ناز تبسم سے
یہ خرمن جوش وحشت کا جلا دو یا رسول اللہ

دکھا دو جلوۂ انوار رحمت ایک چشمک سے
حجاب لن ترانی کو اٹھا دو یا رسول اللہ

دکھا دو خواب میں ہی جلوۂ انوار رحمانی
مرے بخت غنودہ کو جگا دو یا رسول اللہ

دل پژمردہ کو اپنی نسیم لطف و رحمت سے
برنگ غنچہ خنداں کھلا دو یا رسول اللہ

کسی کی رہبری اور رہ نمائی سے ہے کیا مطلب
خود اپنے روضہ کا رستہ بتا دو یا رسول اللہ

ضیا پر اب کرم کی ہو نظر یا شافع امت
وقار عاجز کستر بڑھا دو یا رسول اللہ

دل ہے بیتاب یا رسول اللہ
چشم بیخواب یا رسول اللہ

شوق سیماب یا رسول اللہ
غم ہے زہراب یا رسول اللہ

آپ بن فرش خار ہے مخمل
خاک سنجاب یا رسول اللہ

عقل آشفتہ ہوش ہے گمنام
صبر نایاب یا رسول اللہ

کس طرح سے ہو گلشن طاعت
سبز و شاداب یا رسول اللہ

ہو وے سجدہ فروش روضۂ پاک
میرا القاب یا رسول اللہ

مجھ [illegible] حضور کہیں
شیخ اور شاب یا رسول اللہ

چمنِ آرزوئے حسرتِ دل
ہووے سیراب یارسول اللہ

اب ضیا کی ہو عرض دل مقبول
اور آداب یارسول اللہ

مجھے موسیٰ طورِ دل بناؤ یارسول اللہ
تجلی جمال اپنی دکھاؤ یارسول اللہ

اسیرِ بندِ وحشت ہوں رہین دام دقت ہوں
اب اس قیدِ توحش سے چھڑاؤ یارسول اللہ

الم پتھر ہے دل ہی چور حسرت خاک مین حیران
کہین آئینہ تسکین دکھاؤ یارسول اللہ

نہ دل اپنا نہ جان اپنی نہ ہوش اپنا نہ عقل اپنی
یہ کیا وحشت ہوئی طاری بتاؤ یارسول اللہ

نہ دنیا کے ہون مطلب کا نہون کچھ دین کے ڈھب کا
پریشانی کے نقشہ کو مٹاؤ یارسول اللہ

نہین ہے دم مین دم باقی ہے آفت دل کی مشتاقی
شتابی آستانہ پر بلاؤ یارسول اللہ

بناؤن سر مہ بینش تمھارے خاک روضہ کی
تماشا طورِ معنی کا دکھاؤ یارسول اللہ

ہے تشنہ لب جگر سوزان ہے دل مایوس اور حیران
شرابِ وصل کا ساغر پلاؤ یارسول اللہ

ذلیل و رخوار ہون ہر دم نزار و زار ہون ہر دم
بڑھا کر یون نہ دل میرا گھٹاؤ یارسول اللہ

مٹا غم اور پریشانی گیا سب درد حیرانی
لبِ ہجر بہا سے تم سناؤ یارسول اللہ

گھٹا اُٹھی ہے وحشت کی ضیا آوارہ غم ہے
سحابِ فضل سے دریا بہاؤ یارسول اللہ

لطف فرماؤ یارسول اللہ
جلوہ دکھلاؤ یارسول اللہ

یہ تڑپتا ہے اور پریشان ہے
دل مین آجاؤ یارسول اللہ

آرزوئے مدینہ ہے و نزات
جلد بلواؤ یارسول اللہ

دل سے بیجد ... حال سے ... متاب
خواب مین آؤ یارسول اللہ

ہو مدینہ کی حاضری کیونکر — مجھے بتلاؤ یارسول اللہ
صبر ہوتا نہین کسی صورت — مجھے سمجھاؤ یارسول اللہ
ہے تمنائے کوثر و تسنیم — جام پلواؤ یارسول اللہ
حشر اٹھتا ہے میرے نالون سے — دل نہ بہلاؤ یارسول اللہ

نظرِ لطف سے ضیا کو اب
کیف مین لاؤ یارسول اللہ

حق کا اکرام یارسول اللہ — آپ کا نام یارسول اللہ
آپ کا ذکر ہے مسرت دل — سحر و شام یارسول اللہ
مین نے روزِ ازل پیا بیشک — عشق کا جام یارسول اللہ
اب بجز کیف آستان بوسی — نہین آرام یارسول اللہ
دل ہے دردِ فراق سے مایوس — جان ہے ناکام یارسول اللہ
دل بنا گیسوئے معنبر کا — بندیِ دام یارسول اللہ
جان ہوئی ساغرِ محبت کی — دُردِ آشام یارسول اللہ
کیجیے پختہ اپنی الفت مین — فکر ہے خام یارسول اللہ

یہ ضیا آپ کا ہے جب مداح
دیجیے انعام یارسول اللہ

دل مین حیرت ہے یارسول اللہ — جان مین وحشت ہے یارسول اللہ
کون فریاد رس ہے کس سے کہون — جو مصیبت ہے یارسول اللہ
آستان تک مری رسائی ہو — سخت دقت ہے یارسول اللہ

خواب مین بھی ہون دید سے ناکام
بڑی حسرت ہے یا رسول اللہ

آپ کا امتی ہے نام میرا
اس پہ ہے فرحت یا رسول اللہ

راتدن ہے خیال روضۂ پاک
حق کی رحمت ہے یا رسول اللہ

دل کی تسکین ہے آپ کا دیدار
جان کی راحت ہے یا رسول اللہ

دعوئے نعت کو زبان پر لائے
کس کی ہمت ہے یا رسول اللہ

کیا بیان ہو عروج شان کمال
حق سے قربت ہے یا رسول اللہ

حسن و شان جمال و جلوۂ جاہ
نور وحدت ہے یا رسول اللہ

ہے ضیا آپ کا ثنا پرداز
کیف قسمت ہے یا رسول اللہ

اچھے دن آئین یا رسول اللہ
آپ بلوائین یا رسول اللہ

خواب مین بھی جو دیکھ لین جلوہ
ہم نکھر جائین یا رسول اللہ

دل نہین مانتا خدا کی قسم
کیسے سمجھائین یا رسول اللہ

دلمین کیا کیا ہین داغ حسرت کے
کس کو دکھلائین یا رسول اللہ

کاش جلدی سے ہم مدینہ مین
اب پہونچ جائین یا رسول اللہ

اور در روضۂ مبارک پر
آرزو پائین یا رسول اللہ

کبھی ہو ہو کے خوش درود پڑھین
جوش مین آئین یا رسول اللہ

کبھی شکر خدائے پاک کرین
سجدہ مین جائین یا رسول اللہ

اب ضیا کو ہے آرزوئے حضور
آپ بلوائین یا رسول اللہ

فدا ہون آپ پہ سو جان سے یارسول اللہ
ہون پائے خاک مین ایمان سے یارسول اللہ

کسی طرح مری ہوتی نہین تسلی دل
ہون تنگ اس دلِ حیران سے یارسول اللہ

بلاؤ جلد مدینہ مین اپنے خادم کو
ہے آرزو یہی سو جان سے یارسول اللہ

تمھارا نام ہو لب پر تمھارا دل مین شوق
مین جاؤن خلد مین سامان سے یارسول اللہ

ضیا یہ آپکا خادم تمھارے شوق مین اب
ہے سخت حال پریشان سے یارسول اللہ

اُمیدِ دل کا خواہان ہون اغثنی یارسول اللہ
تمنائی درمان ہون اغثنی یارسول اللہ

پریشان ہون پریشان ہون اغثنی یارسول اللہ
مین حیران ہون مین حیران ہون اغثنی یارسول اللہ

کہان ایسا مقدر ہے کہان تقدیر خوشتر ہے
مدینہ کو شتابان ہون اغثنی یارسول اللہ

نہین ہے چین دوری مین بلا لیجے حضوری مین
کہ ہر دم غم سے نالان ہون اغثنی یارسول اللہ

نہ کوئی مونس و ہمدم نہ کوئی یار اور محرم
غضب پابندِ حرمان ہون اغثنی یارسول اللہ

نہین تسکین کسی صورت کسی حالت نہین راحت
اسیرِ دردِ ہجران ہون اغثنی یارسول اللہ

مریضِ دردِ فرقت ہون اسیرِ دامِ دقت ہون
بس اب خواہانِ درمان ہون اغثنی یارسول اللہ

ملے کونین کی دولت ملے دارین کی قسمت
مدینہ مین جو مہمان ہون اغثنی یارسول اللہ

ضیا کی آرزوئے دل شتابی سے ہو اب حاصل
حضوری کا مین خواہان ہون اغثنی یارسول اللہ

ذکرِ زبان ہے صل اللہ
وردِ جان ہے صل اللہ

نامِ خدا وہ پیارا نام
نزہتِ جان ہے صل اللہ

مظہرِ نور تمھارے سبب
کون و مکان ہے صل اللہ

سید عالم تم پہ فدا — دل اور جان ہے صل اللہ
آپ کی نعت کی برکت سے — غم سے امان ہے صل اللہ
آپ کے رخ سے جلوہ ذات — جلوہ فشان ہے صل اللہ
آپ کی شان اور آپ کی ذات — رمز نہان ہے صل اللہ
آپ ہین بیشک مظہر ذات — سب پہ عیان ہے صل اللہ
راحت روح ہے صل علی — قوت روان ہے صل اللہ
دین ہے اپنا اللہ ہو — اور ایمان ہے صل اللہ

محو ضیا ہے الفت مین
کیف مین جان ہے صل اللہ

وفور درد فرقت ہے اغثنی یارسول اللہ — بہار جوش وحشت ہے اغثنی یارسول اللہ
تمنا مین پریشانی طلب سرگرم حیرانی — عجب کچھ رنگ حیرت ہے اغثنی یارسول اللہ
جگر مین کاوش نشتر ہے دل بیتاب اور مضطر — عجب بیرنگ حالت ہے اغثنی یارسول اللہ
کبھی ہون غرقہ حیرت کبھی آشفتہ وحشت — عجب سامان وصورت ہے اغثنی یارسول اللہ
فغان ہے صور کی صورت طپش سیماب کی حالت — قیامت جوش حسرت ہے اغثنی یارسول اللہ
نہ دل مونس نہ جان محرم نہ ارمان یار اور ہمدم — ہر ایک دم تازہ دقت ہے اغثنی یارسول اللہ
فراق طیبہ آفت ہے وفور غم قیامت ہے — امید لطف ورحمت ہے اغثنی یارسول اللہ
عجب ہے شوق کا عالم تسلیم سر ہر دم خم — مقدر مین یہ دولت ہے اغثنی یارسول اللہ

سویدا نیر رخشان ضیائے قلب نور افشان
جبین سا فرق ہمت ہے اغثنی یارسول اللہ

ہے اب قابو سے دل باہر اغثنی یا رسول اللہ
تسلی ہو گئی مشکل اغثنی یا رسول اللہ

نہین تسکین کا یارا تپ اندوہ سے مارا
جگر مضطر ہے دل بیدل اغثنی یا رسول اللہ

تمنا زار اور محزون تسلی ہمدم مجنون
طلب دل خستہ و بسمل اغثنی یا رسول اللہ

نہ نالہ یار اور ہمدم نہ مونس سوز و شام غم
ہے ارمان ہست لا یعقل اغثنی یا رسول اللہ

نہین اب صبر کی ہمت نہین اب ضبط کی طاقت
ضیا ہے لطف کا سایل اغثنی یا رسول اللہ

اب ایک نظر لطف ہو مولاے مدینہ
جون ماہی بے آب ہے شیداے مدینہ

نزہت مین لطافت مین طراوت مین فضا مین
غیرت دہ فردوس ہے صحراے مدینہ

فردوس کی خواہش ہے نہ شوق ارم و خلد
ہان دل مین ہر ایک دم ہے تمناے مدینہ

ہے فضل خدا سے غم کونین فراموش
وہ ہے سر شوریدہ مین سوداے مدینہ

دن رات رہون شاہد رحمت سے ہم آغوش
گر ہو کرم آئینہ سیماے مدینہ

ہر دم ہے تصور دل آشفتہ مین تجھ کا
اور جا مین ہے ارمان کی صدا ہاے مدینہ

مدت مین کھلا عقدہ بانگ جرس دل
تھا زمزمہ کن ہی سے غوغاے مدینہ

کیون طور کے انوار پہ غش ہو کے غرض کیا
حاصل ہو جسے دید تجلاے مدینہ

ہے مشرق اعجاز کا خورشید درخشان
ہر ذرہ خاک طرب آراے مدینہ

کیا ہے چمن خلد و ارم گلشن فردوس
رضوان نہین ہرگز کوئی ہمتاے مدینہ

مضمون ضیا سے ہے جہان مشرق انوار
ہے نور فشان ناصیہ فرساے مدینہ

کرم لطف کی ہو ایک نگاہ
سخت مضطر ہون یا رسول اللہ

ہو پذیرا مرا سلام نیاز
بحق لا الٰہ الا اللہ

وقنا ربنا عذاب النار
آتش حجر ہے غضب جانکاہ

ما عرفناک حق معرفتک
ہے عجب شان پاک وعظمت جاہ

لی مع اللہ ومن رانی سے
کیف تازہ ہے دل مین شام وپگاہ

مظہر جلوۂ ہو الاول
آپ کا نور رشک مہر وماہ

مصدر شوکت ہو الآخر
آپ کی ذات التفات پناہ

آپ کی شان وصف لولاک
آپ کا فیض رنگ فضل الٰہ

نعت کے لطف سے کلام ضیا
ہے عجب جانفزا تعالی اللہ

قتیل غمزۂ الفت ہون یارسول اللہ
شہید ناز محبت ہون یارسول اللہ

طفیل سوزش سودائے سجدۂ درپاک
ندیم خلوت رحمت ہون یارسول اللہ

وفور حسن ارادت ہے حامئی کونین
نسیم گلشن ہمت ہون یارسول اللہ

کرم ہے عطر گریبان آرزو صد شکر
شمیم غنچۂ نزہت ہون یارسول اللہ

برنگ گل ہے گلستان مدعا شاداب
بہار کیف کرامت ہون یارسول اللہ

بہ غمگساری الطاف دستگیری لطف
اسیر پنجۂ وحشت ہون یارسول اللہ

ضیائے جلوۂ انوار پاک ہے دل مین
فروغ بزم رشادت ہون یارسول اللہ

نہین تن مین توان باقی اغثنی یارسول اللہ
نہین اب جا نہین جان باقی اغثنی یارسول اللہ

بلا انگیز وحشت ہے قیامت خیز وقت ہے
نہین دل کا نشان باقی اغثنی یارسول اللہ

وہ انداز طرب جوشی وہ آثار فرح کوشی
کہاں ہیں اب کہاں باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ کچھ لطف گل و بلبل نہ کیف نغمۂ قلقل
نہ سیر گلستان باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ دوزخ کی کبھی وحشت نہ جنت کی کبھی حسرت
ہے شوق آستان باقی اغثنی یارسول اللہ

تمنائے مدینہ ہے بہار داغ سینہ ہے
طلب ہے ہر زمان باقی اغثنی یارسول اللہ

نگاہ رحمت آرا ہو تو کیف عیش پیرا ہو
نہ ہو غم کا گمان باقی اغثنی یارسول اللہ

ہوں یثرب کا تمنائی مدینہ کا ہوں شیدائی
یہی ہے داستان باقی اغثنی یارسول اللہ

نہ کیونکر خلق ہو مفتون ضیا کے ہیں عجب مضمون
عجب ہے مدح خوان باقی اغثنی یارسول اللہ

نالہ کیوں حشر ادا ہے دل شیدا کیا ہے
ولولے اٹھتے ہیں کیسے تجھے سودا کیا ہے

جان و دل اور جگر کیوں ہیں مژہ پر مفتون
کیوں سر دار چڑھے شوق تماشا کیا ہے

کس کی برق نگہ ناز کی چشمک دیکھی
غیرت سرو چراغان ہوں تماشا کیا ہے

جذب دل سوئے مدینہ مجھے لیچل لیچل
ہند پر فتنہ و آشوب میں رکھا کیا ہے

جب شفاعت کے لئے آپسا شافع ہو نصیب
حشر اور نشر کی شاہا مجھے پروا کیا ہے

سرمۂ چشم تمنا بنے خاک روضہ
اس تمنا کے سوا اور تمنا کیا ہے

اے شہ ہر دو سرا فخر رسل ہادی کل
آپ کی ذات سوا اور وسیلہ کیا ہے

آشیان روح کا ہو خاک رہ روضۂ پاک
اوج سدرہ کی تمنا سے تمنا کیا ہے

ہو ہوا سے طرب افزائے دیار سرور
راحت روح تو پھر موت کا کھٹکا کیا ہے

محو ہوں مست ہوں بےہوش ہوں اور ہوں بیخود
اور گم گشتہ و حیران ہوں کہ سودا کیا ہے

غش ہوں انوار سے اور دیکھتا ہوں عالم نور
ہوش کیسا ہے مجھے اور یہ سکتا کیا ہے

لکھ ضیا ایک غزل اور بطرز تازہ
ہے ظہور کرم ذات تو کھٹکا کیا ہے

آج کیا دھوم ہے کیا شور ہے چرچا کیا ہے
کس کی آمد کا ہے غل کیف طرب زا کیا ہے

کسکے جلوے سے جہان مشرق انوار بنا
ہر در و بام پہ یہ نور و تجلی کیا ہے

کس کے ہے جلوۂ انوار سے عالم پرنور
ہر در و بام بنا طور تماشا کیا ہے

کون اس عالم امکان مین لایا تشریف
زمزمہ سنج عشرت کا تقاضا کیا ہے

دل و جان آنکھ پہ ہوتے ہین فدا سنو سنو بار
آنکھ نے دیکھا ہر کیا نور کا جلوہ کیا ہے

روز میلاد ہے عالم مین ہین انوار نشاط
جوش پر فضل ہر ایک طرح خدا کا کیا ہے

اے شہ ہر دو سرا شافع عالم صد شکر
تیری امت مین ہون غم روز جزا کا کیا ہے

بہر حق مجھکو مدینہ مین بلا لو جلدی
خواہش خلد کرون مین وہان رکھا کیا ہے

در و دیوار مدینہ پہ فدا ہون دل سے
عالم جان ہے مرا شہر مدینہ کیا ہے

تیرا مشتاق ہون ذرات مین شاہ کونین
تیری رحمت کے سوا میرا اسہارا کیا ہے

بخشوا دیجیو اللہ سے اے شافع الکل
روز محشر کے مری اور تمنا کیا ہے

تو اگر مائل الطاف ہو تو سب کچھ ہے
ورنہ درمان دل مضطر و شیدا کیا ہے

بس ضیا پر ہو عنایت کا شہا جلد ظہور
دیر سے منتظر لطف ہے وقفہ کیا ہے

لب دل آج مرا زمزمہ آرا کیا ہے
عالم جان مین یہ ذکر اور یہ چرچا کیا ہے

تن مین کیا شور ہے اور دل مین یہ کیسی شورش
روح مین کیف ہے کیا اور تمنا کیا ہے

کس کے انوار تجلی کا تماشائی ہون
حسرت دل کو مرے شوق تماشا کیا ہے

کس کی آمد کا ہے غل کس کے ہین ارمان طلب
جوش عشرت کا ہے عالم مین یہ چرچا کیا ہے

دل تجلی گہ انوار ہے جان طور مثال
آج کیا جوش ہے رحمت کا یہ جلوہ کیا ہے

مرحبا صل علی کا ہے جہان مین ایک شور
زمزمہ روح کا عیش و طرب افزا کیا ہے

رات دن ورد مدینہ کی ہے بیحد شورش
چین آتا نہین ایک لحظہ کو ایسا کیا ہے

چل دل زار دکھا لاؤن مدینہ تجھکو
عالم فضل ہے بس شہر نبی کا کیا ہے

شوق میرا ہے مری ہمسفری کو تیار
کس لئے دیر کرون چلنے مین توقف کیا ہے

فضل ہے خضر مرا اور کرم کشتی نوح
فکر صحرا ہے مجھے کیا اور غم دریا کیا ہے

ہون غلام شہ کونین ازل کے دن سے
مرے مضمون ہون کرامت تو اچنبھا کیا ہے

مصدر فضل الٰہی ہے ربیع الاول
مظہر رحمت مولا ہے مہینا کیا ہے

ابتو زیارت مدینہ کی ہے الفت دلمین
بخت فیروز سے مرے دیکھئے ہوتا کیا ہے

عاشق ذات نبی اور ہون شیدائی علی
اللہ اللہ مری تقدیر کا رتبہ کیا ہے

ہین ضیا بس ترے اشعار تمامی ممتاز
بجز ظہور کرم حضرت مولا کیا ہے

شکل سیماب دل زار تڑپتا کیا ہے
سچ بتا کس لئے مضطر ہے تمنا کیا ہے

کس کی نوک مژہ ناز کی ہے یہ کاوش
دل ارمان مین ہر ایک وقت کھٹکتا کیا ہے

لب فغان جوش ہے دل نالہ کنان جان بیتاب
شور وحشت کا ہے ہر لحظہ یہ سودا کیا ہے

اشک آنکھون مین ہین اور اشک مین خون حسرت
برق وش خون ہے نیرنگ یہ تازہ کیا ہے

آہ آفت ہے قیامت ہے فغان شب غم
نالہ ہے صور سرافیل تماشا کیا ہے

کیف کونین ہے اور نعمت دارین اے دل
دولت الفت عشق شہ والا کیا ہے

ہے یقین حشر مین ہون این بھی غلامون مین شمار
اس سے کونین مین بڑھکر شرف اعلی کیا ہے

اللہ اللہ کہ شیدائے مدینہ ہوا نام
اس سے بڑھکر کوئی کونین مین شہرہ کیا ہے

صبر آتا نہین ایک لحظہ غم یثرب مین
اے خدا جان پریشان کو یہ سودا کیا ہے

تن مین دل دلمین ہے ایمان اور ایمان مین نور
پیشکش کے لئے کیا چیز ہے تحفہ کیا ہے

تلخی ہجر سے ناچار ہون اب اے قسمت
لے بھی چل یان سے تجھے ہند مین میٹھا کیا ہے

ناخدا رحمتِ مولا ہے کرم سے ہے کشتی
دل سمندر ہے تو طوفان کا جھکولا کیا ہے

ایخدا اب تو مدینہ کی زیارت ہو نصیب
کس لئے دیر ہے اور ہجر کا قصہ کیا ہے

آستانہ پہ پہونچ جاؤن تو ہووے معلوم
میری قسمت مین ہے کیا اور مرا حصہ کیا ہے

اے ضیا سب ترے مضمون ہین ممتاز جہان
بجز ظہورِ کرم سید والا کیا ہے

طپش شوق مین سیماب کا نقشا کیا ہے
برق کیون بن گیا اے دل تجھے سودا کیا ہے

کاش جلدی سے یہ حاصل ہو مرادِ دلِ زار
دیکھ لون روضہ کو جینے کا بھروسا کیا ہے

سامنے آنکھون کے ہر دم ہے مقدس روضہ
دل بیتاب ابھی دیکھئے ہوتا کیا ہے

ہے ترے نام کی تاثیر رسولِ اکرم
ورنہ ملکوت مین ناچیز کا چرچا کیا ہے

تیرے اکرام سے بنجائیگی سب بات اپنی
غم ہے کس چیز کا نفس ستم آرا کیا ہے

للہ الحمد بلندی پہ ہے قسمت میری
ہون مین مداح نبی اس سے لبس اعلی کیا ہے

اپنو جلدی سے بلا لیجے مجھے یثرب مین
مضطرب رہتا ہون ہر دم شہ والا کیا ہے

عالم افروز ہو جب سرمۂ مازاغ
دید انوار خداوند مین وقفہ کیا ہے

مل گئے تم تو خدا مل گیا بیشک بیشک
فکر کس بات کی باقی رہی جھگڑا کیا ہے

تیرے ہی نور کی تھی عارضِ یوسف مین بہار ‏ خالی اسرار سے سودائے زلیخا کیا ہے
آپ آگاہ ہین یا ذات خدا ہے واقف ‏ ہم سمجھ سکتے نہین آپ کا رتبہ کیا ہے
دل فدا جان فدا اور سرا ایمان فدا ‏ پیشکش کیا کرون دربار مین ہدیہ کیا ہے
عاشقِ زار ہو مشہور اگر خلق مین نام ‏ آپ کے لطف سے ذرّہ کو شہ والا کیا ہے
ہے اطاعت سے ترے دولتِ کونین نصیب ‏ ایک جہان جانتا ہے اس کا سمجھنا کیا ہے

ہو امتیاز زمانہ مرا مقبول کلام
اے ضیا بس مرے اشعار مین چسکا کیا ہے

غرقِ خونِ حسرتِ دل کیون ہے تمنا کیا ہے ‏ کیسی کاوش ہے خلش کیا ہے تقاضا کیا ہے
ہے جہان عالمِ انوار تجلّی کیا ہے ‏ فرش سے عرش تلک کسکا ہے جلوا کیا ہے
دل تجلّی کدۂ طور ہے نقشا کیا ہے ‏ جان ہے عالمِ انوار تماشا کیا ہے
کون ہے عالمِ امکان مین تجلّی افروز ‏ ہے جہان جلوہ گہِ نور یہ جلوا کیا ہے
جلوہ آرا ہے تجلّی رُخِ مظہرِ ذات ‏ لمعۂ برق سرِ طور کا چرچا کیا ہے
الفتِ احمدِ مرسل ہے احد کا بندہ ‏ اس سے بڑھکر کوئی وقعتِ دلِ شیدا کیا ہے
ہے تجلّی کدۂ جلوۂ برقِ لولاک ‏ دلِ حیرت زدۂ ناز کا قصہ کیا ہے
کُنتُ کنزاً کی تجلّی تھی کہ برقِ لولاک ‏ طور پر حضرتِ موسےٰ کو دکھا کیا ہے
اوّل ما خلق اللہ کی آمد آمد ‏ من رآنی کا تماشا ہے تماشا کیا ہے
ہر سرِ مو ہے زبان اِنّی اَنا ہے جاری ‏ بیخودی طاری ہے حیرت ہے کہ دیکھا کیا ہے
دل تو دل روح بھی لیتی ہے زبان کے بوسے ‏ اللہ اللہ ترے نام کا چسکا کیا ہے
دل ہمرہ ہے شوق ہے روح ہمرہ ہے عشق الہ ‏ اور بتلاؤ مجھے خلد مین لینا کیا ہے

شوق سے دل ہے سراپردۂ انوار ظہور
جا کے یثرب مین ابھی دیکھئے ملتا کیا ہے

عرش رحمت کہون یا جلوہ گہِ فضل و کرم
اللہ اللہ تیرا شہر مدینہ کیا ہے

در و دیوار سے رحمت کی ہی بارش و نزرات
دیکھ روضہ کو ذرا گنبد خضرا کیا ہے

دل و جان کیا مرا ایمان بھی ہے یثرب پہ نثار
بےنوا ہون مین گرہ مین مری رکھا کیا ہے

کبھی ماکان محمد کبھی اللہ احد
بارک اللہ لبِ دل کا وظیفہ کیا ہے

ہے مرے آئینۂ دل مین جمالِ سرکار
بوالہوس کیون تجھے حیرت ہی یہ تکتا کیا ہے

ہے غلامون کی کرامت تیری رشکِ اعجاز
یدِ موسیٰ رخِ یوسف دمِ عیسےٰ کیا ہے

ہے وہی مظہرِ ذات اور وہ ہی جلوۂ ذات
کھول کر ہم تو کہے دیتے ہین پروا کیا ہے

یہ تیرا حسنِ صفات اور وہ تیرا جلوۂ ذات
طور کیا چیز ہے اور نور تجلی کیا ہے

عشق احمد سے ہے توحید احد کی تکمیل
اور کچھ خطِ تقدیر مین لکھا کیا ہے

عالمِ شوق مین ہر وقت حضوری ہی نصیب
جوشِ دل عزمِ مدینہ کا تقاضا کیا ہے

ہے خطاپوش و عطاپاش کرم مولا کا
بات بنتی ہے غلامون کی بگڑتا کیا ہے

دل کے آئینہ مین ہے روضہ کا عکس انوار
جوشِ وحشت طپشِ شوق کا قصہ کیا ہے

قبۂ نور ہے یا گنبدِ خضرا دل
مرحبا وادیٔ یثرب کا بگولا کیا ہے

جلوۂ ذات کی نیرنگ کا ہے یہ بھی حجاب
ورنہ دل چیز ہے کیا اور سویدا کیا ہے

طپشِ شوق مدینہ ہے ہر ایک آہ کے ساتھ
دامن برق سے لپٹا ہوا پارہ کیا ہے

ذرہ ذرہ پہ ہے یثرب کے دلِ خلق نثار
عالم دل ہے ترے شہر کا رستہ کیا ہے

مٹ گیا خاکِ مدینہ مین تری حسرت مین
ہمکناری سے مری تجھکو کنارہ کیا ہے

اے ضیا ترے اشعار کی کیا ہو توصیف

میرا منھ کیا ہے کہون کیا مرا رتبہ کیا ہے

مریض درد فرقت ہون دوا ہووے تو بہتر ہی
نہین اب دم میں دم باقی شفا ہووی تو بہتر ہے

نہین ہی تاب مشتاقی نہین ہمت رہی باقی
تجلی کرم آرا ذرا ہووے تو بہتر ہے

تمھارے آستانہ پر گھسون سنت سے پیشانی
کہین حاصل مرا یہ مدعا ہووے تو بہتر ہے

بہار آرائے گلزار تمنائے دل وحشی
مدینہ کی ہوائے جانفزا ہووے تو بہتر ہے

الٰہی بحر رحمت مین دل آوارۂ وحشت
برنگ دُر نایاب آشنا ہووی تو بہتر ہے

مری تسکین دل کا ساز و سامان تیری رحمت سے
خدایا اتنو یثرب کی فضا ہووے تو بہتر ہے

ضیا اب خاکبوس آستان شاہ عالم سے
جہا مین اپنی شہرت جابجا ہووے تو بہتر ہے

تمھین خدا کی قسم دل و جان چلو مدینے چلو مدینے
لگا لو اب اپنے اپنے ارمان چلو مدینے چلو مدینے

ہوا یہ فضل و کرم کا سامان چلو مدینے چلو مدینے
کہ دل ہی بیچین جان پریشان چلو مدینے چلو مدینے

بدلگئی صورت زمانہ ہے تیر غم کا جگر نشانہ
اٹھاؤ بستر تم اے محبان چلو مدینے چلو مدینے

طپش ہی کیسی خلش ہی کیسی کیسی کاوش ہی کیسی کاہش
ہوئی ہین کیسی شروع فوج حیران چلو مدینے چلو مدینے

تمھارا مین ہمسفر ہونگا تمھارا مین ہم اثر ہونگا
خوشی منا لو امید و ارمان چلو مدینے چلو مدینے

نشان راحت نہین رہا ہی خیال فرحت نہین رہا ہی
ہی دل طپان جان ہی شوق سامان چلو مدینے چلو مدینے

ضیا بس اب ہند مین ہمارا کسیطرح سے نہین گذارا
ہی روح اور قلب زمزمہ خوان چلو مدینے چلو مدینے

دل طپیدہ یہ کیا قیامت ہے اسقدر اضطراب کیون ہے
بنی ہی کیون آہ برق آفت و آنکھ رشک سحاب کیون ہے

یہ جو لگی ارمان ہیں کیون ہے جو خون بنی ہی کیون چشم نار جیحون
ہی کسکی برق نگہ کا افسون جگر مین کو کباب کیون ہے

یہ کیسی وحشت ہے کیا ہے سامان کیسی شورش ہے کیسا طوفان ہے اشک میں کیسا جوش عمان امید ڈال غرق آب کیون ہے

ہر ایکدم کیون ہے شغل زاری ہے کس لیے جوش بیقراری یہ ناامیدی سی کیون ہے طاری ہے زیست اپنی عذاب کیون ہے

جگر مین کیون شعلہ فگنی ہے وبال جان کیون یہ دمزنی ہے خلش ہے کیا کیسی جانکنی ہے یہ کاوش اور التہاب کیون ہے

قرار ہے بیقرار اپنا ہے صبر بے اختیار اپنا دل اور جگر ہے فگار اپنا خیال مین پیچ و تاب کیون ہے

یہ دل مین ہر دم ہے راس کیا ہے یہ جانئین انداز یاس کیا ہے ادب ہے کسکا یہ پاس کیا ہے خرد کا دل پر عتاب کیون ہے

ہے بیخودی کیسی اور مستی ہے بدحواسی کی پیش دستی نہ غم عدم کا نہ فکر ہستی خمار کیفیت شراب کیون ہے

ادا یہ کسکی ہوا ہون مفتون بنا ہون جسکو یہ کسکے مجنون ہر ایکدم کیون ہمین نہ محزون ہے فکر غم شباب کیون ہے

ہے جلوہ آرا جمال کسکا بسا ہے دل مین خیال کسکا ہے کیف خاطر کمال کسکا یہ فکر مین آب و تاب کیون ہے

دل و جگر کیون ہین نور سامان بنا ہے کیون سینہ مشرقستان جمال کسکا ہے جلوہ افشان تجلی آفتاب کیون ہے

سمات ہے سینہ مین نور کا سا ہے جلوۂ انوار طور کا سا ظہور شان ظہور کا سا یہ جلوۂ لاجواب کیون ہے

یہ نام کسکا زبان پر آیا کہ صفحہ کاغذ کا جگمگایا قلم نے سجدہ کو سر جھکایا بیان یہ رحمت مآب کیون ہے

یہ کسکی مدحت کی مجھکو دھن ہے کہ رشک گوہر مرا سخن ہے ہر ایک خاموش اور سخن ہے ہر ایک وا انتخاب کیون ہے

زمین کا غم ہے نہ آسمان کا الم مکان کا نہ لامکان کا ہے ولولہ کسکے آستان کا یہ حسرت بیحساب کیون ہے

بس اب شہنشاہ دو جہانی کہان تلک کیف ناتوانی دکھاؤ انوار مہربانی کرم تساہل مآب کیون ہے

تمہارا شیدا ہے زار و مضطر خلش ہے نشتر طپش ہے محشر ہے سینہ مجمر جگر ہے اخگر یہ سوز و غم کا عذاب کیون ہے

کہان ہین رحمت کی جلوہ باری کہان ہین انوار فیض طاری کہان ہے وہ نفحۂ بہاری یہ صبر باد رکاب کیون ہے

امید دل ہے ستم رسیدہ دل طپیدہ بلا کشیدہ قرار گم صبر ہے رمیدہ الم کشون سے حجاب کیون ہے

ابھی یہ دل رشک طور ہووے تجلی آرادہ نور ہووے عروج شان ظہور ہووے رخ طرب پر نقاب کیون ہے

ضیائے انوار احمدی ہو ظہور شان محمدی ہو

فروغ انوار سرمدی ہو یہ وقف بیجیات کس سے

تمھارا آستان گر دیکھ پاتے اپنی آنکھوں سے
تو گھستے اُس پہ پیشانی لگاتے اپنی آنکھوں سے

بہار روضۂ اقدس اگر پیشِ نظر ہوتی
تو خونِ دل کے ہم بھی گُل کھلاتے اپنی آنکھوں سے

غبارِ خاکِ یثرب مایلِ رحمت اگر ہوتا
تو ہم بھی اُس پہ ملتے اور لگاتے اپنی آنکھوں سے

نہیں ہے تاب دیدارِ تجلی رخ انور
وگرنہ دید کے ہم کیف اُٹھاتے اپنی آنکھوں سے

ادب سے طایرِ ہمت کے بال و پر شکستہ ہیں
نہیں تو اُڑ کے ہم یثرب میں جاتے اپنی آنکھوں سے

ق
کہاں ایسا مقدر ہے کہ زنجیرِ درِ روضہ
بسانِ سلکِ اشک تڑپاتے اپنی آنکھوں سے

جمالِ من رآنی سے مشرف اشک ہو جاتے
مرادیں اپنی جان و دل کی پاتے اپنی آنکھوں سے

اجازت گر ادب دیتا تو کرتے دید روضہ کی
مقدر اپنے دل کا آزماتے اپنی آنکھوں سے

الٰہی کاش کرتے اشک سے ہم تخم افشانی
نہالِ رحمت عقبیٰ لگاتے اپنی آنکھوں سے

ق
اگر جلوہ فزا ہوتا تصور خواب میں شاہا
تو دل میں جا نہیں اپنے بٹھاتے اپنی آنکھوں سے

ادب سے گو لبِ اظہارِ مطلب بند بھی ہوتا
ہم اپنے مدعا سارے سناتے اپنی آنکھوں سے

شرابِ کیف کونین آپ کی کیفی نگاہوں کی
دلِ مخمور الفت کو پلاتے اپنی آنکھوں سے

نگاہِ شوق ہوتی خاکبوسی سے طرب سامان
ضیا تو بختِ خفتہ کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

بادشاہِ انس و جان پیدا ہوئے
سرورِ ہر دو جہان پیدا ہوئے

تاجِ فرقِ مرسلان پیدا ہوئے
خاتمِ پیغمبران پیدا ہوئے

رمزِ فہمِ کُن فکان پیدا ہوئے
رازدارِ لامکان پیدا ہوئے

یکہ تازِ اوجِ عرشِ کبریا
واقفِ سِرِّ نہان پیدا ہوئے

آبروئے گوہر جذب القلوب
جوہر مرآت جان پیدا ہوئے

سورۂ نور جمال و حسن ذات
نازش شانِ بے نشان پیدا ہوئے

کیون نہو دل نذر عیش و انبساط
راحت روح وروان پیدا ہوئے

اب غم کونین دل سے ہٹ گئے
چارہ ساز بیکسان پیدا ہوئے

بن گیا دل طور انوارِ کرم
نور بخشِ این و آن پیدا ہوئے

زیب بخشِ گلشنِ خلد وارم
جلوہ آرائے جہان پیدا ہوئے

پڑھ ضیا تورات دن دل سے درود
پیشوائے واصلان پیدا ہوئے

آپ کے جلوے سے ہے عالم منور یا نبی
آپ کے انوار ہین خورشید انور یا نبی

آپ کے گیسوئے مشکین کا تصور ہے مجھے
کیون نہو دین حسرت وارمان معطر یا نبی

ناصیہ فرسا نہو در پر تمھارے کیون جہان
شافع عالم ہو اور محبوب داور یا نبی

صیقل الطاف سے آئینہ کر دیجے مجھے
ہے غبار ماسوا سے دل مکدر یا نبی

کاش ہو جلدی منور دید سے چشم امید
ہے درِ فضل الٰہی آپ کا در یا نبی

کیون نہین حاصل مجھے انوار تطہیر القلوب
وردِ لب ہے رات دن نام مطہر یا نبی

ہے ضیا کے لب پہ ہر لحظہ ثنا کا تذکرہ
کیون نہو مسرور اس سے ہر سخنور یا نبی

دکھا دو مجھے جلوہ پیارے نبی
مرے دل کے آنکھون کے تارے نبی

غم و درد دوری مین کس کس طرح
دن اپنے ہین مین نے گذارے نبی

کرو ایک نظر اب کرم کی شتاب
ہمارے رسول و ہمارے نبی

کرو اپنی اُمّت پہ اپنا کرم — غلام آپ کے ہین یہ سارے بنی
ہمارے لئے روز خاص جزا — کفایت ہین اونی اشارے بنی
معطّر جہان اور عنبر ہو خلق — جو گیسو کو اپنے سنوارے بنی

ہر ایک طرح سے ہو ضیا پر کرم
ترحّم کے لے لو اجارے بنی

اے مرے اللہ کے پیارے بنی — آسمانِ فضل کے تارے بنی
ہے تجلّی طور کی تیرا جمال — چاند سے ہین تیرے رخسارے بنی
تیرا مُنہ تکتے رہین گے روز حشر — اولیا اللہ اور سارے بنی
تو ہے سورج کی طرح سب سے بڑا — اور باقی سب ہین سیّارے بنی
روز اوّل سے تمھارے نام کے — عرش پر بجتے ہین نقارے بنی
تیری رحمت سے شفا پائین گے سب — جتنے ہین دنیا مین دکھیارے بنی
ایک اُنگلی کا دکھا کر معجزہ — چاند کے دو کر دئے پارے بنی
جب چلا معراج کو تیرا بُراق — تھک گئے جبریل اور ہارے بنی
تا قیامت فرش پر اور عرش پر — ہین ملائک تیرے ہرکارے بنی
اور نبیون کو ملی ایک ایک کتاب — اور اُترے تجھ پہ سیپارے بنی
فرض ہے تیری اطاعت ہر طرح — کون ہے جو اس مین دم مارے بنی
حور جنّت دیکھے جب تیرا جمال — جان سَو سَو جان سے وارے بنی

مدح کی لکھی ضیا نے کیا غزل
فیض کے چھوٹے ہین فوّارے بنی

آپ پر رحمت یزدان ہے رسول عربی
آپ کی شان مین قرآن ہے رسول عربی

راتدن روضۂ اطہر کی زیارت کا ہے شوق
ہر گھڑی ذوق کا سامان ہے رسول عربی

آپ کا گم شدۂ شوق و اسیر اندوہ
صورت زلف پریشان ہے رسول عربی

تم نہ ہوتے تو زمانہ مین نہ ہوتا کچھ بھی
آپ سے رشک گلستان ہے رسول عربی

آپ راضی ہین تو بیشک ہے خدا بھی راضی
یہی دین اور یہی ایمان ہے رسول عربی

آپ کی نعت سے سرسبز ہوئی شاخ قلم
اور ہر ایک لفظ گل افشان ہے رسول عربی

خلوت دل کو نہ کیون کعبۂ مقصود کہون
کہ خیال آپ کا مہمان ہے رسول عربی

کیا مرا منہ ہے مری مدح نگاری کیا چیز
جب خدا خود ہی ثنا خوان ہے رسول عربی

حضرت خضر کا کیا بندۂ احسان ہون
لب ترا چشمۂ حیوان ہے رسول عربی

جلوۂ دید کی امید مین دل مدت سے
صورت آئینہ حیران ہے رسول عربی

ایک نظر لطف کی ناچیز پہ ہو دے شاہا
کہ ضیا تیرا غزلخوان ہے رسول عربی

ہون غلام آپکا سنو جان سے رسول عربی
بندۂ حکم ہون ایمان سے رسول عربی

جلد دیدار دکھاؤ کہ ہون شیدا کی جمال
تنگ ہون گردش دوران سے رسول عربی

لب پہ فریاد ہے اور ولولہ دلمین ہر دم
ہون عجب شوق کے سامان سے رسول عربی

آپکے جلوۂ دیدار کا شیدا دل ہے
کیا غرض مہر درخشان سے رسول عربی

اب ضیا کو ہے مدینہ کی تمنا دن رات
ہے یہی شوق دل و جان سے رسول عربی

تم پہ قربان ہون رسول عربی
نذر فرمان ہون رسول عربی

شکل آئینہ غم فرقت سے — سخت حیران ہون رسول عربی

درد دوری سے بنا ہون مجنون — صرف حرمان ہون رسول عربی

حسرت دید کے غم نے مارا — اشک ریزان ہون رسول عربی

لو ذرا جلوہ رخ دکھلا دو — تاکہ شادان ہون رسول عربی

آپ کے لطف کرم فرما پہ — شاد و نازان ہون رسول عربی

اب ضیا پر ہو نظر رحمت کی
کہ ثنا خوان ہون رسول عربی

جلوہ فشان ہے ماہ جمال محمدی — اور برق سان ہے مہر جلال محمدی

نام خدا ازل سے ابد تک کبھی نہین — حاصل ہوئے کسیکو کمال محمدی

ارض و فلک سماک و سمک حور اور ملک — جو کچھ ہے سب ہے مال و منال محمدی

حیران فلک ہے اور ملک آشفتہ جمال — اللہ رے شان و جاہ و جلال محمدی

جز ذات کبریائی کریم و رحیم و پاک — سمجھا ہے کون کیف کمال محمدی

فردوس خوان نعمت انعام احمدی — تسنیم و سلسبیل زلال محمدی

وصف و ثنا ہو کس سے بجز ذات کبریا — معدوم ہے نظیر و مثال محمدی

لطف خدا ہے لطف شہنشاہ دوسرا — خلق خدا ہے خلق کمال محمدی

ہے کون کامیاب نہو جو کہ روز حشر — ہووے گا عام بذل و نوال محمدی

وقت الست سے ہے ابد تک بفضل حق — پر بار و پر بہار نہال محمدی

مداح ذات پاک محمد ضیا ہے بس
اور ہے ازل سے خاک نعال محمدی

جلوہ فزا جہان مین سے ہے نور محمدی
شانِ ظہور حق ہے ظہور محمدی

طور کلیم پر تھی تجلی بس ایکبار
یثرب ابد تلک کو ہے طور محمدی

ہو جسکے دلمین جلوۂ انوار ذات پاک
سمجھے ہے وہ ہی کیف و سرور محمدی

عشاق احمدی کی کوئی جانے قدر کیا
واقف ہی خود خدا ہے غفور محمدی

کیون فیضیاب دولت بزم ادب نہو
شیدائی جمال حضور محمدی

منظور مصطفےٰ ہے وہ محبوب مرتضیٰ
مقبول حق ہے مرد صبور محمدی

مدہوش جام بادۂ توحید کیون نہو
پیتا ہے جو شراب طہور محمدی

اسلام و کفر کے ہمین جھگڑون سے کیا غرض
پایا ہے ہم نے دین غیور محمدی

ہم ہین ازل سے عاشق دیوانہ اے ضیا
ہم پر فدا ہین حور و قصور محمدی

دل طپیدہ ستم درد انتظار مین ہے
ادائے حشر عیان آہ شعلہ بار مین ہے

عیان ہے زمزمۂ حشر ہر رگ و پے سے
نہ دل ہے ضبط مین نے جان ہی اختیار مین ہے

جگر مین سوز ہی دلمین طپش ہے جا ہمین یاس
نثار صبر خیال دیار یار مین ہے

کسی کا ناز نگہ برق خرمن دل ہے
وبال حشر مرے اشک کے شمار مین ہے

بلائیے مجھے یثرب مین شافع کونین
ہے دل اسیر طپش اور انتظار مین ہے

مشام حسرت دل کو مرے معطر کر
کہ یہ اسیر تری زلف تابدار مین ہے

ہمارے واسطے سے ہے جلوۂ تجلی طور
جو ذرہ خاک کا یثرب کے رہگذار مین ہے

فراق طیبہ مین طوفان اٹھا ہے آنکھون سے
خروش ایسا کہان ابر نوبہار مین ہے

ازل مین ساغر عشق نبی پیا مین نے
اسی سبب مرا دل کیف مین خمار مین ہے

تمھارا لطف و کرم ہو تو کیا غم کونین — وگرنہ بندۂ ناچیز کس شمار مین ہے

ہر ایک ذرہ مین عشق محمدی ہے ضیا
ترانہ صل علی کا مرے غبار مین ہے

سجدہ فروش عجز جبین نیاز ہے — سنگ در حضور مری جا نماز ہے

رگ رگ مین بوئے طیبہ ہے نکہت فروش کیف — لطف و کرم کا سلسلہ کتنا دراز ہے

درد فراق نے مری حالت تباہ کی — ہمدرد جان زار غم جانگداز ہے

فریاد لب پہ جان مین غم دل مین انتظار — ہر دم غم والم کا نیا سوز و ساز ہے

ہے روح مین امید در پاک جلوہ ریز — دل مین ہر ایک لمحہ خیال حجاز ہے

دیرا تنی کس لئے شہ کونین ہو کرم — روز ازل سے باب عنایت تو باز ہے

اے نا خدائے بحر کرم چشم التفات — اب زلزلہ مین عمر کا اپنی جہاز ہے

دیدار آستان ہی سے سب کچھ ہوا نصیب — در حقیقت اور نہ فکر مجاز ہے

آتا ہے جب خیال تو ہوتا ہے انبساط — مولا تمھارا نام عجب دلنواز ہے

خاموش ہون تو غم ہے کہون کچھ تو خوف ہے — الفت کا درد بھی مرا ابستہ راز ہے

بلوا لیجئے شتاب ضیا کو اب اپنے پاس
رہن بلائے درد و غم جان گداز ہے

جو مالک کبریائی کے جناب کبریا ٹھہرے — تو شافع سب خدائی کے محمد مصطفی ٹھہرے

تڑپتا ہون غم دوری سے اور دل پارہ پارہ ہے — ادھر کو بھی کبھی برق تجلی کی ادا ٹھہرے

مدینہ ہووے مین ہون آستان پاک ہو سر ہو — شتابی ایسی رحمت اور کرم کی ابتدا ٹھہرے

بہار کن فکان کے کیف آئین غنچۂ دل مین — جو دم بھر میرے سینہ مین مدینہ کی ہوا ٹھہرے

زلیخا دیکھ لے تیرے جمال جلوہ آرا کو
تو دیکھین حضرت یوسف کی الفت لین کیا ٹھیرے

سہون دنیا مین بڑھکر اس سے آثار خوش اقبالی
پذیرائی کے قابل گر ہماری التجا ٹھیرے

تیرے روضہ کی حسرت مین جو آنکھون سے گرین قطرے
سبنے لوز نگاہ کیف و دُرّ بے بہا ٹھیرے

ازل مین پیش حق جب انبیا کی صف ہوئی قایم
میرے مولا بڑے تم سب سے اور سب سے سوا ٹھیرے

اگر ہے غمزۂ رحمت ارادہ جلوہ ریزی کا
مری قسمت کی خوبی ہے شرف سے مرحبا ٹھیرے

شتابی سوئے طیبہ جذب دل لیچل مجھے لیچل
ادائے لطف کا انداز بھی صل علیٰ ٹھیرے

ضیا گر آستان پاک پر تیری رسائی ہو
تو بیشک جوش وحشت بھی مری دل کی دوا ٹھیرے

مدینہ مین میرے مولا کی وہ رحمت برستی ہے
ہزارون جان سے جنت حضوری کو ترستی ہے

تیری جنت مین یہ شان اور یہ عظمت کہان اے رضوان
کہ لاکھون درجہ بڑھکر عرش اعظم سے یہ بستی ہے

ازل ہی سے مرے سر مین ہے سودا عشق احمد کا
ازل ہی سے دل سودا زدہ مین کیف مستی ہے

ہے عشق سرور کونین مین وہ بیخودی طاری
عدم کا دغدغہ ہے اور نہ دل مین فکر ہستی ہے

کرم فرما کہین جلدی سے شان دستگیری ہو
کہ سامان بیقراری کا اجل کی تیزدستی ہے

نہ کیون ہون حاضر خدمت مین اپنا نقد دل لیکر
متاع فضل و رحمت آپ کے روضہ پہ سستی ہے

بلا لو آستانہ پر کہ تنگ آیا ہون فرقت سے
مرے حال زبون پر اب مری تقدیر ہنستی ہے

الٰہی سوئے یثرب کس طرح جلدی روانہ ہون
ضعیفی ناتوانی اور دشمن تنگدستی ہے

نہ کیون مشہور ہون سرشار مدہوش مے الفت
دل دیوانہ اپنا بیخود جام الستی ہے

تہ و بالا ہے قصر ہمت دل اب کرم ہووے
عذاب جان زمانہ کی بلندی اور پستی ہے

ضیا ہے فضل مولا مین توقف کیا تسلی رکھ

یہ سب حضرت کی امت کیلئے ہی سرپرستی ہے

صحن چمن مین باغبان چلش کی پہر ہوا چلی
ہنستے ہین گل چمن چمن کہلتی ہے پہر کلی کلی

عظمت ذات حق کا جوش لایا ہی دلمین پہر خروش
لب پہ میرے ہو العظیم دلمین میرے ہو العلی

صبر نہین ہے لحہ بہر وحشت دل ہے بیشتر
رہتی ہے ہر گہڑی فزون جوش طپش تلاملی

ذکر میرا خدا خدا شغل مرا بنی بنی
زمزمہ روح کا ہے ہو نغمۂ جان علی علی

کسکو دکھاؤن حال دل کسکو سناؤن درد و غم
کل نہین مجھکو ایک پل سخت ہے جانمین بیکلی

تیرے قدم پہ ہین فدا تیرے کرم پہ ہین نثار
سب جتنے کہ ہوگئے نبی ہوتے رہین گے جو ولی

کیون نہ ضیا اب اپنا دل آئینہ وش ہو پر صفا
ہر بن مو مین ہے بسا فیض جناب غوث علی

عالم افروزی پہ اپنا جسم و جان آنےکو ہے
خلوت دل مین کوئی روح و روان آنیکو ہے

سہتے مرے ارمان غضب ناچار و زار و غمزدہ
نیک ہین آثار کچھ تاب و توان آنیکو ہے

پہر بہار آئی طرب کی پہر ہین سامان نشاط
داغہاے سینہ مین تازہ سمان آنیکو ہے

جان و دل کیا چیز ہین سارا جہان ہے طور ناز
شان خوبی سے کوئی جلوہ فشان آنیکو ہے

شش جہت مین جو ہوم ہی تقدیس اور تنزیہ کی
ہے مرا ایمان کوئی رحمت نشان آنیکو ہے

اللہ اللہ سرور کونین کی میلاد ہے
نازا ور دعوی پہ پہر کون و مکان آنیکو ہے

ہے بہار فضل حق اسکے قدوم فیض سے
ذرہ ذرہ مین ادا ے مہرسان آنیکو ہے

اے شہ کونین تیرے خاک پا پر ہین نثار
لب پہ اب اندوہ دل کی داستان آنیکو ہے

لو خبر جلدی شہید ناز رحمت کی کہین
ہر لب زخم جگر پر اب فغان آنیکو ہے

نیش غم رگ رگ مین دکھلاتا ہے انداز ستم
شکوہ آرائی پہ پہر زخم نہان آنیکو ہے

بزم مین میلاد کی شہرت ہے اے اہل سخن
اب ضیاے خوش ادا سحر البیان آنیکو ہے

فرش سے لے عرش تک عالم منور آج ہے
ذرہ ذرہ خاک کا خورشید انور آج ہے

نکہت باغ ارم عطر گریبان مراد
گلشن کون و مکان ہر سو معطر آج ہے

شش جہت مین کیون نہو فوج ملائک کا نزول
مجلس میلاد ذات پاک سرور آج ہے

خاک سے افلاک تک صل علی کی دہوم ہے
قدسیون مین غلغل نعت پیمبر آج ہے

اولیا مدہوش رحمت انبیا مسرور لطف
فضل پر اپنے فدا خود ذات داور آج ہے

جس ظہور ذات کا مشتاق تھا سارا جہان
مرحبا صل علی اللہ اکبر آج ہے

بام و در پر طاق و منظر پر زمین و چرخ پر
نور ذات پاک سرور جلوہ گستر آج ہے

آمد آمد کس کی ہے یہ شعلہ ریز اشتیاق
داغ دل ایک ایک مرا خورشید محشر آج ہے

طور پر بھی تھا کبھی نور تجلی کا فروغ
سینہ پہ پہلو پہ جان پہ اور دل پر آج ہے

سوز عشق سید کونین ہے ہنگامہ زا
قطرہ قطرہ خون دل کا رشک اخگر آج ہے

لب پہ ہے نام محمدؐ دلمین ذکر حق ضیا
اوج لاہوتی پہ اپنا بخت یاور آج ہے

نور رحمت ہر طرف سے جلوہ افشان آج ہے
جلوہ شان کرم کا ساز و سامان آج ہے

ہر در و دیوار مین ہے شان رحمت کی ادا
غیرت عرش معلی اپنا ایوان آج ہے

کس کی آمد ہے یہ کس کے ہین قدم کی برکتین
اپنا سینہ اپنا دل خورشید تابان آج ہے

قلب ہے پر نور سینہ ہے خزینہ نور کا
جلوہ شان خدائی اپنا مہمان آج ہے

اپنے کاشانہ مین ہے فضل خداوندی کا رنگ
خود مرا دل دیکھکر ہر سمت حیران آج ہے

بزم میلاد پیمبر سے ہے عالم طور فیض
ذرہ ذرہ خاک کا مہر درخشان آج ہے

خلوت دل مین ہی آثار کرامت کی ضیا
طور انوار کرم اپنا شبستان آج ہے

عجب طرح کی ہی کاوش غم عجیب حالت کی جانکنی ہے
نہ ضبط کی تاب دلمین باقی نہ لب مین یارای دم زنی ہے

خلش ہی آفت طپش قیامت وبال ہی تابی جدائی
جگر مین سوز اور خیال ناز نگاہ ایک تیر کی انی ہے

شراب الفت کی بیخودی سے بنا ہون ہوش جام حیرت
فراغ عالم سی دور دل سی خیال ما ئی غم منی ہے

فضائی سینہ تجلیون سے بنی ہے انوار کا خزینہ
جگر کے ہین داغ شمع افروز دلمین الفت کی روشنی ہے

خیال روضہ ہی راحت دل ملال روضہ جراحت دل
ہر ایکدم سوز عشق شہ کے وجود مین شعلہ افگنی ہے

اٹھا دو برقع دکھا دو جلوہ نہین ہی بے دید چین دلکو
ہر ایک سے ہے دل پریشان عیان ہے دار فنا دلی ہے

تمھارا دیدار ہوے حاصل تو فضل عام جدا ہو واصل
زبان مخلوق خاص پہ ہو عجیب بات آپکی ابھی ہے

الہی مین دیکھ لون مدینہ نشاط کا دل بنے خزینہ
کرم ہمیشہ ہے تیرا شیوہ کریم تو اور تو غنی ہے

ضیا ہی اب لطف کبریا سی عجیب شہرت تری جہا مین
عجب ہے تیرا کلام نادر عجیب انداز خوش فنی ہے

تری عشق مین لی ہی شہر دو سرا میرا چین گیا میری نیند گئی
میرا صبر شکیب ذرا نہ رہا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری شوق مین خون ہو جان و جگر تری ذوق مین نالہ ہو دیدۂ تر
تری یاد مین کرتا ہون آہ لگا میرا چین گیا میری نیند گئی

مجھے سوز فراق نے مار لیا مری دلمین نالہ ہی تو لب پہ لگا
مرا حال خراب ہے صبح و مسا میرا چین گیا میری نیند گئی

مری زخم جگر مین ہی سوزش غم مری گردش سر مین ہے شور الم
مجھے جینے کا وہم نہ فکر قضا میرا چین گیا میری نیند گئی

مجھے اپنی مدینہ مین کر لو طلب یہ دوری ہو رنج و عذاب و تعب
شب ہجر ہوئی مجھے کالی بلا میرا چین گیا میری نیند گئی

میری جان تری نام پہ جان ہی فدا میرا دل تیری شوق مین محو سدا
کبھی خواب مین جلوہ دید دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

تیری لطف سے ہی یہ امید مجھے کبھی ہوویگی راحتِ دید مجھے
مگر اب تو خرابی غم سے ہے بلا میرا چین گیا مری نیند گئی

کوئی ہمدم دل ہی نہ مونس جان کبھی ہے وبال الم سے امان
میری نیند گئی مرا ہوش گیا میرا چین گیا مری نیند گئی

مجھے آل کے صدقے سے آستانۂ دین یقین کہ شاد ہو جانِ حزین
کہون دیکھ کے عارضِ ماہ لقا میرا چین گیا مری نیند گئی

اسی غم نے تباہ کیا ہے مجھے اسی رنج نے رنج دیا ہے مجھے
مجھے جسکی تلاش ہے وہ نہ ملا میرا چین گیا مری نیند گئی

مٹے جلد کہین میرا رنگ الم کہین ہو وہ شتاب سے رنگ کرم
کہین ہووے نظر مین فروغ و ضیا میرا چین گیا مری نیند گئی

لے خبر لطف سے اے جذبۂ رحمت میری
ہجر یثرب مین تبہ ہوگئی حالت میری

زمزمہ سنج ارادت ہے لب دل دن رات
خاک بوسی ترے در کی ہے سعادت میری

طائر شوق جو بے بال و پری کا ہے اسیر
کیون شکستہ نہو ہر رنگ سے ہمت میری

شورشِ شوق مین کیا کیا نہ تماشے دیکھے
آئینہ ہے ترے دیدار کا حیرت میری

خلش و سرزنش حشر کا کھٹکا کیا ہے
کاش رحمت کو ہو منظور شفاعت میری

باغ جنت کی بہارین مرے قربان ہین
خاک یثرب مین جو قسمت سے ہو تربت میری

جب غلامی کا ہے تیری مجھے دایم اقرار
کیون نکیرین کو ہوگی نہ رعایت میری

اب تو بعد مدینہ مین بلا لو مجھکو
سخت برداشتہ رہتی ہے طبیعت میری

اے شہ کون و مکان بادشہ ہر دو جہان
امتی آپ کا ہون کتنی ہے وقعت میری

لب پہ یا سیدنا دلمین ہے یا ہادینا
دو جہان کے لئے کافی ہے یہ دولت میری

ذکر سے تیرے ہی کھلتا ہے مرا غنچۂ دل
فکر سے تیرے ہی بڑھتی ہے مسرت میری

ہر سرِ مو ہے مرا صل علیٰ کا ذاکر
یہ شریعت ہے مری یہ ہے طریقت میری

بندہ احمد ازل سے ہون تیرا شیدائی
من رآنی پہ ہے قربان حقیقت میری

لی مع اللہ کے جلوون سے ہے دل جلوت طور
نور لولاک سے پُر نور ہے خلوت میری

عاشق زار نبی اور علی کا ہون غلام
کیون ضیا ہووے نہ کونین مین شہرت میری

دل شعلہ زن و مضطر و بیتاب و طپان ہے
جان زار جگر سوختہ لب گرم فغان ہے

چہرہ سے پریشانیٔ اندوہ عیان ہے
نشتر زن راحت خلش درد نہان ہے

جوش طپش شوق کی ہنگامہ فروشی
آفت ہے قیامت ہے خرابی کا نشان ہے

ناکامی و مایوسی و اندوہ دل زار
ہنگامۂ غم حشر الم دشمن جان ہے

تن خاک جگر چاک ہے دل خون ہے عدم صبر
گم ہوش نظر خیرہ مژہ اشک فشان ہے

بیتابی ہے بیخوابی ہے بے چینی ہے دن رات
دل صرفہ فریاد ہے جان وقف فغان ہے

اے جیغۂ اکلیل شہنشاہیٔ کونین
جلوہ ترے الطاف و عنایت کا کہان ہے

دیکھے تھے ازل مین ترے انوار کے جلوے
بے وجہ یہ کب خلوت دل طور نشان ہے

تیری ہی طلب ہے مجھے تیری ہی تمنّا
تیرا ہی کرم میرے لئے روح روان ہے

تیری ہی طپش ہے مجھے تیری ہی خلش ہے
آباد تیری یاد کا سینہ مین جہان ہے

بیشک ہے ضیا پر ترا لطف و کرم پاک
سوز غم فرقت سے جو یہ سوختہ جان ہے

چمکائی برق روز ازل تیرے نور کی
منظور تھی خدا کو تجلّی ظہور کی

سرکار کے ہی ناز و کرشمہ کی برق تھی
موسیٰ نے غش کیا کھلی تقدیر طور کی

محشر ادا ہے خاک مدینہ کی آرزو
پروا نہین ہے شوکت حور و قصور کی

ہر لحظہ جوش ہجر نہ ہو کیونکہ حشر خیز
حالت عیان ہے نغمہ نالہ مین صور کی

سبھی گلشنِ مدینہ میں اپنا بھی تذکرہ
اُڑتی سی کچھ خبر ہے زبانی طیور کی

فردوس کی طلب ہے نہ ہوں شائق ارم
ہے آرزو تو دیدِ جمال حضور کی

ہے ذات پاک شہ کی ازل و ابد کا نام
دشوار آگہی ہے یہ ہے بات دور کی

پایا ہے دل نے کیف تصور میں جو مزہ
حالت ہر ایک طرح ہے نشاط و سرور کی

ہے التجا کہ از پئے حسنین و فاطمہ
تسکین کسی طرح ہو دلِ ناصبور کی

حامی ہے مرتضیٰ میرا شافع ہے مصطفیٰ
ہیبت نہیں رہی ہے مجھے یوم النشور کی

مداح ذات پاک محمدؐ ہوں رات دن
لذت ضیاؔ ہے شعر میں میرے ظہور کی

سرکار بس اب بات بنائے نہیں بنتی
بے روضۂ اقدس پہ بلائے نہیں بنتی

اے کاش ملے خواب میں ہی جلوۂ دیدار
بے بخت غنودہ کے جگائے نہیں بنتی

ہر داغ ہے زخم اور ہر ایک زخم میں رخنہ
زخمِ دلِ زخمی کو چھپائے نہیں بنتی

ہم روزِ ازل سے ہیں غم ہجر کے بندے
بے قصۂ غم اب تو سنائے نہیں بنتی

بن ہمدمِ دل جلد سے توفیق الٰہی
بے حلقۂ در اب تو ہلائے نہیں بنتی

جس طرح سے ہو اب تو مدینہ ہی کی ٹھن ہے
بے حسرتِ دل اب تو مٹائے نہیں بنتی

میلاد کے دن آئے ضیاؔ جلد سے اٹھو
بے تازہ کوئی نعت سنائے نہیں بنتی

وفا تمہاری ہے صدق و صفا تمہاری ہے
جہان میں دھوم مرے مصطفیٰ تمہاری ہے

نصیب کس کو ہوئی اور انبیا میں کبھی
عجب کمال عجب ہی ادا تمہاری ہے

زمین سے تا بفلک اور فلک سے تا کرسی
صفت کمال کی بس جا بجا تمہاری ہے

لگا ہیں آنکھ ہین تو دوجہان سے کہ دیکھین راز
وہ پر کمال شہا خاکپا تمھاری ہے

سوا خدا کے بیان کس سے ہو دسئے کسی کی تاب
خدا ہی جانتا ہے جو ثنا تمھاری ہے

نہ مشک مین ہے نہ عنبر مین ایسی پیاری بو
وہ گیسوا اور وہ زلف دوتا تمھاری ہے

ضیا ہے آپکا شیدائی یا رسول اللہ
یہ دل مین یاد جو صبح و مسا تمھاری ہے

اللہ اللہ حق نے کیا صورت بنائی آپ کی
عاشق دیدار ہے ساری خدائی آپ کی

کیا مرا منہ کیا زبان میری ہے کیا میرا کلام
ہے ثنا گر آپ شان کبریائی آپ کی

کیا زمین کیا آسمان ساری خدائی مین ہے دھوم
جلوۂ قدرت ہے بس معجز نمائی آپ کی

لی مع اللہ یاد ہے اور من رآنی کا ہے ورد
بس رہی ہے جان اور دل مین رسائی آپ کی

نغمۂ لولاک کے جو کیف سے مدہوش ہین
بس انھین معلوم ہے مشکلکشائی آپ کی

دم لبون پر ہے خدارا ہو نگاہ مرحمت
دشمن جان بن گئی شاہا جدائی آپ کی

جائیگا میدان محشر مین ضیا جب شاہ دین
خود بخود نکلے گا لب سے ہے دہائی آپ کی

درد فراق طیبہ غضب ہے وبال ہے
ایک ایک لمحہ رشک دہ ماہ و سال ہے

مین کیا سناؤن کیا مرے دل مین ملال ہے
کس رنج کے غم سے بدر مین شان ہلال ہے

تسکین کی شکل اب نظر آتی نہین مجھے
نذر ملال و درد دل خستہ حال ہے

بلوائے حضور خدا کے لئے کہین
خدام کے مزاج مین کیون اتنی ٹال ہے

گیسو کے ہے خیال مین مشکین مرا دماغ
ممنون التفات مرا بال بال ہے

بلوا لیجئے ضیا کو ذرا آستانہ پر
عشرت فزائے روح یہ اُسکا سوال ہے

یقین ہے ترا کوئی ہمتا نہین ہے — نہین ہے کلیم اور مسیحا نہین ہے
ترا نور گر جلوہ فرما نہین ہے — تو دل ایمن اور طور سینا نہین ہے
ترا آستان طور سے ئے نہین ہے — یہان کب فلمّا تجلّٰی نہین ہے
یہ نور ضیا یہ تجلّے نہین ہے — یہ روضہ ہے عرش معلّٰی نہین ہے
گئے ارنی گھ لن ترانی کے غمزے — ترے ناز شوخی مین کیا کیا نہین ہے
ہر ایک طاق و منظر تجلّی کدہ ہے — مگر طور چشم تماشا نہین ہے
ترے نام شیرین مین وہ پائی لذت — کہ باقی رہی کچھ تمنّا نہین ہے
نہو جس مین دل اور ارمان دل کے — کوئی اشک حسرت کا قطرہ نہین ہے
تماشا ہے اک یہ بھی جوشش طلب کا — مرے سینہ مین دل تڑپتا نہین ہے
عدم مین تسلّی و آرام کیون ہے — اگر تیرے قامت کا سایہ نہین ہے
خلش کیا ہے اور کیا قیامت کی کاوش — مجھے للہ الحمد کھٹکا نہین ہے
مرا دل مری جان اور میرا ارمان — کب آنکھون سے میری ٹپکتا نہین ہے
ہر ایک طرح پاس ادب گو ہے لازم — محبّت مین پر کچھ بھی بنتا نہین ہے
ق
مرا حال ظاہر ہے للہ سن لو — کہانی نہین اور قصّہ نہین ہے
جگر خون ہے دل خون ہے ارمان خون ہے — بس اب سینہ مین کچھ بھی رکھا نہین ہے
اُٹھاؤن گا دن رات صدمے پہ صدمے — کرون شکوہ یہ میرا شیوہ نہین ہے

طلب کا تقاضا سے ہو جوش وحشت — اگر راز کھلجائے اچھا نہین ہے
فنا فی الرسول کے ساغر سے ہو ان مست — نہین ہے جنون اور سودا نہین ہے
کبھی یا احد اور کبھی یا محمد — کوئی اس سے بڑھکر وظیفہ نہین ہے
بظاہر اگر لب پہ وا خجلتا ہے — تو دل مین ہے یاد و لتا کیا نہین ہے
ازل اور ابد تک کے اسرار سمجھے — سمجھ مین یہ آیا کہ تم سا نہین ہے
مدینہ دل وجان مدینہ ہے ایمان — سوا اس کے کچھ اور رکھا تا نہین ہے
نہ ہو مشرق نور انوار وحدت — وہ خاک مدینہ کا ذرہ نہین ہے
نہ ہو جو ترا بندۂ دام الفت — وہ بے شبہ بندہ خدا کا نہین ہے
سمجھ مین مرے للہ الحمد آیا — سوا میم کے کوئی پردا نہین ہے

ضیا ہووے قربان تو ہے کیا تعجب
فدا تم پہ کیا ذات مولا نہین ہے

یہ شان اور یہ حسن اور یہ جلوہ کہان ہے — یہ ناز فلما تجلی کہان ہے
فلک مین ملک مین سماک و سمک مین — یہ نور اور ضیا اور تماشا کہان ہے
یہ حالت یہ عزت یہ وقعت یہ دولت — یہ شہرہ یہ غوغا یہ چرچا کہان ہے
تجمل تحمل تقدس توحد — ترحم تلطف کا حصہ کہان ہے
حیا مین وفا مین سخا مین عطا مین — خدا کی قسم کوئی تم سا کہان ہے
کرامت مین معجز مین کیف دعا مین — کہان سے کلیم اور مسیحا کہان ہے
وجود و عدم مین حدوث و قدم مین — چھپا تم سے کیا اور پردا کہان ہے
[illegible] — [illegible] کہان ہے

تقرّب تصرّف تعرّف توحّد — سوا تیرے اوروں کا حصّہ کہاں ہے
تیری عزّت اور تیری وقعت کا رُتبہ — کسی نے بجز تیرے دیکھا کہاں ہے
خدا تجھ سے اور تو خدا سے ہے واصل — پہ کچھ حل کے قابل معمّا کہاں ہے
ازل اور ابد کے مضامین کو سوچا — ترے رمز کو فہم سمجھا کہاں ہے

فدا تجھ پہ ہے جان و دل سے ضیا اب
ظہور کرم اس سے بالا کہاں ہے

کس روز یہ انوار سے معمور نہین ہے — روضہ ہے ترا جلوہ گہہ طور نہین ہے
صدقے تری الطاف و عنایت کے شہ دین — آرام سے اپنا دلِ رنجور نہین ہے
اسرار سے واقف ہے دل زار ولیکن — ہے پاس ادب کیا کہون منظور نہین ہے
کسکو نہین معلوم تری شان کی عظمت — وہ حسن وہ جلوہ ہے کہ مذکور نہین ہے
پہونچیگا کسی طرح دلِ گم شدہ وان تک — کچھ بیخودیٔ شوق مین معذور نہین ہے
دیکھو تو مرے دل کا جدائی سے ہے کیا حال — ایک زخم ہے پُر لطف کہ جو ناسور نہین ہے

جو کچھ کہ گذرنا ہے مری جان پہ گذر جائے
فریاد ضیا شیوہ و دستور نہین ہے

ولولہ جب دید روضہ کا قیامت لائے ہے — ایکدل کیا ایک جہان زیر و زبر ہو جائے ہے
جب تصوّر قامت سرکار کا آجائے ہے — جان و دل مین ایک نیا محشر بپا ہو جائے ہے
زمزمہ سنج ثنائے روضہ جب ہوتا ہے دل — روح بھی قید جسد سے سخت گبھرا جائے ہے
شورش وحشت ہے برق خرمن صبر و قرار — رات دن کچھ اور ہی شعلہ بھڑکتا جائے ہے

دلمین کاوش ہی خلش جانمین ہی لب پہ ہی فغان
بخت وارون دیکھیے کیا شعبدہ دکھلائے ہے

ہم ہین عاشق ہم ہین شیدا ہم ہین مفتون جمال
آئے زاہد ہم بھی دیکھین کیا ہمین سمجھائے ہے

جسم مین ہے دلمین ہے جانمین ہی اور ایمان مین ہے
پھر بھی غمزہ ناز الفت کا مجھے تڑپائے ہے

ہو ضیا تم بھی عجب طالع بلند دو جہان
اس ثنا خوانی کا نقشہ اور کچھ بتلائے ہے

منزل فیض اتم کا ماہ تابان عشق ہے
مشرق فضل و کرم کا مہر رخشان عشق ہے

کیون نہو دل جلوہ گاہ رحمت ذات الہ
سرور کون و مکان کا اسمین مہمان عشق ہے

کیون نہو ہر دم میرے دلمین تماشا طور کا
نور دل کا ہر ایک شو جلوہ افشان عشق ہے

آفرین جوش جنون جامہ سے باہر ہو کے آج
کہہ رہا ہے میرا ہر تار گریبان عشق ہے

داغ سینہ مین نہین الفت کی آئی ہے بہار
دل کے کاشانہ مین اپنے گل بدامان عشق ہے

ہے مژہ خونبار دل بیتاب جان حیران و زار
آج دکھلاتا نئے کچھ ساز و سامان عشق ہے

عاشقان زار ہین پھل پھول اس گلزار کے
اپنے ہی باعث بنا رشک گلستان عشق ہے

تجھ سے کیون مانوس ہوتا کسلئے یہ تا خراب
ساز وحشت ذرۂ ریگ بیابان عشق ہے

اب جہانمین ہویگا مشہور کامل تو ضیا
جلوہ آرا عشق ہے اور جلوہ افشان عشق ہے

دل شیفتہ اور جان مری قربان بنی ہے
صد شکر کہ ہر طرح سے احسان بنی ہے

کاشانۂ دل کی مرے توقیر نہ پوچھو
مہمان ہے بنی اس مین یہ مہمان بنی ہے

سینہ مرا کس طرح نہو مخزن انوار
یہ جلوہ گہ نیر رخشان بنی ہے

خورشید قیامت کا مجھے خوف نہین ہے
جب سر پہ مرے سایۂ دامان بنی ہے

حسنین کی الفت سے مرا سینہ ہے گلزار
اور دل مین لبا سنبل و ریحان بنی ہے
خدام مین مشہور رہو کیون نام نہ اپنا
اوّل ہی سے دل بندۂ فرمان بنی ہے

اعجاز نہ کس طرح سخن میرا ضیا ہو
حب ولین مرے الفتِ ذیشان بنی ہے

ملتی نہین کیون وحشت کیا دیر لگائی ہے
اے نور رخ رحمت کیا دیر لگائی ہے
ناتون سے گیا شانا اپنا دل شیدائی
ہے ولولۂ وحشت کیا دیر لگائی ہے
تقدیر کی خوبی ہے ایک عمر سے دل اپنا
ہے نذر غم و حسرت کیا دیر لگائی ہے
وان ناز کرم فرما سرگرم اداجوشی
یان یاس کی ہے شدت کیا دیر لگائی ہے
وان آئینہ سان اشعہ مصروف صفا جوشی
یان جلوہ نما حیرت کیا دیر لگائی ہے
نالے سے فغان سے اور فریاد سے شورش سے
ملتی ہی نہین فرصت کیا دیر لگائی ہے
صدمے یہ جدائی کے دن رات اٹھین کیونکر
دل کسکا ہے اور ہمت کیا دیر لگائی ہے
جان آگئی ہونٹون پر دم آگیا آنکھون مین
ہے دل کی بری حالت کیا دیر لگائی ہے

اب اپنے ضیا کو جلد یثرب مین بلا لیجے
تسکین ہو کسی صورت کیا دیر لگائی ہے

عالم تمام جلوہ گہ نور طور ہے
کسکے فروغ حسن کی شان ظہور ہے
ہر گل کے لب پہ زمزمۂ انبساط ہے
ہر برگ بخت سبز سے محو سرور ہے
ہے شش جہت مین غلغلۂ لطف انبساط
جوش نشاط و کیف طرب کا وفور ہے
جامے سے اپنے کیونکہ نہ باہر ہو اب جہان
عشرت فزا نوید جمال حضور ہے
روز نخست سرمۂ چشم کمال تھا
عالم فروز آج وہ پر نور نور ہے

مین کیا کہ میری روح بھی طیبہ پہ ہو فدا — ناکامیون کا بخت کے لیکن قصور ہے
اس سنگ آستان کی ہے حسرت حزین دل — پروا قصور کی نہ تمنائے حور ہے
ہنگامہ حشر کا ہو ہر لحظہ کیون بپا — نالہ فراق طیبہ مین دمساز صور ہے

روضہ کا طوف اپنی تمنا ہے رات دن
ہونا ضیا یہ نازو نعم بھی ضرور ہے

کاش توفیق طلب کیف تماشا ہووے — جوش وحشت کا مرے ولولہ آرا ہووے
دلمین کاوش کی ہو دن رات خلش نشتر ریز — جان مین کاہش رہے سر مین پھرا سودا ہووے
طپش شوق کا رگ رگ مین اثر ہو طاری — خلش شوق سے تن سوکھ کے کانٹا ہووے
رنگ دکھلائے مرے رنگ شکستہ کی بہار — طرب انگیز خزان ستم آرا ہووے
غرقہ بحر تحیر رہے جان عالم — شورش انگیز جب اندوہ کا دریا ہووے
تن سے دل دل سے ہو جان درہم و برہم ہر دم — ہمدم خاص جنون ستم آرا ہووے
ولولے دلمین ہون اور لب پہ فغان و نالہ — راحت جان حزین حسرت طیبہ ہووے
پھونچون گر خوبی قسمت سے در اقدس پہ — تو مرے خوبی طالع کا تماشا ہووے

ید بیضا سے بھی بڑھکر مری شہرت ہو ضیا
میرے مضمون نہین خورشید کا جلوہ ہووے

آلہی کاش خورشید کرم جلوہ فشان ہووے — تجلی زار رحمت اپنا دل اور اپنی جان ہووے
برنگ ابر نیسان بارش فضل آلہی ہو — سپاس شکر مین لب خندہ ریز در فشان ہووے
سبنے طور تماشائے کرامت خلوت سینہ — ہر ایک ارمان سے اپنے جلوہ مشرق عیان ہووے
ہمہ شوق و ہمہ ذوق و ہمہ شورش چلون گھر سے — سفر یثرب کا کیف روح و عیش جسم و جان ہووے

فغان فریاد و نالہ آہ و زاری درد و ناچاری
ہر ایک ساعت ہر ایک لحظہ ہر ایک دم ہمزمان ہووے

تپش وحشت قلق حسرت طلب حیرت ہر ایک لمحہ
وبال راحت دل اور عذاب عیش جان ہووے

خلش کاوش تپش کاہش انیس شام تنہائی
الم اندوہ غم ہمدرد صبح غم نشان ہووے

جگر پر سوز و دل پر جوش و جان نومید و پر حسرت
مژہ خونبار و چشم زار حیران خونفشان ہووے

مقدر یاور و غمخوار طالع یار اور میمون
مبارک بخت اور اقبال خوش ہمداستان ہووے

تمنا و امید و شوق و ذوق آستان بوسی
قیامت خیز و حشر انگیز و شور صد جہان ہووے

در سرکار پر جب ناصیہ سائی میسر ہو
طلب مسرور اور خورسند اور شادمان ہووے

اُدھر رحمت کا ہووے جوش ادھر طوفان تمنا کا
ادھر سے عجز و زاری اور ادھر سے امتنان ہووے

جگر ہو سرد دل ہو شاد جان مسرور ارمان خوش
عجب سامان عجب صورت عجب حالت عیان ہووے

زمین و آسمان پر نور عالم طور و دل روشن
بہار آرزوے عمر و رحمت گلفشان ہووے

ادھر سے میں کہوں صل علی اے شافع عالم
اُدھر سے بارک اللہ کی ضیا جلوہ فشان ہووے

قسم ہے مجھکو ذات کبریا کی
عجب ہے شان ختم الانبیا کی

تری رحمت سے وقعت اولیا کی
تری عزت سے عزت انبیا کی

خدا کا فضل اور رحمت خدا کی
محبت ہے محمد مصطفا کی

ہے اُنکی ذات سے اعزاز و توقیر
وفا کی لطف کی صدق و صفا کی

شب معراج کو تیری بدولت
کھلی قسمت اویس با وفا کی

ہوئی بے پردہ تجھ سے ہم کلامی
کہاں یہ شان تھی اور اصفیا کی

میرا دل اور سدا ہر دم تصور
خدا کی شان اور قدرت خدا کی

مجھے کیا ہے فرشتوں کو بھی از بر — حکایت آپ کے خُلق و ولا کی

ق

ترے ہی نام کے صدقے سے شاہا — خدا سے تھی حاجت آدم روا کی

ستایش کی تری طٰہٰ و یٰس — تری توصیف لولاک لما کی

مقام قرب تیرا قاب قوسین — تری ہمدم تجلّی کبریا کی

لقد جاء تری آمد کا مژدہ — ہے ماکانَ ادا وصف و ثنا کی

مقدس اور منزہ ہے تری ذات — ہے مظہر خالق ارض و سما کی

تری ذات مقدس نور حق ہے — کرے کیا وصف بس انسان خاکی

ہر ایک لحظہ ہے نشتر زن تمنّا — دل مضطر میں روضہ کی ہوا کی

جبین دل کرے ذرات سجدے — اجازت ہو جو تیرے نقش پا کی

دکھا دو جلوۂ دیدار ملّد
تسلّی ہو کسی صورت ضیا کی

واہ وا شان ہے کیا نام خدا کملی کی — ہے مزمل سے عیان نور و ضیا کملی کی

قدر عنا سے بڑہی قدر و بہا کملی کی — اور قم اللیل سے ہے طرز ادا کملی کی

لیلۃ القدر مراد دل عشاق بنی — آئی کس شان پہ واللہ ضیا کملی کی

جامۂ رحمت و انعام خداوندی ہے — خود خدا جانتا ہے شان و فا کملی کی

ایک عالم کو معطر کیا جون عنبر و مشک — طرب افزائے زمانہ ہے ہوا کملی کی

خاکساری کی تجلی کی تھی آئینہ حال — قابل داد تھی بس صدق و صفا کملی کی

آگیا سایہ مین جو اُسکے بنا عارف ذات — عام الطاف ہے اور خاص ولا کملی کی

رنگ الفقر سے ہے پختہ ادائی اُسکی — کیف فخری سے ہے انوار ضیا کملی کی

اس کے ہر بال میں ہے کیف اذا تم الفقر
شان اتممت علیکم ہے صفا کملی کی

ہے سویدا اسے دل رحمت خاص مولا
اور یہی شان ہے کچھ جلوہ نما کملی کی

اے ضیا تیرے مضامین میں ظہور رحمت
خوب لکھی ہے غزل نام خدا کملی کی

بیمار غم کی دو رہی وقت نہیں ابھی
ہاں ایک نگاہ لطف کہ صحت نہیں ابھی

کیا ہے کہ سینہ طور تماشا بنا نہیں
جلوہ فروش جلوۂ رحمت نہیں ابھی

افسردہ خاطری نے مجھے کر دیا تمام
لاتا ہی رنگ جوش محبت نہیں ابھی

ناصح تمھاری کیا سنوں ہوں کس خیال میں
نالہ فروشیوں سے ہے فرصت نہیں ابھی

دل میں ہے نور روضۂ اقدس کا دیکھ لوں
حاصل ہوئی کرم سے وہ حالت نہیں ابھی

نکلے ہے شوق خاک مدینہ میں دل سے آہ
شاید میں اس کے قابل صحبت نہیں ابھی

ہے پرشکستہ طائر امید حسرتا
اُڑ جائے سوئے طیبہ یہ طاقت نہیں ابھی

خاک قدوم کیف تصور میں چوم لوں
یہ حوصلہ نہیں ہے یہ ہمت نہیں ابھی

دربار شاہ سے مرے اشعار پر ہو داد
ایسا ضیا مذاق طبیعت نہیں ابھی

وہ تیری ہی جلوے تھے خواب سے جو عدم کی ہمکو جگا گئے
ازل و الست کی نازکی رگ دل پہ برق گرا گئے

ترے ناز اوج و حضیض سے اثر صفات دکھا گئے
نظر عروج و نزول سے مجھے رمز ذات بتا گئے

مری ذہن میں مری فہم میں ترے ناز سب سما گئے
وہ جو کنہ ذات کی رمز تھی دل و جان آپ ہی پا گئے

یہ تھیں محو الفت غیر کو جو ہر ایک طرح سے مٹا گئے
مجھے جام کیف پلا گئے غم دو جہان سے چھڑا گئے

یہ تھیں تجلی وحدت ذات کا مری دل میں نقش جما گئے
مجھے شان نور دکھا گئے مرا سینہ طور بنا گئے

یہ تمہین تھے ماہرین آن یہ تمہین تھے واقفِ دوجہان
یہ تمہین تھے عارفِ کُن مکان کہ ہر ایک راز بتا گئے

ترن زار اپنا دکھاؤنگا غم و درد اپنا سُناؤن گا
سرِ عجز اپنا جھکاؤنگا کبھی خواب مین جو تم آ گئے

نہ طپش سے چین نصیب ہے نہ تسلی اپنی قریب ہے
مرا حال زار عجیب ہے مجھے دردِ ہجر کے کھا گئے

مجھے اب حضور بلایئے مری دل کا درد مٹایئے
مجھے اپنا جلوہ دکھایئے کہ لبون پہ دم مرے آ گئے

بخضوع بہر سلام اٹھو بخشوع بہر قیام اٹھو
باادب خواص و عوام اٹھو کہ ظہور ابر سے چھا گئے

یہ صدائے لطف فلک سے ہے یہ ادائے کیف ملک سے ہے
یہی غُل سماک و سمک سے ہے کہ ضیا مُراد کو پا گئے

شیدا تمہارے جو مرے سرکار ہو گئے
وہ دو جہان کے شوق سے بیزار ہو گئے

جان اور دل کی حالتِ ناقص نہ پوچھئے
دونون اسیر درد مین ناچار ہو گئے

ارمان امید و شوق تمنا مراد و عیش
دل کے سبب سے سارے ہی بیمار ہو گئے

نالہ فغان طپش الم و درد و شام ہجر
بے طاقتی کے جوش سے سب نار ہو گئے

خاکِ مدینہ تیری تمنا مین الامان
کیا کیا وبال تازہ نہ تیار ہو گئے

اب کوئی شکل راحت و آرام کی نہین
ناچاریِ امید کے آثار ہو گئے

ہم نے ضیا ہے عشق مین پایا عجیب لطف
مشہورِ خلق عاشقِ سرکار ہو گئے

کوئی بتائے تو اتنا مجھے خدا کے لئے
مٹا ہون کس لئے اور کس کے نقشِ پا کیلئے

بتائے طیبہ کا رستہ کوئی خدا کے لئے
بنا ہون خاکِ رہِ شوقِ مصطفا کیلئے

یہ مانا گنج کرم مین نہین ہے کیا کیا کچھ
مگر ہو حکم عطا مجھ سے بھی گدا کیلئے

نہ طوفِ روضہ نہ دیدارِ طیبہ اے قسمت
الٰہی مین ہی بچا کیا ہجر کی جفا کیلئے

کرم کی لطف کی رحمت کی ایک نظر ہووے
جناب غوث علی پیشوا رہنما کیلئے

تری ہدایتین کافی ہین بس مری شافی
نہین ہے فکر کسی درد لا دوا کیلئے

ترے کرم کی ادا خود ہے مہربان شاہا
تو پھر اُٹھاؤن مین کیا ہاتھ کو دعا کیلئے

کہان کہان نہ پھرا اور کرون نہ کیا کیا کچھ
بنا ہون مدعی عشق مدعا کیلئے

بس اب کرم سے عطا ہووے شاغل کو یہین
صلہ ہو واد ہو جو کچھ کہ ہو ضیا کیلئے

یہ حسن یہ جلوہ یہ ضیا اور ہی کچھ ہے
یہ نور ترا نام خدا اور ہی کچھ ہے

خود خضر و مسیحا ہین فدا تیرے لبون پر
یہ اور ہین کچھ آب بقا اور ہی کچھ ہے

آتا ہے نظر اور ہی کچھ تیرا تصور
کچھ کہہ نہین سکتا ہون ثنا اور ہی کچھ ہے

کچھ اور ہی آتے ہین نظر تیرے تماشے
کیا کیجئے شریعت نے کہا اور ہی کچھ ہے

روضہ کی جدائی نے تو ہنگامہ دکھایا
کہتے ہین جسے حشر وہ کیا اور ہی کچھ ہے

کیون مجھکو مدینہ مین بلاتے نہین حضرت
کیا درد محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے

اک عمر سے دیوانہ سرکار بنا ہون
کیا مہر و وفا صدق و صفا اور ہی کچھ ہے

گو دل مین ہر ایک وقت تصور ہے ولیکن
امید و تمنائے گدا اور ہی کچھ ہے

مرتا ہے ضیا ہجر سے جیتا ہے کرم سے
فرماؤ فنا اور بقا اور ہی کچھ ہے

شرع قول آپکا ہے آپ کا قال اچھا ہے
علم سرکار کا عرفان ہے حال اچھا ہے

والضحیٰ روئے منور ہے جمال اچھا ہے
جلوۂ والشمس ہے آثار جلال اچھا ہے

شان سرکار ہے اتممت علیکم نعمت
واہ کیا عظمت و توقیر و کمال اچھا ہے

رُخ ہے والشمس تو واللیل ہے عنبر گیسو
خال والنجم ہے کیا نقطۂ خال اچھا ہے

قاب قوسین کے معنی کی کھنچی ہے تصویر
ابروئے پاک سے کسطرح ہلال اچھا ہے

سرو قامت سے عیان جلوۂ سدرِ مخضود
ظلِ ممدود کے گلشن کا نہال اچھا ہے

عرق جسم تراحی من الماء کا عطر
لب مداح ہیں اس ذکر مین لال اچھا ہے

مدح طٰہٰ ہے تو یٰسین ہے ثنائے سرکار
مرتبہ آپ کا بے مثل و مثال اچھا ہے

کھل گئے تم سے ہی سب ما جعلناک کی رمز
راز لولاک لما نعمہ فال اچھا ہے

ہے لقد جاء تری لطف کی مدحت کافی
خلق اعظم ہے ترا وصف خصال اچھا ہے

وان ہے ما کان کبھی اور کبھی ما ارسلنا
ما عرفنا ہے یہان غنج و دلال اچھا ہے

حق ہین حق کنت نبیاً کے ہین نکتے سب حق
صدق اللہ سے عیان صدق مقال اچھا ہے

ہے خطاب اپنے لیئے خیر کا تیری باعث
للہ الحمد کہ ہر طرح مآل اچھا ہے

لی مع اللہ کے اسرار سے ہوگا آگاہ
جسکو عشق آپکا ہے اسکا خیال اچھا ہے

سحر و شام ملا ورد فسبحان اللہ
کیف ادعونی سے انداز سوال اچھا ہے

ساقی کیف سقٰہم کے کرم سے ہے امید
ہان ترے چشمۂ کوثر کا زلال اچھا ہے

انت منی و انا منہ ہمین سب ہے از بر
ہر طرح جانتے ہین ہم غم آل اچھا ہے

شان رحمت تجھے فرمائے رؤف اور رحیم
جود اچھی ہے تیری بذل و نوال اچھا ہے

کیون ضیا ہووے نہ ہر سمت سے رحمت کا ظہور
بارک اللہ تیرا حسن جلال اچھا ہے

للہ الحمد آج سینہ مشرق انوار ہے
خلوت دل جلوہ افروزی مین طور آثار ہے

شمع بزم وادی ایمن ہے فرق جان و دل
گرمی تار نفس مین ناز برق اظہار ہے

طاق و منظر سے ہین مشرق کی ادائین جلوہ ریز
ہر در و دیوار مین رنگ تجلی زار ہے

نغمہ آرائے مسرت خاطر صرف تپش
زمزمہ سنج طرب جان و دل ناچار ہے

ہون تصور مین ادب سے سجدہ ریز آستان
شکر ہے اب عالم ارمان کا بیڑا پار ہے

عید ہے عید مراد و عید عیش جاودان
رشک نیسان بارش ابر کرم آثار ہے

شاہد امید دل سے ہے ہم آغوشی نصیب
نقطۂ خال سویدا نافۂ تاتار ہے

عطر افشان ہے مشام آرزوئے جان و دل
ذرہ ذرہ مشت خاک تن کا عنبر بار ہے

آمد آمد ہے شہ کون و مکان کی نور پاش
خاکدان تیرہ رشک عالم انوار ہے

اشعۂ نور قدوم پاک ہے عالم فروز
کاین و من کان تجلی زار و نور اظہار ہے

کس زبان سے ہو ادا شکر خداوند کریم
موجزن دریائے فیض حضرت غفار ہے

سید عالم کا بحر لطف ہے در زیر کیف
مخزن صل علی ہر لفظ گوہر بار ہے

ہے طفیل غوث اعظم غنچۂ دل رشک گل
رنگ فیض مرتضائے ابر رحمت بار ہے

صدقۂ غوث علی شاہنشہ دنیا و دین
اے ضیا فضل خدا کی گرمی بازار ہے

للہ الحمد آج عالم مشرق انوار ہے
مظہر آثار رحمت ہر در و دیوار ہے

ہے عیان ہر طاق و منظر سے تماشا طور کا
بزم میلاد جناب احمد مختار ہے

صف بصف استادہ ہے فوج ملائک سو بسو
دم بدم فضل و کرم کی گرمی بازار ہے

آرہی ہے باغ جنت سے شمیم جانفزا
دل معطر جان ہے مشکین روح عنبر بار ہے

ہے شہ کون و مکان کی آمد آمد کی نوید
دل ہے خورم جان ہے شادان عیش کا آثار ہے

ہے زمین سے آسمان تک بارش فضل و کرم
نغمۂ صل علی کا غل ہے مسرت بار ہے

آؤ مشتاق تماشائے تجلی دیکھ لو
کیا ضیا کیا نور ہے کیا فیض کا اظہار ہے

تم پہ قربان ہوں اے عرش کے جانیوالے
نکتۂ راز خدائی کے بتانے والے

اے مرے تشنگیٔ دل کے بجھانیوالے
ساغر چشمۂ کوثر کے پلانیوالے

کاش ہو میرے مقدر کا ستارہ روشن
آپ ہوں جلوۂ دیدار دکھانے والے

ایسی تقدیر کہاں ہے کہ حضوری ہو نصیب
ہم ثنا ہوں سر دربار سنانے والے

کامیاب آپ کی رحمت سے ہے جان کونین
آپ ہیں حضرت مولا سے ملانے والے

کنت کنزا کے معما کا ہوا حل آسان
خلوت دل میں ہو تم ناز سے آنے والے

لب پہ ارمانوں سے ہے ولولۂ عشق کا جوش
آئے دروازہ پہ زنجیر ہلانے والے

اے شہ کون ومکان بادشہ ہر دو جہان
خلد میں امت بیکس کے بلانے والے

لائیں جو روضۂ اقدس کی کسی صورت سے
جانب طیبہ ہیں جو لوگ کہ جانے والے

نظر لطف وکرم ہووے کسی صورت سے
میری بگڑی ہوئی حالت کے بنانے والے

مخزن دل کو بنا دو مرے گنجینۂ راز
اے مرے جلوۂ اعجاز دکھانے والے

اللہ الحمد مراد دل ودین سب ہے حاصل
آج سرکار ہیں اس بزم میں آنے والے

ہم ضیا نعت شہ ہر دو سرا لکھتے ہیں
کیوں نہ ہوویں دُرِ مقصود کے پانے والے

جسکی تقدیر میں ہے نور الٰہی دیکھے
جلوۂ حسن شہ شرع پناہی دیکھے

ذات کی شان تقدس کا تھا دیدار محال
یہ طفیل شہ ابرار کماہی دیکھے

اُسے دارین میں ہر طرح سے بیخوفی ہے
جس نے سرکار کے امر اور نواہی دیکھے

نہین ہرگز نہین یہ شان کسی کی واللہ | ماہ سے کوئی اگر تا بہ سر ماہی دیکھے

ہے ضیا سے مرے اشعار کے عالم روشن
دیکھے انصاف سے گر کوئی گواہی دیکھے

کھلی قسمت جہان کی سرور ہر دو سرا آئے | ابو القاسم محمد مصطفے صلی علیٰ آئے

فلک خوش اور ملک خورم ہین نازان ہین شادان | مبارک بارک اللہ اللہ اللہ مرحبا آئے

بہار آئی خوشی کی رنگ پر بخت جہان آیا | امام انبیا آئے حبیب کبریا آئے

وہ آئے جنکے آنے کی خوشی ہے عرش و کرسی کو | وہ آئے جنکے آنے پر فدا ارض و سما آئے

ہوئی ہے شبستان مین شمع مازاغ البصر روشن | فروغ دیدۂ دل سرمۂ چشم حیا آئے

بہار لامکان تھی آپ کے نور مقدس مین | گلستان مکان مین صورت رنگ و فضا آئے

نظر آنے لگا اب منزل مقصود کا کوچہ | لیے شمع ہدایت دستگیر رہنما آئے

ازل سے تا ابد ہادی صادق چشمۂ رحمت | مریضان محبت کے لیے جام شفا آئے

کھلائے باغ سینون مین شریعت اور طریقت کے | گل گلزار صدق و بلبل بزم صفا آئے

زمین و آسمان مین جوش رحمت کی بہار آئی | فضائے ہشت جنت کے گل رنگین قبا آئے

قدوم پاک پر اٹھو سجدۂ شکر ارادت کر
ترے والی ترے حامی ترے مولا ضیا آئے

نام خدا کونین مین حاصل کسی یہ برتری | ہین خاک در ارض و فلک ملک و ملک کے رہبری

علم الٰہی مین نہین حاصل ہے شان سروری | لاریب ذات پاک ہے سر دفتر پیغمبری

اے سید والا حشم عالی ہمم گردون علم | مسند نشین محتشم با جاہ و شان افسری

تم زبدۂ اسرار ہو تم قدوۂ احرار ہو | تم مہبط آثار ہو با شان رحمت گستری

تم سے نسب ہے نامور تم سے حسب عالی گہر
تم زینت ارض و فلک تم شوکت ملک و ملک

تم سے شرافت پر شرف تم سے وقار بہتری
تم سے عیان بے ریب و شک خوش جوہری الافری

یہ خادم دربار ہے ناچیز ہے ناچار ہے
ہووے ضیا پر شاہ دین چشم عنایت ایک فری

جو سجدہ فروش در سرکار نبی ہے
بیشک ہے وہ لذت چش انعام الٰہی
اے چشمۂ رحمت نظر لطف ہو للہ
ہے روز ازل سے کرم خاص کی شہرت

گلچین بہار چمن خوش لقبی ہے
جو عاشق زار مدنی العربی ہے
اب دشمن آرام مری تشنہ لبی ہے
مشکو دل و جان سے ہر ایک شیخ و صبی ہے

صد شکر ضیا زمزمہ مدحت سرکار
مشہور جہان نغمۂ شیرین رطبی ہے

تم سے بڑھکر چشمۂ الطاف و عطا کا کون ہے
ہے حضیض خاک کسکی اوج شان کے اوج عرش
نور کسکا آئینہ تمثال قدرت کا بنا
کون ہے تم سے زیادہ واقف اسرار شو
کون پہونچا بزم قربت مین باعزاز و وقار
کون ہے دستار فرق انبیائے ذوالکرم
کسنے دیکھا جلوۂ ذات الٰہی بے حجاب
کون ہے تم سا خلیق اور کون ہے تم سا کریم

کون ہے گوہر فشان دریا سخا کا کون ہے
شوکت ارض و فلک بندہ خدا کا کون ہے
جلوہ آرا ذات کے ناز و ادا کا کون ہے
تم سا معنی فہم ہمی کا اور ہما کا کون ہے
زمزمہ پرداز کیف التجا کا کون ہے
تم سا رنگ افروز قلب اولیا کا کون ہے
راز دان رمز فنا سر بقا کا کون ہے
کون ہے بحر کرم دریا وفا کا کون ہے

ہو نظر لطف و عنایت کی شہ بندہ نواز

جز تمہارے کمترین دیا جز ضیا کا کون ہے

اے شہ کون و مکان آجایئے
والیٔ اقلیم جان آجایئے

اے تمامی انبیا کے جاہ و ناز
چارہ ساز دو جہان آجایئے

مہبط انوار رحمت آیئے
سرور عرش آستان آجایئے

آیئے اے جلوۂ نور قدیم
نور بزم کن فکان آجایئے

آیئے آیئے ضیا کے درد خواہ
شافع رحمت نشان آجایئے

کہان ہو سرور کون و مکانی
کہان ہو والیٔ اقلیم جانی

کہان ہو طرۂ تاج کمالات
کہان ہو نور بزم کن فکانی

کہان ہو حامی و غمخوار کونین
کہان ہو شافع رحمت نشانی

کہان ہو ای طبیب جان بیمار
کہان ہو چارۂ دردِ نہانی

کہان ہو یاورِ عالم کہان ہو
کہان ہے لطف اور راحت رسانی

کہان ہو شمع بزم خلوت خاص
کہان ہے جلوہ عرش آستانی

ضیا کے حال پر چشم کرم ہو
بپا ہے نالۂ غم سے فغانی

چلنے لگی نوری صبا ہر انجمن مین نور ہے
ہر گل ہے نورانی قبا صحن چمن مین نور ہے

ہر نخل طور آثار ہے ہر شاخ پر انوار ہے
ہر برگ و بار باغ کی ظاہر چمن مین نور ہے

ہر ذرہ سے اختر ادا ہر قطرہ ہے گوہر ضیا
سطح زمین صبح صفا چرخ کہن مین نور ہے

روشن ہوسے دیوار و در پر نور ہین شام و سحر
رگ رگ ہے سورج کی کرن جان اور تن مین نور ہے

روشن ہوئے کون و مکان نور سے ہے بزم کن فکان — ہین شش جہت جلوہ فشان سر و علن مین نور ہے

ہے روز میلاد نبی خورم ہین ہر شیخ و صبی — ہے نغمہ زن تشنہ لبی کام و دہن مین نور ہے

پر نور ہین ارض و سما روشن ہے بزم مصطفا — چلتی ہے نور افشان ہوا دار محن مین نور ہے

شاہ زمین ماہ زمان نور روان کن فکان — ہے ناز سے جلوہ فشان اور ماء و طین مین نور ہے

اوڑھے ہوئے نوری ردا آیا شہ نوری قبا
ہے باغ رحمت پر ضیا رنگ سخن مین نور ہے

ازل مین خلوت دل یاد حق کی جا ٹھری — چراغ دل پیش عشق مصطفےٰ ٹھری

ادائے عجز سے سجدہ فروشی دریاک — عروج و وقعت و اعزاز اولیا ٹھری

نماز ذوق پڑھی سب نے مقتدی بنکر — نثار خاک قدم شان انبیا ٹھری

کسے خبر شب اسریٰ مین مل گیا کیا کیا — ہے اطلاع کسے ذات حق سے کیا ٹھری

معاملہ ہے خدائی کا تیری مٹھی مین — قضا ہر ایک طرح بندۂ رضا ٹھری

چمک ہے داغ جگر کی ستم قیامت خیز — عجیب ہے چمن شوق کی فضا ٹھری

محبت آپ کی ہے شان انبیا کی ضیا
اطاعت آپ کی اعزاز اولیا ٹھری

محمد بادشاہ دو جہان ہے — محمد سرور کون و مکان ہے

محمد شافع روز قیامت — محمد حامی ہر انس و جان ہے

محمد مظہر ذات خداوند — محمد مصدر سر نہان ہے

محمد کاشف اسرار قدرت — محمد ماہر ہر این و آن ہے

محمد طرۂ تاج شرافت — محمد جبہۂ فرق جہان ہے

محمد کاین ومن کان کا واور
محمد حاکم کون ومکان ہے

محمد سا ہوا کوئی نہو گا
محمد سا کدہر ہے اور کہان ہے

محمد سے ازل کی آب اور تاب
محمد سے ابد جلوہ فشان ہے

محمد اول و آخر محمد
محمد ہی یہان ہے اور وہان ہے

محمد سے خدا بیشک ہے راضی
محمد ہی خدا کا رازدان ہے

محمد کا ضیا دل سے ہے شیدا
محمد کی محبت مین طپان ہے

کیا مدح کوئی کرسکے اے شاہ تمہاری
قرآن مین ثنا کرتا ہے اللہ تمہاری

محشر مین شفاعت کیلئے ای شہ کونین
دیکہین گے نبی اور ولی راہ تمہاری

کچہہ یوسف و یعقوب پہ موقوف نہین ہے
ہر اک نبی کو ہے شہا چاہ تمہاری

منسوخ کئے پہلے سب احکام خدا نے
منظور ہدایت ہوئی ناگاہ تمہاری

پُر نور وضیا کون ومکان ہوگئے دم مین
کیا جلوہ گہ فیض ہے درگاہ تمہاری

وہ ازل وہ خلوت پُرفضا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے
وہ بہار جلوۂ جانفزا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

وہ کلیم وطور کا ماجرا وہ ظہور نور طرب فزا
وہ جمال جلوۂ عیش زا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ عدم تھا اور نہ وجود تھا نہ مشاہدہ نہ شہود تھا
فقط ایک ذات تھی کچہہ نہ تھا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

یہ زمین نہ تھی یہ زمان نہ تھا یہ مکین نہ تھے یہ مکان نہ تھا
ہوا تیری واسطے جو ہوا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ فلک کا حسن وجمال تھا نہ ملک کا نازو جلال تھا
نہ قدر تھا اور نہ تھی قضا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ رکوع تھا نہ سجود تھا نہ قیام تھا نہ قعود تھا
نہ خلا تھا اور نہ تھا ملا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ مصافحہ نہ معانقہ نہ محاسبہ نہ مراقبہ
نہ وصول اور حصول تھا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ نیاز اور نہ ناز تھا کوئی رمز اور نہ راز تھا
فقط اپنی ذات سے تھا خدا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ سعید تھا نہ رشید تھا نہ قتیل تھا نہ شہید تھا
نہ کسی کا غمزۂ جانگزا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ جمال تھا نہ جلال تھا نہ فراق تھا نہ وصال تھا
کوئی خستہ دل تھا نہ مبتلا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

نہ حجاب تھا نہ نقاب تھا نہ عذاب تھا نہ ثواب تھا
نہ فروغ حسن رخ و صفا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

تیرا نور جلوہ نما ہوا تو فروغ و حسن و ضیا بنا
تو سبب ہوا شۂ دوسرا مجھے یاد ہے مجھے یاد ہے

فروغ مشعل بزم صفا کی آمد آمد ہے
ظہور نور پاک کبریا کی آمد آمد ہے

عزیز لجۂ فقر و فنا کی آمد آمد ہے
دُر یکتائے دریائے بقا کی آمد آمد ہے

گل دستار فرق اولیا کی آمد آمد ہے
وقار و افتخار اصفیا کی آمد آمد ہے

شہ کونین فخر انبیا کی آمد آمد ہے
ابو القاسم محمد مصطفےٰ کی آمد آمد ہے

چمن پیرائے گلزار ہدایت اور سیادت کی
بہار آرائے فصل اہتدا کی آمد آمد ہے

زمین کو ناز ہے عرش بریں پر اوج قسمت ہے
حبیب خاص محبوب خدا کی آمد آمد ہے

عالم غرق مسرت شش جہت میں جوش عشرت ہے
مہ لولاک و مہر لی مع کی آمد آمد ہے

برستی ہے خوشی دیوار و در سے اور منظر سے
جمال آرائے روئے اتقا کی آمد آمد ہے

مزے لیتا ہے دل لذت سے ہیں کام و زبان شیریں
کہ خرمائے تر نخل رضا کی آمد آمد ہے

بنینگے سینے گنجینے اب اسرار الٰہی کے
کہ آگاہ رموز کبریا کی آمد آمد ہے

دبستان ازل میں ابتدا تھی جسکی یکتائی
اب اس علام علم انتہا کی آمد آمد ہے

ظہور ذات نیرنگ صفت میں رنگ لائیگا

کہ ذات بحت کے نور وضیا کی آمد آمد ہے

ہے شان جمال رسالت پناہی — تجلی طور جلال الٰہی
ازل اور ابد نور کا اُس کے جلوہ — ہے لولاک وما کان اُسکی گواہی
فدا اُسکی عظمت پہ فرشی و عرشی — غلام اُسکے سب ماہ سے تا بماہی
وہ ہے فخر کونین روز ازل سے — اُسے دونون عالم کی ہے بادشاہی
اُسی کے ہین سب نور کے یہ تماشے — اندھیرا اُجالا سپیدی سیاہی
زبور اور توریت انجیل و قرآن — اُسی کے ہین احکام امر و نواہی

تصدق سے اُسکے ضیا ہوگی حاصل
ہر ایک رنگ سے سیر رحمت پناہی

عجب ہے شان تیری اے حبیب سبحانی — ہے لاکھ جان سے فدا جسپہ اعظم الشانی
تمہارا نور سراپا ہے نور ربّانی — تمہاری ذات سراسر ہے فیض یزدانی
تمہارا فیض ہے مفتاح گنج عرفانی — تمہاری بزم ہے مصباح بزم وجدانی
تمہارے نور سے شان ظہور امکانی — تمہاری ذات سے توقیر و فخر انسانی
ہے جلوہ ریز رانی فقد رارالحق — لقائے پاک ہے بیشک لقائے رحمانی
وہ شان اور وہ شوکت وہ عظمت اور وہ جاہ — نثار جسپہ بجان عزت سلیمانی
نہ وہ کلیم نے اور نہ خلیل نے پائی — ملی حضور کو جو شان قرب ربانی
طفیل آپ کے آدم کو صدر جنت مین — ملی سریر خلافت پہ جلوہ افشانی

نثار ہے کف پا پر تمہارے ماہ سپید
ضیائے خاک قدم نور مہر رخشانی

اے سیری خلوت ارمان کے اجالے پیارے
ماہ رو عطر فشان گیسوؤن والے پیارے

پھر مرے زخم جگر ہو گئے آلے پیارے
پڑ گئے ہجر مین پھر جینے کے لالے پیارے

کس سے ہم صبر کو پتھر کا کلیجہ لائین
کیون جدائی کے کیا ہم کو حوالے پیارے

عمر گذری سر تسلیم کو گھستے گھستے
در دولت پہ کہین اب تو بلا لے پیارے

وادی شوق مین غمخوار و رفیق و دمساز
دل کی فریاد ہے یا پاؤن کے چھالے پیارے

ہے سیہ کاری تقدیر سے دم بھر مہمان
لے چراغ سحری لاکھ سنبھالے پیارے

ہے عیان جلوۂ خورشید قیامت سر پر
سایۂ دامن رحمت مین چھپا لے پیارے

ہے شفاعت کی نوید اپنی کلید مقصود
کھل گئے طالع برگشتہ کے تالے پیارے

لاکھون موسیٰ کی طرح ہین ترے شیدا ضیا
ایک دم رخ سے نقاب اپنے ہٹا لے پیارے

آج جوبن کی زکوات اپنی لٹا لے پیارے
ایک چشمک ہوا و ہر گیسوون والے پیارے

انبیا لاکھون ہین پر بہر شفاعت طلبی
امتین سب کی ہوئین تیرے حوالے پیارے

اسلئے تجھکو نبوت ملی سب سے پیچھے
بخت خوابیدہ کو نین جگا لے پیارے

ترے انوار کے لوح اور قلم شاہد ہین
عالم علم مین تھے تیرے اجالے پیارے

اور تو کیا مین تیری نذر دون کس لائق ہون
نقد دل ہے فقط اک سینہ مین آلے پیارے

ہے تصور ترے ہر دم مژہ و ابرو کا
زخم سینہ ہین اسی وجہ سے آلے پیارے

خواب مین بھی نہین آتا جو نظر جلوۂ ناز
حسرت دید کوئی کیسے مٹا لے پیارے

آستان کا ہو جسے تیرے تصور ذرات
کیون نہ پڑ جائین اسے جان کے لالے پیارے

[illegible]

کشمکش میں ہیں جدائی کے اسیر اندوہ
اپنے دیوانوں کو وقت ہے بلا لے پیارے

اسی امید پہ ایک عمر سے ہم مرتے ہیں
مہرباں ہو کے مدینہ میں بلا لے پیارے

جان و دل گھل گئے حشر کی خرابی سنکر
غم میں اتنا کسی کو بھی نہ ڈالے پیارے

نقد ایمان کا نہیں اب کوئی کھٹکا باقی
لگ گئے دل پہ ترے فیض کے تالے پیارے

عام ہے حکم شفاعت کا تجھے اول سے
قصر جنت میں جسے چاہے بلا لے پیارے

ہیں ضیا سب ترے اشعار ادب کے جوہر
بے تکلف جسے جی چاہے سنا لے پیارے

ہیں آپ کے انوار میں انوار الٰہی
ہر شان سے ہیں جلوۂ اسرار الٰہی

خورشید کو تیرے رخ روشن کی بدولت
ہر صبح ملی خلعت زرکار الٰہی

لقب ہے ترا مہبط انوار خداوند
روضہ ہے ترا مظہر آثار الٰہی

آئے ترے دربار میں جو ناصیہ سا ہو
دیکھے کوئی گر شوکت دربار الٰہی

ہر بات میں اعجاز ہر اعجاز میں ندرت
ہر شان میں ہے جلوۂ سرکار الٰہی

رحمت ہے تری چارہ گر زحمت عالم
بیمار محبت ترا بیمار الٰہی

منکر کے مقدر میں ہے ناکامی دارین
انکار تری ذات کا انکار الٰہی

لذت ترے احکام میں فرمان خدا کی
شیریں تری گفتار ہے گفتار الٰہی

گردن پہ رکھا جس نے ترا غاشیۂ حکم
لاریب وہ غاشیہ بردار الٰہی

رخسار منور میں ترے مشرق وحدت
گیسو میں تری نافۂ تاتار الٰہی

صد شکر ضیا نعت نگاری کی بدولت

اے جلوۂ قدرت الٰہی — لب سے ہو ثنا تیری کماہی
شایان تری شان کو شفاعت — زیبا ہے تجھے ناز دین پناہی
الطاف تیرا شمیم رحمت — رحمت تری فیض صبح گاہی
نازان تری ذات پر ازل سے — ہے کشور کن کی بادشاہی
گنجینۂ رحمت خداوند — سب تیرے اوامر و نواہی
سمجھوں کہ عجب ہے اپنی تقدیر — یثرب کی ملے جو خاک راہی
بلوا لے آستان پہ شاہا — ہے ہند بلائے صد تباہی
ہے ناصیہ سائی در پاک — گلگونۂ شان و عز و جاہی

صد شکر ضیا بدولت نعت
شہرت ہے زمانہ تا بماہی

کیا شب میلاد کی سارے جہان میں دھوم تھی — ہر طرف شور اور زمین و آسمان میں دھوم تھی
عرشیوں میں یہ شور تھا حمد خدائے پاک کا — نغمۂ صل علیٰ کی لامکان میں دھوم تھی
زمزمہ سنج مسرت خلد میں حوران خلد — نعرۂ حمداً کثیراً کی بیان میں دھوم تھی
شش جہت میں تھا عجب آوازۂ عشرت بلند — فرحت جاوید کی کون و مکان میں دھوم تھی
برگ برگ سدرہ و طوبیٰ پہ تھا جوبن نیا — قصر قصر خلد کی توقیر و شان میں دھوم تھی
گلشن فردوس میں تھا جلوۂ کیف بہار — زیب اور زینت کی ہر قصر جنان میں دھوم تھی
جلوۂ انوار سے نور عیان میں رنگ تھا — پردۂ اسرار کی رمز نہان میں دھوم تھی
جوش عشرت سے ملایک کو عجب کچھ کیف تھا — شور فرحت کی بہار کن فکان میں دھوم تھی

تھی ضیا کی روح بھی نغمہ سرائے شکر حق

اور اجابت کی کلام مدح خوان میں ہو گئی

تیری امت میں ہیں خوش تقدیر ہم جیسوں کی ہے
خیر امت ہے لقب توقیر ہم جیسوں کی ہے

تیرے صدقہ سے رہیں گے ہر طرح خوش روز حشر
لوح پیشانی بھی خوش تحریر ہم جیسوں کی ہے

تیری ہی رحمت سے بیڑا پار ہوگا شاہ دین
ورنہ کیا عقل اور کیا تدبیر ہم جیسوں کی ہے

تیری خاک آستان آجائے گر قسمت سے ہاتھ
نام حق وہ صفت میں اکسیر ہم جیسوں کی ہے

تو کرم فرما اگر ہووے تو سب کچھ ہو نصیب
ورنہ کیا نالہ ہے کیا تاثیر ہم جیسوں کی ہے

لب پہ نام کبریا اور دل میں وہم ما و من
یہ اذان ہے اور یہ تکبیر ہم جیسوں کی ہے

قصر آب و گل پہ رحم اے دیدۂ طوفان فروش
بے ثبات اول ہی سے تعمیر ہم جیسوں کی ہے

حوصلہ کیا ہے جو ہم تیری ثنا کا دم بھریں
کیا بیان ہے اور کیا تقریر ہم جیسوں کی ہے

مالک لوح و قلم مدح ہے اُس کا ضیا
کون ہیں ہم اور کیا تحریر ہم جیسوں کی ہے

لے لئے سرکار کے ہم نے قدم اچھے رہے
بس ازل سے تا ابد ہر طرح ہم اچھے رہے

دولت دیدار حضرت کے رہے ہم شیفتہ
بے غم دینار و سودائے درم اچھے رہے

تھا مقدر میں لکھا جن کے ترا ہونا غلام
بارک اللہ بارک اللہ یک قلم اچھے رہے

جیتے جی اچھے رہے دیوانۂ عشق نبی
بعد مردن بھی خدا کی ہے قسم اچھے رہے

ابر رحمت بنگیا ہر قطرہ اشک فراق
عاشق شوریدہ سر با چشم نم اچھے رہے

اپنے ارمان ہر طرح شوق طواف روضہ میں
با ہمہ اعزاز و با جاہ و حشم اچھے رہے

مدح پرداز رسول اللہ ہیں ہم اے ضیا
جیسے ہم قسمت سے ہیں ایسے بھی کم اچھے رہے

سد شکر ازل سے مرا اقبال جوان ہے
نام شہ تو مین مرے ورد زبان ہے

اے شافع کونین تیری مثل کہان ہے
فخر ازلی و ابدی تیری ہی شان ہے

تو نکتہ رس کنہ حقیقت ہے ازل سے
تو محرم اسرار خداوند جہان ہے

سرسبز کرم سے ترے ہے باغ زمانہ
شاداب ترے لطف سے گلزار جہان ہے

تو فخر رسل ہادی کل ہے شہ کونین
مدحت مین تری ذات خدا زمزمہ خوان ہے

تو طرۂ تاج سر توقیر ازل ہے
اکرام ابر تیرے سبب جلوہ کنان ہے

تو وہ ہے کہ تجھسا کوئی عالم مین نہین ہے
تو وہ ہے کہ سب تجھسے نہان اور عیان ہے

تو وہ ہے کہ خلاق دو عالم ترا مداح
تو وہ ہے کہ قرآن تری مدحت کا بیان ہے

تو وہ ہے کہ کعبہ تری عظمت پہ ہے شیدا
تو وہ ہے کہ جنت تری دیوانہ بجان ہے

تو وہ ہے کہ محشر مین شفاعت تری مقبول
تو وہ ہے کہ امت تری اعزاز جہان ہے

للہ ضیا پر ہو نظر لطف و کرم کی
در پہ یہ تصور مین ترے سجدہ کنان ہے

اے فخر اب و جد ترے قربان ترے صدقے
اے ذات محمد ترے قربان ترے صدقے

اے گوہر دریائے کمالات الٰہی
اے بے حد و بے عد ترے قربان ترے صدقے

اے نور ازل فیض ابد وجہ کونین
اے رحمت سرمد ترے قربان ترے صدقے

اے جلوۂ انوار خداوند دو عالم
اے نیر تجرد ترے قربان ترے صدقے

ہر دم ہے ضیا تشنہ لب جلوۂ دیدار
اے فیض مخلد ترے قربان ترے صدقے

اے جلوۂ رحمت ترے قربان ترے صدقے
اے مظہر قدرت ترے قربان ترے صدقے

اے نورِ ازل شانِ ابد باعثِ عالم / اے غمزۂ حکمت ترے قربان ترے صدقے

اے گوہرِ دریائے کمالاتِ الٰہی / اے نکتۂ قدرت ترے قربان ترے صدقے

اے غنچۂ گلزارِ کرم جوششِ رحمت / اے صاحبِ ہمت ترے قربان ترے صدقے

اے محرمِ اسرارِ ازل واقفِ ہر راز / ای خازنِ دولت ترے قربان ترے صدقے

اے طرۂ دستارِ کمالات شفاعت / ای عزتِ شوکت ترے قربان ترے صدقے

للہ ضیا پر ہو نظر لطف و کرم کی
ہر لحظہ ہے وحشت ترے قربان ترے صدقے

دلِ طپیدہ کو ہر دم ہے آرزو تیری / ہزار جان سے جان کو ہے جستجو تیری

مزہ صفت کا ہی اسمین تو اسمین ذات کا کیف / عجیب رنگ ہے تیرا عجیب بو تیری

ازل سے تا ابد تیرا شہرۂ عظمت / زمین سے تا بہ فلک شہرتِ علو تیری

نظامِ کاین و من کان تیری رائے درست / بہارِ کون و مکان خلق اور خو تیری

ہے شش جہت مین ندائے وقار تیری مدام / صدائے معجزہ دن رات چار سو تیری

تری حکایتِ عظمت سے ہے آیتِ تطہیر / ثنا بیان کرے کون بے وضو تیری

بجز خدا کے نہین کوئی تم سے عالی جاہ / مدام وصف و ثنا ہے یہ بے غلو تیری

ضیا ہے جلوۂ انوارِ حق تیرے انوار
کلامِ پاک خداوند گفتگو تیری

وقار و اعتبار و افتخار دو جہان ٹھہرے / ازل سے سرورِ عالم بہارِ کن فکان ٹھہرے

سراغِ منزلِ خاصِ وصال و جانِ جان ٹھہرے / ظہورِ ذاتِ والا و نشانِ بے نشان ٹھہرے

شبِ اسریٰ عجب نیرنگیِ اسرارِ قدرت تھی / کہان تھے اور کہان آئے کہان پہنچے کہان ٹھہرے

کیا پُر نور اپنے نور سے اطراف عالم کو
برنگ جلوۂ خورشید جب جلوہ فشان ٹھرے

کرم سے جود سے الطاف سے انعام و رحمت سے
بہار آرائے گلزار عطائے و امتنان ٹھرے

محمد مصطفٰے صل علی صل علے دایم
وفور جلوۂ انعام خلاق جہان ٹھرے

ضیا انوار نور افشان خورشید کرامت سے
بہار سطح خاک و اعتبار آسمان ٹھرے

تم آئے تھی عجب تقدیر والائی عالم کی
ہزارون درجہ عزت بڑھ گئی اولاد آدم کی

تمہارے نور کی جب برق فرق چرخ پر چمکی
مہ و خورشید نے گردن ادب سے عجز سے خم کی

زمین و آسمان اور عرش و کرسی لوح اور خامہ
یہ سب صدقہ ہے تیرا سب یہ رونق ہے ترے دم کی

فدا جبریل و میکائیل قربان سدرہ و طوبےٰ
عجب وقعت عجب شوکت ہی پاک و ذات اکرم کی

نہ توریت اور نہ انجیل اور نہ موسیٰ اور نہ عیسیٰ ہین
ہے شہرت جلوہ آرا اب ترے دین مکرم کی

تری رحمت کے صدقے سے ملینگی کیف جنت کے
نہین ہیبت رہی باقی ہمین سوز جہنم کی

ضیا دیوانہ سرکار ہون مین روز اول سے
ادا دل مین ازل سے ہے مرے گیسوئے پرخم کی

جلوۂ انوار حضرت کاین و من کان مین ہے
شان رحمت کی تجلی پیکر انسان مین ہے

مہر و مہ مین وہ کہان تابانی و نور و فروغ
غمزۂ نور کرامت جو رخ تابان مین ہے

کوئی کیا ہو وصف آرائے شہ کون و مکان
جب کہ لیل اور طٰہٰ مدحت شایان مین ہے

دوسرا مثل اُسکا نہ ہوگا نہ ہوا ہر شان سے
شان یکتائی کی مدحت جابجا قرآن مین ہے

قلزم زخار مین اور ابر گوہر بار مین
وہ کرم جوشی کہان جو لجۂ احسان مین ہے

اسے شہ کونین مکان [illegible] بادشاہ دو جہان
[illegible] دربار در [illegible] فاران مین ہے

ہو ضیا کے حال پر لطف و ترحم کی نظر
صورتِ سیماب مضطرب یہ ہندستان مین ہے

دلِ خون گشتہ صرفِ سوزِ عشقِ مصطفےٰ ہووے
تو بیشک شمعِ بزمِ فضلِ خاصِ کبریا ہووے

تمنا آستان بوسی کی ہر دم حشر سامان ہے
اجابت دیکھئے کب غازۂ روئے دعا ہووے

ہر ایک ارمان دل ہو سجدہ فرسا آستانہ پر
کرم فرما اگر الطافِ رحمت آشنا ہووے

طپش شامِ جدائی کی خلش صبحِ تمنا کی
کسیکی دشمن راحت نہ ای بخت رسا ہووے

تجلّی زار بن جائے دل اپنا طور کی صورت
جو ایک چشمک کرم کی ہنگ رخسار دعا ہووے

کوئی ایسا بھی دن ہو یا الٰہی شہر طیبہ مین
طرب سے زمزمہ سنج ثنا خوانی ضیا ہووے

تم سوا شان و وقار دو جہانی کون ہے
کون ہے شاہنشہِ کون و مکانی کون ہے

نور اللہ الصمد ہے کس کے عارض سے عیان
صورتِ ذاتِ احد بے مثل و ثانی کون ہے

کسکا رخ ہے غازۂ رخسار لطفِ ذوالمنن
صبحِ آسا مایۂ رحمت رسانی کون ہے

کسکے ہے پابوس سے محوِ طرب عرشِ برین
اوج بخشِ شوکتِ والا مکانی کون ہے

کسکی برقِ نازِ خوبی ہے کلیدِ کنتُ کنز
خازنِ گنجینۂ النسی و جانی کون ہے

کسکے جلوے سے منور ہے فضائے کائنات
آفتابِ خاورِ اوجِ معانی کون ہے

کسکی شانِ مرحمت ہے رحمۃٌ للعالمین
لجۂ ذخار فیض جاودانی کون ہے

کسکی ذاتِ طیب و طاہر ہے فیض لم یزل
ابرِ وش سرمایۂ رحمت فشانی کون ہے

کسکے نورِ رخ سے ہے پُر نور بزم کن فکان
منبع لوگ انوار طور لامکانی کون ہے

کسنے بتلائے صفات و ذات کے اسرار نہاں
برق اعجاز و کرامت کی چمک کس سے ہوئی
نکتہ دان و کاشف رمز نہانی کون ہے
جلوہ ریز لمعہ کیف عیانی کون ہے

کس کے نور رخ مین عالم ہے ضیا فیض کا
صیقل آئینہ جسمی و جانی کون ہے

محمد کی الفت جمائی ہے ہمنے
خدائی کی نعمت یہ پائی ہے ہمنے
کسی طرح سے آستانہ پہ پہنچین
بہت ہی مصیبت اٹھائی ہے ہمنے
جدائی نے کیا کیا دکھائے تماشے
حکایت کب اپنی سنائی ہے ہمنے
ہوئے غرق بحر فنا فی الرسول
خودی کیسے آسان مٹائی ہے ہمنے

سبنے عاشق ذات پاک محمد
ضیا اپنی بگڑی بنائی ہے ہمنے

نہ کچھ طلب نہ تمنا نہ جستجو باقی
طواف روضہ کی بیشک ہے آرزو باقی
غریق بحر محبت کو کوثر و تسنیم
حباب وار نہین ہے غم وضو باقی
صفائی دل سے مرے آئینہ شرمائے
ہزار شکر نہین فرق شست و شو باقی
ہے نالہ سحر غم مین ناز شوخی برق
شرارہ ریزی محشر ہے چارسو باقی
نگاہ لطف سے مست ابد ہون اور مدہوش
نہ ذوق جام نہ ہے حسرت سبو باقی
بہار عشق نے دکھلایا رنگ نیرنگی
نہ گل نہ غنچہ نہ گلشن کا رنگ و بو باقی
ہے طور سینہ تجلی گہہ فنا فی العشق
نہ کیونکہ گرمی شہرت ہو کو بکو باقی

ضیا تصدق وحدت سے غم کونین
نہ آن نہ این کا نشان اور نہ من نہ او باقی

ہین وہی حضرت مولا کی محبت والے
جو ہے لبریز عشق محمد کے بنے متوالے

آپ کی ذات سے ہے جز نہین تماشا کل کا
اس معما کو سمجھتے ہین حقیقت والے

ہوا پیراہن رحمت سے ہم آغوش اویس
دولت اسطرح سے لے لیتے ہین قسمت والے

ہے یہ بھی بڑھ کے قیامت ہین نہوگا کوئی
سب کہینگے یہ محمد کی ہین امت والے

حشر مین آپکے انوار پہ غش ہووینگے
رب ارنی و تجلی کی حکایت والے

کون ہے تیرے سوا آج شفاعت والا
ہر طرف روکے پکارینگے قیامت والے

آپ کی ذات سے ہے فضل الٰہی کا ظہور
آپ قرآن سے ثابت ہوئے رحمت والے

آپ کی ذات رؤف اور رحیم اور کریم
آپ ہر شان سے ہین عزت و عظمت والے

قصر کسرے کے گرے خاک پہ برج ذیشان
اللہ اللہ ہین کیا آپ مہابت والے

ذوق اور شوق مین ہین حافظ اللہ جمیل
آپ کے مصحف عارض کی تلاوت والے

کیا ہوا نوح نے طوفان سے اگر پائی نجات
پار ہوتے ہین اسی طرح حمایت والے

کر دیا آتش نمرود کو گلزار خلیل
ہوتے آزاد ہین اسطرح مصیبت والے

بادشاہی ملی یوسف کو طفیل سرکار
پاتے اعزاز ہین صدقے سے عقیدت والے

ارنی گوئے عصا اور ید بیضا پایا
لیتے انعام توسل سے ہین ہمت والے

دم جان بخش مسیحا کی نہ کیون ہو وقعت
مردہ گو ہوتے ہین کونین ہین شہرت والے

صدق صدیق کا ہوویگا ابد تک چرچا
بنتے اول ہین ہر اکطرح مروت والے

ابن خطاب کو عادل کا ملا تم سے خطاب
نام و انعام کے شایان ہوئے جرأت والے

ابن عفان بنے جامع قرآن بیشک
فیض کامل سے مشرف ہین قناعت والے

شہر علم آپ کے الطاف سے ہے ذات علی
شہر مولا ہین سخی اور شجاعت والے

آپ کے سایہ سے ہے جاہ و وقار حسنین ۔۔۔ تا ابد رہتے ہین مشہور شہادت والے

محی الدین آپ کے صدقے سے ہین غوث اعظم ۔۔۔ قدمی کہتے ہین اعزاز ولایت والے

غوث علی شاہ ہوئے شیخ زمانہ مشہور ۔۔۔ فیضیاب آپکے ہین نغمۂ وحدت والے

نعت لکھنے مین ضیا کا ہے نرالا انداز
گو کہ لاکھون ہین زمانہ مین طبیعت والے

شامِ امید و تمنا کی سحر ہونیکو ہے ۔۔۔ آفتاب چرخ عشرت جلوہ گر ہونیکو ہے

بعد انتساب دعا ہی اجابت لائی گی ۔۔۔ نالۂ وردِ جدائی پر اثر ہونیکو ہے

باغبانِ گلشن رحمت کی آمد کی ہے دہوم ۔۔۔ غیرتِ صحنِ گلستان اپنا گھر ہونیکو ہے

طاق و منظر مین ہے خاور کا تماشا جلوہ ریز ۔۔۔ طور انوارِ تجلی بام و در ہونیکو ہے

عطر بار و مشک افشان جیب و دامان نسیم ۔۔۔ باد صرصر نفحۂ گلہائے تر ہونیکو ہے

شش جہت مین جلوۂ صحنِ گلستان ارم ۔۔۔ جون رگ گل تازہ تر تار نظر ہونیکو ہے

ہے زمین سے آسمان تک غلغلہ میلاد کا ۔۔۔ مصدر اوج لامکانی جلوہ گر ہونیکو ہے

جسکے مقدم کے تھے عیسیٰ زمزمہ خوان نوید ۔۔۔ اسکی ذات فیض مظہر فیض اثر ہونیکو ہے

ہے فلک پر نور و انوار طرب آ ہی چلک ۔۔۔ خاک کو ناز تفاخر عرش پر ہونیکو ہے

آرزوئے انبیا و مدعائے اولیا ۔۔۔ رنگ رخسارِ گل فتح و ظفر ہونیکو ہے

کامیاب لذت کونین ہوگا تو ضیا
نخل امید و تمنا پر ثمر ہونیکو ہے

جلوہ آرائی پہ پھر فصل بہار آنیکو ہے ۔۔۔ جوش جنون پر پھر جمال لالہ زار آنیکو ہے

خار و [illegible] رگ گل [illegible] ۔۔۔ غنچہ و گل مین فروغ روئے یار آنیکو ہے

شاخ شاخ ہر شجر ہے شاہد شیرین جمال — دید کو باغ ارم فرہاد وار آنیکو ہے

قامت سرو سہی کے سنکے یکتائی کا رنگ — خلد سے طوبی بامید نثار آنیکو ہے

کاکل سنبل سے عطر افشان مشام کن فکان — نفحۂ نسرین سے آثار تتار آنیکو ہے

ہے شگفتہ غنچۂ سر بستۂ جان حزین — باغ جنت سے نسیم مشکبار آنیکو ہے

بام خاور طاق و منظر اور در و دیوار مین — مطلع انوار کی شکل آشکار آنیکو ہے

ہے دل و جان جہان مین عیش و عشرت کی امنگ — شان والائے طرب بر روئے کار آنیکو ہے

سجدہ فرسائی ادب سے آسمان با صد نیاز — خاک کا گردون پہ فرق افتخار آنیکو ہے

جوش رحمت کا تماشا ہے ہر ایک سو جلوہ ریز — آرزومندون کے شان اعتبار آنیکو ہے

ماہ اوج آفرینش مہر برج اعتلا — بادشاہ کشور عزّ و وقار آنیکو ہے

سیّد والا نسب عالی حسب امّی لقب — شافع عالم حبیب کردگار آنیکو ہے

جلوۂ میلاد سرور سے ہے عالم پُر ضیا
ذرہ مین خورشید کا نور آشکار آنیکو ہے

رنگ رخسار ارادت ہے محبت تیری — جوہر حسن عقیدت ہے اطاعت تیری

کسکا کونین مین ہے ہمسے زیادہ اقبال — دین و دنیا مین ہے جب ہمپہ عنایت تیری

جب کسیکا کوئی محشر مین نہ ہوگا غمخوار — رنگ لائیگی مروّت کا شفاعت تیری

میری آنکھون مین تجلّی کا ہے جلوہ ذرات — ہے مرے آئینۂ قلب مین صورت تیری

عام ہونگے ترے دیدار کے جلوے صد شکر — منتظر روز ازل سے ہے قیامت تیری

ہے کوئی فکر یہانکی نہ وہان کا کوئی غم — دونون عالم مین میسّر ہے حمایت تیری

نظر لطف و عنایت ہے کفایت تیری

آمد آرام جان کا وقت ہے
جلوۂ روح و روان کا وقت ہے

مجلس میلاد ہے عالم فروز
کیف جانِ ناتوان کا وقت ہے

ہر طرف بشریٰ لکم کی دہوم ہے
رونق باغِ جہان کا وقت ہے

اب ارم بنجائیگا اپنا مکان
جلوۂ شاہِ شہان کا وقت ہے

اپنی کشتی ہے تلاطم مین اسیر
ایک ادائے بادبان کا وقت ہے

فرحتِ دیدار کی پائی نوید
کشف اسرار نہان کا وقت ہے

اے ضیا اُٹھ از پئے عرض سلام
کب یہ فریاد و فغان کا وقت ہے

نخل رحمت کیا سرسبز و گل افشان تونے
چمن کُن کو کیا روضۂ رضوان تونے

تیرے انوار سے خورشید بنا ذرۂ خاک
جلوۂ نور کیا پیکر انسان تونے

اے شہِ کون و مکان شافعِ روزِ محشر
دشت عالم کو کیا رشک گلستان تونے

ہے ازل سے ترے سایہ مین خدا کی مخلوق
تا ابد عام کیا جلوۂ دامان تونے

ہے ترا عشق حقیقت مین خدا کی الفت
میرے سینہ کو کیا مخزنِ عرفان تونے

منزلِ قرب الٰہی کا ہے تو وہ سالک
رہروِ شوق کے غم کو کیا آسان تونے

تیرے صدقے سے ہین راز کہلے وحدت کے
دم کے دم مین کیا رحمت سے خدا دان تونے

تو نہوتا تو یہ کونین نہ ہوتے لاریب
جلوہ افروز کیا عالمِ امکان تونے

تونے دی رنگِ پریدہ کو عیان وحشت عام
اور دی سوزِ جگر کو تب پنہان تونے

تیرے مداحی کے صدقے سے ملی شہرت تمام
اور ضیا کو کیا عالم مین غزلخوان تو نے

ازل سے کشورِ کن وقفِ فرمانِ محمدؐ ہے
عجب جبروت وعظمت ہے عجب شانِ محمدؐ ہے

فدائی اسکا طوبیٰ اور سدرہ اسکا شیدائی
بہارِ جلوہ ہو نخلِ بستانِ محمدؐ ہے

ملک ہین سجدہ فرسا اور فلک ہے خاکبوس اسکا
چمن پیرائے کاف ونون قربانِ محمدؐ ہے

عروجِ عرشِ اعظم آستان کا اسکے شیدائی
وقارِ لامکانی محوِ ایوانِ محمدؐ ہے

گلستانِ کن اسکے ابرِ رحمت کا تماشا ہے
چمن زارِ فکان آثارِ بنیانِ محمدؐ ہے

ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن
وقار وعز وشان وساز وسامانِ محمدؐ ہے

گلِ دستارِ فرقِ اولیاؤ انبیا ہونا
ازل سے عزِ خاص شانِ ذیشانِ محمدؐ ہے

چمن زارِ طرب سمجھینگے ہم میدانِ محشر کو
کہ تاجِ فرحتِ دل ظلِ دامانِ محمدؐ ہے

زمین وآسمان ہین زمزمہ سنجِ ثنا اسکے
فروغِ ماسوی اللہ زیرِ احسانِ محمدؐ ہے

قیامت اسکا نالہ اور فغانِ صورِ قیامت ہے
دلِ مضطر مین جسکے شوقِ ارمانِ محمدؐ ہے

ضیا ہے محوِ کیفِ نغمۂ توحید ویکتائی
بہارِ جلوۂ سروِ خرامانِ محمدؐ ہے

ربیع الاول آیا ہے بہارِ فضلِ ربانی
وفورِ ابرِ رحمت کی ہے عالم مین دُرافشانی

نہ کوئی تیرا ہمسر اور نہ عالم مین تیرا ثانی
ازل سے تا ابد تو ہے سراپا فضلِ یزدانی

بجز ذاتِ خداوند دو عالم کس نے پہچانی
تری عالم پناہی اور تیری اعظم الشانی

تیرا صدقہ ہے باغِ خلد وگلزارِ ارم شاہا
تیرے الطاف سے فضلِ خداوندی ہے ارزانی

[illegible]

تمہارے ہی سبب سے کن کے جلوے عالم آرا ہین
تمہاری ہی ذات اطہر کنت کنزا کی بنی بانی

شرف آدم نے پایا آپ کی ذات مطہر سے
مثالی نوح کی ستنے ہی فکر موج طوفانی

توجہ سے تمہاری آتش نمرود کے شعلے
بنے باد بہار و رشک گلہائے گلستانی

تمہاری جلوہ آرائی سے یوسف کے ہوے شہرے
تمہارے ہی کرم سے تھا عروج ماہ کنعانی

تمہارے ہی جمال پاک کے تھے طور پر جلوے
ہوئی سب عقدہائے لن ترانی کی جو آسانی

لب جان بخش کا تیرے مسیحا نے مزہ پایا
مریضان جہان کو تھی بہانہ سے شفا پانی

کہان تک درد دوری سے رہون رہن الم دایم
رہے کبتک برنگ آئینہ انداز حیرانی

بلا لو اب مدینہ مین شہا اپنے ضیا کو بھی
کہ لائی رنگ فرحت اسکا انداز ثنا خوانی

شب معراج کو افلاک پہ جاتے جاتے
لطف و اکرام سے جلوہ تھے دکھاتے جاتے

کیون سویدا کو نہوتا ید بیضا پہ فروغ
خلوت دل مین مری تم اگر آتے جاتے

بخت بیدار سے تھی سیر بہار اسرے
طالع خفتۂ عالم تھے جگاتے جاتے

دیدۂ دل کی یہ تقدیر کہان تھی شب کیف
آنکھ مین سرمۂ مازاغ لگاتے جاتے

آپ کا لطف اگر ساقی رحمت ہووے
مست توحید بنون طیبہ کو جاتے جاتے

کاش مین سجدہ فروش در اقدس ہوتا
اور ارمان مری ہمت کو بڑہاتے جاتے

ہوتے آنکھون پہ ضیا کاش قدوم رحمت
اور ہم زمزمۂ نعت سناتے جاتے

تمنائے دل شوریدہ سراب تک نہین نکلی
عجب تقدیر اپنی اے شہ دنیا و دین نکلی

ملائک لوح محفوظ اسکو سمجھین گے قیامت مین
مشرف تیری خاک در سے گر اپنی جبین نکلی

تجلی گاہ انوار رخ سرکار عالی تھا
عجب حسرت شب اسری تری عرش برین نکلی

نہ دیکھا جب تلک تیرے جمال عالم آرا کو
نہ حسرت کا بین ومن کان کی ختم المرسلین نکلی

شب معراج کو تیرے قدوم لطف کے صدقے
ارم اور خلد کی کیا کیا نہ شان زیب و زین نکلی

کیا مصداق کرمنا ترے صدقے سے آدم کو
تیری ذات مقدس ہی وقار ماء و طین نکلی

تصور مین ترے کیا کیا نہ انوار کرم دیکھے
مراد خاطر دیوانۂ خلوت نشین نکلی

شہا جلدی بلا لیجے مدینہ مین تڑپتا ہون
مری قابو سے دل اور ضبط سے جان حزین نکلی

ضیا صل علی نام خدا کیا فہم عالی ہے
غزل یہ نعت کی واللہ ایک در ثمین نکلی

فروغ بزم دین ہے اے شہ ہر دو سرا تمسے
در و دیوار ایوان ہدایت جلوہ زا تمسے

ازل سے تا ابد سر سبز باغ اولیا تمسے
بہار اصفیا تمسے وقار انبیا تمسے

تصدق آپ کی شان شفاعت پر قیامت کو
کرینگے اولیا اور انبیا سب التجا تمسے

ازل کے اور ابد کے راز عالم پر ہوئے ظاہر
حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ تمسے

تعالی اللہ تمہاری شان والائی کے کیا کہنے
خدا سے تم ہو راضی اور راضی ہے خدا تمسے

مدینہ مین بلا لیجے اسیر دام الفت کو
یہی ہے آرزو میری شہا صبح و مسا تمسے

نہ مجھکو خلد کی خواہش نہ مین فردوس کا شیدا
غرض تمسے ہے مطلب تمسے اور ہے مدعا تمسے

مرا حامی مرا یاور مرا مولے مرا والی
نہین ہے شان رحمت کی قسم کوئی سوا تمسے

بنا لیجے غبار خاک راہ آستان اسکو
بصد عجز و ادب خواہان رحمت ہے ضیا تمسے

ہے خوش قسمت وہ سر جسمین کہ سودائے محمد ہے
بلند اقبال وہ دل جو کہ شیدائے محمد ہے

عجب شان اور عجب شوکت عجب تمکنت عجب رفعت
عجب رتبہ عجب عزت عجب جاہی محمدؐ ہے

بہارِ گلشنِ دولت ہے الطافِ کرم سامان
فروغِ شمعِ رحمت خَلق والائی محمدؐ ہے

ازل سے ہے جہان میں دھوم اُسکی جلوہ ریزی کی
عجب طورِ تماشا دُر یکتائی محمدؐ ہے

زمین کیا آسمان کیا عرش کیا کیا سدرہ و طوبےٰ
ہر ایک ستو لستوا و بے ناصیہ سائی محمدؐ ہے

بشر کیا اور ملک کیا زمزمہ پیرائے مدحت ہون
خداوند دو عالم بزم آرائی محمدؐ ہے

دلِ خون گشتہ نازِ محبت روزِ اول سے
نثارِ جلوہ مہرو تولائی محمدؐ ہے

بہارِ شان توحید و نگار نور یکتائی
الف صورت ازل سے قد و بالائی محمدؐ ہے

ضیا۔ اللہ اکبر کیا عیان شانِ کرامت ہے
فروغ لفظِ روشن جلوہ پیرائی محمدؐ ہے

سوئے خلوتِ دل کوئی آرہا ہے
کہ نالہ لبون تک مرا جارہا ہے

ہے غل کسکی آمد کا بزمِ جہان مین
عجب کیف ارمان مرا پارہا ہے

دل و جان کئے نذر اُنکی ادا پر
بجز درد و اندوہ اب کیا رہا ہے

ہر ایک داغ سینہ کا گلشن بنا ہے
گرہ مین بجز سوزِ غم کیا رہا ہے

مدینہ کی الفت مین شیدا بنا ہون
مرا شوق طوفان نیا لا رہا ہے

ہے سرسبز کشت امید دو عالم
کہ ابرِ کرم ہر طرف چھا رہا ہے

ہے کونین مین میری حالت کی شہرت
ازل سے مجھے یہ ہی سودا رہا ہے

ملی سجدہ ریزی جسے تیرے در کی
وہ اچھون مین ہر طرح اچھا رہا ہے

ہوا جب سے تو جلوہ آرائے عالم
در فضلِ حق خلق پر وا رہا ہے

ترا عام انعام اہلِ جہان پر
شب و روز شاہا مہیا رہا ہے

مری طرح جوش محبت مین دایم
بھلا اسے ضیا کسکا شہرہ رہا ہے

ہے جلوہ نما صبح جو رخسار کے ضو کی
ہو نقش گریبان پہ مرے لفظ محمد
جو بادۂ مازاغ کے ہین مست ازل سے
ہے صورت افضال خداوند دو عالم

ہے غالیہ ساشام ترے زلف کی بو کی
اے دیدۂ خونبار ہر ایک بوند لہو کی
پروا انہین کوثر کی ہو کیا جام و سبو کی
شہرت ترے الطاف کی اخلاق کی خو کی

خامہ ہو ضیا نعت محمد کا گہرپاش
ایک دم جو اجازت ملے کوثر کے وضو کی

اے قبلۂ مقبلان اغثنی
اے ہادیٔ گمرہان اغثنی
اے سرور مرسلان اغثنی
اے طرۂ فرق آفرینش
اے بادشمال لطف دایم
اے رمز شناس قدرت حق

اے کعبۂ عاشقان اغثنی
اے شافع عاصیان اغثنی
شاہنشہ دو جہان اغثنی
اے باعث کن فکان اغثنی
اے نغمۂ عیش جان اغثنی
اے ماہ این و آن اغثنی

دن رات ضیا ہے بندۂ غم
دل مین غم ہے نہان اغثنی

تو سرور کونین شہ کون و مکان ہے
دارین مین لاریب تری مثل کہان ہے
تو گوہر یکدانہ ہے دریاے کرم کا

ہر بات ہے اعجاز
یہ طرز یہ انداز
کیا آب و صفا ہے

ہر شان نرالی
عالم مین ہے عالی
کیا نور و ضیا ہے

خورشید تیرے سامنے بے نام و نشان ہے
یہ جاہ نہ اعزاز
نہ اوج و معالی

رحمت تری سرمایۂ افضال خدا ہے
کیا خلق و وفا ہے
کیا جود و عطا ہے

بندہ ترے انعام و کرامت کا جہان ہے
آثار امان ہے
با خیر سگالی

نازل ہوا تیرے لئے قرآن مکرم
یا شان مفخّم
با طرز معظّم

پھر پہلے صحیفون کا نہ نام اور نشان ہے
نہ شوکت و شان ہے
سب ہے ذکر خیالی

شاہنشۂ کونین عجب ہے تری عزت
اور شوکت و عظمت
اور قربت و رحمت

کیا مدح کرے کوئی تیری شان عیان ہے
کیا تاب زبان ہے
کیا شستہ مقالی

طٰہٰ تری توصیف ہے یٰسٓ تری مدحت
تو آیت رحمت
تو جلوۂ قدرت

قرآن ترے اوصاف حمیدہ کا بیان ہے
مضمون سبھی عیان ہے
تفسیر جمالی

آئینہ ہے تو جلوۂ انوار و ضیا کا
اور خلق و ولا کا
اور حلم و حیا کا

کب وصف تیرا قابلِ تشریح و بیان ہے
یان گنگ زبان ہے
اور فہم سے خالی

دل مین مرے کس نور کی یہ جلوہ گری ہے
جو لختِ جگر ہے وہ عقیق جگری ہے

بے وجہ مژہ پر نہین لختِ دلِ پُر خون
کیا اشک کے قطرون کو غم نامہ بری ہے

لائی چمن طیبہ سے بوئے طرب افزا
چارہ گر دل اپنی نسیم سحری ہے

دشمن قفس ہند ہے اور درد اسیری
اور طرہ بران صدمۂ بے بال و پری ہے

ہے دل کا نیا حال نئی چال نیا طرز
کیا کیف ہے کیون ہم قدم کبک دری ہے

روضہ کے تصور نے عجب کیف دکھایا
وحشت کا تقاضا ہے پریشان نظری ہے

جب جوش محبت کا ضیا لائے گا کچھ رنگ
سمجھونگا عجب دغدغۂ جامہ دری ہے

ہو پیش نظر یارب عارض کی وہ زیبائی
اور قامت دلجو کا وہ جلوۂ رعنائی

اے کاش نظر آئے وہ قدس کی رعنائی
وہ جلوۂ یکتائی وہ قدرت مولائی

بیشک دل مضطر کو حاصل ہو شکیبائی
یثرب کی جو قسمت میں ہو بادیہ پیمائی

کیا کیا نہ شرف پائی یہ خاک رہ الفت
خاک در شہ پر ہو گر ناصیہ فرسائی

نور نظر ارمان وہ بقعۂ خضرا ہو
گلدستۂ عشرت ہو یہ گنبد مینائی

اے طالع یاور بن ہمدم دل شیدا کا
طوف در شہ کا ہوں دنرات تمنائی

الطاف کرم ساماں ہو مجھ پہ عطا پاشی
سنت کی دل و جاں سے ہو زمزمہ پیرائی

وسعت نہ ہے ناچاری سے پال دہی ہمدم
اغیار صفت ہردم تاب اور توانائی

خوں ہوتا ہے ارماں کا ناکامی قسمت سے
اور لشکر حسرت کی آفت ہی صف آرائی

اے خاک رہ طیبہ سنو جان سے تیری صدقے
اب دشمن راحت ہے یہ محشر تنہائی

کیا روز قیامت کا کھٹکا ہے ضیا انکو
جو آل محمد کے دل سے ہیں تولائی

خاطر امہ کو ہے ناشناہی تیری
روز روشن صفت قرب الٰہی تیری

عرش و کرسی کی ہے رفعت سے نہ آگاہ
ہے مگر اور ہی کچھ شوکت شاہی تیری

نہ کسی کو یہ تقرب نہ یہ عزت نہ شرف
اور کچھ شان ہے انی نور الٰہی تیری

نہ بشر کا نہ ملک کا نہ فلک کا یہ جلال
ہے عجب شان کی اجلال پناہی تیری

کام آئیگی ضیا نعت نگاری دم حشر
دیگا ہر شعر تیرا خاص گواہی تیری

نہ غمخوار غریبان اور نہ یار عاجزان کوئی — نہ آگاہ جہان کوئی نہ حق کا رازدان کوئی

کرم تیرا اگر گرم ترحم صرف رحمت ہو — تو پھر کیونکر نظر آئے جہان میں خستہ جان کوئی

تری شان اور شوکت سے ہیں حیران عرش و کرسی — مکان ہے چیز کوئی اور نہ شے ہے لامکان کوئی

ضیا فضل خدا سے شہر میرٹھ میں ہے وہ شہرت
نہ ایسا نعت گو کوئی نہ ایسا مدح خوان کوئی

اغثنی اے مکین لامکانی — اغثنی اے امین رازدانی

تمہاری شان شان بےنظیری — نہیں کوئی تمہارا مثل و ثانی

تمہارا فیض فیض کبریائی — تمہاری ذات ذات حق رسانی

تمہارا آستان ایوان رحمت — تمہارا جاہ و شان عرش آشیانی

طفیل سجدۂ خاک در پاک — زمینی ہو وے دم میں آسمانی

تمہاری ہی نسیم مکرمت سے — ہے شاخ نخل کن کی گلفشانی

تمہیں ہو چار ارکان جہان کے — بفضل کبریا باقی مبانی

تجلی کرم ہو جلوہ افروز — تو برق طور ہو سوز نہانی

ہے طیبہ جلوہ گاہ ذات و نزات — ہے ذکر طور ایک کہنہ کہانی

تعالی اللہ ذکر پاک سرکار — نشاط دل راحت روح روانی

گہرباری ہی نستانی ہے لازم — غم طیبہ میں اپنی خون فشانی

اٹھاؤں صدمہ دوری کہاں تک — عذاب جان ہوئی ہے ناتوانی

نہ وہ راحت نہ وہ فرحت نہ وہ کیف — نہ وہ ہمت نہ وہ عہد جوانی

بلا لیجیے مدینہ میں خدارا — کہ ہے یہ دوری عذاب جسمانی

دکھا دیجے تجلّی رُخ پاک — کہ حاصل ہووے کیف کن فکانی
تصوّر مین ضیا کو ہو حضوری — کہان یہ اور کہان کیف عیانی

ہے فضل کبریا سے کیف دارین
ضیا کی نعت گوئی مدح خوانی

کس کا یہ تصور ہے کہ دل جلوہ فشان ہے — ایک برق سی چمکی ہے تجلّی سی عیان ہے
کیا کوئی تیرا زمزمہ آرائے ثنا ہو — خود مدح سرا جبکہ خداوند جہان ہے
لولاک تیرا طرۂ دستار کرامت — ماکان تیری عظمت و شوکت کا نشان ہے
یٰسٓ تیری اعزاز کا آثار مبیّن — طٰہٰ تیری توقیر کا اظہار عیان ہے
بے مثل تیری عظمت و شوکت کا تفاخر — ہمسر تیرا معدوم ہے بے نام و نشان ہے
اب ایک نظر لطف ہو اے شافع محشر — سیماب وش اپنا دل بے تاب و توان ہے
درد و غم دوری نے کیا نذر صد اندوہ — دل سرد ہے حسرت سے تو لب گرم فغان ہے
رگ رگ مین تپ شوق سے ہے برق کی حالت — مضطر ہے جو حسرت ہے جو ارمان ہے طپان ہے
کسطرح سے حاصل ہو طواف در سرکار — ہر دم یہی کاوش رگ حسرت مین نہان ہے
اے بخت ہمایون مجھے لیچل سوئے یثرب — خون گشتہ ہر امید مری نعرہ زنان ہے

کر کیف تصوّر مین ضیا سجدۂ سرکار
ہے بحر کرم جوش پہ رحمت کا سمان ہے

یارب مجھے وہ روضۂ پُرنور دکھا دے — ان آنکھون سے وہ جلوہ گہ طور دکھا دے
اُس بقعہ کے دیدار کی مشتاق ہین آنکھین — جو دیدۂ قدرت کا ہے منظور دکھا دے
جو مصدر آثار ہے شیدائی ہون اُسکا — جو مظہر انوار ہے مشہور دکھا دے

جسکے در و دیوار پہ قربان سے ہے تجلی
جو جلوۂ رحمت سے ہے معمور دکھادے

ونزات جہان بارش رحمت سے ہے بصد جوش
اور دیدۂ ظاہر سے ہے مستور دکھادے

جاروب کشی جسکی ملایک کی ہے توقیر
ہے ناصیہ سا جس پہ سر حور دکھادے

ونزات ارم جسکی ثنا سنج ادب ہے
جو خلد کا ہر لحظہ سے مذکور دکھادے

جس کے در و دیوار کے لب پر ہے انا الشرق
جسکی ہے زبان صرف انا النور دکھادے

جسکی ہے اداؤن پہ فدا گلشن فردوس
جسکی ہے ثنا عرش پہ مسطور دکھادے

وہ مخزن الطاف خداوند دو عالم
رحمت سے ہے جہان خازن گنجور دکھادے

مینائے مے مستی وحدت ہے جو ایوان
مشتاق طلب جس سے ہین مخمور دکھادے

جس در پہ اجابت سے ہے دل و جان سے تصدق
ہوتی ہے دعا جس جگہہ ماثور دکھادے

ہے جسکی ضیا نور دل طالب وحدت
عاشق کا ہے جو مرہم ناسور دکھادے

ظہور رحمت خاص جناب کبریا ہووے
تو لب نغمہ سرائے نعت پاک مصطفیٰ ہووے

جہان جلوہ فگن حسن شہ ہر دوسرا ہووے
در و دیوار وان کا طور انوار خدا ہووے

اجابت آشنا یارب کہین جلدی دعا ہووے
سر تسلیم ہو اور آستان مصطفیٰ ہووے

ازل سے جسکے دل مین شوق دیدار محمدؐ ہے
ابد سے ہر بن مو اس کا آئینہ ادا ہووے

خلش یثرب کی ہر لحظہ ہے ایک نشتر رگ دل کا
الٰہی درد کاوش کی کہین کافی دوا ہووے

نسیم گلشن یثرب سے عطر افشان بنے ارمان
چمن آرائے لطف خاص گر بخت رسا ہووے

مشام ارزو اپنا معطر ہو کسی صورت
خدا کے واسطے اتنا کرم باد صبا ہووے

تصور مین طواف روضۂ اطہر میسر ہو
تو فارغ دونون عالم سے دل کیف آشنا ہووے

[illegible]

صدقے اے عالم امکان مین آنیوالے ہم کلامی کے لیے عرش پہ جانیوالے
ایکدن حضرت موسیٰ نے جھلک سی دیکھی آپ ہر وقت ہین دیدار کے پانیوالے
آپ کے جلوۂ دیدار پہ غش ہین ذرات طور فردوس پہ ارنی کے تمنائیوالے
آپ کے لطف و عنایت کے کرشمہ ہین مدام بخت خوابیدہ عاشق کے جگانیوالے
کاش آئے پئے گلگشت خیال سرکار ہم بھی ہین سینہ پر داغ دکھانیوالے
کسکو اسطرح ہوا قرب الٰہی حاصل گو کہ لاکھون ہوئے احکام سنانیوالے
فیض سرکار ہے سب کام بنانیوالا عام انعام ہین حسرت کے مٹانیوالے
طرۂ تاج لقب ہے نہین تا کوئی انبیا گو ہین سب اعجاز دکھانیوالے

آپ کی ذات سے ہے ذات کا دیدار ضیا
آپ ہین حضرت مولےٰ سے ملانیوالے

دل مین ظہور جلوۂ حق صبح و شام ہے ذکر اور شغل اپنا محمد کا نام ہے
نقش نگین دل ہے مدینہ کا شوق دید امید خاکبوس مقدس مدام ہے
کرسی و عرش سجدہ فروش نیاز ہین اس سنگ آستان کا عجب احترام ہے
اقبال و بخت اسکے قدم پر نثار ہین جو ارجمند آپ کے در کا غلام ہے
حق الیقین ہے روز نخستین سے تا ابد سب انبیا کا شافع عالم امام ہے
جلوہ فروش شان کرامت ہے کس کا ناز پر نور آج ہر در و دیوار و بام ہے
ہے آبیار کوثر و تسنیم لطف پاک انعام خاص زینت دار السلام ہے

کیون ہو ضیا نہ مجلس میلاد پر فروغ
عالم فروز جلوۂ خیر الانام ہے

عالم آرائی پہ ذاتِ باصفا کا نور ہے
جلوہ ریزِ حسن رانی کی ادا کا نور ہے

نورِ پیکر نور منظر نور مظہر نور وش
ایک سراپا جلوۂ ذاتِ خدا کا نور ہے

نور افشان نور سامان نور ریز و نور بخش
اجتبا کا اصطفا کا اہتدا کا نور ہے

مہر و مہ شمس و قمر ارض و سما جن و ملک
عالم انوار میں کس نور زا کا نور ہے

زہرہ و برجیس و عطارد مشتری کیوان زحل
ہیں سراپا نور کیا حسن و ضیا کا نور ہے

طاقِ منظر بام و در سنگ و حجر برگ و ثمر
نور افشانی پہ ہیں ایک منتہا کا نور ہے

اے ضیا پر نور ہے ہر لفظ نور افشان تیرا
جلوہ زا حضرت محمد مصطفےٰ کا نور ہے

بتا اے اخترِ تابان کہاں ہے
بتا اے نیرِ رخشان کہاں ہے

کہاں ہے اے مرے دل کی تمنا
کہاں ہے فرحتِ ارمان کہاں ہے

کہاں ہے اے گلِ زیبِ گلستان
کہاں ہے رونقِ بستان کہاں ہے

کہاں ہے اے دُرِ دریائے توقیر
کہاں ہے فیض کے عمان کہاں ہے

کہاں ہے اے شہِ عالی مقامات
کہاں ہے اے مرے سلطان کہاں ہے

کہاں ہے اے وقارِ نسلِ آدم
کہاں ہے شوکتِ انسان کہاں ہے

کہاں ہے طرۂ تاجِ تفاخر
کہاں ہے شانِ عزوشان کہاں ہے

کہاں ہے سرورِ اقلیمِ توحید
حبیبِ حضرتِ سبحان کہاں ہے

وقارِ آفرینش عز بینش
جلالِ رفعتِ شایان کہاں ہے

نگارِ زینتِ خلاقِ عالم
بہارِ گلشنِ امکان کہاں ہے

کہاں ہے اے فروغِ شمعِ اسلام

ضیائی: دولت ایمان کہان ہے

کہان ہے اے مری سلطان کہان ہے — کہان ہے راحت ارمان کہان ہے

کہان پاؤن تری بوے دلاویز — بہار افروز عطر افشان کہان ہے

کدہر ہے جلوۂ سرو سہی قد — کدہر ہے حشر کا سامان کہان ہے

کف پا کے نشان پر مٹ رہا ہون — نگار رونق بستان کہان ہے

دل بیتاب ہے ہمرنگ سیماب — تپ اندوہ کا درمان کہان ہے

امید سجدہ ریزی مین ہے دل خون — در با عزت و با شان کہان ہے

کہان لیجاؤن اپنا محمل شوق — کہان ہے منزل جانان کہان ہے

قیامت زا ہے دل کی بیقراری — تسلی طرب سامان کہان ہے

کہان ہے اے ضیا وہ آئینہ رو — علاج خاطر حیران کہان ہے

شوق ارم نہ خواہش باغ جنان مجھے — ہے کعبۂ مراد ترا آستان مجھے

ہمدم ہے کون کسکو سناؤن غم فراق — ہر دم قلق ہے چارہ گر انس و جان مجھے

دیوانہ وار وادی فرقت مین روز و شب — کبتک نصیب سے دور رہی ای آسمان مجھے

برساؤن خون حسرت و ارمان جان زار — ہمت نہین ہے اب مژۂ خونچکان مجھے

جان حزین زار ضیا کب ہو دیکھین شاد — روے طرب کا جلوہ ہو کس دن کہان مجھے

دل کو خورم صفت ابر بہاری کرتے — یاد در روضہ مین جو ہم گریہ و زاری کرتے

آہ و نالے نے تو بدنام کیا عالم مین — اور کس پردہ مین ہم شکوہ گزاری کرتے

طاق و منظر در و دیوار میں طور انوار
مہ و مہر آ لے تو کیا آئینہ داری کرتے

لاؤ دیوانوں کو غلطاں رہیں خاک در پر
کاش ایک روز تو حکم ایسا بھی جاری کرتے

ایک دن بھی نہ ملا دید ضیائے در پاک
کاش اے طالع بد تجھسے نہ یاری کرتے

ہر سمت شور و جوش ہے غوغائی خلق ہے
بہر نظارہ کیف تماشائی خلق ہے

ہے عالم خیال میں حاصل مجھے وصال
ہر دم شکستہ ہے اور پائی خلق ہے

کسواسطے ہے مانع دیدار اے فلک
تو کس غرض سے درپئے ایذائی خلق ہے

ایک دم تو دیکھ بہر خدا حال مہر و ماہ
میری طرح سے خوار ہے رسوائی خلق ہے

ہے حکم بار عام کہ میلاد کا ہے دن
نور ضیا کو نوبت مجرائی خلق ہے

اے سرو روان چمن دین الٰہی
گلگونہ کش عارض آئین الٰہی

اے غنچۂ بستان ازل زینت فردوس
کیف ابد و رحمت دیرین الٰہی

اے ساقی جام کرم وجود خداوند
سرشاری ساغر نوشین الٰہی

اے مظہر خلاق اتم مصدر رحمت
آئینہ نور دل بے کین الٰہی

اے مست مئے وحدت خلاق دو عالم
لذت چش پیمانۂ شیرین الٰہی

اے واقف راز ازلی و ابدی فہم
اے نکتۂ سربستۂ پیشین الٰہی

اے قاسم انعام و کرم جوشش قدرت
الطاف و عطا پاشی و تسکین الٰہی

اے احمد و اے حامد و محمود و محمد
مزمل و مدثر و یٰسین الٰہی

اے شافع عصیان و ضیای رخ امت

کامل ہو ضیا کے بھی لئے دین الٰہی

تجلی نورِ خدائی نہوتی
اگر رحمت مصطفائی نہوتی

نہ ہوتی اگر شمع لولاک روشن
تو یہہ کُن کی جلوہ نمائی نہوتی

کہاں ظلمتِ کفر مٹتی جہان سے
اگر دین کی عقدہ ادائی نہوتی

تیری رہبری گر حمایت نہ کرتی
تو حق تک کسیکی رسائی نہوتی

تیری ذات اقدس نہوتی جو یاور
در کعبہ پر سجدہ سائی نہوتی

ترے امتی ہم نہوتے جو شاہا
تو یہہ رحمتِ کبریائی نہوتی

ترے بن گلستان آئین دین مین
یقین ہے کہ رنگین فضائی نہوتی

حمایت تیری اپنی حامی نہ بنتی
تو عقبیٰ کی عقدہ کشائی نہوتی

نہوتی جو توحید کی تجھ سے تلقین
تو باطل مٹی اور رہائی نہوتی

نہ ہوتا شگفتہ کبھی غنچۂ دل
اگر بو کرم کی سمائی نہوتی

ہدایت تیری صیقل دل نہ بنتی
تو آئینہ آسا صفائی نہوتی

خدا جانے کیا کیا اُٹھاتے مزے ہم
اگر نفس کی کج ادائی نہوتی

نہ رہتا پریشان و وحشت زدہ دل
جو فرقت نے شورش اُٹھائی نہوتی

نہ ہوتا جگر خون و دل پارہ پارہ
جدائی کی گر جانگزائی نہوتی

دل زار تا بو مین ہوتا جو اپنے
تو ہر ایک حسرت مٹائی نہوتی

نہ ہوتا دلِ زار محو تمنا
ازل مین جو صورت دکھائی نہوتی

نہ یہہ وجہ قرانی کی ہوتی ترقی
ضیا کی جو نغمہ سرائی نہوتی

اے جلوۂ شان ذوالجلالی — اے لمعۂ برق ذی الکمالی
کبتک رہے جوش غم سے دل پر — کبتک رہے جان طرب سے خالی
کس سے کہون حالتِ دل زار — مولا مرے اور میرے والی
ہے قابلِ رحم حالتِ دل — اور جانِ حزین کی خستہ حالی
ہمراز ہے بیکسی ہر ایکدم — غمخوار دلی شکستہ بالی
آنکھون کے ہے سامنے شب و روز — کس شان سے بارگاہ عالی
وا ماندہ اگر ہے پائے ارمان — حسرت کا ہے شیوہ زار نالی
آویزۂ گوش حور جنت — یہ شعر ہین صورتِ لآلی

مانند ضیا نصیب کس کو
مداحی شہ مین خوش مقالی

نہ تھی سطح زمین پہلے نہ سقف آسمان پہلے — تمہارا نور تھا سب سے شہ ہر دو جہان پہلے
طواف آستانِ پاک کا ارمان ہے شیدائی — نثار خاک راہ شاہ دل ہے اور جان پہلے
تری مدحت سرائی کا تصور آئیگا دل مین — وضوئے آب کوثر سے مصفا ہو زبان پہلے
بہار خلد لوٹین گے عجب سامان وحدت سے — فروغ بزم جنت ہونگے تیرے مدح خوان پہلے
اگر خورشید محشر ایک کیا سو درجہ آفت ہو — تیرے دامان رحمت کا ہی سر پہ سائبان پہلے
بہار سجدہ ریزی حرم سے دل گلستان ہو — اگر ہو کعبۂ مقصود تیرا آستان پہلے

تصور مین وہ آجائین تو کچھہ تسکین ہو جائے
در دل کا ضیا تجھکو بنا لون پاسبان پہلے

آئے اقلیم کمالات کے والی آئے — قیصر کشور بہبود سگالی آئے

بزمِ امکان مین شاہنشہِ عالی آئے
مرے آقا مرے مولا مرے والی آئے

شمع فانوسِ پُر انوار جمالی آئے
برقِ انوارِ تجلی جلالی آئے

عارضِ شاہدِ مقصودِ جہان ہے پُر نور
جوہرِ آئینۂ خورشید سگالی آئے

طرۂ تاجِ کمالاتِ تقدس توقیر
جلوۂ عارضِ بے مثل و مثالی آئے

چارہ سازِ تپِ اندوہ و بالِ دوری
داروئے دردِ و غم و شیفتہ حالی آئے

گوہرِ دُرجِ کرم اخترِ برجِ اکرام
مہرِ اوجِ شرف و نیک خصالی آئے

تابِ انوارِ فلق سرخیِ رخسارِ شفق
ابروئے رخ ویدارِ ہلالی آئے

نورِ رخسار و ضیائے رخِ حُسنِ توحید
جلوۂ مشعلِ اظہارِ کمالی آئے

آ گئے تیرے قدم عالم کی قسمت کھل گئی
کنتُ کنزاً مخفیاً کی اب حقیقت کھل گئی

تھا شبِ اسرے لبِ رضوان طرب سے نغمہ سنج
آ گئے سرکار بس تقدیرِ جنت کھل گئی

تھا مہِ کنعان کا رخ آئینۂ انوار پر
آنکھ اُسکی دیکھتے ہی تیری صورت کھل گئی

سب سمجھ مین آ گئے نورِ حقیقت کے حجاب
رخ پہ جب کاکل تری اے ماہ طلعت کھل گئی

کیون نہو خونِ جگر نذرِ مژہ شام و پگاہ
تیری کاوش سے رگِ لبِ تیرِ محبت کھل گئی

مستقل سمجھے تھے ہم دل کو جدائی مین مگر
اب مگر اپنی بھی اے پستیِ ہمت کھل گئی

تیرے صدقے سے ہوئے نامی زمین و آسمان
سب کی قسمت کی گرہ تیری بدولت کھل گئی

کن شہِ کون و مکان کی ایک نوائے راز تھی
زمزمہ سنجی تری اے سازِ قدرت کھل گئی

ایک نگاہِ لطف پر ہے نقد سودا اے ضیا
اسکو ڈھکنے کا نہیں، رحمت کی قیمت کھل گئی

تم سے زیادہ کوئی کہان برگزیدہ ہے
کون ایسا بزم قرب و ادب مین رسیدہ ہے

ہے خاک بوس آپ کے در کی زمین مدام
پشت فلک سلام ادب کو خمیدہ ہے

ارض و سما و کرسی و عرش و ملک فلک
جو کچھ ہے سب تمہارے لئے آفریدہ ہے

ہر داغ مین بہار گلستان خلد ہے
جب سے کہ دل مین خار محبت خلیدہ ہے

دل کا فراق روضہ مین اب کام ہے تمام
اور کوئی دم مین قطرۂ خون چکیدہ ہے

دیوانہ وار گلشن یثرب کی یاد مین
ارمان بھی دل کے ساتھ گریبان دریدہ ہے

بندہ اب ضیا کو بلا لیجئے حضور
ہے تلخکام و تلخی ہجران چشیدہ ہے

شیدا ہین تم پہ عرفان والے
عاشق تمہارے ایمان والے

کیا جانے کوئی تم کو کہ کیا ہو
سب دم بخود ہین پہچان والے

صبح ازل سے شام ابد تک
بے شبہ تم ہو احسان والے

یٰس و طٰہٰ اسم مبارک
لاریب تم ہو قرآن والے

تم ہو مزمل تم ہو مدثر
ہر شان سے ہو تم شان والے

عجب عجم ہو فخر عرب ہو
شیدا تمہارے کنعان والے

اقدس مقدس اطہر مطہر
رحمان والے سبحان والے

باغ جہان کے تم زیب و زینت
فضل و کرم کے سامان والے

رنگ ضیا ہے سب سے نرالا
گو ہین ہزارون دیوان والے

تعالی اللہ نور مصطفٰی کی
تجلی جمال کبریائی

عیان کونین مین ہے تابش نور | عجب ہے نور کی جلوہ نمائی
بنے دم مین زمین نور آسمان نور | تیرے قربان نور مصطفائی
زبان ہے شعلۂ شمع تجلی | عجب ہے نور کی معجز ادائی

ضیا اس نور کے تو جان سے صدقے
ہین ظاہر جس سے انوار خدائی

اُسکے بن جینے سے نفرت ہے مجھے | خاک یثرب باب رحمت ہے مجھے
ہون پیاسا شربت دیدار کا | اشک غم پینے کی عادت ہے مجھے
سجدۂ در کی اجازت ہو نصیب | ہند مین رہنا قیامت ہے مجھے
دل نہین لگتا کسی صورت کہین | یہ جنون ہے یا کہ وحشت ہے مجھے
خاک ہوکر آستان پر جا پڑون | اے ادب بتلا اجازت ہے مجھے
دل ہی دل مین گھٹ رہا ہون رات دن | حال دل کہنے کی حسرت ہے مجھے

ہین ضیا دل مین مرے انوار پاک
کشف اسرار حقیقت ہے مجھے

ہے شب معراج آج اس شب کی حالت اور ہے | کثرت فیض اور ہے اور جوش رحمت اور ہے
ہے زمین سے آسمان تک فضل و رحمت کا نزول | جن و انسان و ملائک کو مسرت اور ہے
عاشقان مصطفے مدہوش جام لطف ہین | واصلان ذات حق کو کیف لذت اور ہے
اور ہی کچھ ہے مزہ دیوانۂ دیدار کو | مذہب غیر اور اور عاشق کی ملت اور ہے
مرتبہ سرکار کا کیا جانے کوئی جز خدا | ہے شریعت اور کچھ سر حقیقت اور ہے
حضرت آدم سے لیکر تا مسیحا انبیا | سب یہی کہتے رہے حضرت کی عزت اور ہے

حسن یوسف گو ہوا کون و مکان مین بینظیر
پر ترے حسن جہان آرا کی شہرت اور ہے

اولیا اور انبیا سب ہین ترے فرمان پذیر
تیرا اعزاز و ولایت اور نبوت اور ہے

کیون ضیا کے ہو نہ مضمون مین ادا طرفگی
اسکی حالت اور یارون کی طبیعت اور ہے

شب میلاد ہے چاند آج کس جوبن سے نکلا ہے
دھوان غیرت کا خور کی مشعل روشن سے نکلا ہے

گل و غنچے چمن مین زمزمہ سنج مسرت ہین
ترانہ عیش و عشرت کا لب سوسن سے نکلا ہے

مسرت عام ہے دونون جہان مین شان رحمت سے
یہہ نغمہ بزم خاص حضرت ذوالمنن سے نکلا ہے

نہین اسکا کوئی حامی نہین اسکا کوئی مامن
جو بد قسمت کہ تیرے سایۂ دامن سے نکلا ہے

الف الحمد کا تیرا ہے قد اور وہ شجر ہا
ہے کیا گر نام طوبیٰ خلد کے گلشن سے نکلا ہے

سر مژگان دل دیوانہ بنکر اشک خون آیا
ترحم کی نظر ہو اسپہ یہہ مسکن سے نکلا ہے

الم کی کاوشون کی شرح کیا کیجے ہویدا ہے
کہ نالہ شکل پیکان دل کے ہر روزن سے نکلا ہے

بنا جو عاشق ناز محمد روز محشر تک
یہہ غل صل علیٰ کا دمبدم مدفن سے نکلا ہے

رفو کی زخم دل کے جب کوئی صورت ضیا ٹھیری
تو قطرہ اشک خون کا دیدۂ سوزن سے نکلا ہے

یہہ کرم خاص کیا ہم پہ خدایا تو نے
کہ محمد کو وزیر اپنا بنایا تو نے

واہ وا کیا تری حکمت ہے خدائے عالم
راز کیا رمز نبوت مین چھپایا تو نے

ترے قربان ہون اے جذبۂ پاک سرکار
میری سوتی ہوئی قسمت کو جگایا تو نے

اٹھ گئے دل سے ازل اور ابد کے پردے
دیکھہ سکتے تھے نہ جو ہم وہ دکھایا تو نے

خلد مین ہم نے وطن تیری بدولت پایا
کیسی بگڑی ہوئی حالت کو بنایا تو نے

ترے الطاف کے قربان ہوں شاہِ لولاک
داغ حسرت مرے سینہ سے مٹایا تو نے

شکر ہے جامۂ انعام لقد کرمنا
اے شہ کائن ومکاں پہنایا تو نے

پائی آدم نے بدولت تری کیسی توقیر
لوح پر نام خلیفہ ہے لکھایا تو نے

اللہ اللہ ضیا کیا ہے صفائے تقریر
کیا دلاویز یہ نغمہ ہے سنایا تو نے

جب کہ حضرت کی شفاعت ہوگی
عید سے بڑھ کے قیامت ہوگی

تیرے ہی نور کا جلوہ تھا ازل
اور ابد تیری ہی رحمت ہوگی

ہے وہی خاص خدا کا پیارا
جسکے دل میں تری الفت ہوگی

ہوگا وہ دونوں جہاں میں آزاد
جسکو حضرت کی حمایت ہوگی

حشر میں ہم بھی مزے لوٹینگے
وصل احمد کی مسرت ہوگی

عرش ہوگا خدا کا جلوہ
چاند سی آپ کی صورت ہوگی

نہ بنے جو ترے در کے بندے
اُن کو معلوم حقیقت ہوگی

شبِ میلاد ہے ہوگا دیدار
ظاہر اللہ کی قدرت ہوگی

اے ضیا میں ہوں ثنا خوانِ حضور
اس سے بڑھ کر کوئی دولت ہوگی

اللہ اللہ کیا تجلی ہے جمالِ پاک کی
بارک اللہ کیا چمک ہے جلوۂ لولاک کی

عالمِ انوارِ رحمت بن گئے ساتوں طبق
کھل گئی قسمت شبِ معراج کو افلاک کی

دیدۂ روشن کی تمنا میں ہے دریا جوش پر
ہے عجب تقدیر اپنے دیدۂ نمناک کی

[illegible] قمر ہوئے یاں اے شہ کون و مکاں
لاکھ درجہ عرش سے بڑھکر ہے عزت خاک کی

دیکھنا تھا وہ جو دیکھا آپ کے انوار مین — ہوگئی تسکین آسان عارف بیباک کی
بحر الفت موجزن ہے سینۂ غمناک مین — کالعدم وحشت ہے دنیا کے خس و خاشاک کی

ہے ہر اک رگ مین عقیدت کا اثر طاری ضیا
کیا حقیقت پوچھتے ہو تم دل غمناک کی

مہر کو جیسے کواکب مین ہے فوق و برتری — انبیا پر ہے اسی صورت سے تم کو افسری
تشنہ کامان طلب کو گردش چشم کرم — ہے مسرت جوش و کیف انگیز دور ساغری
آبیاری سے تمہاری مرحمت کی دائما — شاخ نخل آرزوے اہل الفت ہے ہری
ہے ہدایت آپ کی کھیت دل ملک و ملک — صانع قدرت کی جیسے عیش جان صد و زنگری
سبزہ و شاداب ہے کشت دل اہل طلب — ہے چمن آرائے ارمان ابر رحمت گستری
اے شہ والا نشین تخت لولاک لما — صاحب یوحی الی محو عالم پروری
خازن گنجینۂ انا جعلنا از ازل — تا ابد سرمہ کش مازاغ چشم عنبری
اے گل زیب فضائے گلشن صلو علیہ — اے گلستان زیب سرو جنت والا فری

ہو ضیا پر ایک نگاہ مرحمت بہر خدا
تاکہ ہو سب بہترون مین اسکو حاصل بہتری

اے شمع ایوان ازل ہو حسن کی جلوہ گری — طور تماشا ہو وہ رخ جس سے خجل حور و پری
وہ بے نقاب آئین نظر انوار جلوہ گستری — جنکی ادائے برق وش سرگرم ذرہ پروری
اے کاش ہو پیش نظر وہ نور حسن جلوہ گر — جسپر فدا سو جان سے شاہنشہی والا فری
حسن شفق رنگ فلق آئینۂ انوار حق — خورشید اوج اجتبا رحمت کا مہر خاوری
گلدستۂ باغ کرم والا شیم عالی ہمم — مصداق اطلاق اعم سر دفتر پیغمبری

جس سے زیبن عرش بریں جو عرش کا کرسی نشین — جسکو ازل سے تا ابد سب بہتر و ... بہتری

دیکھوں وہ سرو خوش و از نگین فیضا و جہان فزا
جو ہے سراپا پُر ضیا انوار رحمت گستری

اے شہ دو جہان خدا کے لئے — بارش فیض ہو ضیا کے لئے
تم کو پیدا کیا ہے خالق نے — کرم و رحمت و عطا کے لئے
پائے ارمان وہ آستان پہ غرار — جو اجازت ہوئی صبا کے لئے
کیوں نہ پاؤں میں نعمت کونین — جب ہو تم رحمت و سخا کے لئے
ہے مریضان عشق کو کیا غم — آپ ضامن ہیں جب شفا کے لئے
زمزمہ سنج ہو ادب سے امید — لب ثنا جوش التجا کے لئے
ہو دل و جان کو شغل صل علیٰ — لذت و کیف جان فزا کے لئے
در دولت پہ کاش ہوں حاضر — دل سے میں عرض مدعا کے لئے

سنگ در پر رکھوں سر با چینہ
اور کروں عرض کچھ ضیا کے لئے

عجب شان محمد ہے کوئی شان اسکی کیا جانے — اگر سمجھے خدا سمجھے اگر جانے خدا جانے
ملک کیا اور فلک کیا سب ہیں حیران تیری عظمت سے — ترے رتبہ کو کیا کوئی حبیب کبریا جانے
جسے دی ہو خدا نے عقل کامل روز اول سے — خدا جانے وہ کیا سمجھے ہمیشہ اور کیا جانے
کھلا ہے جسکے دل پر باب اسرار حقیقت کا — کلید گنج رحمت راز کا پردہ کشا جانے

فروغ عارض انور ضیائے شمع حکمت ہے
جہان افروزی رحمت دل اہل صفا جانے

بہارستان ہے عالم جلوۂ میلاد سرور سے
زمین ہے عرش اعظم شان ذیشان پیمبر سے

در و دیوار مین آثار رحمت کا تماشا ہے
برستے خاک پر مین ابر بنکر چشم خضر سے

دل آئینہ بنا ہے جلوۂ انوار رحمت کا
ترقی پر ہے طالع خوبی بخت سکندر سے

تصور ہے کسیکے روئے تابان کا دل ہی مین
ہر ایک موئے بدن پر نور ہے شمع منور سے

تن کا ہیدہ اپنا خار خار شوق سرور مین
اسیر کا وش حسرت بنا پھولونکی چادر سے

تمنا ہے کہ شکل اشک قربان آستان پر ہون
کہان جاؤن شہ کونین مین اٹھکر تیری در سے

ربیع الاول آیا دہوم ہے عالم مین رحمت کی
عیان ہین فیض کے آثار ہر دیوار سے در سے

معطر ہو مشام آرزو اور شادمان جان ہو
مقدر مین اگر ہو نفحہ گیسوئے معنبر سے

ضیا دل زمزمہ ریز طرب ہے کیف عشرت ہے
بہار لطف ہے اب نغمہ اللہ اکبر سے

غم ہجر کی کیجئے کیسے دوا میرا چین گیا میری نیند گئی
نظر آتی نہین کوئی شکل شفا میرا چین گیا میری نیند گئی

مرا دیدہ گزار ہے قلزم غم مری شورش اشک ہے بحر الم
مری جان پہ چھائی ہے غم کی گھٹا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری یاد مین اب ہے آہ و فغان تری سوز نہین تھا ہی دل سے ہوا ان
چلی گلشن دل پہ خزانکی ہوا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری یاد نے خنجر کھینچا ہی یا تیر دردنے دلکو بٹھا ہی دیا
ترا ہجر ہوا ہے قہر و بلا میرا چین گیا میری نیند گئی

تری روضہ کے شوق مین ہے آشفتہ بن دل زار مین صبر کی تاب نہین
وہ ثبات کی تاب نہین ہے کہ ضیا میرا چین گیا میری نیند گئی

عالم انوار ہونا تھا تمہارے نور سے
برق کی صورت تجلی کیون نہ ہوتی طور سے

مدعا شوریدگان شوق کا کچھ اور ہے
قصر جنت سے ہے مطلب نے تمنا حور سے

آفرین اسے غمزۂ ناز و ادائے التفات
کامیابی روز و شب ہے رحمت موفور سے

سینۂ پر داغ مین ہے وہ ہجوم آرزو
ہے خراشش آباد و بڑھکر خانۂ زنبور سے

جوش وحشت کسقدر تونے کیا جینے سے تنگ
آفت جان ہے گریبان درجہا ساطور سے

اضطراب دل کی ہے ہنگامہ آرائی غضب
بڑھ گئے ہین نالہاے شام فرقت صور سے

اے شہ ہر دو جہان شاہنشہ کون و مکان
دون دل بیتاب کو تسکین کہانتک دور سے

آرزوے ناصیہ سائی قیامت خیز ہے
ہو نہین سکتا ہے پر کچھ بخت بے مقدور سے

آرزو مین بہی ضعیف و زار اپنی ہوگئین
مین غضب تنگ آگیا شاہا دل رنجور سے

ہر رگ و پے مین ہر ایک ساعت ہی ایک شورش بپا
جوش فرقت نے دکھایا ہے نئے دستور سے

کیون نہ لبریز فغان ہو وے ضیا ہر زخم دل
جانتے ہین سب کہ آتی ہے صدا ناسور سے

آج یا ہادی سہتہ جلوۂ انوار ہے
رنگ افروز تماشا عالم اسرار ہے

ہے متاع رحمت خالق کی ارزانی کمال
فضل خاص سرمدی کی گرمی بازار ہے

آؤ دیکھو قدرت اللہ کے جلوہ کا لطف
کیا تجلی اور کیا انوار کیف آثار ہے

شکر ہے جسکی تمنائے کرم تھی کیف خیز
آج وہ رونق افزائے جلوہ اظہار ہے

ہان ضیا اٹھو ادب سے اور پڑھو صل علیٰ
دیکھلو پھر کس طرح جلدی سے بیڑا پار ہے

آج عالم مین کوئی عالیجناب آنیکو ہے
صاحب جاہ و حشم والا خطاب آنیکو ہے

چٹکیان لیتا ہے شوق اور رنگ ارمان لائی ہے
کوئی عشرت ہے جو کیف بیحساب آنیکو ہے

آمد آمد ہے کسی کی جلوہ آرائے نشاط
عالم پیری مین بہی لطف شباب آنیکو ہے

دل ہی دل مین ہین خوشی کے جوش و عشرت کے کیف
عارض فرحت پہ رنگ آب و تاب آنیکو ہے

بحمد اللہ آج میلاد نبی ہو اے ضیا
عالم رحمت کا صدر و انتخاب آنیکو ہے

کہان ہے وہ جلوہ فشانی کہان ہے
تجلی بے مثل و ثانی کہان ہے

نہین تاب تسکین ہے اب دل مین باقی
وہ بہر خدا من رآنی کہان ہے

ملے کیف کونین لذت سے جسکے
وہ الطاف معجز بیانی کہان ہے

کہان ہے وہ غمزہ وہ عشوہ کرم کا
وہ لطف اور وہ دلستانی کہان ہے

کہان وہ ملاحت وہ برق تبسم
وہ درمان زخم نہانی کہان ہے

وہ شان ترحم کے جلوے کدھر ہین
وہ آثار تسکین جانی کہان ہے

کہان ہین وہ اعجاز رحمت کے جلوے
وہ بگڑی ہوئی اب بنانی کہان ہے

رگ و پے مین تھا کیف ہر وقت طاری
اثر وہ شہ دو جہانی کہان ہے

شکستہ نہ ہو کسطرح میری ہمت
وہ شوق اور وہ جوش جوانی کہان ہے

بجز تیری رحمت کے شاہ دو عالم
علاج غم ناتوانی کہان ہے

ضیا اب سخن کا نہین شوق کیا ہے
وہ انداز جادو بیانی کہان ہے

اغثنی اے حبیب کبریائی
اغثنی مظہر شان خدائی

اغثنی اے شہ کونین اغثنی
اغثنی جلوۂ رحمت ادائی

اغثنی اے بہار گلشن قدس
اغثنی نفخۂ فرحت فزائی

اغثنی جلوۂ شان تجلی
اغثنی شان نور حق نمائی

اغثنی غنچۂ گلزار توحید
اغثنی بوئے تسلیم و رضائی

اغثنی جوہر آئینۂ ذات
اغثنی نور برق خودنمائی

اغثنی طرۂ تاج کرامت
اغثنی شان جاہ و اولیائی

اغثنی شوکت و شان رسالت
اغثنی عز و جاہ انبیائی

اغثنی مصحف توحید ذاتی
اغثنی سورۂ شان صفائی

اغثنی تاج فرق حسن حسنین
اغثنی زور دست مرتضائی

اغثنی اے ضیائے رحمت حق
اغثنی نور انوار خدائی

ترقی جوش فضل کبریا ہووے تو بہتر ہے
بہار لطف عشق مصطفےٰ ہووے تو بہتر ہے

بنے محراب طاعت آستان شافع عالم
قبول کبریا یہ التجا ہووے تو بہتر ہے

غبار خاک راہ سرور کونین بنجاؤں
حصول الکیاش دل کا مدعا ہووے تو بہتر ہے

عذاب کشمکش سے اور وبال درد دوری سے
اسیر دام ہجوری رہا ہووے تو بہتر ہے

امید سے پر دامن مقصود عالم ہو
عطا پاش آپ کا ابر سخا ہووے تو بہتر ہے

بہار شان رحمت ہو تصور میں کرم فرما
قدوم پاک پر ارمان فدا ہووے تو بہتر ہے

گلستان دل پر داغ باد لطف و رحمت سے
ارم ساماں بنے اور پر فضا ہووے تو بہتر ہے

کرشمہ ہو کہ غمزہ یا ہو عشوہ یا تجلی ہو
تسلی دل مضطر ذرا ہووے تو بہتر ہے

فدا تیری کرم جوشی پہ اے شان مسیحائی
مریض درد الفت کو شفا ہووے تو بہتر ہے

جو دل کا مدعا ہے تم پہ ظاہر ہے ہر ایک صورت
ترحم ہو کرم ہو اور عطا ہووے تو بہتر ہے

در سرکار ہو اور جلوۂ انوار رحمت ہو
مشرف مدح خوانوں میں ضیا ہووے تو بہتر ہے

شانِ لطفِ کبریائی کا تماشا آج ہے
بام و در پر جلوۂ نورِ تجلّی آج ہے

چل رہی ہے گلشنِ امید میں بادِ مراد
رنگِ رخسارِ طرب شاخِ تمنا آج ہے

ہے مشام افروزِ ارمان نفحۂ کیفِ نشاط
جلوۂ رخسارِ رحمت جلوہ آرا آج ہے

ہے ہر ایک ایوان سے شانِ روضۂ رضوان عیان
طاق و منظر کنگرِ عرشِ معلّٰی آج ہے

خاکِ شہر سرمۂ چشمِ وقارِ آسمان
سجدہ ریزِ صد ادب ایوانِ کسریٰ آج ہے

سرورِ دنیا و دین شاہنشہِ علم و یقین
باہمہ اعزاز و رفعت جلوہ فرما آج ہے

فرش پہ ہے دھوم اور ہے عرش پر اک غلغلہ
شہرۂ اظہارِ شانِ فضلِ مولا آج ہے

دامنِ امید پُر کر لے دُرِ انعام سے
جو خلوصِ جان و دل سے مدحت آرا آج ہے

جلوۂ انوارِ رحمت سے ہے عالم میں ضیا
فضل و انعامِ خداوندی مہیا آج ہے

مہ و مہر کی کیوں نہ ہو نورِ نظر مرے قطرۂ اشک کی خوش گہری
بسی خلوتِ دل میں ہے جانِ جہان ترے حسن و جمال کی جلوہ گری

وہ زبان ہے زبانۂ شمعِ ازل ہے تجلّیٔ جلوۂ عزّ و جل
دمِ گرم سے اور تپِ شوق سے جو تری زمزمہ ریزِ ثنا ہو وری

دمِ گرم کا شعلہ ہے برقِ بلا تپِ شوق کا سوز ہے صاعقہ زا
ہے قیامت وحشت و قہرِ خدا ترے غمزۂ ناز کی سحر اثری

ترے والہ و شیدا ہیں ارض و فلک ترے بندۂ عشق سماک و سمک
ہے وبالِ تسلّیٔ ملک و فلک ترے شوخیٔ ناز کی عشوہ گری

ترے عارض و رخ کی عجب ہے ضیا مہ و مہر ہیں شیفتہ صبح و مسا

تری عاشق نہ امین جن بشر تری بندہ نازنین حور وپری

نور کی صورت مین شاہا جلوہ آرا تم ہی تھے — روز اول شوکت شان تماشا تم ہی تھے
کُنتُ کنزاً مخفیاً کے تم ہی تھے گنجینہ دار — رمز انی جاعل کے نقد زیبا تم ہی تھے
پیکر آدم مین تھا سرکار کا سربستہ راز — جلوہ آرا سے ادا آئینہ سیما تم ہی تھے
تم ہی تھے ادریس کے آوازۂ علم وکمال — شیث کی شہرت ادائی کے تماشا تم ہی تھے
تم ہی کشتیبان طوفان دعائے نوح تھے — حکم بسم اللہ مجریہا کے گویا تم ہی تھے
تم ہی قلنا نار کونی بردہ کے تھے جلوہ ریز — باغ خلت کی بہار فرحت افزا تم ہی تھے
رب ارنی کے فروغ حسن کے شیدا تھے تم — محو نور لن ترانی موسیٰ آسا تم ہی تھے
ہب لی ملکاً کے جلال وشان سے آگاہ راز — خاتم دولت کے اسم عظمت افزا تم ہی تھے

تم سے ہی شان مسیحائی کی جان بخشی ہوئی
نور رحمت کی ضیائے معجز آرا تم ہی تھے

ہے ترے انوار رخ کی وہ منور چاندنی — شوق مین ہے جسکے جون سیماب مضطر چاندنی
دیکھنے آئی ہے یہ کس کے کف پا کی بہار — فرش بنکر بچھ گئی ہر رہگذر پر چاندنی
اسکی آنکھون مین بھی ہے کیا نور مازاغ البصر — جلوہ افشان ہے ہر ایک دیوار ودر پر چاندنی
اسنے دیکھا ہے کسیکا غمزۂ نازِ نگاہ — اپنے جوبن کی جو دکھلاتی ہے جوہر چاندنی
عاشق انوار رخ کو اور بیتابی ہوئی — بنگئی شام الم خورشید محشر چاندنی
یہ کف پا سے مقابل ہو ترے کسکو یقین — کیسے ہی غمزے کرے گردون پہ چڑھکر چاندنی
مژدۂ سیلاوسرور اسنے بیشک سن لیا — جوش فرحت مین ہوئی جامہ سے باہر چاندنی
لذت لبہائے شیرین سے ہوئی کیا فیضیاب — حسن صورت مین بنی قند مکرر چاندنی

کیمیا اسکی سبنے کسکی نگاہ لطف سے
ہے نگاہ خلق مین کبریت احمر چاندنی

ہے عجب انداز سے انوار جوش و عطر پاش
گیسو و رخ کی ہے شیدائی مقرر چاندنی

ہے ضیا روشن غزل کا جلوۂ رنگ کلام
کیون نہ ہو خورشید و مہ کے رخ کی یہ چاندنی

خلوت دل کو مرے آج منور کیجیے
مرے ارمانون کو رشک مہ انور کیجیے

سجدۂ خاک در پاک کا دیجیے اعزاز
زار و مضطر ہون علاج دل مضطر کیجیے

حاضری در اقدس کی اجازت ہو جائے
جوش فرحت مین مجھے جامہ سے باہر کیجیے

ہو کسیطرح مری ہمسفری کو طیار
طالع و بخت جوان کو مرے یاور کیجیے

حسرت فرقت یثرب مین ہین آنکھین خونبار
قطرۂ اشک ہر ایک رشک در تر کیجیے

سجدہ کو در سے مشرف ہو جبین امید
ابتو للہ مرے طالع کو سکندر کیجیے

ہات آجائے کہین گوہر مقصود مجھے
کاوش دریاے محبت کا شناور کیجیے

نفس ناکام کو ہر لحظہ ہے تازہ پرخاش
یاری بخت سے منصور و مظفر کیجیے

گر ضیا منزل مقصود کی دھن ہے دن رات
طپش و ولولۂ شوق کو رہبر کیجیے

مرض وقت فرقت کا مداوا کیجیے
اپنے بیمار محبت کو اب اچھا کیجیے

عمر گذری شب فرقت کے اٹھاتے صدمے
اب تو للہ علاج دل شیدا کیجیے

آپ کے شوق مین بہتا ہے جگر خون ہوکر
قطرۂ اشک کو رشک در یکتا کیجیے

بھول جاؤن غم کونین تمہارے صدقے
ایسا انداز عنایت شہ والا کیجیے

اسی حسرت مین دل و جان سے مٹا جاتا ہون
خاک کو میری بھی خاک رہ طیبہ کیجیے

اے شہ کون و مکان بادشہ ہر دو جہان
غم ہے عالم سے جدا کر کے مجھے اپنا کیجے

آرزوئے دل بیتاب یہی ہے ہر دم
محو شرب شبہ ہر لحظہ خدارا کیجے

دل سے جان جان کا دل سے ہے تقاضا ہر دم
جیسے ممکن ہو بس اب عزم مدینہ کیجے

ایک جھپک ہو ادھر کو بھی نگاہ رحمت
رشک خورشید مرا نقش سویدا کیجے

دیکھ لوں روضۂ انور کی بہار عظمت
کسی صورت مری پوری یہ تمنا کیجے

ہے ضیا شیفتہ شان ترحم شاہا
ساغر لطف سے سرشار نظارہ کیجے

چمن لطف و عنایت کو گل افشان کیجے
دل پر داغ کو اب رشک گلستان کیجے

لب جان بخش کے اعجاز کرم کے صدقے
دل دیوانۂ دیدار کا درمان کیجے

خلوت حسرت دل تیرہ ہے بے نور جمال
اشعۂ نور کرم شمع شبستان کیجے

اپنے انوار سے جوں تار شعاع خورشید
اپنے دیوانہ کا ہر تار گریبان کیجے

جلوہ آرائی الطاف سے جوں صبح مراد
غالیہ بیز رخ شام غریبان کیجے

مری صورت سے ہے حالت مرے دل کی ظاہر
جان لب پر ہے علاج غم پنہان کیجے

صورت غنچۂ دل بستہ الم سے خوں ہے
نفحۂ لطف سے اپنے گل خندان کیجے

آیا میلاد کا دن عید سعادت آئی
جلوۂ شان ترحم کو نمایان کیجے

دھوم ہے جوش پہ ہے آج بہار رحمت
گل الطاف سے پر شوق کا دامان کیجے

دل مشتاق بنا فرش رہ کیف قدوم
سرو گلزار نبوت کو خرامان کیجے

ہو گیا کلبۂ احزان ابھی رشک نوادر
شمع ایوان صفوت کو فروزان کیجے

[illegible]
[illegible] کیجے

آیئے آیئے ہے فرش ہری چشم امید
ذرہ ذرہ مرا خورشید درخشان کیجے

پُر کرون دامن دل کو گہر مطلب سے
لب جان بخش کو دم بھر گہر افشان کیجے

درد بیتابی فرقت سے ہے حالت ابتر
کیجئے لطف علاج دل حیران کیجے

کیجئے اپنے غلامون کے غلامون مین شمار
صدقے رحمت کے یہ پورا مرا ارمان کیجے

سجدۂ نقش قدم سے مجھے دیجے اعزاز
نام عالم مین مرا بندۂ ذیشان کیجے

سر رکھون خاک قدم پر ادب و شوق کے ساتھ
عرض امید کرون اپنی جو فرمان کیجے

حکم ہو جائے تو مین رو کے سناؤن حسرت
جوش رحمت سے علاج دل نادان کیجے

توبہ توبہ یہ ہین ترک ادب کی باتین
عفو تقصیر دل زار و پریشان کیجے

ہے ضیا آپ کا مداح شہ کون و مکان
شہرۂ خلق اسے صاحب دیوان کیجے

زمین و آسمان روشن کئے شان محمد نے
بنایا طور عالم روئے تابان محمد نے

رہا باقی نہ خدشہ ظلمت کفر و ضلالت کا
صف اعدا الٹ دی ہیبت شان محمد نے

بنائے دین کو مستحکم کیا روز قیامت تک
یہ جاہ و شان و شوکت چار ارکان محمد نے

سراپا جلوۂ نوری سے بنے سینے زمانے کے
فروزانی دکھائی نور ایمان محمد نے

کیا کیا پارہ پارہ باب خیبر آن واحد مین
چمک صمصام کی دکھلا کے جانان محمد نے

ولایت ہے علی کی نامور فضل الٰہی سے
ادب اور شوق سے مانا ہے خاصان محمد نے

تمامی انبیا سے نامور اور مفتخر ٹھیرا
عنایت کی ضیا وہ شان سبحان محمد نے

[illegible]

دوش ہمت پہ رکھون غاشیۂ عزم سفر
رنگ رخسار دعا فضل خدا کا ہووے

حاضری در سرکار کی باندہون نیّت
پورا پورا دل مضطر کا ارادہ ہووے

شوق ہمدرد ہو ہمراز ہون ذوق و ارمان
سازوسامان دل وحشی کی تمنا ہووے

ہمہ تن شوق چلون جانب شہر سرکار
جذب یثرب کا قیامت کا نمونہ ہووے

گہر سے بیتاب چلون ہاتہہ رہے سینہ پر
شکل سیماب دل زار تڑپتا ہووے

دل مین وہ جوش کہ ہو شور قیامت خاموش
جا نمین وہ کیف کہ لب زمزمہ آرا ہووے

سوز سینہ مین ہو شعلہ ہو جگر مین روشن
آہ سوزان کا دہوان چرخ پہ جاتا ہووے

دُرِ اشک اپنے قدم پر ہون ہر ایک لحظہ نثار
اپنے پابوس کی ارمان کو تمنا ہووے

ہووے رگ رگ مین ادا شوق طلب کی طاری
ہر بُنِ مو مین نیا جوش مہیّا ہووے

دل ہو اور شوق ہو بیتابی ہو اور وحشت ہو
قافلہ بنکے مرے ساتہہ روانہ ہووے

دمبدم تازہ قلق تازہ ہو شورش ہر دم
لحظہ لحظہ نئے انداز سے سودا ہووے

خویش و احباب سے رخصت ہون مسافر بنکر
اشک خون آنکہہ سے ہر ایک کے ٹپکتا ہووے

کوئی روکے نہ رکون اور کوئی تہامے نہ تہمون
حشر انگیز دل و لولہ آرا ہووے

مجہہ سے دل دل سے مجہے مشورہ ہووے ہر دم
ایک عجب کیف ہو اور عزم مدینہ ہووے

چہانتا خاک چلون دشت و بیابان کی مدام
طرفہ انداز تماشا کا تماشا ہووے

کوئی ہمدم ہو نہ محرم ہو نہ ہو واقفِ حال
نالۂ درد و الم مخلص یکتا ہووے

سر برہنہ ہو تپش دل مین ہو جان مین اندوہ
خار پاؤن مین چبہے آبلہ چلتا ہووے

نہ گریبان کی خبر اور نہ دامان کا خیال
جوشش دیوانگی شوق کا چرچا ہووے

۱۰ [illegible] کے ارمان سے مژگان سے نکالون رو رو
خلش خار بیابان کا بہانا ہووے

منزلیں طے کروں شورِ تپش و شوق کہیں تھا
سیکڑوں رنگ سے دل لولا آلا ہووے

کر کے طے منزلیں سرکار کے در پہ پہونچوں
پھر لگی پہ اور یہی نظارۂ زیبا ہووے

روضۂ رشکِ ارم کی ہو بہار دیدار
سامنے آنکھوں کے وہ لعبتِ مینا ہووے

سبز قبہ کی ادا گنبدِ خضرا کی صفا
دل میں اور آنکھوں میں تازہ چمن آرا ہووے

جلوہ افروز ہو وہ روضۂ اقدس کی فضا
نگہِ شوق سے ایک رنگ ہویدا ہووے

وہ نسیم اور وہ شمیم اور وہ ہوائے دلکش
جس سے غنچہ مرے ارمان کا شگفتہ ہووے

وہ چمک اور وہ دمک قبۂ پرنور کی ہو
جس سے پُرنور مرا داغِ سویدا ہووے

جلوۂ نور کے آثار ہوں پیدا ہر سو
طور کے حسنِ تجلی کا نظارہ ہووے

ہوں وہ انوار جن انوار پہ مفتوں عالم
ہوں وہ اسرار عیاں جن پہ کہ شیدا ہووے

حسنِ لولاک کے انوار کا ہووے جلوہ
اور لقد جاء کے اظہار کا لقشا ہووے

لی مع اللہ کے معنی کے ہوں ظاہر اسرار
رمزِ ما کان کے آثار کا افشا ہووے

اللہ اللہ ہو ہر دم بن مو سے جاری
قلب اور روح میں رنگِ یدِ بیضا ہووے

آستانہ پہ رکھوں سر کو بصد منت و عجز
اور لبِ شوقِ طلب زمزمہ آرا ہووے

اے شہِ کون و مکاں بادشہِ ہر دو جہاں
فضل و انعام کا در جلد کشادہ ہووے

مرے اعمال پہ ہرگز نہ نظر ہو شاہا
شانِ رحمت کا پر اظہار تماشا ہووے

ہو سراپا مرا انعام و کرم سے پُرکیف
اور سینہ مرا رحمت کا خزینہ ہووے

قل ہو اللہ احد ہووے وظیفہ ہر دم
یا محمد کا لبِ شوق پہ نعرہ ہووے

یا علی قلب میں ہو روح میں ہووے یا غوث
یا محمد سے رواں سر کا لطیفہ ہووے

لا الہ کا چمن رنگ پہ ہووے ہر دم
قلب الا اللہ سے ہر وقت شگفتہ ہووے

جو کہ ہونا ہے اسیوقت مین ہو جائے ظہور ملے جو حصہ کہ ہے نعمت عظمیٰ ہووے

یا محمد تری سرکار مین آیا ہے ضیا
آرزو ہے کہ کرم اسپہ خدارا ہووے

مثلث مستزاد

اے وائے کہ شمشیر ہے ستم درد جدائی .... اس غم کو اٹھا کر
تقدیر سے کبتک کرون دنرات لڑائی .... منہ زرد بنا کر
کیا حسرت و اندوہ ہے ہو عہد رہائی .... اب کچھ تو وفا کر

دنرات غم ہجر مین ہے نالہ و فریاد .... محزون دل ناشاد
حسرت دل غمدیدہ کی بیحد ستم ایجاد .... دیکون مری داد
ہوتا ہون بیتاب تو دیتا ہون دہائی .... سر غم سے اٹھا کر

دل مضطر جانا ہے اور جی مین نہین جی .... خواہان اجل ہون
باقی نہین کچھ پہ ستم مرنے مین باقی .... شاید کوئی پل ہون
ہے دشمن جان نالہ و فریاد جدائی .... کچھ بہر خدا کر

دیدار کی حسرت نے ہی وہ ہوش اڑایا .... رہتا ہون پریشان
ناکامی دیدار سے غش پہ ہے غش آیا .... دنرات ہون حیران
ہر شان سے ظاہر ہوئی دیوانہ ادائی .... فریاد مچا کر

آبادی سے نفرت مجھے ویرانہ سے وحشت .... اور عقل ہے مضطر
آئینہ کی صورت سے ہر اکوقت ہے حیرت .... ہون وہم مصور
رگ رگ تن بیجان کی ہے زنجیر طلائی .... اندوہ اٹھا کر

للہ مجھے اب تو مدینہ مین بلا لو .... ناچار ہون و زار
سوتی ہوئی قسمت کو مری تم جگا لو .... کبتک ہون مین خوار
کبتک فلک پیر کی ہو چشم نمائی .... مت دیر روا کر

دیوانہ ہون بادشہ ہر دو سرا کا .... ہے شکر خدا کا
سینہ مرا گنجینہ ہے افضال خدا کا .... مشرق ہون ضیا کا
فرقت نے مگر سینہ مین ہے آگ لگائی .... بجلی سی گرا کر

مربع

اے غازۂ روئے صفا نور جبین اصفیا — گلگونۂ حسن وفا خال رخ عز و علا

عز و وقار اولیا دستار فرق انبیا — یحییٰ ادا یوسف لقا مقبول ذات کبریا

اے زینت ارض و سما شاہنشہ ہر دو سرا — اے مقتدا اے پیشوا اے شافع روز جزا

سر لوح قرآن رضا سر دفتر علم و حیا — سیمرغ قاف ارتضا عنقائے دشت اصطفا

اے عینک عین الیقین نور نگاہ علم و دین — آگاہ راز اولین دانائے رمز آخرین

اے رحمت للعالمین فرشی مکان کرسی نشین — زینت دہ عرش برین حضرت محمد مصطفا

اے عزت لوح و قلم عز عرب فخر عجم — علام امی العلم عالی ہمم والا شیم

حسن ازل نور قدم مصداق اطلاق اعم — سرمایۂ فیض اتم حسن عطا شان سخا

سر دفتر علم الیقین جلوت نشین خلوت گزین — حلال راز اولین کشاف سر آخرین

دانائے اسرار مبین گلگونۂ رخسار دین — محبوب رب العالمین رمز وفا سر حیا

فخر بشر ذی جاہ و فر عالی سپہر رحمت اثر — عرشی سفر کرسی مقر والا نظر اعلیٰ گہر

آگاہ رمز مستتر دانائے سر بحر و بر — نکتہ رس شق القمر نوری قبا عظمت لوا

کب تک رہے زار و حزین کب تک رہے اندوہگین — کب تک ہو خاکستر نشین کب تک ہو ناچار غمگین

حسرت ادا وحشت گزین ناچیز و زار و کمترین — ذرہ وش ہر آن و این ناچیز اور عاجز ضیا

خمسہ بر غزل حاجی محمد جان قدسی رحمۃ اللہ

میرے آقا میرے سرور میرے مولا و نبی — حشر آفت ہے غم و ولولۂ روز و شبی

ہے مگر نغمہ سرا ذوق شفاعت طلبی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

نعرۂ صور ہے نالہ ہر روز و شبی
اور تپش آتش دل ہے شرر بولہبی
ہے لب دل پہ مگر زمزمۂ زیر لبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

کس کو حاصل یہہ شرافت یہ شرف میرے نبی
ختم ہے ذات مبارک پہ کمال نسبی
اس پہ طرہ ہے کہ ہے زمزمۂ مطلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

آپ سا عالم الٰہی مین نہ تھا کوئی نبی
نہ یہہ اعزاز نہ توقیر نہ والا نسبی
نہ یہہ شان اور تزک اور نہ یہہ بوالعجبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دعوئے وصف و ثنا ہے شہ دین بے ادبی
مین کہان اور کہان آپ کی والا نسبی
عمر بھر کہتے رہے سارے الوالعزم نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

اے تجلی سر طور کمال نسبی
ترے انوار کی ہو کس سے بیان بوالعجبی
جلوۂ قدس کا ہے زمزمۂ زیر لبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جو مین عالم مین ولی جتنے ہین دنیا مین نبی
راحت القلب ہے سب کی تری والا نسبی
روح کا سب کی ہے یہہ زمزمۂ زیر لبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شان قدرت کی ہوئی جب کہ عیان بوالعجبی | ایستادہ ہوئے صف بستہ ولی اور نبی
لب قدرت کا تھا یہ زمزمۂ زیر لبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حشر کے روز ہو جب حکم شفاعت طلبی | گو کہ صدہا کی ہو وہان شورش والانبی
زمزمہ سنج ہون پر سارے اولوالعزم نبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مرحبا گوہر دریائے شفاعت طلبی | مرحبا اختر برج شرف مطلبی
مرحبا فاتحۂ مصحف عالی نسبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دل پریشان ہے میرا جان طپان ہی مضطر | خط خنجر ہے میرا تار نفس آٹھ پہر
رگ جان دیتی ہے کاوش سے عذاب نشتر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ذرہ تسکین و تسلی کا نہین دل مین اثر | ضبط کی تاب عدم صبر و سکون کا ہے سفر
شورش شوق سے ہر وقت ہے خوف اور خطر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

مثل سیماب ہون ناکامی دل سے مضطر | شورش نالہ سے فرصت نہین ملتی دم بھر
سینہ گنجینۂ اندوہ ہے اور چاک جگر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کاؤ کاؤ غم [illegible] سے غضب آہ [illegible] | [illegible]

خار پیراہن تسکین خلش سجدۂ در — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

خون ہے ارمان دل اور دیدۂ نادیدہ ہے تر — شکل اخگر ہے جگر اور دل حیران مضطر
چین سیماب وشی سے نہین ملتی دم بھر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

دل ہے گم گشتہ خرد وحشی و سودا زدہ سر — سینہ گنجینۂ نومیدی و صدچاک جگر
محشر انگیز فغان نالۂ غم صور اثر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کیا کہون کیسے گذرتا ہے میرا دن اور رات — درد و غم سے نظر آئے نہین آثار نجات
کوئی تسکین و تسلّی کی نہین بنتی بات — ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبحیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

مدعائے دل بیتاب نہ پایا ہیہات — ہوئی تسکین و تسلّی کی نہ ہرگز کوئی بات
حشر آفت رہے افسوس میرے دن اور رات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبحیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

چشم تر دجلہ فشان روز و شب و رشک فرات — گرمئی سوز جگر آتش دوزخ دن رات
صبر و تسکین ہے عدم ضبط کی بنتی نہین بات — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبحیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

رات دن دل ہے حزین اور ہے عدم صبر و ثبات — شورش نالۂ حسرت سے نہین ملتی نجات
[illegible] — ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبحیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

اے بہار چمن جلوۂ نیرنگ صفات
اب نہین صبر کا دم اور نہین یارائے ثبات
اے تجلی رخ قدرت والے مظہر ذات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

ترے الطاف سے ممکن ہے کہ حاصل ہو یہ بات
اور ہو آئینۂ دل موجزن جلوۂ ذات
صدف قلب مین ہون گوہر اسرار صفات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

آپ کے ایک اشارہ سے ہو عاصی کی نجات
اے شہ کون و مکان آپ پہ ہر دم صلوات
آپ کے لطف سے ہو چشمۂ کوثر پہ برات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد مے گذرد تشنہ لبی

دیکھتا ہون کبھی رحمت سے مین رخ کا عالم
حور سمجھون کہ ملک یا کہون فخر آدم
کبھی سودا زدہ سا تکتا ہون زلف پر خم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

برگ گل مین یہ کہان جلوۂ رخ کا عالم
نذر حیرت ہون شب و روز محبت کی قسم
تار سنبل مین کہان سلسلۂ زلف کا خم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

عارض و رخ کی ادا جلوۂ اسم اعظم
پیکر نور ہے یا حور ہے یا ہے آدم
زلف و گیسو کی شکن پیچ و خم لام قلم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

سارے عالم سے ہے خوبی کا نرالا عالم
طرز و انداز و ادا ناز ہر ایک طرفہ رقم
کیا کہوں کچھ نہیں کہہ سکتا ادب کی ہے قسم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

مہ کنعاں میں کہاں تھی یہ ادا جسم کرم
اس کے کب ایسے تھے شیدا بمحبت آدم
ہے لب نطق میرا لال بس اے شاہ امم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

کس کو حاصل ہے یہ عظمت کی ادا تیرے سوا
حوریں آشفتۂ دیدار و ملک جان سے فدا
پیکر نور ہے یا جلوۂ انوار خدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

نہ یہ عارض نہ یہ جلوہ نہ تجلی نہ صفا
نہ یہ نور اور نہ فروغ اور نہ جلا اور نہ ضیا
کچھ عجب بوالعجبی کی ہے ادا نام خدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

تیری توقیر سے حیران رہا جبریل سدا
تیرا میکال ہے ستو جان سے شیدائے ادا
حشر میں دیوے گی یہی صور سرافیل صدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عرش اعظم سے ہے بالا تیری عظمت کا لوا
تذکرہ ہے تری توقیر کا کرسی پہ سدا
مدح خواں ہے ترے اعزاز کی خود ذات خدا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عالم جاں میں حاصل تھا تمہیں کیف حضور
رات دن پیش نظر آپ کے تھا جلوۂ نور

جبکہ قدرت کو ہوئی صورت اظہار ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

روز اول یہہ ہوا مرکز رحمت مشہور — تا ابد اس کے لیے حق نے رکھا کیف و سرور

نظر عزت و وقعت ہوئی اسپر مامور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نور پر نور کا مسکن تھا کبھی عالم نور — انبیا کی تھی جبین اس سے کبھی غیرت طور

جب ہوا عالم اسباب مین اظہار ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ذات کو اپنی تجلی ہوئی جسدم منظور — چاہا قدرت نے کہ ہو کاین و مکان پر نور

حکم اظہار تماشا کا ہوا سخت ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

اسکی تقدیر مین تھا جلوۂ رحمت کا وفور — اس کے فرمان کا طغرا تھا نشاط اور سرور

اسکی توقیر تھی ہر طرح خدا کو منظور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

حکمت حق کا رہا ہے یہہ ہمیشہ دستور — خاطر انبیا ہر طرح رہی ہے منظور

شاہد حال ہین توریت اور انجیل و زبور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

اللہ اللہ ترے رتبہ کا وہ ارفع ہے مقام — بیت اقصی نے تری ذات سے پایا اکرام

تیری عظمت سے ہوئی مکہ کی تعظیم تمام — نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

شان رحمت سے ہے یہ رفعت و توقیر تمام
ارجمندی و خوش اسلوبی و کیف انعام
صدقۂ خاص سے ہے یہ عزت و جاہ و اکرام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

طوبیٰ و سدرہ طفیل آپ کے ہیں شہرۂ عام
آپ کے فیض سے زمزم کو ہے سیرابی تام
آپ کے صدقہ سے ہے کوثر و تسنیم کا نام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

سلسبیل آپ کی رحمت سے ہوئی شیرین کام
زمزم الطاف سے ہے بندۂ کیف انعام
آپ کے فیض سے ہے کوثر و تسنیم کا نام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بہ شیرین رطبی

رات دن آپ پہ پڑھتے ہیں درود اور سلام
اور کہتے ہیں الٰہی رہے تا روز قیام
حور و غلمان و ملک اور فلک صبح و شام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

لب شیرین سے ترے قلب ہو شیرین کام
ترے صدقہ سے دل و جان کو ملا ہے انعام
اثر لطف ترا روح کو ہے رحمت عام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ترے الطاف سے ہے سلسلۂ فیض دراز
تو ہے قبلہ تری تعظیم ہے ارکان نماز
باب دولت ترے باعث ہوئے کونین پہ باز
بر در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

سجدہ فرسائے آدب باہمہ سوز وہمہ ساز — چشم برراہ اشارت ہمہ ارمان ہمہ آز
مدح خوان بندۂ فرمان و ارادت پرداز — بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

عاشق جلوۂ خدا بادل وجان باہمہ آز — طالب لقدرضا باہمہ سوز وہمہ ساز
نغمہ پرواز ارادت شرف اندوز نماز — بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و طوسی و ہندی یمنی و عربی

سجدہ فرسا تری توقیر کا عرش اعظم — ترے ایوان پہ فدا جنت فردوس و ارم
مایل جلوۂ دیدار خدائے اکرم — نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

للہ الحمد ہر ایک دم سر تسلیم ہے خم — نہ تمنائے وجود اور نہ اندوہ عدم
غازۂ عارض حیرت ہے یہ اندوہ و ستم — نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

تیرا مداح و ثنا خوان ہے ترا ایزد پاک — اور ہے نازان تری عظمت پہ خطاب لولاک
راحت جان جہان نغمۂ نارسا ناک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

شان رحمت نے دیا خاص خطاب لولاک — جسکی عظمت سے پریشان ہوئی فہم اور ادراک
عالم علم مین تمھا راضی و خوش ایزد پاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تیرے صدقے سے بڑا عرش سے بھی ستہ خاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہے جگر خون بجگر دیدہ حیران نمناک — عقل دیوانہ و گم گشتہ و حیران ادراک
بسر خاک بسر فکر و خرد ہین تپاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

اللہ اللہ ہوئی کتنی بڑی عزت خاک — عرش و کرسی پہ براق آپ کا پہونچا بیباک
دم کے دم مین ہوا سطے زیر قدم عالم پاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

اے شہ ہر دو جہان جلوۂ نور اللہ — زشتی نفس پریشان سے حالت ہے تباہ
کرم خاص سے ہم پر ہو عنایت کی نگاہ — عاصیانیم زمانیکے اعمال مخواہ

سوئے ماروے شفاعت بکن از بے سببی

کیا کہون حالت دل کیا ہے تبہ شام و پگاہ — کبھی سوئے فلک اور گاہ زمین پہ ہے نگاہ
قابل ذکر نہین حالت اب ستر و اللہ — عاصیانیم زمانیکی اعمال مخواہ

سوئے ماروے شفاعت بکن از بے سببی

آہ حسرت سے ہے جگر دوز تو نالہ جانکاہ — حال دل خوار ہے اور حالت جان زار و تباہ
سپئے حسنین ہو ایک دم کو عنایت کی نگاہ — عاصیانیم زمانیکی اعمال مخواہ

سوئے ماروے شفاعت بکن از بے سببی

عرض حاجت ترے دربار مین ہے بے ادبی — مدعا آئے نہ لب تک ترے شیدا کا کبھی
ہے ضیائے کرم خاص سے امید قوی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

دل بیتاب کا ہے زمزمۂ روز و شبی — ہے ضیا خون شدہ نعرۂ اللہ ربی
شعلہ انگیزیٔ حرمان شرر بولہبی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

تخمیس بر غزل حضرت مولانا اوحد الدین صاحب کرمانی المتخلص بہ وحدی رح

ذرات سے ہے سیماب وش مضطر دل خونیں کفن — ہر دم سے ہے صرف درد جان اور جسم ہے دار محن
اے واقف سر و علن محبوب رب ذوالمنن — خوش آنکہ بندم در رہت بر ناقہ محمل از وطن

خیزم چو گرد افتم چو اشک آیم بسر غلطم بہ تن

اے مصدر خیر اتم اے مظہر حسن شیم — اے جلوۂ نور قدم والا ہمم فخر امم
مسند نشین محتشم علام امی العلم — چون پا نہم در راہ تو پا شد پئے قطع رہم

پا راحلہ کف آبلہ چشم قدم غم زادمن

اے زیب گلزار ارم اے نور حق سر تا قدم — اے ماحی جور و ستم اے دافع درد و الم
ماہ عطا مہر سخا محبوب رب ذو الکرم — آیم برین دار الشفا گویم بزاری دمبدم

اے شمع دین ختم رسل مطلوب حق فخر زمن

اے لوح قرآن الیقین اے مایۂ علم و ادب — اے قبلہ گاہ اہل دین اے بو و آدم را اب
اے شان حسن ما سبق محبوب خاص ذات رب — شاہ سریر سلطنت سلطان او ادنیٰ لقب

مکی نسب امی حسب بطحا مکان یثرب وطن

اے دُرّ دریائے عطا اے شوکت ہر بحر و بر — اے شافع روز جزا اے باعث جن و بشر
اے ورد روح آرزو صبح و مسا شام و سحر — از گفتن نعتت بود ساعت بساعت تازہ تر

باغِ امل شاخِ طرب گلزارِ جان نخلِ بدن

اے چارۂ دردِ جہان اے شافعِ ہر نیک و بد
رحمت ادا دریا سخا فیضِ ازل کیفِ ابد

اے نورِ طورِ کبریا حسنِ احد شانِ صمد
از شوقِ باغِ عارضت از دستِ حسرت چاک زد

لالہ گریبان غنچہ دل نسرین قبا گل پیرہن

عرشِ آستان کے ذوق مین دل سوختہ جان بختہ
شوقِ طوافِ روضہ مین گردون عنانِ گسیختہ

جنت گہرِ بارشِ طلب با اشکِ خون آمیختہ
از شرمِ خاکِ درگہت بر خاکِ خواری ریختہ

رنگِ گل و آبِ گل و تابِ چمن بوئے سمن

اے جلوۂ حسنِ صفا ستر وفا حسنِ احد
اے شمعِ بزمِ اصفیا نورِ ازل کیفِ ابد

اے سروِ باغِ اصطفا رحمت ادا شانِ صمد
سحر آفرین عقل را در وقتِ وصفت اوفتد

کلکِ زبان لفظ از بیان نطق از زبان حرف از دہن

اے دُرِّ درجِ ارتضا حسنِ احد نوری جسد
اے تاجِ فرقِ اصطفا اے ماہ رخ خورشید خد

اے نورِ حسنِ لم یزل اے لمعۂ برقِ صمد
کمتر گدائے درگہت بر مسندِ شاہی بود

خسرو صفت دارا محل خاقان مکان جمشید فن

اے اعتبارِ اولیا اے ماہ برجِ موہبت
اے افتخارِ اصفیا اے مہرِ اوجِ مغفرت

اے سروِ باغِ اصطفا شانِ کمالِ منزلت
بعدِ وفاتم بس بود گردے ز راہِ مقدمت

زادِ سفر زیبِ عمل شمعِ لحد عطرِ کفن

اے ابرِ چرخِ اہتدا اے جلوۂ شمس و قمر
اے دُرِّ دریائے عطا اے عزتِ ہر بحر و بر

اے جلوۂ فیضِ سحر اکسیر اثر نوری نظر
اے رحمت للعالمین برخیز تا خیزد دگر

شور از فلک حور از ملک تا از زحل سر از علن

اے منبعِ حُسنِ شمیم مسند نشینِ مسند | اے مصدرِ خیر الامم بے جد و جد بے رد و کد
اے فیضِ حق سر تا قدم اے جملہ عالم را مدد | از سطوتِ حکمت سزد گر رو سے تا بد تا ابد

آب از زمین تاب از شرر بلبل ز گل باد از چمن

اے زینتِ کون و مکان اے ماہِ اوجِ اہتدا | اے زیبِ حُسنِ کن فکان اے مہرِ برجِ اجتبا
اے شمعِ بزمِ عرشیان نورِ جبین انبیا | از سلکِ کین بد گوہران خستند و نگین ترا

محراب پروین لعل خفتن درج گہر دُرِّ عدن

زور و قارِ حکم سے مریخ ہے تیغ آختہ | ہے عشوۂ ماکان سے خورشید سر افراختہ
ہے غمزۂ لولاک کا سب ساختہ پرداختہ | بر گردنِ اعدائے تو دستِ سپہر انداختہ

زنجیرِ غم بندِ الم غلِ ستم طوقِ محن

آدم شبِ معراج میں کہتے تھے آنکھیں فرشِ رہ | فردوس و ارم خلد و عدن مشتاقِ وصفِ لولہ
رضوان ہمہ تن شورش و بیتاب با حالِ تبہ | عیسیٰ و صالح در رہت با خضر و موسیٰ آمدہ

او چتر دار این ناقہ کش این خاکبوس آن بادزن

اے ماہِ برجِ سلطنت اے مہرِ اوجِ ابہت | اے عرشِ شان منزلت کرسی جاہ و مرتبت
قسامِ جامِ مغفرت شاہنشہِ رحمت صفت | عقل و دل و دین و خرد گردند گردِ روضہ ات

این شادمان آن جان فشان این طوف کن آن چرخ زن

جانِ دلیرانِ جری صرفِ طرب ہے خود بخود | ہر ایک کا تارِ نفس ہے تارِ سازِ باربد
عشرت فزا بزمِ جہان ہے رشکِ ایوانِ عضد | شمشیرِ شرع الورت از بہرِ دفعِ کفر شد

گیتی ستان آتش فشان کشور کشا اعدا فگن

عیب و گنہ غیظ و غضب طعنہ و کین حقد حسد | ظلم اتم حیف اشد شستہ بعہد آ تا ... بد

تیرے سبب جاہل ہوئے ناقص ہوئے اور بے سند | از ہیبت شرعت عجب بنود اگر دوری کند

چشم از غضب ابرو زچین جان از فسون زلف از شکن

تیرے سبب ظاہر ہوا آدم کا سب جاہ و حشم | تیرے ہی جلوے کیلئے دکھلائے سب لاؤ نعم
منظور تھا جلوہ ترا اے مظہر نور کرم | اے از طفیل ذات تو موجود گشتہ از عدم

چرخ و فلک ملک و ملک لوح و قلم ستر و علن

اپنا کلام جلوہ زا ہو غنچۂ و گل کا سبد | اپنا بیان پر فضا ہو رنگ گلزار سند
ہو شان مضمون کی ادا از ازل فیض احد | کلک بدیع سنج من از صفحۂ نعتت شود

دستان سرا ہی تھا عیسیٰ نفس عنبر فگن

حسرت کی ہے کچھ انتہا نہ جوش وحشت کی ہے حد | نہ دیدۂ نمناک کا قلزم سے کم کچھ جذر و مد
دل صرف غم جان وقف ہم اے خضر الطاف آ مدد | پے ناقہ ات ہر جا ہمند از دولت گاہش بود

باغ ارم ملک بقا صحرائے چین و دشت ختن

ہے ناقۂ زیبا جبین رشک پری و حور عین | طرز روش طاؤس وش تن برگ نرم یاسمین
سم سے جہان صحن فلک دم سے زمانہ عنبرین | وقت چریدن از دہن خارے کہ افتد بر زمین

سوسن شود نسرین دمد خیزد گل آرد نسترن

خاک در رشک حرم ہے راز دان بندگی | ہے آستان پاک شہ شایان شان بندگی
سجدہ گہ اہل طلب عالی مکان بندگی | در پیش خدام درت بستہ میان بندگی

علم و ادب عقل و ہنر ذہن و ذکا جور و محن

اے شاہد بزم صفا والا فر و کرسی نشین | اے زیب حسن اولین اے شان ناز آخرین
اختر خدم والا حشم گردون علم زیبا جبین | تا بر زمین افتد ز شرم بنمائے روئے نازنین

زہرہ زبام ماہ از افق مہر از تیغ شعاع ازلگن

اے ماہرو اے مہ لقا خورشید رخ نوری قبا
دانندۂ رمز فنا کاشف اسرار بقا
اے مطلع صبح صفا اے مشرق نور و ضیا
از جبہ بیرون نہ قدم برکن درخت ظلم را

برباد دہ آتش فگن در ہم شکن از پا فگن

قربان ترے صبح و مسا صدقے ترے لیل و نہار
ذیجاہ والا پایگاہ عالی حشم والا تبار
شیدا ترے ارض و فلک ملک و ملک تجھ پر نثار
جمع خطا اندیش را از برق تیغ آبدار

از پا برار از جان شان در خاک کش گردن بزن

مشرق ترا اول سے تھا مغرب ترا جان سے فدا
کوئی نہیں تجھ سے بڑا جز خالق ہر دو سرا
مفتون جنوبی روز و شب شیدا شمالی دائما
در زیر فرمان آمدہ فرمان بر حکم ترا

چین و ختا مصر و حلب روم و رے و شام و یمن

تیری حفاظت مستند تیرا کرم بیحد و عد
ذات کرم افشان تری مقبول درگاہ صمد
شامل ہے تو بے جد و جد حامی ہے تو بے رد و کد
گر حفظ تو مانع شود گردد گریزان تا ابد

مرگ از مرض رنگ از غرض گرگ از غنم زاغ از زغن

ہوش و حواس اہل شر ہیبت سے تیری باختہ
شان جلال کبریا ہر لحظہ ہے تیغ آختہ
ارباب خیر و دین حق کا کام ہے پرداختہ
از بہر دفع دشمنت ایام تعین ساختہ

تیر و کمان گرز و سنان تیغ و تبر دار و رسن

جو بندۂ فرمان نہیں وہ ہے اسیر درد و غم
تیرا مخالف جو بنا وہ کب نہیں صرف ستم
جسکا نہیں تو چارہ گر ہے وقف صد رنج و الم
با دشمنت روز ازل زائیدہ است از یک شکم

داغ برص رنج بہق گندہ بغل بوئے دہن

تیرے طفیل اے شاہ دین صبح و مسا نوری اثر — تیرے سبب سے جلوہ گر شان کرم شام و سحر
تیرے لیے ارض و سما املاک و ملک جن و بشر — از دولت نعتت بود لحظہ بہ لحظہ تازہ تر
فیض ازل عمر ابد روز نو و عیش کہن

اے غنچۂ باغ کرم اے زیب گلزار ارم — اے سرو بستان امم اے طوبیٰ و سدرہ حشم
ریحان بستان ہمہ سرچشمۂ فیض اتم — اے آفتاب شرع و دین چون خاک پامال توام
در من نگر بر من گذر سایہ فگن بر فرق من

اے صاحب دین متین اے زیور رائے رزین — اے زیب روز اولین اے شان شام آخرین
اے رحمت للعالمین عرشی مقر کرسی نشین — خو بیت شفاعت کردن است اے ہاشمی شفیع المذنبین
بیچارہ من نامہ سیہ حالم تبہ دل پُر حزن

اصحاب والا جاہ سے ہے دین کا تیرے بندوبست — ہر ایک کی شان علو کے سامنے افلاک پست
ہر ایک مقبول ابد ہر ایک منظور الست — صدیق اول پس عمر عثمان چہارم حیدر است
ان صادق و این عادل و آن جامع این بوالحسن

تیرا جمال با صفا مرآت حسن ایزدی — ہے تیرا نور پُر ضیا خورشید چرخ سرمدی
تیری ثنا تیری صفت ہے طور نور مرقدی — با ذکر و فکر نعت تو خرم نشستہ اوحدی
آسودہ جان آزادوش بے فکر دل اندر بدن

ناچیز و عاجز کمترین پروردۂ لطف و وفا — شیدائے انعام و عطا دیوانۂ فیض و سخا
ذلہ ربائے اولیا محو کرم جوشی ضیا — دارد امید مغفرت از دولت نعت شفا
یا این عمل با این گنہ با این جفائے ذوالمنن

اے مقتدائے خاص و عام لے سید خیر الانام — باد آز ما بر آل تو پیوستہ صلوٰۃ و سلام

در آشکار و در نہان در خلوت و در انجمن

خمسہ بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

دیوانۂ رخسار ہین کیا زہرہ اور کیا مشتری — ہے نور طور کبریا پیلے شک یہہ جلوہ گستری

پروانۂ انوار ہین ماہ اور مہر خاوری — اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

مجنون ترے دیدار کے بر جبیں تیر و مشتری — پروانۂ شمع حسن کی خورشان جلوہ گستری

مفتون ترے رخسار کے ماہ اور مہر خاوری — اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

آئینۂ حسن ازل نور جمال انوری — مہتاب اکلیل ابد انوار جلوہ گستری

خورشید اوج کن فکان خوش گوہر الوری — اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان بالاتری

شان ضیائے حسن کا ہے کون تجھسا جوہری — خوبان عالم مین کسے ایسی ملی والافری

کسکی ادائے ناز مین تیسی ہے جلوہ گری — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

یہہ بے نظیری کی ادا یہہ حسن یہہ خوش پیکری — یہہ ناز یہہ انداز یہہ خوبی و زیبا منظری

یہہ شان عالی جوہری یہہ ناز والا گوہری — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

غلمان ہو یا انسان ہو یا حور ہو یا ہو پری — ایسا نہ روایسی نہ صو ایسی نہ شان خاوری

ایسی نہ طوبیٰ پیکری ایسی نہ رحمت منظری — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

سارا جہان تیرے لئے کیسے نہ ہو شوریدہ سر — کسکی اداسے ناز ہے تیری صفت معجز اثر
ہے خرمن دل کیلئے ایسی کہاں برق نظر — ہرگز نیامد در نظر صورت ز رویت خوبتر

شمشی ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

ایسی جبین پر ضیا غیرت دہ نور سحر — یہہ حسن یہہ ناز و ادا اور یہہ حیا معجز اثر
آئینہ صبح ازل زیبا رخ رشک قمر — ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

صدہا سہے دل پر ستم لاکھوں اٹھائے رنج و غم — لیکن نہیں ہے اسمیں شک فات خدا کی ہے قسم
گہہ دیر کا طالب رہا گہہ شایق طوف حرم — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

حسن و صفا نور و ضیا ناز و ادا جاہ و حشم — گیسو و زلف عنبرین خال و خط مشکین رقم
عشوہ گران خلخی اور آذری زیبا صنم — آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیز دیگری

شکر خدا ہے جان جان فسلسے منا نام خودی — حب سے نگین شوق پر آیت محبت کی کہدی
صورت ہوئی اپنی جدی حالت ہوئی اپنی جدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

حرف غلط ہین این وآن لا و نعم ہے بیہودی — ارمان و دل ایمان و جان سرشار جام بیخودی
یک رنگ سے کیف فنا اور لذت ہست و بُدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

تسکین جانِ خلق ہے فرخ ادا فرخندہ خو
عطر گریبانِ طرب مشکین تری کاکل کی بو
لیکن قیامت ہر طرف کس طرح سے برپا نہو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو

آن نرگس رعنائے تو آوردہ شانِ دلبری

عارض کی انوار و ضیا شمع تجلی کی ہے لو
اور نغمۂ باغِ ارم جسم معطر کی ہے بو
عطر گریبان ازل کیف ابد فرخندہ خو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو

آن نرگس رعنائے تو آوردہ شانِ دلبری

انوار رحمت تا بکے ہون مہروش جلوہ نما
کبتک رہے نذر طپش شام و سحر صبح و مسا
اپنے جمالِ پاک کی دکھلا بھی دو جلدی ضیا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

تخمیس بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

سراپا رحمت حق ہے تری عادت تری طینت
بیان افصح ادا املح زبان مین نرمی و لینت
وفورِ فضل مولائی ازل سے زیب اور زینت
زہے از جوہر قرآن ہمہ پیرایۂ و ہینت

بصحت نسخۂ حبل المتین منشور سکینت

ازل سے افضل و اعلی ابد تک اشرف و اکرم
اجل شان جلال و جاہ عز علم مین اعلم
ہوا الاول ہو الآخر مکرم اکرم و اعظم
زظلمات عدم مے آمدی و پیش رو آدم

چراغ نور بر دستش ہم از روز نخستینت

زبان دُرریز گوہر پاش و الفاظ تجلی زا
فروغ طور مضمون فروزان و ضیا آرا
جمالِ شاہد معنی نگار جلوۂ جنیا
چو در مہ بیت نعت لست جائے سجدہ مومن را

تو آن بیت اللہش خواندن برائے عزت و زینت

بر و بحر و جبال و کوہ و غبرا و زمین جملہ
یقین علم الیقین عین الیقین حق الیقین جملہ
بروج و کوکب و سیارہ و عرش برین جملہ
ملک با جان و با روح اللہ و روح الامین جملہ
بزن یک خندہ تا میرند یک یک پیش شیئت

ضیائے لفظ روشن جلوہ آرا خوبی مضمون
فروغ شاہد معنی غبار نقص سے مصؤن
مجلی اور مصفا طرز مضمون عیب سے مامون
مرا زین نعت سلطان سخن خواند ہمہ گردون
زہے سلطانی خسرو اگر خوانند سکینت

خمسہ بر غزل حضرت مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ

کے بود یا رب کہ تیمار غم دنیا کنم
کے بود یا رب کہ ساز راحت عقبیٰ کنم
کے بود یا رب کہ درمان دل شیدا کنم
کے بود یا رب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

از ہمہ وارستہ و سر تا سر گستہ از ہمہ
خاکبوس رہگذر افتادہ ہم رنگ رمہ
مایل فریاد و محو نالہ جوشی چون دمہ
بر کنار زمزم از دل بر کشم یک زمزمہ
کز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دریا کنم

دوری خاک درت دارد بہ درد جان گسل
از سیہ بختی خود روز و شب ہستم منفعل
جذب شوق از نارسایہای خود زار و خجل
آرزوئے جنت الماوا برون کردم ز دل
جنتم این بس کہ بر خاک درت ماوا کنم

یا رسول اللہ جلال عنبرت ماہے نما
یا رسول اللہ جلال آسمان جاہے نما
یا رسول اللہ ارم آسا طرب گاہے نما
یا رسول اللہ بہ سوئے خود مرا راہے نما

تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیده پا کنم

خواہم از اندوہ ودودِ دلی شوم نعرہ کنان
خواہم از غمہائے پنہان محشر انگیزم عیان

خواہم از طوفان چشم تر قطرہ گوہر فشان
خواہم از سودائے پابوست نہم سر در جہان

یا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

کاوش دردِ نہانی ناوکِ دلدوز شد
شعلہ ریزی تپ غم برقِ عالم سوز شد

نالہ شبہائے تنہائی فغان آموز شد
صد ہزاران دی درین سودا مرا امروز شد

نیست صبرم بعد ازین کامروز را فردا کنم

جسم وجان را سوزم از سوزِ جگر ہر لحظۂ
محشر انگیزم زا فغان نالہ سر ہر لحظۂ

از غمِ فرقت ضیا عالم بتر ہر لحظۂ
ہر دم از شوقِ تو معذورم اگر ہر لحظۂ

جامی آسا نامہ شوقی وگرانشا کنم

ایضاً وله

فرحتِ دل ہے غمِ ہجر کی خمیازہ کشی
راحتِ جان اثر جذب کی دیوانہ وشی

لذتِ کیف طرب شام وسحر تلخ چشی
لی حبیبٌ عربی مدنی قرشی

کہ بود دردوغمش مایہ شادی وخوشی

شکر کی جا ہے ہر ایک طرح سے ہے مجھپہ کرم
فیضیاب ازلی ہون یہہ یقینی ہے بہم

عشق یثرب ہے مجھے اور تمنائے حرم
گرچہ صد مرحلہ دورست زپیش نظرم

وجہہٗ فی نظری کل غداۃ وعشی

للہ الحمد کہ ہے شوق مین ثابت قدمی
بے نظیر اپنی ہے کونین مین یہہ محتشمی

خارج آہنگ ہے افسانہ بیشی وکمی
فہم رازش چہ کنم او عربی من عجمی

لاف مہرش چو زنم او قرشی من حبشی

فرحت روح تمنا ہے مجھے آپ کی ذات
آپ کے ذکر میں اور فکر میں ہے میری نجات
غیرت شہد و نبات آپ کی ہر شیرین بات
مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

مظہر جلوۂ لولاک ہے بلغ امکان
تابش برق کرم چشمک پیدا و پنہان
اشعۂ لمعۂ ما کان فروغ دو جہان
ذرہ دارم بہ ہوا داری او رقص کنان

تا شدہ او شہرۂ آفاق بخورشید وشی

لذت شوق میں ہے کیف ابد لطف الست
بندۂ ناز صفت دل ہے تو جان ذات پرست
سیر اوج فلک ذوق سے ہمت نہیں پست
صفت بادۂ لعلش تو مپرس از من مست

ذوق این مے نشناسی بہ خدا تا نہ چشی

روز اول سے جو خوش طالع ہیں ور بخت بلند
شورش سینہ و دل ہے انھیں حزات پسند
نہ غم ہجر انھیں اور نہ حسرت کا گزند
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند

سر مبادت گر ازین راہ قدم باز کشی

ایضاً

با شوکت و جاہ و زیب و زینت
اے نور خدا رخ حسینت
شد جلوہ فروز شمع دینت
اے واضح و الضحی جبینت

واللیل نقاب عنبرینت

ما کان بہار گلفشانت
اخلاص لطافت بسانت
لولاک شمیم عطر دانت
طٰہٰ رقمی ز داستانت

یٰس علی بر آستینت

راحت شجری زرو سحرت فرحت ثمرے ز نور چہرت
رحمت ثمرے ز ذکر جہرت جنت اثرے ز فیض مہرت
دوزخ شررے ز لطف کینت

بر ذات تو ختم حق پناہی در ہر دو جہان تو بادشاہی
اے جلوۂ رحمت آلٰہی اسرار وجود را کماہی
دیدہ بنظر خدائے بینت

قصر تو بآسمان قرین ست جنّت بدر تو جا گزین است
توقیر تو لامکان نشین ست پیش تو سپہر بر زمین ست
عالم ہمہ روئے بر زمینت

اے نور رخت بہار گلشن عالم ز تجلی تو روشن
در ہر دو جہان در تو مامن تو صاحب کان کنتُ کنزاً
اعیان رسل قراضہ چینت

ہر کس چو ثنائے دلنشین گفت ہم خوشتر و بہتر و بہین گفت
حرفے و ضیا ہم این چنین گفت چون بر تو خدائے آفرین گفت
جامی چہ سزائے آفرینت

خمسہ بر غزل حکیم ابو نصر ظہیر فاریابی رحمت اللہ علیہ

نہ بحث حجت و برہان نہ ذکر و فکر دلیل نہ احتیاج بیان و نہ حاجت تاویل
نہ ادعائے ہنر نہ دعوی وصف پاک جلیل قسم بسورہ حٰمٓ و آیۂ تنزیل

که هست مدح نبی در زبور و در انجیل

نصیب حضرتِ آدم طفیل اونکے طرب — سبب ہے اُنکے ملی نوح کو نجات عجب
چمن خلیل کی اُنکے کرم سے نارِ لہب — زآبِ زندگی او خضر حیات طلب

مسیح بر در دار الشفائے اوست علیل

ملی وہ شوکت و رفعت اُسے بروزِ الست — کہ اوجِ چرخِ نہم جسکے سامنے ہے پست
سوا خدا کے ہے شان اُسکی سب سے بالا دست — ببارگاہِ کمالش کہ شمع نور ست

نہ بود و پرتوِ خورشید رہ بہ یک قندیل

ہے شہرت اُسکے کمالاتِ پاک کی ہر سو — ہے اُسکا عام سبق لا الٰہ الا ہو
بسا ہے ہر گُل و برگ و ثمر مین صورت بو — مدبرے کہ مجالست سبے اشارۂ او

کہ در بروج بود آفتاب را تحویل

فدا ہین اُسکی جلالت پہ شوکت و اجلال — نثار اُسکے رُخِ پاک پر ہین حسن و جمال
ادائے فضلِ خدائے تعالیٰ شانِ کمال — مسیحی کہ در ایام عمر در ہر سال

کشیدہ ہر نفسی با ترانۂ تہلیل

ہے سخت اور ہے دشوار فہمِ رمزِ صفات — ہے دور عقل و خرد سے کمالِ کنہِ ذات
بیان ہو کس سے ضیا و فروغ وصف کی بات — ہمین بس ست ظہیر از کرم کہ با حسنات

بود ز مہر نبی سیئات را تبدیل

ایضاً و لہ

کہ پا ازل سے تا ابد ایسا ہوا ہے فضلِ حق — کسکا ہے نور پُر ضیا سارے جہان سے ماسبق
[illegible] — [illegible] اشارۂ شوق

چرخ نثارِ مقدمت کردہ ستارہ برطبق

ہے تیرا نور اولین اور تیرا آخرین ہے دین
تیرے کمال وجاہ کا کوئی نظیر ہی نہیں
ہے تیرے در کا خاکبوس عجز سے ظام برین
رفتہ براوجِ لامکان آمدہ باز برزمین

بستر خواب اقدست داشتہ ہمچنان عرق

تیری نسیمِ لطف سے فصل بہار پُر فضا
نکہتِ خلق سے تیری غنچہ و گُل نشاط زا
تیری شمیمِ فیض سے بادِ صبا طرب فزا
سرو ستادہ در چمن از سرِ خدمت بپا

نعت تو در کتاب ثبت بود بہر ورق

ہے تیری شان برترین اور تیرا خلق بہترین
تو ہے شفیع مذنبین اور ہے ختم مرسلین
ہے تیرا شیوہ خوشترین اور تیرا دین ہے متین
نزد تو در عرق بود عیسیٔ آسمان نشین

ہمچو معلم زمین نزد مسیح در عرق

تیرے جلال وجاہ کی کوئی نہیں حساب و حد
حسن ہے جلوۂ صمد رخ ہے تجلی احد
رفعت و عز و شان کی تیری شمار بے عدد
نیم کرشمہ کردی و چشم ستارہ مے طپد

از رخ نیم رنگ تو ماندہ بر آسمان شفق

جلوۂ برق طور کا تجھ سے جلال مرتبت
روز ازل سے تیری ذات مظہر کیف مکرمت
شان کمال نور کا تجھ سے ظہور منزلت
یوسف مصر تا ابد ہست غلام درگہت

اے بکمال دلبری بردہ ز دلبران سبق

کفر نے آتے ہی تیرے دہر سے اپنی راہ لی
تیرے سبب سے روز و شب دین کا شادمان ہے جی
ظلم نے اپنے حال پر آہ و فغان بہت سی کی
گر تو بہ مسند شہی صیحہ عدل در دہی

نیل ز بیم قہر تو بوسہ زند بپاے تو

اور ہی کچھ ہوا چلی اور ہی کچھ ہوئی فضا
اب نہ وہ رات عیش کی اور نہ وہ دن طرب فزا
وحشت دل عدو بنی حسرت جان ہے جانگزا
برقع ناز باز کن دیدۂ لطف بر کشا
بین کہ ز جور ظالمان رفتہ ز شرع دین نسق

کسکی ہے دل مین آرزو کسکی ہے جان کو جستجو
کیون ہے ضیا کیطرح سے شایق شغل ہای و ہو
جلوۂ حسن لایزال ہے تیرے آج روبرو
اے کہ کنی ثنائے او صبحدم از برائے او
خیز و صبوح کن ظہیر از مے لعل بے شفق

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رحمت اللہ علیہ

اے فروغ بزم کن نور جہان آرائے تو
اے ضیائے کائین ونسکان رخ وسیمائے تو
اے فضا بخش ارم گیسوئے عنبر سائے تو
اے قبائے بادشاہی راست بر بالائے تو
زینت تاج و نگین از گوہر والائے تو

طوبیٰ قامت بہار قل ہو اللہ احد
جلوہ عارض فروغ آرائے اللہ الصمد
شان خوبی لم یلد رحمت کی موج جذر و مد
آفتاب فیض را ہر دم طلوعی میدہد
از کلاہ خسروی رخسار مہ سیمائے تو

عرش و فضل و عز و جاہ و صد ہا شان التقا
کرسی اوج و علو تاج و نگین اصطفا
مصدر جاہ و معالی مظہر حسن و صفا
جلوہ گاہ طاہر اقبال گردد ہر کجا
سایہ انداز و ہمائے چتر گردون سائے تو

صورت آئینہ سینے ہو گئے یکدم مین صاف
زنگ نقصان سنگئے عصیان ہو گئے سارے معاف
حرف باطل مدعی کے بنگئے لاف و گزاف
از رسوم شرع و حکمت با ہزاران اختلاف
[illegible]

تھا ترے مقدم کا مژدہ نغمۂ کیف الست
کائن و منکان ہیں دایم نرگس شہلا سے مست
تھا تماشا تیرے رُخ کا جلوۂ بازار ہست
گرچہ خورشید فلک چشم و چراغ عالم است
روشنائی بخش چشم اوست خاک پائے تو

شیوۂ اخلاق الطاف جناب کردگار
ہمت و بذل و عطا مشکل کشا حاجت برار
شیمۂ رحمت ادا انوار معجز آشکار
آنچہ اسکندر طلب کرد و ندادش روزگار
جرعہ بود ش از زلال جام جان افزائے تو

لطف عالی کار فرما ہو تو ہے سب لطف زیست
ہے غرض کسکو جو پوچھے دادخواہ ز آگہیست
ورنہ آئینہ وشی عقل زنگ ابلہیست
عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست
راز کس مخفی نماند بر فروغ رائے تو

لے فروغ شمع علمی سے تمیز نیک و بد
لے ضیا سے آئینہ انوار اللہ الصمد
لے خرد آگاہ کا رو سے ذکا رنگ مدد
خسرو اپیرانہ سر حافظ جوانی مے کند
بر امید عفو جان بخش و گنہ فرسائے تو

مخمس بر غزل حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

سب ترے انوار کی ہے شان جلوہ گستری
کائن و منکان پہ دی ہے تجکو حق نے افسری
تجھ سے ہی پُر نور ہیں ماہ اور مہر و مشتری
اے بذات تو مزین مسند پیغمبری
وے خجل گشتہ ز رویت آفتاب خاوری

ذات سے تیری ہی ہے پُر اعزاز شان رہبری
تیرے سے ہی نور کرامت کی ہے سب جلوہ گری
تیرے ہی لطف و کرم سے ہے جہان کی بہتری
بہر اخلاق و لطافت دُرِّ دُرجِ سروری

کیف الطاف خدا ہے تیری شاہا پاک خو
جلوۂ آثار کن تجھ پر فدا کیونکر نہ ہو
راحت جان لاانگ جسم کی تیرے ہے بو
گر نبودے یا رسول اللہ ذات پاک تو
ہیچ پیغمبر نبودے دولت پیغمبری

جلوۂ نور کرم تیرا زمین و آسمان
تیرے لطف خاص کے مشکور ہین سب انس جان
تیری ہی رحمت سے ہین معمور کون مکان
این جہان و آن جہان غافل نہ از امتان
ہیچ پیغمبر نہ کردہ چون تو امت پروری

راحت و آسایش عالم تری ایک ایک بات
رحمت و فضل خداوندی ہے شاہا تیری ذات
دونون عالم مین ترا الطاف ہے کیف حیات
پیش از آدم بعد از آدم در جمیع کائنات
سروران نشست چون تو بر سریر سروری

تیری سی وقعت کسی کی ہے نہ تیرا سا ہے دین
سچ تو یون ہے کوئی بھی تجھسا خدائی مین نہین
تیری سی عظمت کسی کی اور نے راے زرین
نقش نامت گر نمے کندی سلیمان بر نگین
سور و مارش کے مسخر مے شد و دیو و پری

تیرے ہی گلگشت کو ہے کیف ریحان بہشت
واسطے تیرے بنا ہے قصر ذیشان بہشت
تیری ہی خاطر سے ہے سب ساز و سامان بہشت
منتظر بودند در معراج حوران بہشت
تا کہ تو از گوشۂ چشمے بر ایشان بنگری

لطف کی خواہش کسی کی اور نہ امید کرم
ہان مرا حامی ہے شاہا تیرا لطف محترم
شائق طاعت ہون نہین نے عاشق طوف حرم
سایۂ چتر تو مے خواہم کہ باشد بر سرم
تا سرافرازم کنی بیشک بروز داوری

باعث نور و ضیا عز و جلال مصطفیٰ | سعدیا از دل بگو نعت جمال مصطفیٰ
گر محب خاندانِ مصطفیٰ را چاکری

خمسہ بر غزل حضرت امیر خسرو دہلوی رحمت اللہ علیہ

ایک عمر سے ہے ہمت روضہ کی تمنائی | شور افگن صد محشر آئینہ جبین سائی
آشفتہ سر و وحشی ہوں صورت سودائی | تا داشت دلم طاقت بودم بہ شکیبائی
چون کار بجان آمد زین پس من و رسوائی

آئینہ صفت ہر دم حیرت زدہ و حیران | در نار کباب آسا جان سوختہ دل بریان
ناکام تمنائیں نومید و حزین ارمان | در زاویہ محنت دور از تو چو مہجوران
تنہا منم و آہے در غم تنہائی

ہر لحظہ غضب حیران ہر لحظہ ستم مضطر | دل کورۂ آہنگر جان خاک و جگر اخگر
ہر صبح و مسا نگران حسرت زدہ سوئے در | شبہا منم و اشکے وز خون ہمہ بالین تر
عشق این ہنرم فرمود ار عیب نہ فرمائی

شمشیر محبت نے ہیہات کیا بسمل | ہے ضبط بہت دشوار تسکین ہے غضب مشکل
ہوں مرگ کا سودائی نہ زیست پہ ہوں مائل | سر پنجہ عقلم را پیچیدہ و برون شد دل
اے صبر ہمین بودت بازوئے توانائی

دل اور جگر غم سے خون ہو ہی چکا ہے تو | تسکین و تسلی کی معدوم ہوئی ہے بو
عادت نہیں نالہ کی افغان کی نہیں ہے خو | صد رنج ہمے بینم اے راحت جان از تو
از دیدہ توان دیدن چیزے کہ تو فرمائی

گو رشک قیامت تھی بیتابی و دل ریشی | ناچاری و ناکامی محرومی و درویشی

دیتی تھی اجازت کب پریشان وفاکیشی ۔ اگر راز برون وادم دانی کہ زبیخویش

دیوانہ بود عاشق خاصہ من سودائی

کس طرح سے حاصل ہو اب دل پہ سے قابو ۔ اس جوش محبت نے افسوس کیا جادو
غمخوار بنے کوئی سمجھائے ضیا اسکو ۔ بس دُر کہ ہے ریزد از چشم تر خسته

کز دست برون رفت است سر رشتۂ دانائی

خمسہ بر غزل حضرت حیدر

کوئی حنیف الورا سمجھے ہے کوئی رہنما جانے ۔ کوئی ہادی کونین اور کوئی پیشوا جانے
کوئی کہتا ہے رہبر اور کوئی مقتدا جانے ۔ محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

نبی لاریب اعزاز و وقار انبیا جانے ۔ ولی بے شبہ توقیر وکمال اولیا جانے
طلسم شان نیرنگی دل اہل صفا جانے ۔ محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

کمال اتقا کو محو زہد واتقا جانے ۔ جلال اصفیا کو صاحب قلب صفا جانے
وقار اہل باطن درک و فکر اولیا جانے ۔ محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

جمال شمع تقویٰ مرد زہد واتقا جانے ۔ جلال اصفیا آئینۂ قلب صفا جانے
وصال و ہجر وحدت درک و فکر اولیا جانے ۔ محمد سر قدرت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے

شریعت مین تو بندہ ہے حقیقت مین خدا جانے

دوئی سے جسکا دل افضل خداوندی سے خالی ہے ۔ اُسید کا فہم اور ادراک [illegible]

ازل سے تا ابد یہہ راز اُسکے دلپہ حالی ہے — محمد فی الحقیقت آفتاب لایزالی ہے

اُسی کے نور کا دونون جہان مین مرتبہ جانے

ادا کونین کو دکھلائی شان خوشنمائی کی — فضائی عالم آرا جلوۂ معجز ادائی کی
جو کچھہ سمجھا مین رمز ین اور جو فکر آزمائی کی — محمد نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

بہار آئی شب معراج شان کبریائی کی — حقیقت کھولدی دونون نے اور طرفہ ادائی کی
تجلی عام عالم مین ہوئی معجز نمائی کی — محمد نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

نہ سمجھے جو اسے ہے مشرب انصاف مین خائن — مہندس ہی کوئی اس نکتہ کو جانے ہے نہ کاہن
وہی کونین مین حامی ہے اور دارین مین ضامن — ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن

اُسیکو ابتدا جانے اُسیکو انتہا جانے

ثنا سے کچھہ فقط اپنی نہ اپنی مشت خاک عاجز ہے — عروج شان سے اُسکے رفعت افلاک عاجز ہے
وقار و جاہ سے آگاہ بزم پاک عاجز ہے — خدا اور مصطفےٰ کے کنہ سے ادراک عاجز ہے

محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے

مضامین ثنا کا فہم ہے ادراک سے باہر — طبیعت اہل معنی کی ہے اس مین نثار اور مضطر
ضیائے مہروش اب دونو عالم مین ہے جلوہ گر — ہے بے وحدت کو بہرہ ایسے سبک مضمون سے اچھلے

مری طرز سخن البتہ وحدت آشنا جانے

خمسہ بر غزل نا شریکتا ناظم بے ہمتا مولانا حاجی شاہ عبد الحکیم صاحب جوش وحکیم قادری و چشتی مدظلہ العالی۔ مرید جناب فیضماب مولانا سید غوث علیشاہ صاحب قادری چشتی نقشبندی سہروردی بغدادی پانی پتی رح

دارد دل نذر وفا با ما آرزو والتجا ۔۔۔ ذکر دل و جان روز و شب ور د زبان صبح و مسا
اے سرور ہر دو سرا شاہنشہ ارض و سما ۔۔۔ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ صدر العلیٰ نور الہدیٰ

حضرت محمد مصطفےٰ ختم رسل صلی علےٰ

اے صاحب شان عجب آباد رحمت رہ سبب ۔۔۔ اے دین و دنیا را سبب اے دافع درد و تعب
اے سرور والا حسب ماہ عجم مہر عرب ۔۔۔ اے سید عالی نسب پیغمبر امی لقب

الحق توئی محبوب رب قربان جانت جان ما

اندر نسب خوش جوہری در نسل والا گوہری ۔۔۔ در شان و عظمت افسری در جاہ و شوکت مہتری
درج کرم را گوہری برج وفا را اختری ۔۔۔ ہم شان حق را مظہری ہم اولی ہم اخری

ہم برتری ہم سروری از جملہ خلق و انبیا

اے مظہر جاہ اتم اے مصدر شان و حشم ۔۔۔ اے منبع حلم و حکم اے مجمع لطف اعم
اے دافع درد و الم عالی ہمم والا شیم ۔۔۔ اے صاحب جود و کرم ماہ عرب مہر عجم

ہم امتت خیر الامم ہم خود توئی خیر الورا

باشان و شوکت آمدی باو قر و رفعت آمدی ۔۔۔ با عز و رفعت آمدی با جاہ و حشمت آمدی
بادین و دولت آمدی با فیض و حکمت آمدی ۔۔۔ از اوج عظمت آمدی از بحر رحمت آمدی

اسے عالم علم الیقین اسے ماہر آن مبین — اسے برترین اسے بہترین اسے صدر نشین خوشترین

اسے نور شمع اولین اسے طور فیض آخرین — اسے خواجۂ دنیا و دین اسے مہبط روح الامین

اسے رحمت للعالمین اسے صاحب تاج و لوا

باجاہ و جود عز و شان با مکنت و با امتنان — با رفعت والا مکان با وقعت عالی نشان

با رحمت مژدہ رسان با فیض لطف بیکمان — وقتیکہ آمد در جہان در مولدت تسبیح خوان

بودہ اکثر قدسیان صل علی صل علی

اسے والہ ات ہر برگ و بر شیدائے تو شمس و قمر — اسے لطف تو فیض اثر اسے فیض تو رحمت ثمر

اسے رحمتت نور سحر نورت ضیائے بحر و بر — اسے سید عالی گہر اسے ہادی جن و بشر

کافیست از تو یک نظر براین حکیم بینوا

خمسہ

تیرا شیوہ ہے ہمیشہ سے کرم آثاری — تیرے پیکر میں ہیں انوار کرامت طاری

رگ و پے میں ہے تیری رحمت مولا ساری — ہیں تیری ذات میں افضال جناب باری

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

راحت ہر دو جہان ہے تیری اوج رفعت — فرحت روح و روان ہے تیری عز و وقعت

زینت کون و مکان ہے تیری جاہ و شوکت — عشرت کیف نشان ہے تیری شان رحمت

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے تیری ذات عجب باذل و جواد و کریم — اور تیرا خلق و کرم عادل و رحمان و رحیم

نور پر نور ہے تیرا ازلی اور قدیم — رحمت حضرت حق تیری لدنی تعلیم

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نہ تیرا کوئی عدیل اور نہ تیرا کوئی نظیر — ہے تیری خاکِ قدم نسخۂ خاص اکسیر
تیرے باعث ہے زمانہ کی بناؤ تعمیر — عظمت قدرت حق ہے تیری شان و توقیر

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آسمانوں پہ ہے واجب تیری تعظیم و وقار — اولیا خاکِ قدم پر تیرے قربان سَو بار
انبیا تیری محبت کے شیدا و نثار — ذاتِ حق مائل الطاف و کرم لیل و نہار

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیری عزت پہ فدا عزتِ عرشِ اعظم — تیرے شوکت پہ ہے غش شوکت شانِ آدم
اہلِ تکریم ہیں تو روزِ ازل سے اکرم — ایک اشارہ ہے ترے حل ہو جو مشکل اہم

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے اقوال پسند اور تیری مقبول دعا — تیرے افعال عزیز اور تیرا دین راہ ہدیٰ
بندہ حکم ترے بادل و جان ارض و سما — عالم افروز تیری نور کی انوار و ضیا

آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خمسہ بر غزل خود

حسن نور اولین ہو یا محمد مصطفےٰ — شانِ فیض آخرین ہو یا محمد مصطفےٰ
بانی دین متین ہو یا محمد مصطفےٰ — حامی دنیا و دین ہو یا محمد مصطفےٰ

سرورِ اہل یقین ہو یا محمد مصطفےٰ

حسن روئے مسلمین ہو یا محمد مصطفےٰ — نورِ چشم مومنین ہو یا محمد مصطفےٰ
سرمۂ دیدار دین ہو محمد مصطفےٰ — عینکِ عین الیقین ہو یا محمد مصطفےٰ

سرورِ کرسی نشین ہو یا محمد مصطفےٰ

کعبۂ دنیا و دین ہو یا محمد مصطفیٰ — قبلۂ عین الیقین ہو یا محمد مصطفیٰ
چارہ سازِ مذنبین ہو یا محمد مصطفیٰ — شافعِ روزِ پسین ہو یا محمد مصطفیٰ
رحمت اللعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

عرش اور کرسی پہ شانِ پاک کی ہے دھوم — لامکان مین اور مکان مین وصفِ رحمت کا ہجوم
خادمِ دربار والا فر ملایک اور نجوم — بندۂ فرمان ہمیشہ درک اور فہم و علوم
عرش کے مسند نشین ہو یا محمد مصطفیٰ

آپ کی شانِ معلےٰ کا ثنا گر کون ہو — آپ سے بڑھ کر جہان مین عجب و بہتر کون ہو
علمِ حق کا واقف اور آگاہ بڑھ کر کون ہو — انبیا کا اولیا کا شاہ و افسر کون ہو
نورِ رحمت ہر کہین ہو یا محمد مصطفیٰ

بادشاہ دو جہان ہو سرورِ کون و مکان — افتخارِ کن فکان ہو اور حق کے رازدان
اعتبار و عزت و توقیر و جاہ صالحان — مظہرِ آثار فضل و افتخار و عز و شان
حضرت حق کے امین ہو یا محمد مصطفیٰ

رحمت و فضلِ الٰہی اور حبیبِ کبریا — مصدرِ لطف کماہی بادشاہِ دوسرا
رونقِ خلد و ارم زینت دہ ارض و سما — بزمِ خاص قرب کے جلوات انوار و ضیا
ذات مولا کے قرین ہو یا محمد مصطفیٰ

خمسہ بر غزل رضوان مرادابادی

طوبیٰ ارم قامت دلجوئے محمد — فردوس تمنا و طلب بوئے محمد
انوار تجلی ازل ضوئے محمد — اترا ئین نگاہین جو بڑھین سوئے محمد
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد

اے صلِّ علیٰ فرخی خوئے محمدؐ	اے شانِ خدا قامت دلجوئے محمدؐ
محراب دعا گوشۂ ابروئے محمدؐ	اترائیں نگاہیں جو پڑیں سوئے محمدؐ
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ	
ہے نفرۂ گلزار ارم خوئے محمدؐ	اور نہ عطر گریبان طلب بوئے محمدؐ
اور روح طرب نکہت گیسوئے محمدؐ	اترائیں نگاہیں جو پڑیں سوئے محمدؐ
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمدؐ	
انوار ازل کا کبھی جلوہ نظر آیا	اسرار ابد کا کبھی غمزہ نظر آیا
صناعی و حکمت کا کرشمہ نظر آیا	اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینۂ روئے محمد	
ہو ماہ خجل مہر پُر انوار بھی شرمائے	اور طارمِ افلاک سمان طور کا دکھلائے
اور حضرتِ موسیٰ کی طرح خلق کو غش آئے	بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رخِ نیکوئے محمدؐ	
نہ لعل کی تابش ہے نہ ہے آب گہر کی	نہ نور شب قدر نہ رونق ہے سحر کی
نہ روشنیٔ قلب نہ تیزی ہے نظر کی	خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی
پھیلی ہوئی ہے روشنیٔ روئے محمدؐ	
تعبیر کی خواہش نہ تمنا ہو دعا کی	وحشت ہو سزا کی نہ محبت ہو جزا کی
سوئے تو پُر انوار رہے پیکر خاکی	جاگے تو ملے دولتِ دیدار خدا کی
جو خواب میں دیکھے رخِ نیکوئے محمدؐ	
اے طالع اقبال [illegible] انداز سے ماہر	اور اختر [illegible] ایک طرح منور

دکھلاتا ہے آثار طلسمی سکے یہہ جوہر ہر ماہ مین گھٹ بڑہ سکے فلک پہ مہ انور

ابروئے محمدؐ ہے کبھی روئے محمدؐ

اثار مین اسرار مین ہے جلوۂ یکتا انوار مین اظہار مین ہے طرفہ تماشا
تنزیہہ مین تقدیس مین ہے نور تجلی استاد ازل نے غزل حسن مین لکھا

کیا مطلع برجستہ ابروئے محمدؐ

اے کاش شب و روز رہے لطف نظارہ یہہ جانکی تسلی بنے وہ دل کا سہارا
جان دل سے تو دل جان سے کئے جائے نثارہ کہتا ہون قرینہ مہ تو دیکھ کے تارا

یہہ چشم محمدؐ ہے وہ ابروئے محمدؐ

مختار ہے چاہے جسے مسجود بنائے جو اسکے مقدر مین لکھا ہے اسے پائے
پتھر پہ گھسے یا خط تقدیر مٹائے زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہون میرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

حیرت زدۂ وحشت کا بوس نہ ہونا اور درد سے واماندۂ افسوس نہ ہونا
ویرانۂ ادبار کا پابوس نہ ہونا کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہ ہونا

صدقہ ترے اے چشم سخن گوئے محمدؐ

تسکین و طرب کا نہ شب و روز ہے قل حیرت سے تعلق ہو نہ وحشت سے توسل
نسبت ہو نہ گیسوئے کاکل سے تسلسل مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل

پڑ جائے اگر سایۂ گیسوئے محمدؐ

شکوہ نہ کسیکو رہے پھر بخت سیہ کا جون زلف کوئی پھر نہ پریشان ہو سراپا
[illegible]

کھلجاے اگر دامنِ گیسوے محمد

ہر طرح سے دل ضبط مین ہوجانیہ ہو قابو
پُرزے نہ جگر کے ہون نہ صد چاک ہو پہلو
نالہ ہو نہ افغان ہو نہ شورش ہو نہ آہو
قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو

گر دیکھ لے سروِ قدِ دلجوے محمد

لیتی نہ ہوا کیف کی سرو اور سمن سے
رکھتی نہ غرض بو سے نہ امید پھبن سے
لے عطر کی بو سونگھتی غنچون کی دہن سے
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے

پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوے محمدؐ

سرمایۂ تفریح ہین پیرایۂ نزہت
آثار طراوت ہین اور انوار نضارت
ہر رنگ سے ہر روپ سے ہین جلوۂ رحمت
پژمردہ ہون یارب نہ گلِ داغِ محبت

ان پھولون سے آتی ہے مجھے بوے محمدؐ

ہر لفظِ پُر انوار مرا غیرتِ گوہر
ہر حرف مین ہے تابِ تجلیِ دُرِ تر
ہر شان سے دکھلاتا ہون تکمیل کا جوہر
وہ بلبلِ خوش لہجہ ہون نغمے مرے شکر

جھوما کئے برسون شجر کوے محمدؐ

ہے نقدِ محبت کا مری جان مین خزینہ
اور مشرقِ انوارِ صفا ہے مرا سینہ
دل بادۂ عشقِ نبوی کا ہے قرینہ
زورِ کشش سلسلۂ سیدِ مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوے محمدؐ

آثارِ صفا ہین ترے آثارِ جمالی
انوارِ تجلی ترے انوارِ جلالی
تو منبع ہے اور مجمعِ اظہارِ کمالی
ڈوبی ہوئی کیا زورق خورشید نکالی

ہوتا ہے ضیا کو تو ہر ایک وقت نظارہ
دیدار ہی ہر طرح سے ہے دل کا سہارا
اے کاش دل زار کا ہو تیرے بھی چارہ
رضوان جو دم مرگ ذرا بھی ہو اشارہ
اترا تی ہوئی جان چلی سوئے محمدؐ

خمسہ بر غزل حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

بہ ادائی تو یا رسول اللہ
بہ صفائی تو یا رسول اللہ
بہ وفائی تو یا رسول اللہ
دل گدائی تو یا رسول اللہ
جان فدائے تو یا رسول اللہ

بہ ثنائے تو یا رسول اللہ
بہ رضائے تو یا رسول اللہ
بجدائے تو یا رسول اللہ
دل گدائے تو یا رسول اللہ
جان فدائے تو یا رسول اللہ

تری رحمت کی کیا شمار اور حد
ترا الطاف التفات احد
ترا اکرام فضل ذات صمد
ارحم الراحمین نہ بخشاید
بے رضائے تو یا رسول اللہ

نہ پسند اسکو جہد ہے نہ جد
نہ کسیکی ضرور اسکو مدد
ہو ہر اکوقت محو ذات صمد
کے بدروازہ کسان برود
بینوائے تو یا رسول اللہ

ہو فدا مجھپہ شان لوح و قلم
دو جہانیں ہوں بخت یار علم
فرق ہمت ہو میرے سامنے خم
گر بیابم بجائے سرمہ کشم
خاک پائے تو یا رسول اللہ

اُس سے حاصل ہے لطف فیض الست — جام وحدت کے کیف سے ہے مست
ارجمندوں میں خاص و بالا دست — فارغ از ابتلائے کونین است

مبتلائے تو یا رسول اللہ

کیا نہ کچھ کیف زیست کے ملتے — ہوتے کونین میں بہت اچھے
دیکھتے رنگ شان رحمت کے — کاش ہر موئے من زبان بودے

بہ ثنائے تو یا رسول اللہ

مٹ گئے دل سے رنگ وہم دوئی — اور ضیائے نشاط عشق ملی
کیوں نہ حاصل ہوا انبساط و خوشی — سر بہادست بر درت سعدی

بہ ہوائے تو یا رسول اللہ

مخمسہ قصیدہ مولوی کرامت علی صاحب شہیدی لکھنوی

لب دل زمزمہ سنج ثنائے فیض سرمد کا — تماشا پیش چشم شوق سے ہے کیف مخلد کا
ہے لوح سینہ میں آثار قرآن مجلد کا — رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہے میں نے مطلع نعت احمد کا

بہار آرا ہے گلشن التفات ذات سرمد کا — تماشا ہے بہار افروز شان فیض بیحد کا
دل و جان میں ہے رنگ اوراق قرآن مجلد کا — رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا

سر دیوان لکھا ہے میں نے مطلع نعت احمد کا

کلس زریں بڑھائے اوج جیسے شان گنبد کا — شعاع مہر جوں چمکائے رخ چرخ زبرجد کا
عروج عرش سے ظاہر ہو جیسے فرق فرقد کا — طلوع روشنی جیسے نشان ہو شمہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہاں میں نور احمد کا

تجلّی ریز جلوہ ہے جمال و حُسن سرمد کا
چمن پر رنگ و بو ہے غمزۂ ناز مخلد کا
تماشا ہے بہار افروز شان فیض بیحد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

فلما سے ہوا جسطرح جلوہ نور بے حد کا
ہے جون انا جعلنا نقش فیض بے رد و کد کا
کلید کنت کنزاً سے کہلا جون قفل سرمد کا
طلوع روشنی جیسے نشان ہوشہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

بہارستان وحدت مین مخاطب وہ ہی قل کا تہا
وہی سامان ارم کی بلبلون کے شور و غل کا تہا
اُسی کی شان مین نازل ہوا سیپارہ گل کا تہا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تہا

نہ تہا نام و نشان جن روز ون اس لوح زبرجد کا

فضائے حسن رحمت اُسکے رنگ و بو آئین مین
نگارستگاری اُسکی طرز جاہ و تمکین مین
ادائے ناز قربت اُسکی شان زیب و تزئین مین
چمن پیرائے کن فراش اُسکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اُسکی مسند کا

فلک مست مے عشرت کہ طالع فرخی لایا
طرب سے عرش جہوما شان عظمت کا بڑہا پایا
ملک مسرور و نغمہ خوان کہ ہم نے مدعا پایا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا

عرب مین شور اُٹہا جسوقت اُسکی آمد آمد کا

ملی شان معلّی فیض کی تقسیم کو اُس سے
بہار تازہ آئی کعبہ کی تعظیم کو اُس سے
ہوئی حاصل ترقی علم کی تعلیم کو اُس سے
شرف حاصل ہوا آدمؑ اور ابراہیمؑ کو اُس سے

نہ تنہا فخر عالم فخر تہا اپنے آب وجد کا

سر عرش اُسکے نور پاک کا جلوہ تہا تزئین کا
بہار طور تہا وہ راہ حق کی زیب و آئین کو

فروغ تازہ اُسکی ذات اطہر سے ملا دین کو   وہ اس عالم مین رونق بخش تہا حورونکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبیٰ بنکے سایہ اُس سہی قد کا

ہمیشہ بندۂ احکام اور پابند فرمان تہا   ہمیشہ جان اور دل سے نثار و نذر و قربان تہا
ہمیشہ تہا ادب مدنظر ہم شکل انسان تہا   ہمیشہ اُس کے صاحبزادونکا گہوارہ جہنبان تہا

عجب کچھ ہب یاد تہا روح الامین کو بہی خوشامد کا

رہا مدت تلک نور اُسکا نورِ حق کا ہمسایہ   ہزارون سال قصر لامکان مین عیش فرمایا
شب میلاد اہل خاک کو دیدار دکہلایا   شبِ معراج چڑہکر عرش پر دم مین اُتر آیا

بیان اُس قلزم معنی کی کیا ہو جذر اور مد کا

نہ دنیا کا کوئی غم اور نہ عقبے کا قلق اُسکو   ہر ایک انداز سے معلوم رمزِ نہ طبق اُسکو
پڑہایا خوب ہے اُستادِ قدرت نے سبق اُسکو   کشود عقدۂ باطن مین کافی نام حق اُسکو

کہلا کرتا ہے بے کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

منور مہر انور حسن عالمتاب سے جسکے   مسخر چرخ اخضر شان فتح الباب سے جسکے
[illegible] حیران وحشت شد شوکت اصحاب سے جسکے   روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے

کرون کیا وصف اُس دریتیم بحر سرمد کا

فروغ جلوہ ہائے شوکت و شان مین نہ فرق آیا   تجلی جمالِ زیب امکان مین نہ فرق آیا
کمال جوہر پیدا و پنہان مین نہ فرق آیا   وفات ظاہری سے جوہر جان مین نہ فرق آیا

وہ جسم پاک گو محسوس تہا روح مجرد کا

ہمیشہ [illegible] شان رنگین چمن گلزار امکان کے   ہمیشہ پر فروغ و جلوہ زا انوار ایمان کے
[illegible] رحمت زہے آثار احسان کے   نہ کم قدر اُسکے شیرازہ بکہر جانے سے ارکان کے

نہ افزون رتبہ قرآن مجیدؔ اسے مجلد کا

نہ ایسا خط معطر ہو نہ ایسا رخ مجلّٰی ہو
سراپا نور تہا وہ نور سے بڑہکر کوئی کیا ہو
نہ ایسا جسم اطہر ہو نہ ایسا تن مصفا ہو
گرا فعی بن کے جانکلے اُدہر ابلیس ندا ہو

ملاحت قصرِ اخضر روح کو اُسکی زبرجد کا

لب امت کیلئے سایل زبان تسبیح کی مایل
طلب تنزیہہ کا محمل فنا فی الحق کی شان حامل
دہن تحمید کا شاغل جگر تقدیس کی منزل
اُدہر اللہ سے واصل اودہر مخلوق کے شامل

خواص اُس برزخِ کبریٰ مین ہے حرفِ مشدد کا

ہدایت کسطرح ہوتی ہر ایک نادان و حمق کو
نہ صادق مانتا ہرگز کوئی احکام اصدق کو
نہ برحق جانتا کوئی جہان مین دین برحق کو
گذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو

نہ ہوتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

کسیکے سر مین سودا جاہ و شان و امارت کا ہے
عبادت کے بدل مین کوئی دلدادہ منزلت کا ہے
کوئی مغرور اپنے ذکر و شغل و محمدت کا ہے
بہروسا ہر کسیکو ایک حصارِ عافیت کا ہے

[illegible] ذو القرنین کو سد کا

مہ نو [illegible]
تری خاکِ کفِ پا سے فلک اعزاز کا شایان
ترے انوار سے چرخ چہارم پر ہے خورشان
ترے پابوس سے ہفتم فلک پر منزلِ کیوان

ترے سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق فرقد کا

کبہی الہام سے دیتا ہے عزت ارجمندونکو
کبہی کشف بطون سے وہ شرف عرفان پسندونکو
کبہی القا سے سمجہاتا ہے سر طالع بلندونکو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندونکو

[illegible] کے مقصد کا

کوئی طوبیٰ کے سایہ کے عزے لوٹیگا فرحت مین
وصال حور و غلمان سے کوئی ہو محو لذت مین
کوئی سرشار ہو کوثر پہ کیف جام رحمت مین
بیٹھینگے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت مین
کھلے گا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

کرے جو ناز ہے زیبا تمہاری پاک امت کو
کیا ہے خاص اسکے ہی لئے فضل و رحمت کو
انہی کے واسطے پیدا کیا ہے حق نے جنت کو
لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک و بد کا

بنا گو بوسہ گاہ خلق با صد شوکت آرائی
نہ نکلا خوبی قسمت سے ارمان جبین سائی
ہوئی گو ہر طرح حاصل وقار و جاہ و رعنائی
رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر نجا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نہ نیرنگ و طلسم و شعبدہ نے سحر و جادو ہو
برنگ گل کرے صد چاک سینہ او رہتراز و ہو
کرامت ہو نہ استدراج ہو نے نعرہ ہاہو ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

نہین ہے بحث خاص و عام تنبیہ و ہدایت مین
وہی پاتا ہے لذت ہو ازل سے جسکی قسمت مین
طلسم طرفہ حکمت ہے ظاہر شان رحمت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

عیان لولاک و ماکان سے تیری عظمت شایان
اور اتممت لکم سے شاہد عزت ترا قرآن
مبین ہے لقد جا سے تیری شرکت خویشان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہے یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

ارادتمند ہون سو جان سے شیرازی و تبریزی — تیری تعریف سے میری زبان میں آئی ہے تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہنّد کا

کھلینگے جوہر الفاظ اب کامل عیارونکے — جھکینگے عجز سے سر سیکڑون نخوت شعارونکے
جگر خون ہوئینگے حسرت سے اکثر نامدارونکے — پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارونکے

ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعار مجدّد کا

تمنائے زیارت میں سے میرا جذب دل جالب — تسلّی اور تسکین پر ہوا ہے ولولہ غالب
پریشان روح گو وحشت سے اور بے حس ہوا قالب — ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسّر ہو طواف آہ کاش جلدی تیرے مرقد کا

کبھی رووُن میں دل سے اور بہانہ سے ملوں آنکھین — کبھی گھبراؤن حالت کے چھپانے سے ملوں آنکھین
کبھی خاک در رحمت نشانہ سے ملوں آنکھین — کبھی نزدیک جاکر آستانہ سے ملوں آنکھین

کبھی میں دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

نہ اندیشہ ہو غم کا اور نہ وسواس الم گذرے — نہ ہووے کوئی کاوش اور نہ فکر بیش و کم گذرے
نہ ارمان وجود آئے نہ اندوہ عدم گذرے — فراغ دل سے گردان زندگی کا کوئی دم گذرے

حسد ہو خضر و عیسی کو میری عیش خلد کا

نہ گر گنجینہ رمز و دقایق ہو مرا لاشہ — نہ گر اوج فلک کا دل سے شایق ہو مرا لاشہ
نہ گر اہل طلب میں سب سے فایق ہو مرا لاشہ — مدینہ کی زمین کے گر نہ لایق ہو مرا لاشہ

کسی صحرا میں وان کے طعمہ ہون میں دام اور دد کا

مقدر میں جو لذت وصل کی پائی ہے پا بیٹھے — خط تقدیر میں جو ہیں مزے لکھے اٹھا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طایر روحِ مقید کا

ضیائی شمع جان پر وانہ بجاتے ہیں وحشت سے — دل و ارمان فدا ہوتے ہین بجد جوش الفت سے

تمنا سجدے کی سرشار ہو کیف اجازت سے — خود آ مونہہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہے محمد کا

تضمین بر غزل مرزا اسد اللہ خان بہادر غالب دہلوی

مفتاح گنج فیض لسان محمد است — عین الحیات آب دہان محمد است

شان ظہور ذات بہ شان محمد است — حق جلوہ گر ز طرز بیان محمد است

آرے کلام حق بہ زبان محمد است

در صدف [illegible] — شعلہ سی شمع سے فانوس برق تاب

خورشید سے [illegible] چہارم ضیا آب — آئینہ وار پرتو مہر است ماہتاب

شان حق آشکار ز شان محمد است

مدہوش کوئی اور کوئی بیخودی پرست — سرشار کیف کوئی کوئی محو اور مست

شیدائے حسن کوئی کوئی والہ است — تیر قضا ہر آئینہ در ترکش حق است

اما کشاد آن ز کمان محمد است

ہر بات مین ہے جلوۂ اعجاز عیسوی — جنبش مین لب کی معجزۂ کیف جانفزی

خلق و وفا ہے داد رس درد باطنی — دانی اگر بمعنی لولاک وارسی

خود ہر چہ از حق است از آن محمد است

عاشق کو دل پسند ہے تو ان کا ہے خال و خد — طوبیٰ بڑھ کے سدرۂ افزون ہے سرو قد

سوگند کردگار بجان محمد است

احسین نہ یہ ادا ہے نہ یہ نقش اور نگار　　یہ راستی نہ خوبی اعجاز آشکار
دو نو جہان نہ اسکی اداؤن پہ یون نثار　　واعظ حدیث سایۂ طوبیٰ فرو گذار

کاینجا سخن ز سرو روان محمد است

ہر طرح سے خدا کو ہے منظور دائما　　شام و سحر پسند ہے ہر کار کی رضا
ہر معجزہ کی طرز روش خاص خوشنما　　بنگر دو نیمہ گشتن ماہ تمام را

کان نیمہ جنبشے ز بنان محمد است

وصف و ثنا کا اسکی نہ اندازہ اور نہ حد　　ہر شان سے ہے جلوۂ وہ قدرت احد
رحمت سے اسکی شام و سحر رحمت صمد　　در خود ز نقش مہر نبوت سخن رود

آن نیز نامور ز نشان محمد است

خاموشی اس بیان سے ہے ہر طرح مغتنم　　ہمت کی اور روانی خامہ کی ہے قسم
ہر رنگ سحر و غ و ضیائے ثنا ہے کم　　غالب ثنائے خواجہ بہ یزدان گذاشتم

کان ذات پاک مرتبہ دان محمد است

مسدس

دیکھکر شان تیری کیون نہو حیرت طاری　　کیون نہو عقل رسا وصف و ثنا مین عاری
ناز اعجاز ادا طرز طلسم آثاری　　جلوۂ برق تجلّی رگ و پے مین ساری

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مطلع الشمس ہے رخ مشرق انوار عذار　　مہر رخشان ہے جبین ماہ مبین ہے رخسار

غمزہ ہے برق کرشمہ ہے تجلّی آثار
ایک ایک نازو ادا اشعۂ طورِ انوار

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شان ذیشان ادا طرفہ صفا خوش انداز
غمزہ عشوہ روش ناز سراپا اعجاز
طورِ انوار تجلّی ہے رخ جلوہ طراز
نفحۂ رحمتِ حق نکہتِ گیسوئے دراز

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

طرۂ تاج سرِ عرش تیری شان وقار
شاخ سدرہ ہے فدا دیکھ کے طرزِ رفتار
راحت القلب ملایک تیرے شیرین گفتار
جان سے سرو روان پر تیرے طوبیٰ ہی نثار

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سرمۂ دیدۂ عظمت تیری خاکِ درِ پاک
رنگ گلگونۂ وقعت تیری خاکِ درِ پاک
غازۂ عارضِ شوکت تیری خاکِ درِ پاک
نفحۂ غنچۂ عزت تیری خاکِ درِ پاک

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بو البشر کی تیرے باعث ہوئی توبہ قبول
مدعا حضرتِ حوّا کا ہوا تجھ سے حصول
نام سے تیرے ہوا رحمتِ کامل کا ظہور
ازلی و ابدی ہو گئے حاصل مامول

حسنِ یوسف دمِ عیسٰی ید بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عمر بھر حضرت آدمؑ کو رہا تیرا پاس
شیثؑ و ادریسؑ ہے شوقین ونزات اداس
آئی الفت تیری ہر طرح براہیمؑ کو راس
عاشق زار تیرے خضرؑ ہین شیدا الیاسؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جو ادا ہے تیری نادر ہے جو شیوہ ہے سو خوب
ہر روش عمدہ ہے ہر طرز ہے خوشتر اسلوب
صبر و تسکین پہ شیدا تیری صبر ایوبؑ
حلم اور ضبط پہ مفتون تیرے حلم یعقوبؑ

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کشتی نوحؑ کو طوفان سے کیا تو نے پار
نار نمرود براہیمؑ پہ تو نے گلزار
تو نے کی ناقۂ صالحؑ سے مدارات اظہار
لی مسیحا کی خبر تو نے ہی شاہا سردار

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سخت درماندہ و حیران ہے ضیاب نزات
اسپہ بھی لطف و عنایت کی ہو ظاہر کوئی بات
تا کہ اس عالم فانی مین ہو یہ خوش اوقات
اسکے اشعار کی لذت سے ملے کیف نبات

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مسدس

اے کاش تمنائے دل زار روا ہو
آئینۂ خاطر مین تجلی صفا ہو
جوہر دل مجروح کا آئینہ نما ہو
عقدہ مری امید کا یارب کہین وا ہو

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

دیدار مدینہ سے مرا دل ہو طرب جوش
ہو شاہد امید مرا زینت آغوش
انوار مدینہ سے مری جان ہو صفاکوش
اور آرزوئے دل مری راحت سے ہو ہمدوش

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

رہتا ہے ہر ایک لمحہ ملال شہ کونین
دیکھون مین ان آنکھون سے جمال شہ کونین
سرمایۂ وحشت ہے خیال شہ کونین
پیش نظر جان ہو جلال شہ کونین

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

اے کاش وہ دیکھون در و دیوار مطلّا
وہ مسجد پر نور وہ مسجد کا مصلّا
قربان ادا جس کا رہے عرش معلّی
وہ بقعۂ پاک اور وہ آثار مجلّی

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

طیبہ کی ہواؤن سے مری روح ہو مسرور
سینہ مرا انوار محبت سے ہو معمور
طیبہ کی اداؤن سے مسرت رہے موفور
ایک ایک دعا اپنی ضیا اب بنے ماثور

جو دل مین تمنا ہے وہ پوری ہو شتابی
مٹ جائے غم ہجر کی یارب یہ خرابی

مسدس

الصلوٰۃ اے لمعۂ حسن وجمال	الصلوٰۃ اے اشعۂ نور وجلال
الصلوٰۃ اے ماہ چرخ لایزال	الصلوٰۃ اے مہر اوج بے مثال

الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے سرور دنیا و دین	الصلوٰۃ اے عرش اعلیٰ را مکین
الصلوٰۃ اے شاہ ختم المرسلین	الصلوٰۃ اے رحمت اللعالمین

الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے شافع کون و مکان	الصلوٰۃ اے بادشاہ انس و جان
الصلوٰۃ اے رہبر ہر دو جہان	الصلوٰۃ اے پیشوائے مقبلان

الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے سید والا تبار	الصلوٰۃ اے راز دار کردگار
الصلوٰۃ اے باعث لیل و نہار	الصلوٰۃ اے واقف ہر نور و نار

الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے گلبن باغ وفا	الصلوٰۃ اے بلبل شاخ حیا
الصلوٰۃ اے نخل گلزار صفا	الصلوٰۃ اے مظہر نور خدا

الصلوٰۃ اے جلوۂ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

الصلوٰۃ اے بادشاہ اتقیا
الصلوٰۃ اے غمگسارِ اولیا

الصلوٰۃ اے دردخواہ اصفیا
ہو ضیا پہ بھی کرم کی ایک ادا

الصلوٰۃ اے جلوہ برق کمال
الصلوٰۃ اے خاص رب ذوالجلال

مسدس

السلام اے سرور وحدت پناہان السلام
السلام اے غمگسار دادخواہان السلام

السلام اے چارۂ دردگناہان السلام
السلام اے بادشاہِ بادشاہان السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعٔ نامہ سیاہان السلام

السلام اے اخترِ گردونِ قربت السلام
السلام اے غمگسار دردِ وحشت السلام

السلام اے گوہرِ دریائے رحمت السلام
السلام اے چارہ سازِ یاس وحسرت السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعٔ نامہ سیاہان السلام

السلام اے رونق کون ومکانی السلام
السلام اے واقفِ سرِ نہانی السلام

السلام اے نورِ روشن جاودانی السلام
السلام اے کاشفِ کشف عیانی السلام

السلام اے داورِ باعزوجاہان السلام
السلام اے شافعٔ نامہ سیاہان السلام

السلام اے غنچۂ بستانِ رحمت السلام
السلام اے باغبانِ باغ قربت السلام

السلام اے گلبنِ گلزارِ وحدت السلام
السلام اے شمع انوارِ ہدایت السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے سروِ بستانِ الٰہی السلام
السلام اے ماہِ رحمت پناہی السلام

السلام اے طوبیِٔ خلد کماہی السلام
السلام اے خازنِ امر و نواہی السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے طرۂ تاجِ کریمی السلام
السلام اے جوہرِ فیضِ قدیمی السلام

السلام اے نورِ مراتِ رحیمی السلام
السلام اے بلبلِ باغِ صمیمی السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے موجِ فیضِ لایزالی السلام
السلام اے مصدرِ شیریں مقالی السلام

السلام اے گوہرِ بحرِ معالی السلام
السلام اے مظہرِ قالی و حالی السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے مظہرِ حسنِ شریعت السلام
السلام اے مبدأ کیفِ مروت السلام

السلام اے خازنِ گنجِ طریقت السلام
السلام اے حافظِ نقدِ محبت السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام

السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے زیب بخشِ نورِ ایمان السلام
السلام اے نکتہ فہمِ رازِ عرفان السلام

السلام اے جلوہ ریزِ فیضِ ایقان السلام
السلام اے خلوتیِ بزمِ سبحان السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے اوستادِ مکتبِ دین السلام
السلام اے رازدارِ رمزِ پیشین السلام

السلام اے زیب بخشِ دین و آئین السلام
السلام اے قائلِ الحمد و آمین السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے عالمِ علمِ ماکان السلام
السلام اے مہبطِ افضالِ سبحان السلام

السلام اے کاشفِ اسرارِ عرفان السلام
السلام اے نور بخشِ بزمِ خاصان السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے موجۂ دریائے بیحد السلام
السلام اے شانِ ذیجاہِ اب و جد السلام

السلام اے قلزمِ افضالِ بیحد السلام
السلام اے حامد و محمود و احمد السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے غنچۂ شاخِ صمدیت السلام

السلام اے نخلۂ باغِ مروت السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے سرورِ دنیا و دینی السلام
السلام اے عینکِ عین الیقینی السلام
السلام اے زینتِ کرسی نشینی السلام
السلام اے محرمِ خلوت گزینی السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے شہسوارِ سیرِ اسریٰ السلام
السلام اے جاہ بخشِ صدرِ عظمیٰ السلام
السلام اے قافلہ سالارِ اعلیٰ السلام
السلام اے شارحِ متنِ فاوحیٰ السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے شاہِ اقلیمِ ہدایت السلام
السلام اے ماہِ اکلیلِ ولایت السلام
السلام اے مہرِ گردونِ حمایت السلام
السلام اے رحمتِ خالق بریت السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

السلام اے نکتہ سنجِ خوش ادائی السلام
السلام اے مہرِ برجِ راست لسانی السلام
السلام اے ماہِ اوجِ حق نمائی السلام
السلام اے چارۂ دردِ ضیائی السلام

السلام اے داورِ باعز و جاہان السلام
السلام اے شافعِ نامہ سیاہان السلام

مسدس

اے دلِ صرفِ تپش و زاتِ وقفِ اضطراب
اور رگِ جاں کاوشِ حسرت سے سیلِ خونِ ناب

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

صبر پابند الم تسکین اسیر درد و غم
فہم ناقص در کف بیخود فکر حیران و مبہم

ضبط از خود رفتہ عقل آوارہ و شیدا علم
ہوش پران رنگ زرد و زار تن خاطر بہم

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

حالت دل زار و خوار ایکدم نہیں راحت نصیب
آرزو خون گشتہ اور امید کی حالت عجیب

جان محزون ضبط سے دور اور وحشت سے قریب
درد ناکامی ستم جوش جنون عاجز شکیب

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

ہمدم دل کون ہے کسکو سناؤن حال زار
سینہ ہے پر زخم اور داغی جگر ارمان فگار

محرم جان کون ہے کس سے کہون کتنا ہون خوار
کاوش درد نہان محشر ادا لیل و نہار

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

کبتلک اے افسوس محرومی رہے غمخوار دل
ہے اجازت کب ادب کی جس سے ہو اظہار دل

وائے کبتلک جوش پیہم ہو حالت آزار دل
کون ہے غمخوار پوچھے جو کہ حال خوار دل

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

ناز غمزہ [illegible] الم [illegible] رات دن صبح و مسا
وقف حسرت محو شورش آہ درد جانگزا

سوز فرقت کی جگت میں شمع وش نور ضیا
برق نومیدی وبال خرمن حلم و حیا

بسکہ از ہجر تو گشتم زار و گریان و خراب
یا محمد پردہ بکشا از رخ چون آفتاب

مسبع

تم پہ ہر لحظہ پہ ہون بے مر و بے حد صلواۃ
بے شمار و عدد و بے عد و بے حد صلواۃ
خارج از حیطۂ تحریر مخلد صلواۃ
آبروئے و شرف لجۂ سرمد صلواۃ
زینت و زیب دہ کرسی و مسند صلواۃ
عزت حسن بشر فخر اب و جد صلواۃ
احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

دُر یکدانۂ دریائے مخلد صلواۃ
گلشن فیض کے طوبیِ سہی قد صلواۃ
شافع و چارہ گر روح مقید صلواۃ
حامی دیا و رویاری دہ مقصد صلواۃ
رونق صدر صفا زینت مسند صلواۃ
عزت ارض و سما شوکت فرقد صلواۃ
احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

اے سر و سرور ارواح مجرد صلواۃ
قلزم فیض و دُر لجۂ سرمد صلواۃ
زیب آئین حق و دین مؤبد صلواۃ
رونق باغ جہان سرو سہی قد صلواۃ
عارف نکتۂ اسرار مؤکد صلواۃ
بے شمار و عدد و بے مر و بے عد صلواۃ
احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

سید ذی حشم و شوکت عالم صلواۃ
افتخار اب و جد عزت آدم صلواۃ
قبلۂ اعظم و اعلیٰ و مکرم صلواۃ
کعبۂ مفتخر جاہ معظم صلواۃ
طٰہٰ تاج سر منضو مقدم صلواۃ
ہمہ تن لطف و کرم خلق مجسم صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

اے مہ اوج کمالات کماہی صلواۃ	نیر اعظم تقدیس الٰہی صلواۃ
زینت مسند الطاف پناہی صلواۃ	واقف راز سپیدی و سیاہی صلواۃ
جلوۂ نور سر عزت و جاہی صلواۃ	رونق صدر شہنشاہی و شاہی صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

والی کشور پُر زیب کمالی صلواۃ	زینت انجمن پُر نور جمالی صلواۃ
برق آثار تجلی جلالی صلواۃ	جلوۂ شاہد بے مثل و مثالی صلواۃ
حسن آرائی و ضیا بخش خیالی صلواۃ	داور محکمۂ نیک سگالی صلواۃ

احمد و حامد و محمود و محمد صلواۃ

مثمن

اے بسرا پردہ ہٹو بار یاب	نکتہ رس قربت ولیس خطاب
فخر اب وجد و جلالت مآب	شافع کل ہادی رحمت حساب
طرۂ تاج سر اہل کتاب	جیغۂ دستار کمال انتساب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے عربی مسکن و بطحا وطن	زیب دہ جنت خلد و عدن
حسن بہار چمن ذو المنن	قاطع اصنام و وبال وثن
البطحی وحد حسین و حسن	دررہ حق روز و شبان نعرہ زن

اے ہمہ تن محو تماشائے ہُو
بسمل نازِ رخ زیبائے ہُو
شیفتہ روئے دل آرائے ہُو

والہ انوار و تجلائے ہُو
عاشق و دیوانہ و شیدائے ہُو
گم شدہ حسرت لیلائے ہُو

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے ز ازل صرف تمنائے ذات
با دل و جان وقف تولائے ذات
نغمہ زن و زمزمہ آرائے ذات

والہ و گم گشتہ سودائے ذات
طالب و دیوانہ ایمائے ذات
ذاکر ہر لمحہ ہُو ہائے ذات

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے گل گلزار کمال نسب
غازہ رخسار جمال نسب
طرہ دستار خصال نسب

بلبل خوش فال جلال نسب
حسن رخ مہر مثال نسب
زیب دہ عارض حال نسب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

اے شہ اقلیم کمال حضور
جلوہ دہ ایمن شان ظہور
زمزمہ آرائے نشاط و سرور

پادشہ مملکت حسن نور
موسی خلوت گہہ جلوات طور
شافع دربار جناب غفور

اے مدنی برقع و مکی نقاب

سایہ نشین چند بود آفتاب

اے گہر قلزم شان جمال
بے مدد و بے مثل و نظیر و مثال
محرم اسرار کرام کمال

اختر برج کرم ذوالجلال
ہادی و سرچشمۂ بذل و نوال
خلوتی بزم خدائے تعال

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

سرور و سالار جہان کمال
واقف آثار حصول مآل
غازہ کش عارض حسن خصال

محرم اسرار جمال و جلال
آگہ رمز کرم بے مثال
وسمہ کن حسن رخ قال و حال

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

آتش ہجران سے جگر ہے کباب
دل میں ہے صبر اور نہ آنکھوں میں خواب
حال نہ تسکین پہ تسلی خراب

شعلۂ حسرت میں ہے دوزخ کی تاب
صورت سیماب غضب التہاب
طاقت و ہمت [illegible] دل کو جواب

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

[illegible] آفتاب
شور [illegible] آتش دل اضطراب
[illegible]

[illegible] و التہاب
[illegible] کشش پیچ و تاب
[illegible]

اے مدنی برقع رُو کی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

دیدۂ منتظر ارمین کبتک رہون
صدمۂ دوری کو کہانتک سہون
ذائقۂ درد کو کب تک چکھون

اشک کی صورت سے مین کبتک بہون
کسکو غرض حالت دل کیا کہون
وعدہ فردا ہے مین ہون یا نہون

اے مدنی برقع رُو کی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

کسکو سناؤن غم دل ہوکے زار
کس سے کہون حالت لیل ونہار
کسپہ کرون لخت جگر کو نثار

کسکو کرون اپنی طرح بیقرار
کس سے کہون کسلیے ہون سوگوار
کس سے کہون مطلب و امید کار

اے مدنی برقع رُو کی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

دیدۂ دیدار طلب زار ہے
زخم جگر رشتۂ دیوار ہے
یاس کی یا جو گرمی بازار ہے

حالت دل خستہ ہے اور خوار ہے
آتش دل گرم انا النار ہے
زردی رخسار سے اظہار ہے

اے مدنی برقع رُو کی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

کاشکے [illegible]
[illegible]

روضۂ پُرنور کی جانب نظر
[illegible] آرام [illegible] رہگذر

عشرت و آرام سے ہووے بسر	وردزبان اپنا ہو شام وسحر

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

جب در سرکار پہ پہونچے ضیا	خاک در پاک پہ ہو جبہہ سا
اور ہی کچھ لطف ہوا اور ہو فضا	لطف و کرامت کی چلے وہان ہوا
حالت دل سب کہے اور مدعا	لطف حضوری مین ہو نغمہ سرا

اے مدنی برقع و مکی نقاب
سایہ نشین چند بود آفتاب

مسمّع

تصدق ترے نور ذات قدیم	حبیب خدائے غفور و رحیم
عطا پاش و شافع جواد و کریم	خطا پوش و ستار راز اثیم
معطر کن جامہ ہائے نسیم	معنبر نمائے ادائے شمیم
شرافت دہ قصر عرش عظیم	طرب بخش کیف طواف حریم

ادا فہم رمز الف لام میم

تصدق تیرے مہ رخ و مہ لقا	تصدق ترے مہر اوج علا
تصدق تیرے ہادیٔ اولیا	تصدق تیرے اشرف الانبیا
تصدق ترے شاہ ہر دو سرا	تصدق تیرے غرق بحر فنا
تصدق ترے دُرِّ بحر بقا	تصدق تیرے محو ذات خدا

ادا فہم رمز الف لام میم

فدا تجھ پہ اے شاہ گردون وقار
فدا تجھ پہ اے ماہ مہر آشکار
فدا تجھ پہ اے جلوۂ کردگار
فدا تجھ پہ اے نامی و نامدار
فدا تجھ پہ اے سرور بختیار
فدا تجھ پہ اے سید گلعذار
فدا تجھ پہ اے محو رحمت نثار
فدا تجھ پہ اے حسن لیل و نہار

ادا فہم رمز الف لام میم

کہان ہے ترا جلوہ افسر و نور
کہان ہے تری شان اعلی حضور
کہان ہے وہ رحمت ترحم ظہور
کہان وہ نسیم نشاط و فور
کہان وہ شمیم مسرت سرور
مٹے جس سے فکر گنہ کا فتور
ادب جس کا نسل بشر کو ضرور
ہو وحدت کے دریا کا جس سے عبور

ادا فہم رمز الف لام میم

کرم ہووے خادم پہ کب تک شہا
ملے کب دل شوق کا مدعا
پہ تجھ اس ابتدا کی بھی ہے انتہا
پریشان ہے دل اور حیرت ادا
نہ تسکین کی صورت نہ کیف آشنا
نہ ہمدم تسلی نہ محرم فضا
عجب کشمکش مین ہے عاجز ضیا
عجب طرح کٹتی ہے صبح و مسا

ادا فہم رمز الف لام میم

مخمس بر غزل حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ

بہتر و فاضلتر و اشرف تر و بالا توئی
عزت عز و جلالت اول و اولی توئی
از ہمہ اعظم ترین و اعظم و اعلی توئی
زینت آرائے سریر و مسند اوحی توئی

محرم راز و جلیس بزم اوادنیٰ توئی | یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

ہین ذلیل اور خوار تیری شرع سے لات و مناۃ | تیرا دین پاک ہے سرمایۂ کسب نجات
غیرت قند و نبات ایک ایک تیری شیرین بات | عزت اہل محبت روز محشر تیرے ہات
ہے لب جان بخش تیرا چشمۂ آب حیات | [illegible] پاک حق تیری صفات
اشعۂ نور تجلی الٰہی تیری ذات | ناز فیض [illegible] کائنات

نور چشم انبیا شمع و چراغ ما توئی

تیرے دریائے کرم کے سامنے گردون حباب | تیرے لطف خاص سے نار سقر [illegible] ثواب
تیرے سوز ہجر سے کونین کا سینہ کباب | بن تیرے فردوس اہل ذوق کو مثل عذاب
تیرے شوق دید مین ہے عرشیون کو اضطراب | تیری ذات پاک سے کون و مکان مین کامیاب
تیری خاک پا فلک پر ماہتاب و آفتاب | در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب

پا نہادہ بر سر پر گنبد خضرا توئی

کوئی صرف بیقراری اور کوئی وحشت پسند | کوئی زار و ناتوان کوئی پریشان مستمند
کوئی دام نفس مین ہر دم اسیر و خوار و بند | کوئی تزویر عدوے دین مین ہے رہن گزند
کوئی مضطر آتش اندوہ مین مثل سپند | کوئی وقف بیکسی کوئی نثار زہرخند
کوئی ذوق و شوق مین تیرے کے ہے طالع بلند | یارسول اللہ تو دانی اقتضائے عاجزاند

عاجزان را رہنما با جملہ سامان توئی

تیری جاہ و شان والا کی نہین ہے کوئی حد | تیرے وصف پاک کی کیا ہے شمار اور کیا ہی عد

فخر آدم تیری عزت اور شان بے حد وجد
تیرے باعث پر ضیا ہوا اختر نیک اور بد
اول و آخر تیری توقیر اصدق مستند
شمس تبریزی چہ دم در نعت والایت زند
مصطفےٰ و مجتبےٰ و سید اعلےٰ توئی

مخمس بر غزل حضرت جامی رحمت اللہ علیہ

باغ عالم میں ہے تو غیرت سرو چمنی
راحت جان ملائک تیری سیمین ذقنی
کیف حوران بہشتی تیری نازک بدنی
خلش ہجر تیری سینہ میں برچھی کی انی
شہرۂ کاین و منکان تیری غنچہ دہنی
رونق خلد وارم جلوۂ گل پیرہنی
روح مرغان ادبی اجنحہ شکر شکنی
یا رسول عربی شاہ سوار مدنی
بلبل مکہ و بطحا و سہیل یمنی

لوح محفوظ کی زینت ہے ازل سے تیرا نام
مرتفع طارم خضرا سے تیرے روضہ کا بام
عزت و عظمت لولاک خدا کی انعام
سحر رحمت حق ہے تیرے اکرام کی شام
عرش و کرسی سے تیری جاہ کا والا ہے مقام
لی مع اللہ سے ہیں تیری توقیر تمام
بادۂ رحمت مولا سے ہے پر تیرا جام
در حریم حرم خاص تو جبریل مدام
کمترین بندۂ درگاہ اویس قرنی

فخر آدم تیرا اعزاز ہوا روز نخست
لی مع اللہ کا جیغہ ہے عمامہ پہ درست
تیرے الطاف سے عرفان کی ہے جدا اور جست
بہمہ شان و صفت در دو جہان شہرت تست
جامۂ عزت ماکان ترے جسم پہ چست
قلب عالم کی ہدایت سے تیری شہوا اور شست
سامنے تیرے صف دشمن دین غمزدہ سست
تو کہ در باغ رسالت چہ قدرت سرو رست
سرو باغ ملکوتی و گل یاسمنی

مشرب عشق مین کم ہمتی ہے بدنامی
ہات سے صبر کا دینا ہے خیال خامی
خاص الخاص ہو یا خاص ہو یا ہو عامی
سننے ہی قول ضیا لطف دہ صد آرامی

مضطرب ہونے سے ملتا ہے رہ ناکامی
ہندی ہو یا عربی رومی ہو یا ہو شامی
خوار ہو زار ہو یا صاحب رسم سامی
رنج بران روضہ کن و خاک درش شو جامی

زانکہ تو بلبل آن باغ و فاسئے چمنی

مخمس بر شعر حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

خدائے علی کل شئ قدیر
رحیم و کریم و بصیر و خبیر
نہین کوئی تیرا عدیل و نظیر
پذیرندہ عرض برنا و پیر

خداوند اقلیم ملکا کبیر
علیم و حکیم و حلیم و نصیر
ترا فضل حامی ہے اور دستگیر
یہی ہے ہر ایکدم دعائے فقیر

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مین والہ شان حسن و جمال
نہ شیدائی برق ناز جلال
نہ دنیا کا غم اور نہ دین کا ملال
نہ حیران و آشفتہ بحث قال
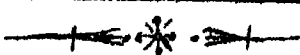
نہ مین عاشق خوبی خط و خال
نہ سودائی کاکل پر و بال
نہ حور و قصور و غلمان کا خیال
نہ سرشار و مدہوش مینای حال

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

[illegible]

[illegible]

نہ پابند اوضاع طرز رسوم
نہ بند علایق باندازِ شوم
نہ سنگین دل اور نرم نہ مثل موم

نہ دلدادۂ الفت مرز و بوم
نہ دیوانۂ سیر ایران و روم
نہ عقبیٰ مین شہرت نہ دنیا مین دھوم

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مال اور دولت کی ہے آرزو
نہ آسایش و عیش کی گفتگو
نہ طاعت کی حسرت نہ ارمان کی خو
تمنائے ساغر نہ عشق سبو

نہ نقد اور زر کی ہے مجھے جستجو
نہ سر مین مرے کیف راحت کی بو
نہ دل کاوش تیر غم سے لہو
نہ ہر لحظہ ہا آور ہی اور ہو

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

نہ مین طالب جود و بذل و عطا
نہ پابند تحسین و لطف صلہ
نہ گرم تلاش مروت نما
نہ شوق شمال و نہ ذوق صبا

نہ خواہان انعام و کیف سخا
نہ منظور عالم کی ہے واہوا
نہ ہمدم نہ محرم کی ہے التجا
نہ شعر و سخن کی بہار و ضیا

زبان تا بود در دہان جائے گیر
ثنائے محمد بود دلپذیر

ترجیع بند

جلوۂ شاہد رحمت نے دکھایا جوبن
غیرت خلد و ارم رشک ہے صحن گلشن

رنگ پہ ہے چمن حسن مشیت کی پھبن
عارض افروز طرب لالہ و نسرین سوسن

عالم آرا ہوئے انوار شہنشاہ زمن
سورۂ نور تجلی جبین روشن

قد رعنا الف آیت لطف ذوالمن
رخ تجلی کدہ نوک مژہ سورج کی کرن

چشمۂ رحمت و الطاف خداوند دہن
سینہ گنجینہ اعجاز و کرامت مسکن

مطلع صبح صفا حسن و بیاض گردن
شرمگین سرمہ مازاغ سے چشم پرفن

دل سراپردہ اسرار و حقیقت کا وطن
شش جہت دیکھکے سرشار طرب نعرہ زن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

غیرت بزم چمن سطح زمین کا دامن
نو گل جنت فردوس و ارم چرخ کہن

طاق و منظر کی ادا جلوہ دہ بزم چمن
در و دیوار مین گلزار ارم کا جوبن

فرش پر عرش کے آثار تجلی افگن
عرش حیرت کدہ جلوۂ نور ذوالمن

عالم آرائے تماشا وہ جبین روشن
جسکے انوار سے کونین تقدس مسکن

سادگی چال مین انداز مین بے ساختہ پن
ندرت و صنعت صناع ازل طرز سخن

سنبل تر کی فضا کاکل مشکین کی شکن
چشمک برق سر طور تنزہ چتون

پیکر نور و ضیا حسن و تجلی ہمہ تن
زمزمہ سنج بصد ولولہ ارمان کا دہن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

چمکی برق کرم اور درہم بنا عالم نور
جلوہ آرائے تماشا ہوئے انوار ظہور

دولت فضل و کرم سے ہوا عالم معمور
کیف رحمت سے ہوئے کاین و من کان مسرور

جوش رحمت این ہے بحر کرم رب غفور
پر مے لطف و ترحم سے ہوا جام طہور

مستی لطف سے ہیں مست اناث اور ذکور
لب طرب جوش ہے دل شاد ہی مشکور شعور

بہرہ ہر کس و ناکس ہوا کیف موفور
فرش سے عرش تک آسایش و رحمت کا وفور

زمزمہ سنجی الحمد ہر ایک لب کو ضرور
نغمہ پردازی صد شکر عموماً دستور

منعقد چار طرف بزم طرب مجلس شور
شش جہت نعرہ زن خرمی عیش و سرور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

در و دیوار تماشا کدہ چشمک طور
طاق و منظر طرب افزائی دل حور و قصور

بام و در رشک دہ شوکت قصر فغفور
سبزہ و سطح زمین غیرت سنجاب و سمور

خرمی جوش و طرب زا دل و جان مجبور
ہر طرف شور طرب غلغلہ عیش و سرور

ساغر آشام مے عیش اناث اور ذکور
مست و سرشار مسرت دل انس اور بجور

خاک و افلاک پہ عشرت کے منادی مشہور
فرش اور عرش پہ شہرت کہ ہوا فضل غفور

عالم آرا ہوئے رحمت کے وہ انوار ظہور
جلوہ افروزی کونین تھی جس سے منظور

حسن پر نور حسن انوار کا ہے شہرہ نور
رات دن نغمہ سرا جس کے لئے رہتی ہے صور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

عطر پیراہن راحت ہوئی بوئے رحمت
عنبر افشاں ہوئی نفحات نسیم فرحت

آشکارا ہوئی تو تصویر نگار قدرت — چمن آرا ہوئی از ما ربہار عظمت
وا ہوا باب کرم جوشی ولطف دولت — گلفشان گلشن اتممت علیکم نعمت
رنگ لایا چمن ندرت وشان صنعت — بہمہ شوکت وسرمایہ نازو عزت
ہوا دُر پاش وعطا جوش بجاہ وہمت — ابر فیض وکرم خاص بشان ثروت
بحر وبر ملک ملک چرخ وفلک سمت وجہت — عالم آرائی مسرت باوا ای زینت
محو سرگرمی تفریح بہار جلوت — نغمہ پرواز طرب گوشہ نشین خلوت

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

درو دیوار کے آثار مین رنگ ندرت — بام اور در کی ادا غمزہ حسن طلعت
عاشق زمزمہ کیف مسرت خلقت — زمزمہ سنجی فرحت سے ہر ایک کو راحت
ہمدم ومحرم وہمراز نشاط و فرحت — فکر اندوہ والم یاس ومصیبت رخصت
قابل شکر خداوند ہر ایک کی حالت — گل نو رستہ گلزار ہر ایک کی صورت
دیکھیے جسکو وہ سرشار نشاء دولت — پوچھیے جس سے بجز شکر نہین ہے ہمت
مست وسرشار مسرت شاہل جلوت — عاشق زار فضا کیف گزین خلوت
جلوہ آرا ہوے انوار فضائی وحدت — شور عالم مین خوشا رنگ بہار کثرت

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شور کونین مین ہے نام خدا کیا ہے جمال — جلوہ افروز ہے کیا مشعل شان اجلال
[illegible] — نہ نظارہ نہ سہم اور نہ مثل اور مثال

محرم رازِ ازل واقفِ اسرارِ محال — رمز فہم ابدی آگہہ رمز اشکال
گلبنِ گلشنِ تنزیہ خداوند تعال — تو گلِ خندہ زن باغ تنزہ تمثال
صدر آرائے صفوت کدۂ خوبی فال — زینتِ مسند نیرنگی و بیرنگی حال
دافعِ رنج و الم ماحیِ اندوہ و ملال — چارۂ دردِ بلا صورتِ تیمار زوال
جوہرِ فرد و تسلی دہِ ہر اہلِ سوال — آئی ہے عالم اجسام میں گویا ہر بال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دوحہ باغِ کرم جوششِ فضل و افضال — چمن آرای گلستان کمالات کمال
نخلبندِ چمنِ خوبیِ انداز و قتال — غنچہ خندہ زن زمزمۂ ندرتِ حال
سرورِ اہلِ صفا صیقلِ زنگِ افعال — صادق القول و فروغ رخ نیکو خصال
طالبِ دولت و ثروت نہ تمنائی مال — عاشقِ ذاتِ حق و طالبِ جویائی مآل
بے مثالی کی وہ صورت کہ پریشان ہو خیال — بے نظیری کی وہ حالت کہ پراگندہ مقال
ماہ پُر نور سپہرِ کرم و جاہ و جلال — آفتابِ شرف دولت و جاہ و اقبال
نورِ پُر نور تجلی کدۂ ذات تعال — زمزمہ سنج جو جبرئیل تو گویا میکال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دہوم عالم میں ہوئی اب ہوئے جلوہ گستر — غازہ آرائے رخ خوبی و نوری پیکر
صاحبِ جاہ و حشم بحرِ کرم خوش گوہر — ماہ اکلیل صفا مہر عروج انور
دُرِ دریائے سخا لجۂ فیض اطہر — قلزم فضل و کرم بحر کرامت مظہر

عارف ذات حق وواصل زیبا منظر
واقف راز ازل آگہ عرض وجوہر

بلبل باغ وفا نخل چمن زار اثر
گل گلزار صفا نیک سیر والا فر

جوہر تیغ عمل عالم وعامل خوشتر
شاہ فریجاہ شہنشاہ نبوت افسر

غلغل عیش ہر ایک سمت ہر ایکدم گھر گھر
عالم آرائی سخا شان عطا فخر بشر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

وہ شہنشاہِ رسل زینت تیغ وافسر
شاہان جہان نذر ہے جسکے در پر

وہ گل گلشن تقدیس وہ رحمت منظر
بلبل باغ سخا سرو تنزہ پیکر

آفتاب فلک عزت ووالا گوہر
آگہ راز کمالات شب وفیض سحر

زینت مسند عرشی وتقدس جوہر
واقف سر حق وصرف تماشائی اثر

سید ذی حشم وبادشہ بحر وبر
نامی ونامور وداد گر ودین پرور

یاور ویار جہان شافع روز محشر
چارہ ساز غم کونین وترحم گستر

حامی عالم اندوہ وغم در دمشر
کیون نہو ورد لب شوق وطلب آٹھہ پہر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

شاد وخرسند ہین سو جان سے محبت والے
مست وسرشار مے کیف ہین الفت والے

بندۂ لطف مروت ہین مروت والے
عاشق رمز عنایت ہین مسرت والے

والۂ حسن وصفا جلوۂ صورت والے
بیخود جام وفا کیف فتوت والے

بزم آرائے ارادت ہے اسے تربیت والے
بندۂ ناز وادا جان سے طریقت والے

غم فراموش زمانہ کے مصیبت والے — عاشق بیغمی و خورمی وقت والے
چشم برراہ بصد شوق زیارت والے — شاد و سیراب طرب ساغر رحمت والے
خندہ زن خورم و خوش وادی وحشت والے — داستان گوئی ثنا شرح حکایت والے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

آرزومند کرم حشر کی ہیبت والے — نعرہ زن محو طرب خاص حمایت والے
ہمہ تن نغمہ سرا نکہت و گربت والے — زمزمہ سنج ہر ایک شان سے راحت والے
نغمہ آرائی ثنا حسن طبیعت والے — صرف تبلیغ ثنا شیوۂ مدحت والے
والۂ طرز وفا شورش وحشت والے — عاشق زار سخا وقت غربت والے
بیخود و گم شدۂ شوق و محبت والے — ساکت آئینہ وش جلوۂ صورت والے
چمن آرائی ثنا کیف مودت والے — شاد و خورسند تمنائی زیارت والے
سرخوش ساغر انوار رعایت والے — جلوہ آرائی ضیا نغمہ ندرت والے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات معہ شجرہ طیبہ قادریہ

ہذا و نذا بحق اسم اعظم ۔ بتعظیم جناب شاہ عالم
بفضل و التفات کبریائی ۔ بذات پاک و جاہ مصطفائی
بتصدیق دل صدیق اکبر ۔ بعون حضرت فاروق اطہر
با یمان و بہ فیض بے ریائی ۔ شہ عثمان محو کبریائی
بذات مرتضائی عاشق ذات ۔ طفیل پاک زہرا نیک اوقات
بحسنین آن شہنشاہان جنت ۔ فدا جن پر تری ہر وقت رحمت
بہ لطف غوث اعظم شاہ دارین ۔ امیر کشور توقیر کونین
بذات مرشد ذی جاہ و توقیر ۔ انیس بزم جاہ و شان تقدیر
جناب غوث علی پیر یگانہ ۔ فدائی ذات حق فرد زمانہ
تجلی ریز رحمت کے ہوں انوار ۔ در و دیوار ہووین طور آثار
نہ ہووے درد و غم کی زخمہ کاری ۔ نہ بیتابی نہ جوشش بیقراری
جگر پارہ نہ ہووے تیغ غم سے ۔ ملے آزادی کامل الم سے
نہ سوز دل سے لب ہوں آبلہ جوش ۔ نہ ہوں عقل و خرد مدہوش و بیہوش
ہو دل مین صبر تن مین تاب یارب ۔ الم ہووے خیال و خواب یارب
جگر کا خون بہو نوک مژہ پر ۔ نہ ہووے دیدۂ نمناک پھر تر
ہر ایک موئے بدن نشتر نہ ہووے ۔ پریشانی سے دل مضطر نہ ہووے
کرم کر اے مرے داور کرم کر ۔ طفیل حضرت سرور کرم کر
[illegible] ۔ [illegible]

آلہی لطف ذاتِ فاطمہ ہو — حصول مدعا پر خاتمہ ہو
آلہی اپنے بندے پر کرم کر — ترحم کا دکھا دے اپنے جوہر
بجز تیرے مرا غمخوار ہے کون — مددگار اور میرا یار ہے کون
تری رحمت سے بن جائینگے سب کام — دل بیتاب پائے صبر و آرام
آلہی عشق کی دولت عطا کر — دل آئینہ کی صورت باصفا کر
آلہی دلمین وہ آتش لگادے — جو خار و خس کو دنیا کے جلادے
آلہی سینۂ بریان عطا ہو — آلہی دیدۂ گریان عطا ہو
آلہی شوق کا دریا ہو مواج — نہ ہون مین پھر کسی حالت مین محتاج
آلہی شوق کا دریا ہو پُر جوش — بہادے دم مین جو سب ہمت و ہوش
آلہی بندۂ صادق بنادے — آلہی غیر کی الفت مٹادے
آلہی شرع پر دے استقامت — آلہی روز و شب خوف قیامت
طریقت پہ قدم ثابت عطا کر — دل بیمار الفت کی دوا کر
آلہی از طفیل شاہ لولاک — غم ہر دو جہان سے کر مجھے پاک
بنا سالک مجھے راہ صفا کا — بنا پابند زہد و اتقا کا
آلہی صدقہ پیران کامل — مرادین جان اور دل کی ہون حاصل
کرون دن رات مین سیر مقامات — مزے کشف و کرامت کے ہون دن رات
کبھی کیف فنا سے ہون مین خاموش — کبھی لطف بقا سے دلمین ہو جوش
بنا دے بندۂ توحید یارب — مٹے سب قصۂ تقلید یارب
بنون دیوانہ تسلیم و رضا کا — خدا کا بندہ ہون سچا خدا کا

ملے توحید کا جب دل کشا راہ — تو ہر ایک رمز سے ہو جاؤں آگاہ

نہ رکھوں کچھ غرض فکر سنین سے — اٹھاؤں لطف سب حق الیقین سے

نہ پھر منزل نہ رستہ اور نہ کچھ سیر — نہ کوئی غم نہ کوئی صورت غیر

ظہور فضل ہووے یا الٰہی — طفیل حضرت رحمت پناہی

طفیل مصطفا و مرتضا زود — نظر آجائے حسن سود و بہبود

حسن بصری کے صدقے یا الٰہی — ملے ملک طلب کی بادشاہی

حبیب اور حضرت داؤد و معروف — سری سقطی جنید کیف موصوف

بنیں یا رب مرے غمخوار کونین — ہوں شبلی عبد واحد یار دارین

الٰہی بوالفرح اور بوالحسن کا — وسیلہ ہو چمن آرا عدن کا

بحق بوسعید شاہ عالم — بحق عاشق حق غوث اعظم

بحق عبد الرزاق اے خداوند — طرب کے کیف دے کر دے فرح مند

ابو صالح اور احمد شاہ یا رب — دکھا دیں لطف سے انوار مطلب

شہاب الدین و شمس الدین الٰہی — بنیں شمع فروزاں کماہی

علاء الدین اور نور محمد — بنیں ساز حضور نور سرمد

الٰہی جلوہ محمود دن رات — بنائے روز و شب مجھکو خوش اوقات

الٰہی جلوہ عبد الجلالی — بہاؤ ولشیر کی شان کمالی

معالی اور محکم دین کے انوار — اسیر درگہ رحمت کے آثار

بحق رحمت عبد اللطیفی — مٹا دیں زنگ دنیا کی کثیفی

شہ درویش اور احمد شاہ نامی — بنائیں ہر طرح مجھکو گرامی

لطیف ومدح شاہ اعظم علی شاہ
بحق غوث علی شاہ ابرار
مراد ین جان اور دل کی ہون حاصل
بنون مین مرد تسلیم و رضا کا
الٰہی یا الٰہی یا الٰہی

دکھا ئین جلوۂ انوار ذی جاہ
کھلے گنجینۂ توحید و اسرار
تمنا ئین طرب سے ہو وین واصل
بنون بندہ موحد کبریا کا
پذیرا ہو دعا میری کماہی

میرا آئینۂ دل پرضیا ہو
تماشا جوش حسن مدعا ہو

سلام

من تصنیف جناب منشی ممتاز حسین صاحب افسر برادر بزرگ مصنف دیوان خلف اکبر حضرت ظہور و عرفانی

السلام اے نور ایمان السلام
السلام اے طور عرفان السلام

السلام اے اشعۂ فیض اثر
السلام اے لمعۂ نور سحر

السلام اے درد روح آرزو
السلام اے کیف قلب جستجو

السلام اے شان حسن اعتبار
السلام اے طرۂ تاج وقار

السلام اے مظہر فیض تمام
السلام اے مصدر انعام عام

السلام اے سرو گلزار حیا
السلام اے گلبن باغ وفا

السلام اے زینت آئین حق
السلام اے نور حسن ماسبق

السلام اے مایۂ دین و دول — السلام اے زینت تاج عمل

السلام اے منبع حسن شیم — السلام اے ہاشمی فخر امم

السلام اے مشعل بزم صفا — السلام اے نور ناز اتقا

السلام اے داروے ہر رنج و غم — السلام اے دافعِ درد و الم

السلام اے باعث جن و بشر — السلام اے واقفِ ہر بحر و بر

السلام اے اعتبار اصفیا — السلام اے افتخار انبیا

السلام اے مظہر فیض و کرم — السلام اے شوکت جاہ و حشم

السلام اے ابر چرخ اہتدا — السلام اے دُرِّ دریائے عطا

السلام اے باب عزت السلام — السلام اے عرش رحمت السلام

السلام اے تاج فرق اولیا — السلام اے نور چشم انبیا

السلام اے قبلۂ کون و مکان — السلام اے وقعت ہر دو جہان

السلام اے سرور ممتاز دہر — السلام اے واقفِ ہر راز دہر

السلام اے مجتبیٰ اے مصطفیٰ — السلام اے مظہر ذات خدا

السلام اے عز و جاہِ مرسلین — السلام اے رحمت للعالمین

ہے یہ عاجز کی دعا اے چارہ ساز — ہو پذیرا میری تسلیم و نیاز

ہو در الطاف و رحمت جلد وا — حل ہو ہر مشکل میری مشکل کشا

کون ہے اس بیکس و ناچار کا — کون ہمدم ہو نزار و زار کا

کس سے درد دل کہوں اے چارہ ساز — کون ہے غمخوار اے بندہ نواز

کوئی بھی صورت نہین آرام کی
اور ہی حالت ہے صبح وشام کی

ہے تمنا جلوۂ دیدار کی
ہے یہی تدبیر مجھ بیمار کی

فکر ہے روزِ قیامت کا مجھے
غم ہے وان کے ہوش وحشت کا مجھے

پاس میرے کچھ نہین ہے زادراہ
وحشتِ عصیان سے ہے حالت تباہ

زہد پر دعوٰی نہ طاعت پر گمان
فکر ہے کسطرح ہووے گی امان

عالمون مین ہون نہ مین زہاد مین
عالمون مین ہون نہ مین عباد مین

ناز مجھکو ہو تو ہو کس بات کا
ہان وسیلہ ہے تمہاری ذات کا

جام وحدت ہے تو ہے حضرتکا عشق
کیف خلت ہے تو ہے حضرتکا عشق

دستگیری چاہئے اے دستگیر
فکر کے پھندے مین ہون بالکل اسیر

دولت دیدار جبدم پاؤن گا
ہوش مین بے شبہ وشک آجاؤنگا

آپ کے دیدار کی ہے آرزو
آپ کے انوار کی ہے آرزو

جلوۂ دیدار سے پاؤن مراد
یہ ہی میری عرض کی شاہا ہے داد

کیا کہون جو کچھ ہے دلکا میرے حال
ہے ادب سے دور شاہا قیل وقال

لطف ہووے سید والا تبار
تاکہ بیڑا جلد سے ہوجائے پار

یہ تمنا ہووے افسر کی قبول
مدعا کونین کے ہووین حصول

خانۂ امید دل آباد ہو
خاطر ناشاد اپنی شاد ہو

ہر طرح حاصل ہون آثار سرور
راحت کونین کا ہووے ظہور

رباعیات

دن رات نہ وقف چارہ جوئی ہوگا — ہر لحظہ نہ صدقہ نکوئی ہوگا

عالم کے لئے شفیع و غمخوار ابد — تم سا نہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا

ایضاً

ای حامی این قرآن تمہارے صدقے — ای یاور کن فکان تمہارے صدقے

قربان تمپر ہزار جان سے قربان — ای شافع دوجہان تمہارے صدقے

ایضاً

تم یاور و غمگسار حال کونین — رحمت سے ہو آپ کی نجات دارین

کیجو نظر کرم ضیا پہ شاہا — از بہر علی و فاطمہ و حسنین

ایضاً

تم سید کل ہو اور ہادی سبل — ذیجاہ تمہاری ذات سے ذات رسل

نامی تم سے ہے نام لوح محفوظ — نازل تم پر ہوئی ہین الحمد اور قل

ایضاً

تمسے شرف زمین ہے توقیر فلک — نامی تم سے ہوئے سماک اور سمک

اللہ اللہ کیا ہے شان ذیجاہ — قربان انسان ہین تمپہ شیدا ہین ملک

ایضاً

اسے سید دوجہان نگاہ رحمت — عالی ہے تمہاری پایگاہ رحمت

کیا غم ہو ضیا کو حشر اور نشر کے دن — حامی ہے تمہاری عز و جاہ رحمت

ایضاً

کیا رحمت ایزدی ہے اللہ اللہ — کیا قدرت سرمدی ہے اللہ اللہ
لولاک لما ہے اسکی تفسیر کمال — کیا شان محمدی ہے اللہ اللہ

ایضاً

ہون شوق مین بیقرار سبحان اللہ — سو جان سے ہون نثار سبحان اللہ
ہردم ہون تمہارے نام پہ دل سے فدا — اے رحمت کردگار سبحان اللہ

تاریخ طبع دیوان بطرز تقریظ من تصنیف کلیم کلام نظامی نظم ظہوری احترام قاآنی احتشام فخر الشعرائے زمان حسان دوران سحبان زمان جناب نواب بشارت علیخان صاحب صدق رئیس میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چه دیوان این نور برشان نور — بموسی کلامان زہے شمع طور
زہے معنیش دل فروز جہان — برون زو سر از جیب الفاظ حور
ازو نور معنی بہ جلوه گری — ازو بحر وحدت بجوش و فور
چه طرز بیان فصاحت نثار — ز ایطا برون و ز تنافر نفور
مضامین فرقت ہمہ دردناک — مضامین وصلت ہمہ پر سرور
پے شاہد غیب آئینہ وار — که نام سعید است شان ظہور
کسانیکه بر خویش نازان بدند — فرو ہشت شان زین سر پر غرور

زطبع ضیا برگرفته فروغ | چراغ کمال هست نزدیک و دور
ضیا آنکه حافظ محمد حسین | درازش بود عمر تا نفخ صور
بوقتی که دیوان ترتیب داد | به پیش پدر برد آن ذی شعور
کدام ست آن فخر اهل سخن | نظیری نظیر و ظهوری ظهور
زنثرش به نثر ثریا شکست | زنظمش بنظم فلک صد فتور
زاجمال او بحر قطره شود | زتفصیل ذره بود کوه طور
بایوان نثر است بالانشین | بدیوان نظم است صدر الصدور
زتدریس و تعلیم او بهره برد | بهر جا که بینی ز صاحب شعور
زهی صوفی صاف دل است گو | بخلوت سرایش نه مکر و نه زور
اگر چشم بربست از این و آن | ز دریای لاهوت کرده عبور
زهی کاشف رمز اسرار غیب | به ورد و وظایف دلش پر سرور
نگاهش بخال و خط حسن غیب | نه در چشم سرمه نه در کوه طور
دماغش به عطر ازل مشکبو | زسودای زلف معنبر نفور
نگوید بجز نعت عالم پناه | نگوید بجز حمد رب غفور
همه حمد و نعت است اشعار او | در او بیم و امید روز نشور
خیالش به حسن ازل مایل است | نه در روی این حور دور از قصور
دگر شاعران وصف خوبان کنند | نگوید در آن کان همه مکر و زور
نگوییم درین طبع او قاصر است | چه خواهد هد غول را شکل حور
[illegible] برگ و بار | برآمد زهر شاخ ها نگ طیور

زہر ذرہ خورشید رخشان کند — زہر قطرہ در جوش آرد بحور
بامداد حسین ست مشہور آن — برو لفظ حافظ چو یک چتر نور
زبان را چہ یارا کہ نامش برد — نہ گروہ درین بحر تنگ آن ظہور
دگر بہر آرایش نظم نام — سگے ہست عرفانی گاہے ظہور
ز غوث علی رحمۃ اللہ علیہ — بہ بیعت مشرف بدست حضور
باوراق دیوان نظم ساختہ — نماند درو ہیچ نقص و قصور
باصلاح او را مزین نمود — فروزان شدہ نور برفرق نور
چو انگشت بر روے بنہد اعتراض — بسوز و تجلی بین السطور
ہمہ فیض لطف نگاہ ویست — کہ شد چشم بد دور شمع شعور
بتاریخ او صدق نکتہ شناس — رقم ساختم لطف طبع ظہور
مکرر چو از طبع زینت گرفت — رقم کردم اے لطف طبع ظہور
اگر این نیاید بخاطر پسند — بگوییم بود حسن طبع ظہور
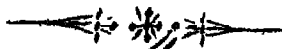
دیگر

زہے نسخہ دلپذیر تمام — کہ شان ظہورست در نظم نام
فصاحت ز آئینہ داران او — بلاغت درو زر خرید غلام
ضیا کردہ در روے ضیا گستری — بنور ظہور ظہوری نظام
زہے نام نامی بہ ترکیب او — کہ امداد او را باحسین انتظام
ضیا چون نباشد ازو در جہان — پدر بدر دین ست و ماہ تمام

درین میکده از شراب طریق	عطا کرده غوث علی شاه جام
محمد حسین ضیا را پدر	که نظمش باصلاح او در نظام
نظر چون در انداخت بر شعر او	بدل گشت مقبول در خاص عام
مکرر چو شد طبع شان ظهور	مکرر بگو صدق شیرین کلام

دیگر

پھر دوبارہ جب چھپا شان ظہور	ہو گیا پر نور دامان ظہور
صدق تاریخ اسکی لکھ منظور ہیں	واہ کیا پر نور ہے شان ظہور

دیگر

چه شان ظهور ست خاطر فروز	ازو گشت روشن خیال ظهور
بتاریخ او صدق نکته شناس	بگو شان شان کمال ظهور

دیگر

ای شان ظهور چشم افروز	هر شعر از و فصاحت اندوز
اسے صدق بگو براے طبعش	دیوان ضیا علوم افروز

دیگر

شد مکرر چو طبع شان ظهور	گشت چشم سخن از و پر نور
صدق تاریخ عیسوی گفتم	شور انگیز حسن طبع ظهور

دیگر

چون مکرر طبع شد شان ظهور	آفرین کرده بر و گوهر نثار
صدق تاریخ از سر الهام گفت	مصدر نعت حبیب کردگار

تقریظ واقف معقول و منقول حلال نکات فروع و اصول خورشید بیت الشرف بیان و معانی تجلی طور دقیقه فهمی و نکته دانی ناشر لکیا شاعر بے همتا حضرت

مولانا احمد حسن صاحب شوکت دام ظله

ادب بکلکم نیاز دارد هنر زمن امتیاز دارد	بهر رگ سنگ ناز دارد خطیکه بر یاد مینگارم
برون ز گرد نبودم اما ز اسم دارم غم مسمی	هنوز نقشے زبان عنقا بصفحه یاد مینگارم

دانا داند۔ اگر کلام همرنگ کلام بودے کلیم الله بر طور سینا گوے مزیت بچوگان کلیم الله ربودے و بینا بیند اگر سخن موزون در ترازوے نظم همسنگ یکدگر برآمدے کلام لفظی و کلام نفسی دکان وحدت کشودے و بے تیزی از شنیدن سخن معجز سیماب بجیبی در گوش شنوا آمودے

ص لفظی و نفسی است چو نوع کلام	رتبهٔ او بین و بسنجش مقام

خار را با سنگ خارا چه سنجی حلهٔ آن آرایش و آسایش تن و بالش این وبال و نکال سر و گردن۔ گوهر هم سنگی است اما بے بها و شهاب هم ستاره ایست اما در جنب نیر اعظم تابناکیش کجا۔ جدت پسندان را که واله نظارهٔ گلستان نو بهار اند جدت بندهاست والا نظران پیش پا افتاده را چه بینند که نگاه شان بر کوه الوند است۔ تازگی آشنایان را تازگی بس است وطعمهٔ آتش بودن روزی کهنگی خار و خس۔ نعت نبی تهامی سینهٔ فراخ است که مای بلند آهنگان درین وادی شاخ شاخ است اما سرت گردم اے ضیا که از لحن داودی نعت طائران قدسی را در شوق سماع از بالا بزیر آورده تا به مینیاں چه رسد که در حالت وجد همه فرش زمین اند شان ظهور لاریب اسم با مسمی است چه ظهور شان جزو از کل است۔ بر ظهور کرامت حضرت ظهور چرا نازم که از کبار اهل سخن اند۔ ماه را از اکتساب نور مهر نازشے است بجا مهتاب مادهٔ عکس پذیری در مرآت است

نکہ درجمادات - آئینہ نہم ہر آئینۂ افزواوست اما از صیقل ہمانا انجلا بخشیدن کار استاد سن و خدا سن کہ نغمۂ سنجی ضیا، قال مجرد نیست بل حال موئد اوست - سخنی کہ از دل بود در دل جانشین گرد تراکیب عجیبہ اسالیب غریبہ اش درکشش دلہا کار بیجادہ با کاہ مینمایند مضامین ابدارش کہ بجلیہ طبع مجلے ہستند نور نظر نظارگیان سے افزایند - یارب مقبول بارگاہ رسول باد و ماموں مصنف بحضرت داور داد ارقبول -

تقریظ بخیۂ خامۂ یوسف کنعان فصاحت عزیز مصر بلاغت چمن طراز بہارستان سخندانی آبیار بوستان بیان معانی غازہ کش رخسار شاہد سیاسیا فی جلوہ دہ ابکار افکار معانی کوبہ آرای عزائم بلند مرحلہ پیمای مدارج ارجمند نگار آرے نامۂ بلند نامی مولوی سید محمد محمود صاحب گرامی میرٹھی ہیڈ مولوی گورنمنٹ ایڈیڈ کینٹمنٹ اسکول صدر میرٹھ

نورِ طورِ ظہورِ عرفانی	ہے ضیائے ثنائے سبحانی
شمع بزم جمال لاہوتی	نظم نعت نبیؐ لاثانی
زلافِ حمد و نعت اوے است برخاک ادب خفتن	سجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

حمد معبود اور نعت محمود جناب ضیا کا حصہ ہے - اس سے بڑھنے کی لن ترانی اک فضول قصہ ہے - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ؎ این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ -

ایسے مقدس نفوس کی صفت وثنا کہ جنکے انفاس قدسی اساس محض معبود مطلق اور پیغمبر برحق (فداہ ابی و امی) کی حمد و نعت ہی مین درجۂ فنائیت سے نورِ وحدانیت کے جلوہ اندوز اور بزم لاہوت کے شمع افروز ہو رہے ہون بفحوائے لم یشکر اللہ من لم یشکر الناس اندکے از

از بسیار شکرِ پروردگار مین شمار ہوسکتی ہے۔ کیونکہ انہی حضرات کا وجود باجود دیادِ معبود و ذکرِ محمود کا باعث ہوکر سیہ کارانِ امّت کیلئے نزولِ رحمت نامتناہی کا وسیلہ اور حصولِ شفاعت رسالت پناہی کا ذریعہ ہے۔ انہی کی ذاتِ عالی صفات چشمۂ حیاتِ ابدی کی خضرِ سبیل اور سرور و سرورِ سرمدی کی دلیل وکفیل ہے۔ انہی کے معجز کلام مین یہ دلگدازی و دلنوازی ہے کہ عندلیبانِ گلزارِ جمالِ احمدی کو اسی کی زمزمہ سنجی و نغمہ پردازی ہے۔ سچ ہے ؎ سخن کز دل

آید بود دلپذیر +   اب تک جسقدر دواوین بندۂ مسکین کی نگاہ

دور بین سے گذرے ہین اُن مین سے کوئی اِلّا ماشاء اللہ ایسا ہوگا کہ جسکا موضوع بیشتر شاعرانہ شہرت و ناموری یا مقاصدِ دنیوی کی گردآوری نہ ہو۔

لاریب یہ خلوص و اخلاص کی جلوہ نمائی فقط ضیاؔ کے ہی حصہ مین آئی ہے کہ جو لفظ قلم زبان اور زبانِ قلم پر آتا ہے سامعین کے دلون مین اُتر جاتا ہے۔ شاہدِ ازل کے حسن دل افروز کی جھلک دکھائی دیجاتی ہے عشاق کے سینون کے صبر و سکون لیجاتی ہے۔ اگر مین اس دیوانِ عالیشان کو فنِ سخن کا بلند آسمان کہون تو بالکل بجا ہے۔ کیونکہ اسپر مہرِ محبوب کا پیارا مہتاب جگمگا رہا ہے۔ خلوص کی نکھری چاندنی چٹک رہی ہے صدق و صفائی کے تارے چمک رہے ہین۔ یا حمد و نعت کا ہرا بھرا باغ لکھون تو بہت ہی زیبا ہے۔ اسواسطے کہ اس مقدس دیوان کے باغبان نے سرزمین مضامین مین سراسر جنس ایمانی کی تخم افشانی کی ہے۔ جن پر جاودانی رحمت کی نازک شاخین ہل رہی ہین اور دوجہانی سرور کی نفیس کلیان کھل رہی ہین۔ اخلاص کے پھول پھول رہے ہین۔ طائرانِ قدس حمد و نعت کے جھولے جھول رہے ہین۔ طوطیِ طبع گل زمینِ مضامین پر لہلہا رہی ہے۔ عندلیب خامہ چمنستانِ معانی مین چہچہا رہی ہے ؎

لے اُڑی طرزِ فغان بلبلِ نالان ہم سے	گل نے سیکھی روشِ چاکِ گریبان ہم سے

رشحاتِ رحمت نیسانی قطرات کیطرح جوہر آرائی کا کام کر رہے ہیں۔ نسیم نازکے جھونکے انفاس عیسوی کا دم بھر رہے ہین۔ سچ ہے ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید + دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد۔ ماشاء اللہ مصنف کو انواعِ سخن مین یہ قدرتِ کامل حاصل کہ جس صنف پر نظر ڈالیئے اُس سے یہی یقین ہوتا ہے کہ یہ صاحبِ کمال اپنے فن مین یگانہ اور اپنی طرز مین یکتائے زمانہ ہے۔ شاعری اُسکی ذاتِ عالی سے ممتاز اور تمام اقسامِ کلام اسکے نام سے سر افراز۔ قسامِ ازل نے نکتہ دانی اسکے لئے مخصوص اور شاہدِ معنی کو اسکا قدمبوس بنایا ہے قصائدنگاری مین خاقانی کا طرز عیان۔ غزل نویسی مین نظیری کا رنگ جلوہ فشان۔ مثنوی کی ادا اوا سے نظامی سے سرمایۂ والا نامی۔ بزم نگاری مین انداز جامی سے پیرایۂ شان گرامی۔ ریختہ گوئی مین مذاقِ ذوق کیف جوش۔ شعر گوئی مین غالب کیطرح قدرت کوش نزاکت معنی مین مومن کی نازک خیالی کا رتبہ۔ اور مضمون کی سنجیدہ مقالی کی بلندی بام کا زینہ۔ یہ کلام فصاحتِ التیام بلاغت نظام مقبولِ خاص و عام کیون نہ ہو اور اُسکی شہرت و ناموری کا کوس بلند آواز پس مصرِ معنی کے عزیز احباب اس یوسفِ کنعانِ شیوا بیانی کے جمالِ جان نواز کے نظارہ کیلئے سراپا چشمِ شوق بنکر آئین اور حسنِ سخن کی بیشمار دُرِ شاہوار دامنون مین بھر کرلیجائین۔

بیا کز دیدۂ و دل طرفہ اعجاز بیان بینی	ز گفتار آسمانِ تازہ زیر آسمان بینی
بسا شمشیرِ ہندی و صفاہان دیدہ لیکن	اگر جوہر شناسی جوہرِ تیغ زبان بینی

قصیدۂ گرامی و جریدۂ نامی

اُف رے حسنِ ملیح کی چتون	دل مین ذوقِ نمک ہے شور فگن
لے گیا اک حسینِ گندم گون	دل کو دکھلا کے اپنے رخ کی پھبن
مین تو بالکل نثار کر بیٹھا	اُسکی بانکی ادا یہ سب تن من

جان و دل دے کے لے لیا سودا
پر ہے سودِ جہان سے دامن
حمد و مدحت کے پھول پھولے ہین
اور جدا دل ندیم نہر لبن
ہین یہ سطرین کہ حور کی زلفین
ہین سویدائے چشم اہل سخن
ذکر دیوان نعت مصطفوی
چشم زخم جہان کا جوشن
اسپہ قربان ارم کی رنگینی
بہر موسیٰ ہے وادیٔ ایمن
تختۂ کاغذین دیوان پر
چرخ پر جیسے ماہ جلوہ فگن
کیون نہ زہرہ ہو مشتری دل سے
لعل و گوہر سے پُر کرین دامن
دیکھ لین طرز یہ فصاحت کی
شخص نظم متین کے رکن بدن
صنع الفاظ بے تکلف یون
ہین سراپا زبان جون سوسن
ایسا دیوان کہین نہ پائے گا

ماہِ لطحا کا دیکھکر جوبن
خوب دیوان نعت کا سودا
منقبت کی جھلک یہی ہے پھبن
ہین دوا ثر کہ چشمۂ حیوان
ہے سیاہی کہ آنکھ کا انجن
اس مقدس کلام مین یہ اثر
کیون نہ ہو دافعِ بلا و محن
مرکزِ روحِ روح روحِ امین
اسپہ شیدا بہشت کا گلشن
لحن داؤدؑ اس کا نغمہ سرا
ہے سلیمانؑ کے تخت کا جوبن
پنجۂ مہر سے مضامین کی
گوہر افشان ہو کیون نہ عقد پرن
ذوق لطف زبان کرین حاصل
اور بلاغت کا سیکھ لین یہ چلن
طرز شستہ بیان برجستہ
جلوہ پیرا ہون جیسے نسترون
نطق سحبان بلاغت حسان
لاکھ چکّر لگائے چرخ کہن

اُسکی وصف و ثنا کے سودے مین
وصف محبوب کا ملا مخزن
اُسکے صفحے سہیم کوثر ہین
کلک گوہر فشان ہے خضر سخن
میری نظرون مین نقطہائے حروف
ورد اِس کا مزیل شرّ و فتن
حرز بازوئے دین و ایمان ہے
قدسیانِ فلک کا یہ مامن
ہے **ضیا** اس مین لن ترانی کی
ہین عنادل اسی کی زمزمہ زن
مصرِ مضمون مین یوسفِ معنی
کیون بلائین نہ لے عروسِ سخن
نکتہ سنجون کو ہے صلائے عام
کیا کھلا ہے محاورون کا چمن
چست بندش تناسب ترکیب
لطف نطق زبان ہے کیا البن
معنوی صنعتین بھی گوناگون
پاک دیوان مین دست در گردن
مُنہ کی کھائین جو کچھ بھی منہ آئین

جملہ حساد ہو گئے الکن
ایک مضمون خلاف شرع نہیں
خوب لکھی بطرز مستحسن
جملہ اصناف شعر پر قادر
کاشف رمز مصحف متقن
جسکا سینہ وہ صاف آئینہ
مظہر مہر مہر سے ابین
جملہ احباب اُس کے مالامال
طبع موزون نے جب کیا قدغن
سُن کے ہر ایک مصرع تاریخ
جلوہ افزائے بزم باغ سخن

اسکا ثانی نہیں کوئی دیوان
واب آداب دین بوجہ حسن
کیون نہ ہون اسمین صفات جمیل
ذات والا ہے ماہر ہر فن
حامی دین و ماحی بدعت
روئے زیبائے یار کا مسکن
مہر سے جیسے ماہ پرتو گیر
اور پامال اُسکے سب دشمن
دی ندا ہاتف **گرامی** نے
داد دین اس کی مجکو اہل سخن
گلستان کلام نعت امین

جملہ اقسام شعر کا مخزن
صاحب نون والقلم کی نعت
جب مصنف ہے اسکا فخر زمن
حامل ذکر و مورد رحمت
عالم و عامل امور حسن
مرجع خلق و مصدر اخلاق
اُس سے ہین فیضیاب اہل وطن
اس کی تاریخ طبع کی خاطر
پھر تاریخ یون بوجہ حسن
مطلع نوبہار گلشن نعت
زاد قوت قلوب اہل زمن

شمع گنج ظہور عرفانی ۱۹۰۵	لطف اوج ضیائے مہر سخن ۱۹۰۵

تقریظ ریختہ قلم نادر رقم سحر کار جواہر نثار محب بے ریا مخلص با صدق و صفا مقبول بارگاہ صمد منشی شفاعت احمد صاحب برق دہلوی

اے سر نامہ نام تو عقل گرہ کشائی را	ذکر تو مطلع غزل طبع سخن سرائی را

تماشائیان طرفہ طرازی خامہ - نظارگیان ندرت آرائی و سحر سامانی نامہ - ساحری کاران نکتہ رس طرفگی سخن - مسیحا دمان دقیقہ یاب نادر فن - صدر نشینان بساط شگرف زباندانی - گرانمایگان عالم نادر شیوا بیانی - والا منشان بزم آگاہی - بالا نشینان انجمن عالی پایگاہی کو نوید تازہ - شمع افروزان خلوت کدۂ نازک خیالی - پیش تازان قافلہ جادو مقالی - ناموران عالم سخن فہمی و داد گستری - چمن آرایان

گلزار عالی کلامی و والا فسری۔ گرامی فنان ریختہ گو و ریختہ نگار۔ دریا کشان میکدۂ اشعار
آبدار کو مژدہ مسرت فزا۔ کہ دیوان فصاحت بنیان بلاغت توامان دستنبوئے گلہائے
راز گلدستہ مضامین اعجاز جادوئے خوش تاثیر قال افسون پُر اثر حال شمع عالم افروز جادو بیانی
و ندرت طرازی۔ خورشید جہان آرائے مشرق شیوا زبانی و طرفہ اندازی۔ بیاض گرم بازاری
مضامین ید بیضا مثال۔ مجموعہ نیرنگ طرازی اشعار مدحت باجاہ و جلال۔ دفتر نعت فروغ چشم
بینش۔ گوہر قلزم آفرینش شہنشاہ والاجاہ۔ ثریا منظر انجم سپاہ۔ فخر کائنات۔ مظہر
اسمار و صفات۔ سلطان صاحب برہان۔ حبیب الرحمن زینت کون و مکان۔ حضرت سید
المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ریختہ خامہ ناشر یکتا شاعر بے ہمتا
طرفہ نگار ساحری کار مجموعہ مہر و وفا جناب حافظ محمد حسین صاحب ضیا۔ خلف الصدق یکہ تاز
مضمار سخندانی چہرہ آرائے شاہد بیان و معانی آفتاب فلک شیوا بیانی قلزم ذخار سخن سنجی
و نکتہ دانی جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور۔ و عرفانی رئیس میرٹھ مرید خاص
و فیض یافتہ با اختصاص عارف یکتا سالک بے ہمتا واقف اسرار بزم یکتائی آگاہ رموز انجمن
وحدت آشنائی سیاح بیدائے ملکوت و جبروت۔ تماشائی طور تجلّی لاہوت مرد آزاد قلندر
نہاد حضرت مولانا مولوی حاجی سید غوث علی شاہ صاحب قادری چشتی سہروردی نقشبندی
بغدادی پانی پتی نور اللہ مرقدہ۔ زیور طبع سے مزین ہوکر جلوہ آرائے اشاعت ہوا اور نور
پیرائے طاق و منظر۔ و قصر ایوان کشورِ شہرت بنا۔ بارک اللہ دیوان شانِ ظہور ہے یا شمعِ
عالم افروز تجلّی طور مجموعہ نعت سرور کائنات ہے۔ یا خورشید جہان آرائے جلوۂ ذات۔ چشم
نظارگیان جمال ظاہر ہمہ تن محو لقائے آب و تاب ہو تو کیا عجب۔ اور دلِ مشتاقان حسن باطن
وقف تجلی صفا ہو۔ تاماسنے تو کیا تعجب۔ الفاظ نور آگین کے جلوے سے عالم سخن پُر نور۔

مضامین روشن کے انوار سے جہان معنی مظہر انوار ظہور۔ دیوان ہے یا شاہد رعنا شمایل کا ایک
عالم اُسکی ادائے دلنشین اور کرشمہ ہائے نازنین کا دیوانہ ہے۔ مجموعہ لغت ہے یا دلبر زیبا
صورت کہ ایک جہان اُسکے مقالات شکرین اور کلمات نمکین کی شمع روشن کا پروانہ ہے۔
صبح نفسان حقیقت گزین اور پاک طینتان پاک آئین کے لئے جام بیخودی ہے۔ کوتہ نظران
ظاہر بین اور از کار رفتگان آئین دین کے لئے پیام خود رفتگی۔ جلوہ گاہ اسرار معانی اگر کہون
بجا ہے۔ اور خلوت کدۂ فیوضات ربانی اگر کہون روا ہے۔ نظارگیان گلستان طریقت
کے لئے گلدستۂ مشام افروز ہے۔ اور چمن آرایان بہارستان حقیقت و معرفت کے واسطے
دستنبوئے روح پرور و مسرت اندوز حرف حرف سرمۂ دیدۂ دیوانگان جمال صفات ہے۔ اور لفظ
لفظ حسن رخسار شیدایان تجلی ذات۔ ہر شعر خزینۂ لعل و گوہر شریعت و طریقت ہے۔ اور ہر
غزل و مسمط گنجینۂ جواہر حقیقت و معرفت۔

ماہ یا خورشید لکھون یا ید بیضا کہون
یا فروغ جلوہ حسن جہان آرا کہون

یا نسیم صبح رحمت یا صبا شام فضل
یا بہار کیف بخش سینۂ شبہا کہون

لوح پیشانی دل یا صفحۂ رخسار روح
یا خط تقدیر ارمان طرب پیرا کہون

مشتری چرخ خلعت یا سہیل اوج عشق
ماہ اکلیل کرم یا مہر کرم سا کہون

جام لبریز شراب ذوق یا مینائے شوق
یا بہار نشۂ کیف دل شیدا کہون

عیش بزم صادقان یا کیف جام عارفان
انبساط عاشقان یا لطف صد فنا کہون

برق تجلی ذرات عرض آئینہ روئے جان و دل
کیف بخش عشرت آرا و نشاط افزا کہون

کہان ہین خریداران والا پایہ اور قدردانان گرانمایہ نقد دل و جان اس کے بیعانہ کیلئے لائین اور حظ
کامل اور لطف وافر اٹھائین۔

قطعہ تاریخ

الہی برق تجلی نور شان ظہور — ہمیشہ جلوہ ریز مسرت ہمیشہ طور آثار

فروغ عالم انوار ذوق ہون مضمون — بہار گلشن ندرت ہو خوبی اشعار

چمن چمن رہے رنگینی سخن کی دہوم — جہان جہان ہو دل اہل فن مین جاہ و وقار

زمانہ زمزمہ سنج ثنا ہو شام و پگاہ — مذاق اہل جہان کیفیاب لیل و نہار

ہو برق شوکت و شہرت بجاہ و جلوہ و ناز — علی الدوام ضیا بخش عالم انوار

۱۹ ۰۶ ء

قطعہ تاریخی توشیحی ریختہ خامہ گوہربار جواہر نثار غواص بحر طریقت پناہی شناور عمان معرفت و حقیقت آگاہی ناثر یگانہ شاعر فرزانہ سیاح بیدائے کمال عارف معارف جمال و جلال مولانا مولوی حاجی شاہ عبد الحکیم صاحب جوش و حکیم رئیس شہر میرٹھ مرید مولانا ہادینا قلندر وقت حضرت مولوی حاجی سید غوث علی شاہ صاحب بغدادی پانی پتی نور اللہ مرقدہ

نوید اسے معطر مشامان شوق — معنبر خیالان ذوق آشنا

نوید اسے تماشائیان جمال — شہیدان انوار رحمت ادا

نوید اسے مریضان درد فراق — عبث تہمت آلود فکر شفا

بجان و بدل صرفہ سوز و ساز — بہ تاب و توان نذر تیغ وفا

اسیر خم زلف و گیسوئے شاہ — نثار و فدائے شہ دوسرا

ہمہ تن فدائے شہ دو جہان — سراپا نثار غم مصطفا

ہے نظم پر انوار عالم فروز — صفا مین روشن مین جلوہ نما

ہر ایک حرف مین معجزہ جانفزا ہی — ہر ایک لفظ پر نور عیسی شفا

طراز سخن خال روئے کمال — ادائے بیان حسن شان صفا

فصاحت فصاحت پہ دل سے نثار — بلاغت بلاغت پہ جان سے فدا

نشاط طلب غمزۂ ذوق و شوق — وفور شغف کیف فرحت فزا

فروغ سخن چشمک برق طور — منور بیان تجلی ادا

کمال سخن جادوئے سامری — جلال بیان حسن بیضا ضیا

ثنائے شہنشاہ کون و مکان — مہ و مہر اوج کمال علا

مسمّی بدیوان شان ظہور — مزین بزیب کلام ضیا

ہوا طبع صد شکر ارمان ہین شاد — پر آوازہ ہے شور صل علیٰ

زمین پہ ہے دھوم اور فلک پہ ہے شور — سر عرش پر غلغل مرحبا

مکان و مکین صرف تحسین مدام — زمان و زمین والہ حبذا

دل اہل عرفان مسرت سے محو — بجان عاشقان الٰہی فدا

رہین طرب خاطر اہل ذوق — تمنائی کیف شوق آشنا

فسون مسرت مضامین درد — علاج دل وقف عشق خدا

دوائے مریضان درد رسول — بہار ریخ شوق و ذوق خدا

حکیم سخن سنج با جوش شوق — ہوا جب کہ ہاتف کا طبع آزما

کہا ہے تجلی سے شان ظہور — سن عیسوی جس سے پردہ کشا

زبر بینہ مین بھی ہو گر خیال — ہے شان ظہور حق اے خوش سرا

قطعہ تاریخ والا فرگرامی منش جناب منشی مہدی حسن صاحب مختار عدالت ریاست بیکانیر رئیس میرٹھ

ادا سے اور صفا سے اور ضیا سے — محب بے نظیر اہل دین ہے

قطعہ تاریخ دُرِ درج دولت و بختیاری اختر برج ثروت و کامگاری نونہال چمن دولت و اقبال جلوہ آرائی گلستان جاہ و جلال نبذۂ ارادت کیشان والا نہاد جناب غلام محی الدین صاحب آزاد رئیس بمبئی تلمید حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

یہ دیوان پرنور شان ظہور — ہے آئینۂ حسن جلوات طور — مجلّی بیان اور منور کلام

بہار رخ حسن ماہ تمام — فصاحت نگار دل اہل شوق — بلاغت تمنائے ارباب ذوق

ادائے سخن رنگ جوش نوی — فروغ بیان شوکت خسروی — ہر انداز میں طرفگی کی بہار

طرازِ سخن پر زمانہ نثار — ثنائے شہنشاہ کون و مکان — مبارک ادا فرخی توامان

ہے نور علی نور جلوہ فروش — نشاط دل و جان تفریح ہوش — سپلے سال ہاتف ہے نغمہ سرا

کہ آزاد صد آفرین مرحبا — ثنائے شہنشاہ والا نژاد — ہے بے مثل شایان تحسین و داد

قطعہ تاریخ خامۂ دُر بار گوہر نثار تاج سخنوری راگرانمایہ گوہر جناب منشی محمد ممتاز حسین صاحب افسر خلف اکبر حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

ہے طرفہ اداؤ نادر انداز — دیوان ضیا کے نکتہ پرور

ہر لفظ برنگ دُر نایاب — انوار فروش و جلوہ گستر

انداز بیان تجلی افروز — انوار زبان فروغ اختر

ہر حرف ہے آبروئے خوبی — ہر لفظ ہے غیرت دُر تر

ہر طرز سے خوش ادا خوش اسلوب — ہر شان سے بہتر اور خوشتر

جب طبع ہوا یہ دفتر نعت — باجلوۂ شان مہر انور

تاریخ کا فکر تھا ضروری — ہاتف نے کہا کہ اے ثناگر

با جلوۂ شان بے نظیری	ظفر اسے محمدی ہے افسر
	۲۲ ھ ۱۳

قطعہ تاریخ نتائج خامہ معطر رقم مجمع لطف اتم جناب شیخ علیم الدین صاحب رئیس شہر

فضل کبریائی سے نعت مصطفائی ہے	ہے بہار طور آثار نور جلوہ افشان ہے
حرف حرف پر انوار جلوہ زا ثریا وار	کہکشان نمط ہر سطر روشن و فروزان ہے
شمع بزم خلت ہے پر فروغ ہر مضمون	لفظ لفظ تابندہ مثل مہر رخشان ہے
مے سال طبع جان علیم الدین نغمہ سنج ہے ہاتف	رحمت خدا وندی یہ ضیا کا دیوان ہے
	۲۲ ھ ۱۳

قطعہ تاریخ من تصنیف شاعر جادو بیان فصیح اللسان نادر نگار سحر کار جناب حافظ مولا بخش صاحب ظہیر تلمیذ حضرت قبلہ ظہور و عرفانی مدظلہ العالی

تحریر طبع سے جب یہ ہو چکا مزین	بے مثل و خوب و نادر اور بے نظیر دیوان
ہاتف نے فی البدیہہ مجھ سے کہا کہ لکھ دے	خورشید صبح ایمان ہے اے ظہیر دیوان
	۲۲ ھ ۱۳

ایضاً

دیوان ضیا کا غنچہ باغ کمال ہے	فرخ ادا ہے خوب ہے فرخندہ فال ہے
تاریخ طبع کے لیے کیوں فکر ہو ظہیر	خورشید صبح جلوۂ محبوب سال ہے
	۲۲ ھ ۱۳

کتبہ محمد عبد الرحمن خان عفی عنہ امروہوی	خاتمۃ الطبع	تلمیذ جناب حافظ عبد الحق صاحب کیرانوی شاگرد منشی صاحب

عاشقان جمال محمدی کو نوید اور مشتاقان جلوۂ انوار محبوب بارگاہ سرمدی کو مژدہ کہ دیوان فصاحت تبیان بلاغت توامان جلوہ انوار طور رشان ظہور ریختہ خامہ نادر رقم یکتا شاعر بے ہمتا حافظ محمد حسین صاحب ضیا مالک مطبع نور الانوار خلف الصدق جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور و عرفانی حنفی قادری رئیس میرٹھ بکمال خوبی و اسلوبی و صحت تام و خوشخطی جواہر رقمی مالا کلام منشی عبد الرحمن خان صاحب امروہوی حسن اہتمام و انتظام منشی صغیر حسین

مطابق ۲۶ فروری ۱۹۰۱ء کو مطبع نور رقم نور الانوار میرٹھ واقع محلہ شاہ پیر دروازہ میں بتجاذ و بطبع ہوا

صحت نامہ دیوان ظہور رسالت المعروف بہ شان ظہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۷	کہ زمین	کہ یہ زمین	۵۳	۱۲	شعلووری	شعلہ وری	۱۷۰	۷	ہو مرنے	ہو مرے
۸۰	۱۳	چھنی ہے لاریب	چھنی ہے لاریب	۱۵۷	۲	روزدرواره	روز دروازه	۱۹۸	۱۳	طور ظور	نور طور
۱۴۹	۱۹	فکر کیا یار رہا	فکر کیا باقی رہا	۱۷۹	۸	اے جوشش اشتیاق	اے جوشش اضطراب	۲۴۴	۸	سرہبا دست	سر بسہا دست

اعلان ضروری اغلاط کی تصحیح کر دیگئی صرف نقاط کی غلطیاں ناظرین پر اعتماد کر کے طوالت کے خیال سے چھوڑ دیگئی ہین۔

کارخانہ تاج التجارت میرٹھ

کلا ہم ہر کہ پوشد یا الٰہی ٭ نصیبش باد عیش پادشاہی

الحمد للہ کہ میرٹھ کی ٹوپیان نئے نئے طرز و انداز کی جسکی اقسام شمار سے باہر ہین تمام ہندوستان مین بے مثلی کا فخر حاصل کیے ہوئے ہین۔ یہ شہرت اور عزت کسی شہر نے نہین پائی اور خدا کے فضل سے ہمارے کارخانے نے بیس برس کے عرصہ مین اپنی دیانت داری سے وہ اعزاز حاصل کیا ہے کہ ہر دم و ہر لحظہ شکر کرنا لایق ہے مختصر فہرست ہدیہ ناظرین ہے۔

فہرست کلاہان

کلاہ میننہ کی کلابتونی جلہ دار مختلف اقسام ۲ سے ۵۰ روپیہ تک

〃 زردام کلابتونی سلمہ ستارہ کارچوبی	[illegible]	[illegible]
〃 〃 〃 فریشہ 〃 〃	[illegible]	[illegible]
〃 〃 〃 پرمتن میانہ بیل	[illegible]	[illegible]
〃 〃 〃 مانگ بیل	۱۵	[illegible]
کلاہ دستی کلابتونی ریشم سے مخلوط مختلف اقسام	[illegible]	[illegible]
〃 〃 ڈوریدار	[illegible]	[illegible]
〃 〃 بٹن دار	[illegible]	[illegible]
〃 〃 تین کیری	[illegible]	[illegible]
کلاہ سفید و زرد خالص ریشمی گلدستہ بٹن دار	۱۲	[illegible]
〃 〃 〃 پٹی دار	[illegible]	[illegible]
〃 مختلف ریشم کی اقسام اقسام	[illegible]	۱۵
〃 پرمتن سادی بخیہ بڑھیا	[illegible]	[illegible]
〃 〃 بخیہ گھٹیا	۱۰	[illegible]

اشتہار کا اشتہار

مسلم بات ہے کہ اشتہارات کے ذریعے سے تجارت کی ترقی ہے اگر ہمارے ہموطن یورپ کی طرح سے اشتہارات کے قدر شناس بنین تو ضرور وہ نفع اور فائدہ حاصل کرین کہ جسپر اونکو ترقی کا فخر حاصل ہو اسی خیال سے ہمارے مطبع نور الانوار سے **ضیائی جنتری** ہر سال کے آغاز سے تین مہینے پہلے شایع ہوتی ہے تجارت پیشہ اصحاب ۵ ار ستمبر تک پتہ ذیل سے اشتہارات اور اجرت بھیجدین اور پھر دیکھین کہ ہم کس کس اسلوبی اور خوبی سے اشتہارات کو مشتہر کرتے اور کیسی کیسی اشاعت کی صورتین نکالتے ہین۔

المشتہر

حافظ محمد حسین ضیا پروپرائٹر نور الانوار پریس و کارخانہ تاج التجارت میرٹھ و مولف ضیائی جنتری و کمیشن ایجنٹ جا میرٹھ

اشتہار چھپائی

نور الانوار پریس میرٹھ مین نہایت عمدہ خوشخط اور بکفایت اردو فارسی عربی ناگری وغیرہ کی چھپائی ہوتی ہے ہر علم و فن کی کتب ہر دفتر کے فارم رسید - بل - چک - نقشجات - عام اشتہارات نہایت آب و تاب اور صفائی سے چھپ سکتے ہین۔ اجرت چھپائی بہ نسبت دیگر مطابع کے بہت کم لیجاتی ہے نمونہ جات چھپائی و خوشخطی بشرط طلب مطبع سے روانہ کیے جا سکتے ہین۔ چھپائی کا نصف روپیہ ہر صورت مین پیشگی وصول کیا جاتا ہے رنگین کام و رقعہ شادی سنہری اعلی خوبی کے ساتھ

کتب ذیل کے علاوہ ہر قسم کی کتابین کتبخانہ ضیاء التجارت متعلقہ نور الانوار پریس میرٹھ مل سکتی ہین

قصیدہ غوثیہ

حضرت قطب الاقطاب غوث الاعظم

محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا

اعلان

حسب منشاء قانون نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ء
اس کتاب کا حق تصنیف رجسٹری
شدہ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مصنف
اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمائین
اور قانونی دار وگیر سے نقصان نہ اٹھائین
جسقدر جلدین مطلوب ہون پتہ ذیل سے
طلب فرمائین **اطلاع** جس کتاب پر
مولف کی مہر یا دستخط نہون وہ مال
مسروقہ ہے خریداران اسکی
خریداری سے اجتناب فرمائین **المشتہر**
حافظ محمد حسین ضیاء پروپرائٹر
نور الانوار پریس
میرٹھ

المشتہر حافظ محمد حسین ضیاء پروپرائٹر نور الانوار پریس و کارخانہ تاج التجارت و کمیشن ایجنٹ میرٹھ